فہرست

1	پیش لفظ	11
2	دعویٰ عصمت ومحفوظیت	14
3	ختم نبوت کا اقرار اور دعویٰ نبوت سے انکار	23
4	لفظ خاتم کے معنی	39
5	سچے نبی اور سچی کتاب کی نشانیاں	41
6	نبوت کے جھوٹے دعویدار	44
7	مرزا کے دعوے	48
8	دعویٰ نبوت	57
9	قادیانی انبیاء	80
10	انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودہ	87
11	مراق مرزا	104
12	پیش گوئیاں	113
13	مرزا کی پیش گوئیوں کا جائزہ	124
14	اخلاق	161
15	مغلظات	177
16	کذبات	182
17	تاویلات باطلہ	203

18	وسعتِ علمی	210
19	تناقض وتضادات	219
20	کفریات	235
21	الہامات	240
22	خود بدولت	247
23	مرزائی چندے	253
24	لفظ مرزائی پر اجماع ہے	258
25	مسیح ہندوستان میں	260
26	موتِ مرزا	263
27	مرزائی الگ امت ہیں	275
28	مرزا کو نہ ماننے والوں کی پوزیشن	284
29	معجزات کا اقرار وانکار	289
30	دنیا کا سب سے حیران کن واقعہ	294
31	کسر صلیب اور مرزا	296
32	مکہ ومدینہ سے نفرت	298
33	توہینِ مسیح d	300
34	توہین رسالت	304
35	تحریف قرآن وتوہین قرآن	308
36	صحابہ کرام کی توہین	315
37	احادیث مرزا کی نظر میں	317

38	وحی میں شیطانی دخل ممکن ہے	320
39	اسلام کیلئے جہاد حرام ہے	322
40	مسیح موعود۔مہدی معہود	325
41	ضروریات دین	328
42	توفی کا معنی از مرزا	343
43	نزول مسیح کا انکار	348
44	نزول مسیح کا اقرار	353
45	رفع،حیات اور نزول مسیح کے دلائل	359
46	تیس آیات سے مرزائی استدلال کا جواب	398
47	تردید اجرائے نبوت	426
48	تردید صداقت مرزا قادیانی	463
49	سچے نبی کی پیش گوئی کبھی غلط ثابت نہیں ہوتی	476
50	پاکٹ بک مصنفہ خادم گجراتی پر تبصرہ	484
51	قادیانیوں سے مناظرہ کن موضوعات پر	487
52	مآخذ و مراجع	488

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۔ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا O (الاحزاب:40/33)

قادیانیت

مطالعہ وتجزیہ

حق کی تلاش میں مددگار تحریر

قادیانیت

پانچواں سوار.....مراق سے خدائی تك

وَكَانَ اِمْرَاءً مِنْ جُنْدِ اِبْلِيْسَ فَارتقىٰ
بِهِ الْحَالُ حَتّىٰ صَارَ اِبْلِيْسُ مِنْ جُنْدِهٖ

شروع میں وہ شیطان کی فوج کا معمولی سپاہی تھا لیکن ترقی کر کے وہ اس
مرتبہ پر پہنچ گیا کہ شیطان اس کی فوج کا ایک معمولی سپاہی ہو گیا۔

ہدیہ بہ حضور

خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وبارك وسلم
وعلی سائرالانبیاء والمرسلین

اس ہدیہ حقیر کو پذیرا کریں حضور

بولائے تو کہ گر بندہ خویشم خوانی
ازسرِ خواجگیٔ کون و مکان برخیزم

''آپ کی محبت کی قسم اگر آپ مجھے اپنا غلام کہہ دیں تو میں کون و مکان کی سرداری سے دست بردار ہو جاؤں۔''

''اچھا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں۔ ہر جھوٹے گنہگار (اَفَّاكٍ اَثِيْم) پر اترتے ہیں۔'' (سورۃ الشعراء 222-221/26)

''اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہوگا جو اللہ پر جھوٹ تہمت لگائے یا یوں کہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے حالانکہ اس کے پاس کسی بات کی بھی وحی نہیں آئی۔'' (سورۃ انعام:94/6)

''خدا تعالیٰ کے نزدیک دو گناہ بڑے ہی سخت ہیں ایک افتراء اور تقوّل علی اللہ یعنی وحی کا جھوٹا دعویٰ اور دوسرا گناہ سچے نبی کا انکار ہے۔

(مرزا قادیانی ملفوظات، ج:5، ص:585)

پوری قادیانیت کا نچوڑ غلط دعوے، جھوٹی پیش گوئیاں اور پھر ان کی تاویل و معذرت ہے۔ان کا مشن تمام سچے انبیاء کرام f سے لوگوں کا اعتبار ختم کرنا ہے۔

پیش لفظ

جب سے قادیانیوں کو کافر قرار دیا گیا اور بعد میں 1984ء ان کو تبلیغ اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے روک دیا گیا، تب سے وہ خفیہ طور پر اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی کوششوں کے کئی ہدف ہیں جن میں سب سے اہم نوجوان لڑکے لڑکیاں ہیں۔ یورپ جانے کے جنون میں مبتلا نوجوان ان کا بہت آسان شکار ثابت ہوتے ہیں۔ ان کا دوسرا شکار مالی مشکلات میں گھرے ہوئے لوگ ہیں۔

عام طور پر ان کا پسندیدہ موضوع وفات مسیح ثابت کرنے کی ناکام کوشش ہوتا ہے۔ اس کے بعد، جب وہ اپنے خیال میں سیدنا مسیح d کی وفات ثابت کرلیں تو پھر حضرت مسیح d کی آمدِ ثانی اور ظہورِ مہدی d کا موضوع چھیڑتے ہیں۔ پھر اس کے بعد یہ کہتے ہیں کہ مسیح d تو فوت ہو چکے جبکہ ان کے دوبارہ آنے کا عقیدہ بھی ثابت ہے لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہے۔

ان کے مقابلہ میں علماء اسلام ان کو صدق و کذب مرزا پر بات کرنے کو کہتے ہیں جس سے قادیانی جی چراتے ہیں۔

مرزا سے لے کر آج تک قادیانی حضرات کا طریقہ کار چرب زبانی اور طول بیانی سے متاثر کر کے دام فریب میں پھنسانے کی کوشش کرنا ہے۔ جو لوگ ان کی کتابوں سے بے خبر ہیں وہ ان کے اس طریقہ سے سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ اتنی لمبی بات میں کچھ تو حقیقت ہوگی۔

قومی اسمبلی کی طرف سے 1974ء میں کافر قرار دیئے جانے اور بعد میں اسلامی اصلاحات کے استعمال سے روک دیئے جانے کو اپنی مظلومیت کی سند بنا کر ملکی اور بین الاقوامی حلقوں میں خود کو ستم رسیدہ کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں علماء اسلام نے تردید قادیانیت میں کتابیں لکھیں اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔اس موضوع پر سب سے نمایاں اور قابل قدر کام عالمی مجلس ختم نبوت کا ہے۔احتساب قادیانیت کی اب تک 39 جلدیں آ چکی ہیں۔

زیرنظر کتاب میں مرزا کی ذات کو زیر بحث نہیں لایا گیا بلکہ اس کی تعلیمات پر بات کی گئی ہے۔ عام طور پر تردید مرزائیت پر مشتمل کتابیں کسی خاص پہلو سے بحث کرتی ہیں جبکہ اس کتاب میں ہر پہلو سے مختصر مگر جامع جائزہ پیش کیا گیا ہے تاکہ ہندی دجال کے پیروکار کسی کو گمراہ نہ کرسکیں۔ اس میں تقریباً تمام حوالے مرزا قادیانی کے ہیں کیونکہ یہ حوالہ جات اقبالی بیان کی حیثیت رکھتے ہیں۔اس کے علاوہ وہ حوالے ہیں جن کا قادیانی انکار نہیں کرسکتے۔

اس کتاب میں آپ جہاں کہیں کوئی تلخ بات پڑھیں تو مجھے معاف رکھیں کیونکہ خود مرزا کہتا ہے ''بعض الفاظ اگر تلخ ہوں تو معاف فرماویں کیونکہ راست گوئی کو تلخی لازم پڑی ہوئی ہے۔'' (مکتوبات، ج:1،ص:177 مکتوب نمبر6 مورخہ 31 جون1893ء)

حیران نہ ہوں مرزا کا ماہِ جون پوری دنیا کے برعکس 31 دن کا ہے۔

اس کتاب کی تالیف میں بہت سے علماء اسلام کی کتابوں سے رہنمائی حاصل کی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔آمین!

ان کتابوں سے سبھی علماء نے بارگاہ رسالت میں سرخرو ہونے کی کوشش کی ہے۔

عِبَارَتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ
وَكُلٌّ اِلٰی ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

یہ کتاب ختم المرسلین a کے مدح خوانوں میں شمار ہونے کی ایک کوشش ہے

ورنہ وہ ہماری حمایت کے محتاج نہیں ہیں۔کوئی دجال ان کے مرتبہ میں کمی نہیں کرسکتا کہ ان کی جگہ خود خاتم الانبیاء بن جائے کیونکہ حضور d کو خود خدا تعالیٰ نے ضمانت دے دی ہے کہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

غرض ادائے نیاز است ورنہ حاجت نیست
کمال و حشمتِ محمود را بہ عجزِ ایاز

شفاعت خاتم الانبیاء a کا طلب گار

عبدالرحمٰن

فیصل آباد 21 مارچ 2011ء بروز پیر

دعوی محفوظیت ومعصومیت

مرزا غلام احمد قادیانی کی ہر تحریر، قول، خواب، کشف قادیانیوں پر حجت ہے کیونکہ مرزا کے بقول یہ سب وحی کا نتیجہ ہیں۔ اس کے ثبوت مرزا کی تحریروں سے پیش خدمت ہیں۔ لہٰذا قادیانی مرزا کی کسی بات کا انکار نہیں کر سکتے اور نہ یہ بہانہ بنا سکتے ہیں کہ 1902ء سے پہلے کی تحریریں منسوخ ہیں۔ دوسری بات یہ کہ نسخ احکام میں ہوتا ہے عقائد واخبار میں نہیں ہوتا۔ یہ ناممکن ہے کہ جو بات پہلے کفر تھی بعد میں اسلام بن جائے۔ انبیاء قبل نبوت بھی کفر سے پاک ہوتے ہیں نیز بے عقل و بدفہم نبی نہیں ہوسکتا۔

اس نے کہا مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ

1۔ **وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی**

ترجمہ از مرزا: ''اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے۔'' (اربعین، نمبر:3، ص:36-37، روحانی خزائن، ج:17، ص:426-427)

2۔ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔

(ملفوظات مرزا، ج:2، ص:483، مورخہ 3 نومبر 1902ء)

3۔ اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام / دافع الوساوس، ص:93 کا حاشیہ تصنیف فروری 1893ء۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:93)

4۔ مجھے شکم مادر میں ہی حق الیقین کی نعمت بخشی گئی۔

(حقیقت الوحی، ص:68، روحانی خزائن، ج:22، ص:70)

مرزا نے حق الیقین کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا کہ تیسری مبارک اور کامل حالت حق الیقین کہلاتی ہے۔(حقیقت الوحی،ص:22۔روحانی خزائن،ج:22،ص:24)

5۔ لوگ آنحضرت a کی حدیثیں زید وعمر سے ڈھونڈتے ہیں اور میں بلا انتظار آپ a کے منہ سے سنتا ہوں۔(ترجمہ)

(آئینہ کمالاتِ اسلام(دافع الوساوس)،ص:25،روحانی خزائن،ج:5،ص:25)

آں یکے جوید حدیثِ پاک تواز زید و عمر
وآں دگر خود از دہانت بشنود بے انتظار

6۔ اللہ مجھے غلطی پر ایک لحہ بھی قائم نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر ایک غلطی سے محفوظ رکھتا ہے اور شیطان کے راستوں سے میری حفاظت کرتا ہے۔

(نورالحق حصہ دوم تصنیف 1311ھ آخری صفحہ روحانی خزائن،ج:8،ص:272)، ایام الصلح، ج:41-42۔روحانی خزائن،ج:14،ص:271-272۔تصنیف یکم جنوری1899ء)

7۔ مرزا نے لکھا کہ الہام بالکل واضح ہوتا ہے اور ''صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔(ضرورۃ الامام،ص:13۔روحانی خزائن،ج:13،ص:483)

8۔ ہاں جب میں اپنی طرف سے کوئی اجتہاد کروں یا اپنی طرف سے کسی الہام کے معنے کروں تو ممکن ہے کہ کبھی اس معنی میں غلطی بھی کھاؤں مگر میں اس غلطی پر قائم نہیں رکھا جاتا اور خدا کی رحمت جلد تر مجھے حقیقی انکشاف کی راہ دکھا دیتی ہے اور میری روح خدا کے فرشتوں کی گود میں پرورش پاتی ہے۔

(مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:307اشتہار مورخہ 4اکتوبر1899ء)

9۔ میری ہر بات الہامی ہے یعنی میں نے جو کچھ کہا وہ سب کچھ خدا کے امر سے کہا ہے اور اپنی طرف سے کچھ نہیں کہا۔(مواہب الرحمٰن،ص:5،روحانی خزائن،ج:19،ص:221)

10۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔(پیغام صلح ص:47۔روحانی خزائن،ج:23،ص:485)

11۔ مگر کون ثابت کرسکتا ہے کہ کبھی میرے منہ سے جھوٹ نکلا ہے۔

(مکتوبات، ج:1،ص:338،مورخہ 31-12-1892)

12۔ نبی تو کسی حالت میں وحی سے خالی نہیں ہوتا۔

(مکتوبات، ج:2،ص:193۔مورخہ 10دسمبر 1892ء)

13۔ عرصہ 20 سال سے متواتر اس عاجز کو جو الہام ہوا ہے اکثر دفعہ ان میں رسول یا نبی کا لفظ آ گیا ہے۔ (مکتوبات، ج:2،ص:248۔مورخہ 7اگست،1899ء)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بقول مرزا اس کو الہام 1879ء سے ہو رہا تھا۔

14۔ ہم خدا تعالیٰ کے بلائے بولتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جو فرشتے آسمان پر کہتے ہیں۔ افتراء کرنا تو ہمیں آتا نہیں اور نہ ہی افتراء خدا کو پیارا ہے۔

(ملفوظات مورخہ 13اپریل 1903ء۔ج:3،ص:212)

15۔ جو کچھ آج تک میں نے کہا ہے اُسی کے امر سے کہا ہے۔اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں ملایا۔اور نہ اپنے خدا پر میں نے افتراء باندھا ہے۔

(ملفوظات مورخہ یکم جولائی 1903ء، ج:3،ص:356)

16۔ مرزا کے انہی دعوؤں کے پیش نظر اس کے پوتے مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی کی کارروائی کے دوران اٹارنی جنرل کے سوال کے جواب میں کہا کہ قرآن مجید اور مرزا کے کلام کا سرچشمہ اور لیول (سطح) ایک ہے **اور حدیث سے مقدم ہے۔**

(تاریخی قومی دستاویز 1974ء،ص:181-182)

17۔ مرزا نے مندرجہ ذیل اشعار میں اپنے الہام کو قرآن کی طرح بے خطا بتایا۔

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک زِ خطا دانمش
ہم چو قرآن منزہ اش دانم
از خطاھا ہمیں است ایمانم

بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہانِ خدائے پاک و وحید
(نزول المسیح ،ص:99۔روحانی خزائن،ج:18،ص:477)

ترجمہ:''میں جو کچھ وحی خدا سے سنتا ہوں خدا کی قسم اسے غلطی سے پاک جانتا ہوں۔قرآن کی طرح بے خطا سمجھتا ہوں اور یہی میرا ایمان ہے کہ خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے جو خدا پاک وواحد کے منہ سے ہے۔''

18۔ جولوگ خدا سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔'' (ازالہ اوہام حصہ اوّل،ص:97۔روحانی خزائن،ج:3،ص:197)

ازالہ اوہام حصہ اوّل پر تاریخ طبع ذی الحجہ 1308ھ لکھی ہے اور ٹائٹل پر مرزا کے نام کے ساتھ مرسل یزدانی و مامورِ رحمانی لکھا ہے۔یہ پہلی کتاب ہے جس کے سرورق پر خود کو مرسل یزدانی لکھا۔

19۔ خدا نے مجھ سے بلاواسطہ باتیں کیں۔(مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:434-451)

20۔ ہم وہ قوم ہیں جو روح القدس کے بلائے بولتے ہیں۔(تذکرہ،ص:387)

21۔ میں تو دن رات وحی کے نیچے کام کرتا ہوں۔(ملفوظات،ج:4،ص:108)

22۔ میری وحی قطعی صحیح ہے۔(ملفوظات،ج:4،ص:527)

23۔ جماعت احمدیہ (قادیانی پارٹی) راولپنڈی کے نزدیک تحریرات، تقریرات و ڈائریاں ایک ہی درجہ رکھتی ہیں اور ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں جبکہ لاہوری گروپ کے نزدیک ایسا نہیں۔(مباحثہ راولپنڈی،ص،ج)

قادیانی مرزا کی تحریروں کے اس لیے بھی پابند ہیں کہ مرزا نے اپنی کتابیں خود اپنی نگرانی میں چھپوائیں لہٰذا اس کی ان تمام کتابوں کی ذمہ داری بھی اُسی کے سر ہے۔ ہر کتاب چھاپنے سے پہلے قانونی نکتہ نگاہ سے خواجہ کمال الدین وکیل کو دکھائی جاتی تھی۔
(سیرت المہدی،ج:1،ص:531-532)

آپ نے مرزا کے دعاوی بابت محفوظیت ، وحی، معصومیت، غلطی سے پاک ہونا وغیرہ ملاحظہ فرمائے۔لہٰذا اس کی تمام تحریروں کو جو آئندہ ہم پیش کریں گے، اسی روشنی میں پڑھیں اور فیصلہ فرمائیں کیا وہ سچا تھا یا کذاب العصر اور دجال اکبر تھا۔

بارہ برس تک وحی سمجھ نہ آئی

1۔ ''پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدّ ومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے۔تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔''

نزول المسیح ،ص:9۔روحانی خزائن، ج:19،ص:113 نزول المسیح میں مذکورہ بالا صفحہ سے اگلے چار صفحوں تک یہی لکھا ہے کہ 12 برس تک وحی سمجھ نہ آئی۔

2۔ میں نے براہین احمدیہ میں یہ بھی اعتقاد ظاہر کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ d پھر واپس آئیں گے مگر یہ بھی میری غلطی تھی جو اس الہام کے مخالف تھی جو براہین احمدیہ میں ہی لکھا گیا۔ میں باوجود اِن الہامی تصریحات کے اُن الہامات کے منشا پر اطلاع نہ پا سکا اور ایسے عقیدہ کو جو اُن الہامات کے مخالف تھا براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔

(ایام الصلح ،ص:46۔روحانی خزائن، ج:14،ص:272)

3۔ میں نے براہین احمدیہ میں غلطی سے توفی کے معنی ایک جگہ پورا دینے کے کئے ہیں جس کو بعض مولوی صاحبان بطور اعتراض پیش کیا کرتے ہیں

(ایام الصلح ،ص:45۔روحانی خزائن، ج14،ص:271)

4۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرِّ مخفی کی مجھے خبر نہ دی حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے اوپر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔مگر مجھے اس کے معنی اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔اس واسطے میں نے

مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین میں لکھ دیا۔
(کشتی نوح (تقویۃ الایمان) ص:47۔روحانی خزائن ج19۔ص50)

5۔ جب تک مجھے خدا نے اِس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسیٰ فوت ہو گیا ہے تب تک میں اس عقیدہ پر قائم تھا جو تم لوگوں کا عقیدہ ہے اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین میں لکھا۔(نزول مسیح،ص:9۔روحانی خزائن،ج:19،ص:113)

6۔ اسی براہین میں میرا نام عیسیٰ رکھا گیا تھا اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا اور مجھے بتلایا گیا کہ تیری خبر قرآن و حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ''**ھو الذی ارسل رسولہ با الھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ**.....مگر پھر بھی میں نے حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کا عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا۔
(نزول مسیح،ص:9۔روحانی خزائن،ج:19،ص:113)

7۔ میں خود تعجب کرتا ہوں کہ میں نے باوجود کھلی کھلی وحی کے جو براہین احمدیہ میں مجھے مسیح موعود بناتی تھی کیونکر اسی کتاب میں یہ رسمی عقیدہ لکھ دیا۔
(نزول مسیح،ص:9۔روحانی خزائن،ج:19،ص:113)

8۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا(اس کے معنی سمجھ نہیں آئے) (مجموعہ اشتہارات ،ج:1،ص:96) یعنی خود اپنا الہام ہی سمجھ نہ آیا۔

9۔ حضرت عیسیٰ d کے آسمان پر جانے کے متعلق فرمایا کہ وہ ہمارا ایک پرانا تقلیدی خیال تھا اور رسمی طور پر براہین احمدیہ میں لکھا گیا تھا۔(ملفوظات،ج:5،ص:275)

بیس برس تک وحی سمجھ نہ آئی

10۔ مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:581-584-585-603 کے مطابق مرزا نے اقرار کیا کہ اس کو دعویٰ الہام پر 20 برس گزر چکے ہیں۔مگر ان صفحات میں بھی مجدد

ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور ص: 581 پر دعویٰ نبوت کو مولانا محمد حسین بٹالوی m کا افتراء قرار دیا ہے۔ یعنی اس اشتہار کے مطابق مرزا کو 20 سال تک وحی سمجھ نہ آئی۔

پچیس برس تک وحی سمجھ نہ آئی

11۔ ''یاد رہے ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شائع کی گئی تھی۔ اگرچہ اس وقت خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہوسکا لیکن اب پیش گوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیش گوئیاں تھیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔

(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:642۔ اشتہار مورخہ 18 اپریل 1905ء)

اس صورت حال پر پہلے مرزا کا اپنا تبصرہ پیش خدمت ہے۔

''پھر باوجود ناتمام عقل اور ناتمام فہم اور ناتمام پاکیزگی کے یہ بھی کہنا کہ میں رسول اللہ ہوں۔ یہ کس قدر خدا کے پاک سلسلہ کی ہتک عزت ہے گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:560، دررِدّ چراغ دین جموں والا مدعی نبوت در قادیانی سلسلہ)

پاکٹ بک کے مصنف خادم گجراتی نے مرزا کو بارہ سال تک وحی سمجھ نہ آنے کا کوئی جواب اپنی کتاب میں نہیں دیا۔

اس پر لاہوری مرزائی گروپ کا تبصرہ ملاحظہ ہو۔

''ہر ایک مخلص احمدی اور سچے مسلم کو اس بات کے سننے سے نہایت رنج ہوگا کہ جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے سچائی چھپانے کیلئے کیا کیا غلط باتوں سے کام لیا ہے اور کس طرح دلیری کے ساتھ اس بے بنیاد جھوٹ کو پیش کیا ہے کہ براہین کے وقت میں وہ (مرزا صاحب) نبی اور مسیح موعود تو تھے پر براہین کے دس بارہ برس کے بعد ان کو اپنا مسیح موعود ہونا معلوم ہوا اور

مسیح موعود کے پندرہ سال بعد ان کو اپنا نبی ہونا معلوم ہوا اور اتنے لمبے عرصہ تک باوجود یکہ بار بار وحی الٰہی ان کو نبی بتاتی تھی۔ مگر اپنی وحی سمجھنے میں ان کو غلطی لگی پورا فہم حاصل نہیں ہوا ٹھوکر کھائی۔''

(المہدی، ج: 4-5، ص:43 مولفہ حکیم محمد حسین قادیانی لاہوری گروپ بحوالہ قادیانی مذہب پروفیسر الیاس برنی، ص:786-787)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کو 27 سال تک وحی سمجھ نہ آئی۔ مرزا کے اس اقرار سے اُس کے جہل مرکب کا ثبوت ملتا ہے۔ یہ ہم نہیں بلکہ لاہوری پارٹی کہتی ہے، ملاحظہ ہو۔

''مگر افسوس ہے جناب میاں صاحب کے اس اعلان کے مطابق حضرت مسیح موعود کی یہ کم علمی اور نادانی ایسی نادانی کے ذیل میں آتی ہے جسے توبہ توبہ نقل کفر کفر نہ باشد۔ نعوذ باللہ جہل مرکب کہتے ہیں کہ باوجود اس بات کے کہ آپ نبی کی تعریف تو نہ جانتے تھے مگر حالت یہ تھی کہ جہاں کسی نے آپ کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کیا اور آپ لگے مدعی نبوت پر لعنتیں کرنے۔ جو شخص ایک بات کو نہیں جانتا اور پھر اس کے علم پر اس قدر اصرار کرے کہ لعنتوں اور مباہلوں پر اتر آئے اس سے بڑھ کر دنیا میں جہل مرکب کا وارث کون ہوسکتا ہے؟ خود نبی ہیں اور خبر سے پتہ نہیں کہ میں نبی ہوں اور باجود اس لاعلمی اور جہل مرکب کے آپ مدعی نبوت پر یا دوسرے لفظوں میں خود اپنے آپ پر لعنتیں بھیجنے میں ذرا تامل نہیں کرتے۔ یہ بھونڈی اور قابل شرم تصویر جو جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے حضرت مسیح موعود کی کھینچی ہے، کیا اس قابل ہے کہ کسی عقل مند آدمی کے سامنے پیش کی جاسکے؟

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح، ج:22 نمبر 26، ص:11۔ مورخہ 27 اپریل 1934ء بحوالہ قادیانی مذہب الیاس برنی m، ص:988-989)

تبصرہ از مولف

دنیاوی حکومت بھی کسی کو کوئی عہدہ دیتی ہے تو اس میں دو باتیں دیکھ کر عہدہ دیتی ہے ایک قابلیت، جو اس کے عہدہ کے مطابق ہو اور دوسری بات حکومت سے وفاداری ہے۔ اگر کسی میں یہ دو باتیں نہ ہو تو حکومت اس کو عہدہ نہیں دیتی تو کیا عالم الغیب والشہادۃ کسی ایسے شخص کو انسانیت کے سب سے بلند عہدہ یعنی نبوت پر مقرر کریگا جس کو وہ بارہ سال تک شدّ ومد سے ایک بات سمجھائے اور اس کو سمجھ نہ آئے۔ نبوت تو بہت بلند مرتبہ ہے، ایسے شخص کو تو کوئی آدمی چپڑاسی بھی نہ رکھے گا جس کے ساتھ ایک بات سمجھانے کے لئے 12 سال اور دوسرے قول کے مطابق 27 سال سر کھپائی کرنا پڑے۔

بات سمجھ نہ آنا مرزا کا دیرینہ مرض تھا آخری سفر لاہور کے بارے میں بھی اس کو اپنے الہام سمجھ نہ آئے جیسا کہ ایک قادیانی نے لکھا کہ

''امر واقعہ یہی ہے کہ حضور کو انشراح نہ تھا۔'' (سیرت المہدی، ج:2، ص:403)

ختم نبوت کا اقرار اور دعویٰ نبوت سے انکار

خاتم الانبیاء سیدنا رسول کریم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر ممکن الفاظ میں امت کو بتادیا کہ میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ حیران ہوں گے کہ مرزا قادیانی نے بھی اپنی تحریروں میں ہر ممکن طریقہ سے ثابت کیا کہ اب نبوت بند ہے اور رسول کریم a ہی خاتم الانبیاء ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ جب تک اس کا دماغ درست رہا، ختم نبوت کا قائل رہا اور جب مراق زور پکڑ گیا تو نبوت چھوڑ خدائی تک کا دعویٰ کر دیا، جیسا کہ آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ اب آپ ختم نبوت کے ثبوت میں مرزا کی تحریریں ملاحظہ کریں۔

1۔ ''میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں، جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ a ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ a پر ختم ہوگئی.....اس میری تحریر پر ہر ایک شخص گواہ رہے۔''

(اعلان مورخہ 2 اکتوبر 1891ء مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:214-215 از مرزا قادیانی)

2۔ میرا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں اور میں کوئی کتاب بجز قرآن کے نہیں رکھتا اور میرا کوئی پیغمبر بجز محمد مصطفیٰ a کے نہیں جو کہ خاتم النبیین ہے.....اور ان تمام باتوں کو قبول کرتا ہوں اور جو کہ اس خیر القرون میں باجماع صحابہ j صحیح قرار پائی

ہیں۔ نہ ان پر کوئی زیادتی کرتا ہوں، نہ ان میں کوئی کمی اور اس اعتقاد پر میں زندہ رہوں گا اور اسی پر میرا خاتمہ اور انجام ہوگا اور جو شخص ذرہ بھر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدے کا انکار کرے، اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو (ترجمہ)

(مرزا قادیانی کا عربی خط بنام مشائخ ہند مندرجہ انجام آتھم، ص:43، روحانی خزائن، ج:11، ص:143-144)

3۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالحین کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔

(ایام صلح، ص:86۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:323)

4۔ کیا تو نہیں جانتا کہ پروردگار رحیم وصاحب فضل نے ہمارے نبی a کا بغیر کسی استثناء کے خاتم النبین نام رکھا اور ہمارے نبی نے اہل طلب کے لیے اس کی تفسیر اپنے قول **لا نبی بعد ی** میں واضح طور پر فرمادی اور اگر ہم اپنے نبی a کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز قرار دیں تو گویا ہم باب وحی بند ہوجانے کے بعد اس کا کھلنا جائز قرار دیں گے اور یہ صحیح نہیں جیسا کہ مسلمانوں پر ظاہر ہے اور ہمارے رسول a کے بعد نبی کیوں کر آ سکتا ہے درآں حالے کہ آپ a کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور اللہ نے آپ a پر نبیوں کا خاتمہ فرمادیا۔ (ترجمہ)

(حمامۃ البشریٰ، ص:34۔ روحانی خزائن، ج:7، ص:200)

صفحہ 201 پر آیت **اکملت لکم دینکم** کو بھی اسی میں بطور دلیل بیان کیا ہے جو کہ فیصلہ کن ہے۔

5۔ آنحضرت a نے بار بار فرمادیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث **لانبی بعد ی** ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ **ولکن رسول اللہ و خاتم**

النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی a پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

(کتاب البریہ،ص:199-200۔روحانی خزائن،ج:13،ص:217-218)

6۔ قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل d ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل d بہ پیرا یہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔

(ازالہ اوہام،ص:761۔روحانی خزائن،ج:3،ص:511)

7۔ رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبرائیل d حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا بہ قیامت منقطع ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:614۔روحانی خزائن،ج:3،ص:432)

8۔ حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائدِ دین جبرائیل d کے ذریعے سے حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔کیا یہ مہر اس وقت ٹوٹ جائے گی؟

(ازالہ اوہام،ص:534۔روحانی خزائن،ج:3،ص:387)

9۔ قرآن شریف میں مسیح ابن مریم d کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بہ کمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے۔ نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث **لانبی بعدی** میں بھی نفی عام ہے۔پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عملاً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء a کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔ کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے،اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوئی۔(ایام صلح،ص:146۔روحانی خزائن،ج:14،ص:393)

10۔ اور اللہ کو شایاں نہیں کہ خاتم النبیین a کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایاں کہ سلسلہ نبوت کو دوبارہ از سر نو شروع کر دے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو اور بعض احکام قرآن کریم کے منسوخ کر دے اور ان پر بڑھا دے (ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام، ص:377۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:377)

11۔ ہمارے رسول a پر اللہ نے نبی ختم کر دیئے اور یقیناً وحی نبوت بند کر دی (ترجمہ) (تحفہ بغداد، ص:9۔ روحانی خزائن، ج:7، ص:9)

12۔ اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزمِ محال ہے کہ خاتم النبیین a کے بعد پھر جبرائیل d کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمد و رفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن شریف سے توارد رکھتی ہو، پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو، وہ محال ہوتا ہے۔ فتدبر

(ازالہ اوہام حصہ دوم، ص:583۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:414)

13۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس **قول ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** میں بھی اشارہ ہے۔ پس اگر ہمارے نبی a اور اللہ کی کتاب قرآن کریم کو تمام آنے والے زمانوں اور ان زمانوں کے لوگوں کے علاج اور دوا کی رو سے مناسبت نہ ہوتی تو اس عظیم الشان نبی کریم a کو ان کے علاج کے واسطے قیامت تک ہمیشہ کیلئے نہ بھیجتا اور ہمیں محمد a کے بعد کسی نبی کی حاجت نہیں کیونکہ آپ a کی برکات ہر زمانہ پر محیط اور آپ a کے فیض اولیاء اور اقطاب اور محدثین کے قلوب پر بلکہ کل مخلوقات پر وارد ہیں۔ خواہ اُن کو اس کا علم بھی نہ ہو کہ انہیں آنحضرت a کی ذات پاک سے فیض پہنچ رہا ہے۔ پس اس کا احسان تمام لوگوں پر ہے۔ (ترجمہ)

(حمامۃ البشریٰ، ص:49۔ روحانی خزائن، ج:7، ص:243-244)

14۔ میں ایمان لاتا ہوں اس پر کہ ہمارے نبی a خاتم الانبیاء ہیں اور ہماری کتاب

قرآن کریم ہدایت کا وسیلہ ہے.....اور میں ایمان لاتا ہوں اس بات پر کہ ہمارے رسول a آدم d کے فرزندوں کے سرداراور رسولوں کے سردار ہیں اوراللہ تعالیٰ نے آپ a کے ساتھ نبیوں کوختم کردیا۔(ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام،ص:21۔روحانی خزائن،ج:5،ص:21)

15۔ ان تمام امور میں میرا مذہب وہی ہے جو دیگر اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے..... اب میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا مسجد (جامع مسجد دہلی) میں کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاء a کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔(مرزا قادیانی کا تحریری بیان جو مورخہ 20 اکتوبر 1891ء جامع مسجد دہلی کے جلسے میں دیا گیا۔مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:232)

یہاں یہ یاد رہے کہ بقول مرزا اس کو الہام وحی 1879ء سے ہو رہے تھے اور یہ تحریر اجراء الہام کے 12 سال بعد لکھ کر دی۔

16۔ کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت و نبوت کا دعویٰ کرتا ہے، قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور یہ آیت **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت a کے بعد رسول اور نبی ہوں۔

(انجام آتھم،ص:27۔روحانی خزائن،ج:11،ص:27)

17۔ خاتم الانبیاء a کے بعد نبی کیسا؟(ایضاً ص:28)

18۔ میں جانتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو مخالف ہے قرآن کے، وہ کذب الحاد و زندقہ ہے۔پھر میں کس طرح نبوت کا دعویٰ کروں جب کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔(ترجمہ) (حمامۃ البشریٰ،ص:131۔روحانی خزائن،ج:7،ص:297)

19۔ مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور

کافروں کی جماعت سے جاملوں۔(ترجمہ)

(حمامۃ البشریٰ،ص:131۔روحانی خزائن،ج:7،ص:297)

20۔ اے لوگو! اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔(آسمانی فیصلہ،ص:25۔روحانی خزائن،ج:4،ص:335)

21۔ ظاہر ہے کہ اگر چہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل d لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے۔ کیونکہ جب ختمیت کی مہر ہی ٹوٹ گئی اور وحی رسالت پھر نازل ہونی شروع ہوگئی تو پھر تھوڑا یا بہت نازل ہونا برابر ہے۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل d بعد وفاتِ رسول اللہ a ہمیشہ کے لئے وحی نبوت کے لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی a کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔

(ازالہ اوہام،حصہ دوم،ص:577۔روحانی خزائن،ج:3،ص:411-412)

22۔ میرا نبوت کا کوئی دعویٰ نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ و رسول کا بندہ ہوں اور ان نشانیوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں۔'' (جنگ مقدس،ص:74،روحانی خزائن،ج:6،ص:156)

23۔ ہمارے سید و رسول a خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت a کوئی نبی نہیں آ سکتا۔اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔

(شہادت القرآن،ص:28۔روحانی خزائن،ج:6،ص:323-324)

24۔ میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں۔(ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام،ص:383۔روحانی خزائن،ج:5،ص:383)

25۔ میں نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کو سمجھنے میں غلطی کی۔(ترجمہ)

(حمامۃ البشریٰ،ص:130۔روحانی خزائن،ج:7،ص:296)

26۔ لوگوں نے میرے قول کو نہیں سمجھا اور کہہ دیا کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے اور اللہ جانتا ہے کہ ان کا قول قطعاً جھوٹ ہے جس میں سچ کا شائبہ نہیں اور نہ اس بات کی کوئی اصل ہے۔(ترجمہ)(حمامۃ البشریٰ،ص:82۔روحانی خزائن،ج:7،ص:300)

27۔ یہ کہنا کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے کس قدر جہالت، کس قدر حماقت اور کس قدر حق سے خروج ہے۔(تتمہ حقیقت الوحی،ص:68۔روحانی خزائن،ج:22،ص:503)

یاد رہے کہ یہ کتاب مرزا کی آخری عمر کی کتاب ہے اور اسی کتاب سے مرزا کی نبوت ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

28۔ میر صاحب (میر عباس علی لدھیانوی) کے دل میں سراسر فاش غلطی سے یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ گویا میں ایک نیچری آدمی ہوں کہ معجزات کا منکر اور لیلۃ القدر سے انکاری اور نبوت کا مدعی اور انبیاء f کی اہانت کرنے والا اور عقائد اسلام سے منہ پھیرنے والا۔سو ان اوہام کے دور کرنے کیلئے میں وعدہ کر چکا ہوں کہ عنقریب میری طرف سے اس بارہ میں رسالہ مستقلہ شائع ہوگا۔''

(مکتوبات،ج:1،ص:635،مورخہ 1891-12-27)

(مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:245۔اشتہار مورخہ 27 دسمبر 1891ء)

میر عباس علی لدھیانوی دس سال مرزا کے مرید رہ کر منحرف ہوگئے اور اسلام میں واپس آ گئے تھے۔ یہ مرزا کے خاص الخاص ساتھیوں میں سے تھے۔انہی کو مرزا اپنے الہام ترجمہ کیلئے بھیجا کرتا تھا۔

29۔ اس عاجز نے عوام کے اوہام اور وساوس دور کرنے کے لئے یہ بات قرین مصلحت سمجھی ہے کہ ایک جلسۂ عام میں ان الزامات کا شافی جواب سنایا جاوے جو علماء اس عاجز پر لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اپنی کتابوں میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے، کواکب کو ملائک قرار دیا ہے۔ معجزات اور لیلۃ القدر سے انکار ہے وغیرہ وغیرہ

(مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:256۔ اشتہار مورخہ 28 جنوری 1892ء)

30۔ تمام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس عاجز کے رسالہ فتح الاسلام وتوضیح مرام وازالہ اوہام میں جس قدر ایسے الفاظ موجود ہیں کہ محدث ایک معنی میں نبی ہوتا ہے یا یہ کہ محدثیت جزوی نبوت ہے یا یہ کہ محدثیت نبوۃ ناقصہ ہے۔ یہ تمام الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔ بلکہ سادگی سے ان کے لغوی معنوں کی رو سے بیان کئے گئے ہیں ورنہ حاشا وکلّا مجھے نبوت حقیقی کا ہرگز دعویٰ نہیں ہے۔

بلکہ جیسا کہ میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ 137 میں لکھ چکا ہوں۔ میرا اس بات پر ایمان ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفٰے a خاتم الانبیاء ہیں..... بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:257-258۔ اشتہار مورخہ 3 فروری 1892ء)

یہ اشتہار لاہور میں مولانا عبدالحکیم صاحب m سے مرزا قادیانی نے شکست کھانے کے بعد اعتراف شکست کے طور پر دیا تھا۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خدا کے سچے نبیوں میں سے کسی نے کسی بھی حالت میں کبھی اپنی نبوت سے ایک منٹ کیلئے بھی انکار نہیں فرمایا۔ جبکہ انگریز کے اس خود کاشتہ پودے نے حالات دیکھ کر فوراً اپنی نبوت سے انکار کر دیا۔ اس کی پوری زندگی انہی کہہ مکرنیوں میں گزری۔

31۔ اور میاں بٹالوی (مولانا محمد حسین بٹالوی m) بطور افتراء کے یہ بھی کہتا ہے کہ گویا یہ عاجز ملائک کا منکر اور معراج نبوی کا انکاری اور نبوت کا مدعی اور معجزات کو بھی نہیں

مانتا۔سبحان اللہ! کافر ٹھہرانے کیلئے اس بے چارے نے کیا کچھ افتراء کئے ہیں۔

(مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:339۔اشتہار مورخہ 4 مئی1893ء)

32۔اشتہار مباہلہ

ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا سراسر افتراء ہے کہ ہماری طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفٰے a کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکار یا حشر نشر وغیرہ، اصول عقائدِ اسلام سے منکر ہیں یا صوم صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔نہیں بلکہ خدا تعالیٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکروں کو ملعون اور **خسرہ الدنیا و الاخرۃ** یقین رکھتے ہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات ،ج: 1،ص: 1 8 5۔ انجام آتھم، ص: 5 4 تا 2 7۔ روحانی خزائن، ج: 1 1، ص:45 تا72 پر بھی درج ہے۔یہ اشتہار 1896ء میں 14 ستمبر کے بعد کی کسی تاریخ کا ہے۔اس کے صفحہ 5 پر لکھا ہے کہ میرے دعویٰ الہام پر 20 سال گزر گئے۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ 12 برس نہیں بلکہ 20 برس تک مرزا کو سمجھ نہ آئی تھی کہ وہ نبی ہے۔اس اشتہار میں 59 علماء ہند اور 49 مشائخ کو دعوتِ مباہلہ دی گئی ہے۔)

33۔ یہ عاجز نہ نبی ہے نہ رسول ہے صرف اپنے نبی معصوم محمد مصطفٰے a کا ایک ادنیٰ خادم اور پیرو ہے۔(مکتوبات، ج:1،ص:107۔بحوالہ الحکم 24 جون1901ء)

34۔ محمد a تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی a کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم،ص:614۔روحانی خزائن، ج:3،ص:431)

35۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ d دوبارہ دنیا میں آئے تو بغیر خاتم النبیین کی مہر توڑنے کے

کیونکر دنیا میں آ سکتے ہیں۔ عرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت a کی نبوت پر لگ گئی ہے۔اب ممکن نہیں کہ کبھی یہ مہر ٹوٹ جائے۔
(ایک غلطی کا ازالہ،ص:10-11۔روحانی خزائن،ج:18،ص:214-215)

36۔ خاتم النبیین ہونا ہمارے نبی a کا کسی دوسرے نبی کے آنے سے مانع ہے۔
(ازالہ اوہام حصہ دوم،ص:575۔روحانی خزائن،ج:3،ص:410)

37۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کی رو سے آ سکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی۔مگر ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازہ کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کے لیے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔
(سراج منیر،ص:3۔روحانی خزائن،ج:12،ص:5)

38۔ نبی تو اس امت میں آنے کو رہے۔
(شہادت القرآن،ص:59۔روحانی خزائن،ج:6،ص:355)

39۔ اور اگر فرض کرلیں کہ وہ نبی ہونے کی حالت میں ہی آئیں گے اور بحیثیت نبوت نزول فرماویں گے(مراد سیدنا عیسیٰ d)تو ختم نبوت اس کا مانع ہے۔سو یہ قرینہ ایک بھاری قرینہ ہے بشرطیکہ کسی کے دل و دماغ میں خداداد تقویٰ وفہم موجود ہو۔
(ازالہ اوہام حصہ اوّل،ص:292۔روحانی خزائن،ج:3،ص:249)

40۔ لیکن خدائے تعالیٰ ایسی ذلت اور رسوائی اس امت کیلئے اور ایسی ہتک اور شان اپنے نبی مقبول a خاتم الانبیاء کے لیے ہرگز روا نہیں رکھے گا کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبرائیل d کا آنا ضروری امر ہے اسلام کا تختہ ہی الٹا دیوے حالانکہ وہ وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آں حضرت a کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔''(ازالہ حصہ دوم،ص:586۔روحانی خزائن،ج:3،ص:416)

41۔ اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور ان سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں اور میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام

سے خارج سمجھتا ہوں۔(آسمانی فیصلہ،ص:3۔روحانی خزائن،ج:4،ص:313)

42۔ یہ کس طرح درست ہوسکتا ہے کہ ہمارے نبی علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کو خاتم النبیین بنانے کے بعد خدا تعالیٰ نبی بھیج دے۔ ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا کہ سلسلہ نبوت ختم ہونے کے بعد دوبارہ شروع فرمادے۔(ترجمہ)

(آئینہ کمالات اسلام(دافع الوساوس)،ص:379-380۔روحانی خزائن،ج:5،ص:379-380)

43۔ اور مجھے یہ بھید سمجھ میں آ گیا کہ قرآن کیوں عربی زبان میں نازل ہوا اور آنحضرت a پر جو نبوت ختم ہوئی اس میں بھید کیا ہے؟(ترجمہ ازمرزا)

(منن الرحمٰن،ص:59۔روحانی خزائن،ج:9،ص:184)

44۔ ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت a نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ پرانا۔قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔(سراج منیر،ص:3۔روحانی خزائن،ج:12،ص:5)

45۔ بار بار کہتا ہوں کہ یہ الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے میرے الہام میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے بے شک ہیں لیکن اپنے حقیقی معنوں پر محمول نہیں ہیں۔

(سراج منیر،ص:3۔روحانی خزائن،ج:12،ص:5)

46۔ تو اس قدر کیوں دلیری ہے کہ خواہ نخواہ ایسے شخص کو کافر بنایا جاتا ہے جو آنحضرت a کو حقیقی معنوں کی رو سے خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور قران کو خاتم الکتب تسلیم کرتا ہے۔(سراج منیر،ص:4۔روحانی خزائن،ج:12،ص:6)

47۔ قرآن کی رو سے آنحضرت a کے بعد کسی نبی کا آنا ممنوع ہے۔

(ایام الصلح،ص:185۔روحانی خزائن،ج:14،ص:411)

48۔ اس عقیدہ سے باز نہیں آتے کہ زندہ رسول فقط عیسیٰ d ہے جو آسمان کے تخت پر بیٹھا ہوا دوبارہ آنے سے محمدی ختم نبوت کو داغ لگانا چاہتا ہے۔

(تحفہ گولڑویہ،ص:8۔روحانی خزائن،ج:17،ص:94)

49۔ ایسا ہی آیت ''**الیوم اکملت لکم دینکم** اور آیت **ولکن رسول اللہ و**

خـاتـم الـنبیین ''میں صریح نبوت کو آنحضرت a پر ختم کر چکا ہے اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت a خاتم الانبیاء ہیں۔

(حوالہ ایضاً، ص:174)

50۔ (مسیلمہ کذاب وغیرہ) چند شریر لوگوں نے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا جن کے ساتھ کئی لاکھ بد بخت انسانوں کی جمعیت ہوگئی۔ (حوالہ ایضاً، ص:187)

51۔ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔

(چشمہ معرفت، ص:325۔ روحانی خزائن، ج:23، ص:340)

یاد رہے کہ چشمۂ معرفت مرزا قادیانی کی آخری کتاب ہے جو اس کے مرنے سے 11 دِن پہلے 15 مئی 1908ء کو شائع ہوئی۔

52۔ ان پر واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور **لا الـــــہ الا اللہ مـحـمـد رسـول اللہ** کے قائل ہیں اور آنحضرت a کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:2)

53۔ ضرورتیں نبوت کا انجن ہیں۔ ظلماتیں راتیں اس نور کو کھینچتی ہیں جو دنیا کو تاریکی سے نجات دے۔ اس ضرورت کے موافق نبوت کا سلسلہ شروع ہوا اور جب قرآن کریم کے زمانہ تک پہنچا تو مکمل ہوگیا۔ اب گویا سب ضرورتیں پوری ہوگئیں۔ اس سے لازم آیا کہ آپ a یعنی آنحضرت a خاتم الانبیاء تھے۔

(ملفوظات، ج:1، ص:54)

54۔ ختم نبوت کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ جہاں دلائل اور معرفت طبعی طور پر ختم ہو جاتے ہیں، وہ وہی حد ہے جس کو ختم نبوت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ (ایضاً، ص:186)

55۔ ختم نبوت کے متعلق میں پھر کہنا چاہتا ہوں کہ خاتم النبیین کے بڑے معنیٰ یہی ہیں کہ نبوت کے امور کو آدم d سے لے کر آنحضرت a پر ختم کیا۔ یہ موٹے اور

ظاہر معنے ہیں۔دوسرے یہ معنے ہیں کہ کمالات نبوت کا دائرہ آنحضرت a پر ختم ہوگیا۔ یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ قرآن نے ناقص باتوں کا اکمال کیا اور نبوت ختم ہوگئی۔(ایضاً،ص:189)

مرزا نے یہ مضمون مولانا قاسم نانوتوی m بانی دارالعلوم دیوبند سے چوری کیا۔ انہوں نے اپنی کتاب ''تحذیرالناس'' میں رسول کریم a کیلئے خاتمیت زمانی و رُتبی ثابت کی۔یہی بات آخری حوالہ میں کی ہے۔

56۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المومنین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے اور اسی طرح پر وہ کتاب اس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔رسول اللہ a جو خاتم النبیین ہیں اور آپ پر نبوت ختم ہوگئی۔(ایضاً،ص:227)

57۔ چنانچہ ان خوبیوں اور کمالات کے جمع ہونے ہی کا نتیجہ تھا کہ آپ a پر نبوت ختم ہوگئی اور یہ فرمایا کہ **ماکان محمد ابآ احد من رجا لکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** ۔ (ملفوظات، ج:3،ص:95)

58۔ آپ a کی امت میں سے ہزار ہا انسانوں کو نبوت کا درجہ ملا اور نبوت کے آثار اور برکات ان کے اندر موجزن تھے مگر نبی کا نام صرف شان نبوت آنحضرت a اور سدّ باب نبوت کی خاطر ان کو اس نام سے ظاہراً ملقب نہ کیا گیا۔(ایضاً،ص:252)

59۔ کیا کوئی عورت نبیّہ ہوسکتی ہے کے سوال کے جواب میں مرزا نے کہا نہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **الرجال قوامون علی النساء** اور **وللرجال علیھن درجۃ**۔ عورتیں اصل میں مردوں کی ہی ذیل میں ہوا کرتی ہیں۔ جب صاحب درجہ اور صاحب مرتبہ کے واسطے ایک دروازہ بند کر دیا گیا تو یہ بے چاری ناقصات العقل کس حساب میں ہیں؟(ایضاً،ص:254)

60۔ یہ عاجز اسی طرح ان سب باتوں پر ایمان رکھتا ہے جو **قال اللہ و قال الرسول**

سے ثابت ہیں اور سلف صالحین کا گروہ ان کو مانتا ہے۔
(مکتوبات، ج:1،ص:334۔مورخہ 27 مئی1891ء)

61۔ دلی ایمان سے یہ سمجھنا چاہیے کہ نبوت آنحضرت a پر ختم ہوگئی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** اور اس اس آیت کا انکار کرنا یا استخفاف کی نظر سے اس کو دیکھنا درحقیقت اسلام سے علیحدہ ہونا ہے۔
(مکتوبات نمبر 46۔مکتوبات، ج:2،ص:248 مورخہ 17-8-1899)

62۔ مسیح کیونکر آ سکتا۔وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیواریں اس کو آنے سے روکتی ہے۔(ازالہ اوہام حصہ دوم،ص:522۔روحانی خزائن، ج:3،ص:380)

63۔ اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی a خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب a کے بعد اس امت کے لیے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا ہو۔(نشان آسمانی،ص:30۔روحانی خزائن، ج:4،ص:390)

64۔ آپ a کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے تو آپ a خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہوسکتا ہے..... اور اس میں آنحضرت a کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کریم کا تکذیب لازم آتی ہے۔قران کریم میں مسیح ابن مریم d کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے..... اور حدیث لا نبی بعدی بھی نفی عام ہے۔پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء a کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔پھر سلسلہ نبوت کا جاری کر دیا جائے۔
(ایام الصلح،ص:146،۔روحانی خزائن، ج:14،ص:392-393)

65۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

ترجمہ: وہ تمام رسولوں اور مخلوق میں بہتر ہیں۔ان پر ہر نبوت ختم ہوگئی۔

(سراج منیر،ص:93۔روحانی خزائن،ج:12،ص:95)

66۔ محی الدین ابن عربی m نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔

(اخبار الحکم،اپریل1903ء)

67۔ اگر باب نبوت مسدود نہ ہوتا تو ہر ایک محدث اپنے وجود میں قوت اور استعداد نبی ہونے کی رکھتا ہے۔

(ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز،ج:3،اپریل1904ء،بعنوان اسلام کی برکات)

68۔ وہ انسان کامل جو آفتاب روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد a ہیں۔

(سرمۂ چشم آریہ،ص:198،روحانی خزائن،ج:2،ص:246)

69۔ دوسری یہ حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر h ہوتا۔

(ازالہ اوہام حصہ اوّل،ص:119۔روحانی خزائن،ج:3،ص:219)

70۔ ہمارا تو یہی ایمان ہے کہ آنحضرت a وہ معصوم نبی ہیں کہ جن پر تمام کمالات نبوت ختم ہوگئے ہیں اور ہر ایک طرح کا کمال اور درجہ انہیں پر ختم ہوگیا ہے اور ان پر وہ کامل اور جامع کتاب نازل کی گئی جس کے بعد قیامت تک کوئی اور شریعت نہیں آئے گی۔(ملفوظات،ج:5،ص:365)

مولف کتاب لکھتا ہے کہ یہ اکتوبر 1907ء کے آخر یا نومبر 1907ء کے ابتدائی ایام میں کہا۔(صفحہ 358 کا حاشیہ)

71۔ وحی رسالت بہ جہت عدمِ ضرورت منقطع ہے۔

(براہین احمدیہ پہلی فصل،ص:215،حاشیہ روحانی خزائن،ج:1،ص:238)

72۔ ختم نبوت آپ a پر نہ صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ a پر ختم ہو گئے۔''

(لیکچر سیالکوٹ،ص:6۔روحانی خزائن،ج:20،ص:207)

لفظِ خاتم کے معنیٰ

لفظِ خاتم سے مرزا نے بھی آخری اور ختم کرنا مراد لیا ہے۔ جس کے حوالے مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کیلئے خاتم الاولاد تھا۔
(تریاق القلوب، ص:351۔ روحانی خزائن، ج:15، ص:479)

2۔ پس آخر جو خاتم الخلفاء تھا اور بموجب اس پیش گوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقا مغرب میں لکھی ہے وہ خاتم الانبیاء عجم سے پیدا ہونے والا تھا نہ عرب سے
(تریاق القلوب، ص:355۔ روحانی خزائن، ج:15، ص:483)

3۔ پس اگر فرض کر لیں کہ آخری خلیفہ سلسلہ محمدیہ کا جو تقابل کے لحاظ سے عیسیٰ d کے مقابل پر ہوا ہے جس کی نسبت یہ ماننا ضروری ہے کہ وہ اس امت کا خاتم الاولیاء ہے۔ جیسا کہ سلسلہ موسویہ کے خلیفوں میں حضرت عیسیٰ d خاتم الانبیاء ہے۔
(تحفہ گولڑویہ، ص:41۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:126-127)

4۔ اسی طرح آخری خلیفہ جو خاتمِ ولایتِ محمدیہ ہے جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے وہ عیسیٰ d سے جو خاتم سلسلہ نبوت موسویہ ہے مماثلت اور مشابہت رکھتا ہے۔
(تحفہ گولڑویہ، ص:42۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:128)

5۔ اس امت میں سے بھی ایک آخری خلیفہ پیدا ہوگا تا کہ وہ اسی طرح محمدی سلسلہ خلافت کا خاتم الاولیاء ہو۔ (تحفہ گولڑویہ، ص:96۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:182)

6۔ مماثلت کا آخری نمونہ ظاہر کرنے کا وہ مسیح خاتم خلفائے محمدیہ ہے جو سلسلہ خلافت محمدیہ کا سب سے آخری خلیفہ ہے۔

(تحفہ گولڑویہ،ص:97۔روحانی خزائن،ج:17،ص:183)

7۔ پہلے لڑکی پیدا ہوئی بعدہٗ میں۔اور بایں ہمہ میں اپنے والد کے لیے خاتم الولد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:86،روحانی خزائن،ج:21،ص:113)

8۔ خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں منجملہ ان کے ایک نام خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر آنے والا ہے۔

(چشمہ معرفت حاشیہ،ص:318۔روحانی خزائن،ج:23،ص:333)

9۔ وید کی رو سے تو خوابوں اور الہاموں پر مہر لگ گئی ہے۔

(حقیقۃ الوحی،ص:3۔روحانی خزائن،ج:22،ص:5)

10۔ مگر افسوس کہ عیسائی مذہب میں معرفت الٰہی کا دروازہ بند ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہم کلامی پر مہر لگ گئی ہے اور آسمانی نشانوں کا خاتمہ ہو گیا ہے۔

(حقیقۃ الوحی،ص:60۔روحانی خزائن،ج:22،ص:62)

ان معنوں کو مدنظر رکھ کر قادیانی پاکٹ بک کے مولف خادم گجراتی کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

''حضرت مسیح موعود نے خاتم کا محاورہ جب بھی عربی عبارت میں استعمال فرمایا وہاں اس کے معنیٰ افضل ہی کے ہیں۔'' (پاکٹ بک،ص:296)

مرزائی کی تحریروں سے ختم نبوت پر پچھلے باب میں دیئے گئے حوالے بھی پیش نظر رہیں تو لفظِ خاتم اور خاتم النبیین کے معنیٰ نکھر کر سامنے آ جاتے ہیں۔

سچے نبی کی نشانیاں

1۔ پاک تعلیم جس میں ہر نیک کام کا حکم ہو اور ہر برے کام سے منع کیا گیا ہو۔ اس میں شیطان کو خوش کرنے والی کوئی بات نہ ہو۔ اگر کسی دعویدار نبوت کی تعلیم شیطانی ہے تو وہ شیطان کا چیلا ہے چاہے کیسے ہی شعبدے دکھائے اور چاہے ہواؤں میں اُڑے یا پانی پر چلے۔ یہ پہلا معیار ہے۔

2۔ اس ہستی کا اپنا کردار بے داغ ہو، سخی ہو، قول و فعل ایک ہو، دیانت دار اور رسول امین ہو۔

3۔ بے غرض اور بے لوث ہو، کسی قسم کا کوئی اجر نہ چاہے۔

4۔ ان کی تعلیم پر عمل کرنے والے برے کاموں کو چھوڑ کر بہترین کردار والے بن جاتے ہوں۔ ان کی تعلیم انسانوں کی زندگی بدل دیتی ہو۔ جس ڈاکٹر کے نسخہ کو برت کر بے شمار مریض شفایاب ہو چکے ہوں، اس کی قابلیت میں کیا شک رہ جاتا ہے؟ اچھے انسان بنانا کار انبیاء f ہے۔

5۔ معجزات اور اٹل پیش گوئیاں ہوں۔

6۔ سچے نبی کے دعویٰ میں تدریج نہیں ہوتی۔ وہ پہلے ہی دن نبی ہونے کا اعلان کرتا ہے نہ کہ مصلح یا مجدّد ہونے کا۔ وہ دنیا سے کہتے ہیں کہ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (اعراف:158/7)

7۔ سچے نبی حکومت اور طاقت ور لوگوں کی مخالفت کرتے ہیں نہ کہ ان کی حمایت کو ایمان قرار دیتے ہیں۔ مثلاً سیدنا ابراہیم d اور سیدنا موسیٰ d نے وقت کے

بادشاہوں کی مخالفت کی اور تمام انبیاء کرام f نے قوم کے طاقت ور افراد سے مقابلہ کیا اور ان کی ذرا خوشامد نہ کی۔ وہ حکومت کا خود کاشتہ پودا نہیں ہوتے۔

8۔ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر جو اس کے پیغام پہنچاتے ہیں وہ پیغام رسانی میں کسی سے نہیں ڈرتے۔ (جنگِ مقدس، ص:53۔ روحانی خزائن، ج:6، ص:135)

9۔ عقل کامل ۔ حفظ کامل، علمِ کامل، عصمت کاملہ مستمرہ یعنی جان بوجھ کر گناہ نہیں کرتے، صداقت و امانت، زہد، اعلیٰ حسب ونسب، مرد ہونا، اخلاق کاملہ، وجیہہ صورت، یہ تمام انبیاء کرام کے اوصاف تھے اور انہی کو شرائط نبوت بھی کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو المعتمد فی المعتقد از حافظ تور بشتی m ماخوذ از رسالہ شرائط نبوت مولانا محمد ادریس کاندھلوی m (احتسابِ قادیانیت، ج:2، ص:96-97)

10۔ امام ابن کثیر m لکھتے ہیں کہ معجزات دو قسم کے ہیں۔

1۔ دلائل معنویہ: قرآن مجید، سیرت، پاکیزہ کردار و اخلاق، سخاوت، زہد، حلم، رہن سہن، لوگوں سے برتاؤ۔

2۔ دلائل حسّیہ: چاند ٹکڑے کرنا، پانی کے پیالہ کا لشکر کے لیے کافی ہوجانا وغیرہ (البدایہ والنہایہ، ج:6، ص:52 تا 55)

3۔ درخت اپنے پھل سے پہنچانا جاتا ہے یعنی ماننے والوں میں تبدیلی لوگوں کو نظر آئے جیسا کہ صحابہ کرام j میں اعلیٰ کردار لوگوں کو نظر آیا۔

امام نے البدایہ والنہایہ جلد نمبر 6 حضور a کے معجزات کے بارے میں ہی لکھی ہے۔

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَمَا آتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُّظَرَ آئِهٖ

''زمانے گزر گئے اور وہ آپ a جیسا نہ لا سکے اور جب آپ آ گئے تو زمانے بے بس ہو گئے۔''

سچی کتاب کی نشانیاں

امام ابن تیمیہ m نے اپنی کتاب ''**الصحیح لمن بدّل دین المسیح** '' میں سچی آسمانی کتاب کی یہ نشانیاں بتائی ہیں۔

1۔ جس شخصیت سے منسوب ہو، اس کا نبی ہونا ضروری ہے۔

2۔ متعلقہ کتاب یا عبارت کا سچے نبی سے انتساب ثابت ہونا ضروری ہے۔

3۔ اصل زبان کے مطابق ترجمہ درست ہونا ضروری ہے۔

4۔ پھر نبی کی صحیح مراد معلوم ہونا ضروری ہے یعنی کلام مجاز تو نہیں؟

نبوت کے جھوٹے دعویدار

ایسے لوگ بہت سے ہوگزرے ہیں۔ان کو پیروکار بھی ملے اور مہلت بھی ملی۔ چند ایک کا ذکر درج ذیل ہے۔

1۔مسیلمہ کذّاب

پانچ ہفتہ میں اس کے ایک لاکھ سے زیادہ مرید ہوگئے تھے۔یہ صحابہ j کے زمانہ خلافتِ ابوبکر h میں مارا گیا۔اس کا دعویٰ بھی نبوت کا تھا۔خود کو شریک نبوتِ محمدی کہتا تھا۔اذان میں کلمہ شہادت پڑھتے تھے۔اس کے پیروکار 1053ھ تک پائے گئے۔

(تاریخ طبری، ج:2،ص:276۔دبستان مذاہب،ص:297)

2۔اسود عنسی

اس کے بھی بہت پیروکار بن گئے تھے۔اس کی جماعت نے یمن کے شہر صنعا پر قبضہ کرلیا تھا۔

3۔طلیحہ بن خویلد

اس نے مرتد ہوکر حضور d کے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔

4۔صالح بن طریف

اس نے 137ھ میں دعویٰ نبوت ومہدی اکبر کا کیا یہ دعویٰ نبوت سے بادشاہ بن گیا تھا۔اس کے خاندان میں 300 برس بادشاہت رہی۔دعویٰ کے بعد 27 برس زندہ رہا۔اپنی موت مرا۔ (ابن خلدون، ج:6،ص:209)

اس کے زمانہ میں رمضان 161ھ میں چاند اور سورج کو گرہن لگا اور اس کے زمانہ

میں ان گہنوں کا اجتماع ہوا تھا۔

5۔ابو منصور عیسیٰ

اس نے 341ھ میں دعویٰ نبوت کیا اور رمضان 346 میں چاند سورج گہن کا اجتماع ہوا۔دعویٰ نبوت کے 23 برس بعد مارا گیا۔(ابن خلدون، ج:6،ص:210)

6۔فارس بن یحییٰ

اس نے مصر کے علاقہ میں نبوت اور عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا ور جادو سے مردہ بھی زندہ کر کے دکھایا۔(افادۃ الافہام، ج:1،ص:361)

7۔اسحاق اخرس

یہ شخص قرآن، توریت، انجیل کا ماہر اور حافظ تھا۔ بڑا گویا اور لسّان تھا۔مغرب اقصیٰ میں پہنچا اور کئی برس خود کو مادر زاد گونگا مشہور کیا۔ایک دن نہایت فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا کہ بڑے بڑے عالم حیران رہ گئے۔ پوچھا گیا کہ تم تو گونگے تھے یہ کیا ہوا۔ بہت اصرار کے بعد جواب دیا کہ آج رات فرشتے وحی و نبوت لے کر آئے تھے اور کہا کہ تم کو خدا نے رسول بنایا ہے۔ میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ حق تعالیٰ نے حضور a کو خاتم النبیین بنایا ہے فرشتوں نے کہا یہ سچ ہے مگر حضور a ان نبیوں کے خاتم ہیں جو نئے احکام لاتے ہیں اور تم اسی ملت کے نبی ہو۔ میں نے کہا مجھ سے یہ دعویٰ نہیں ہوسکتا۔ میری تصدیق کون کریگا۔ لہٰذا مجھ کو یہ معجزہ دیا گیا۔(افادۃ الافہام، ج:1،ص:321)

8۔لامتنبّی

ایک شخص نے اپنا نام لامدتوں مشہور کیا اور پھر نبوت کا دعویدار بنا۔حدیث **لا نبی بعدی** اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کی اور اس کو اپنی نبوت کا گواہ بنایا اور یہ معنیٰ کرتا تھا کہ لا نام کا شخص میرے بعد نبی ہوگا۔(حجج الکرامہ،ص:237 نواب سید صدیق حسن خاں m)

9۔ایک متنبّیہ عورت

ایک عورت نے مغرب (افریقہ) میں نبوت کا دعویٰ کیا۔لوگوں نے حدیث **لا نبی بعدی** مقابلہ میں پیش کی۔اس عورت نے کہا حضور a نے بعد میں مرد نبی کی نفی فرمائی ہے۔عورت نبی کی نفی نہیں فرمائی۔(حجج الکرامہ،ص:237)

10۔بہاءاللہ ایرانی

اس نے نبوت اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور دعویٰ کے کے بعد 40 برس تک زندہ رہا۔یہ شخص مرزا قادیانی کا ہم عصر ہے اور مرزائیوں کے تمام اصول اسی سے ماخوذ ہیں۔(الکواکب رسالہ بہائیہ،ص:3،مورخہ 25-6-1924)

11۔عبیداللہ مہدی

اس نے افریقہ میں خروج کیا اور طرابلس ومصر کو فتح کرلیا۔دعویٰ کے چوبیس سال بعد اپنی موت مرا۔(ابن اثیر،ج:7،ص:99)

12۔محمد علی باب ایرانی

اس نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔اس کے زمانہ میں 1267ھ میں چاند سورج گرہن کا اجتماع ہوا۔

13۔فرعون ونمرود

یہ دونوں مفتری کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ان کو بادشاہت بھی ملی اور لمبی مہلت بھی ملی۔

14۔ابلیس

اس کے مفتری ہونے اور اس کی مہلت میں کسی کو کلام ہی نہیں۔

(جھوٹے مدعیان نبوت ومسیحیت ومہدویت کے تفصیلی حالات کے لئے ملاحظہ ہو۔احتساب قادیانیت، ج:5،ص:129 تا145 اور احتساب قادیانیت،ج:17،ص:159 تا162)

پہلی امتوں میں بھی جھوٹے نبی پیدا ہوتے رہے۔ ان کی تفصیل کیلئے مولانا ابو الحسن ندوی m کی کتاب منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین، ص:255 تا 262 اور ص:274 تا 278) ملاحظہ ہو۔

حدیث میں 30 دجالوں کی پیش گوئی موجود ہے۔ جبکہ 70 دجالوں والی روایت ضعیف ہے۔ (شرح بخاری از علامہ عینی حنفی m ، ج:11، ص:398)

مرزا کا خود ساختہ اصول ہے کہ مفتری کو 23 برس مہلت نہیں ملتی جبکہ بقول اس کے اسے ملی۔ یہ قطعاً غلط ہے۔ اس نے 1902ء میں نبوت کا دعویٰ کیا جیسا کہ اس کے بیٹے بشیر الدین محمود نے لکھا کہ 1902ء سے پہلے کی تمام تحریریں منسوخ ہیں۔ مرزا کی موت 1908ء میں واقع ہوئی۔ اس طرح اسے صرف 6 سال کی مہلت ملی۔

مرزا مفتری کی سزا ملنے کی مدت گھٹاتا بڑھاتا رہا۔ پہلے جلد سزا کا لکھتا رہا، پھر گیارہ برس، پھر بارہ برس، پھر سولہ برس، پھر بیس برس، پچیس اور تیس برس تک لکھی۔ یہ 1900ء کی بات ہے۔ بعد میں 1902ء کم کر کے 23 برس کر دی۔ یہ سب اس لیے کیا کہ اگر پہلے 23 برس کی مدت مقرر کر دیتا تو قتل ہونے کا اندیشہ تھا۔ لہٰذا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مدت بڑھاتا رہا۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو احتساب قادیانیت، ج:20، ص:331 تا 335)

مرزا کا ان تحریروں سے مقصد یہ تھا کہ اگر میں جھوٹا نبی ہوتا تو ہلاک ہو جاتا۔
(مثلاً انجام آتھم، ص:63۔ روحانی خزائن، ج:11، ص:63)

چونکہ میں قتل نہیں ہوا لہٰذا میں سچا نبی ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ سچے نبی بھی قتل ہوئے ہیں تو اس نے کہا کسی نبی کا قتل ثابت نہیں ہے۔ (ملفوظات، ج:3، ص:201)

اس کی وسعت علمی کا اندازہ لگائیں کہ قرآن مجید کی سورہ بقرہ:61/2، آل عمران :21/3، المائدہ:70/5، سے صاف صاف قتل انبیاء g ثابت ہے۔ مرزا کا بیٹا بشیر احمد مرزا ہی کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ مرزا نے کہا نبی قتل ہو سکتے ہیں اور ساتھ ہی مثال حضرت یحییٰ کے قتل کی دی۔ (سیرت المہدی، ج:1، ص:761، روایت نمبر 855)

مرزا کے دعوے

(نقل کفر کفر نہ باشد)

گاہ عیسیٰ گاہ موسیٰ گاہ فخر انبیاء
گاہ ابن اللہ گاہ خود خدا خواہد شدن

مرزا نے اتنے زیادہ دعوے کئے کہ یہ مسیلمہ قادیان پچھلی تیرہ صدیوں کے مدعیان نبوت سے کفر و دجل میں گویا سبقت لے گیا ہے۔ حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی m نے اپنی کتاب دعاوی مرزا (احتساب قادیانیت، ج:2، ص:355 تا401) میں ان تمام دعوؤں کو جمع کر کے تفصیلی نوٹ دیئے ہیں۔ اسکا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے۔

1۔ ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ (تریاق القلوب، ص:155۔ روحانی خزائن، ج:15، ص:283)

2۔ وحی کا دعویٰ (براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:139۔ روحانی خزائن، ج:21، ص:306)

3۔ مجدد ہونے کا دعویٰ

(ازالہ اوہام، ص:154۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:179) مکتوبات نمبر 2، ص:180)

4۔ محدث من اللہ ہونے کا دعویٰ

(توضیح مرام، ص: 9۔ روحانی خزائن، ج: 3، ص: 60۔ ازالہ اوہام، ص: 178۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:278)

5۔ امام زماں ہونے کا دعویٰ

(حقیقۃ الوحی، ص:79۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:82۔ ضرورۃ الامام، ص:24۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:495)

6۔ خلیفۃ اللہ اور خدا کا جانشین ہونے کا دعویٰ

(کتاب البریہ، ص:86۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:102)

7۔ مہدی ہونے کا دعویٰ۔ یہ دعویٰ اکثر تصانیف میں موجود ہے۔

8۔ حارث ہونے کا دعویٰ۔ حارث وہ شخص ہوگا جو امام مہدی d کی مدد کیلئے لشکر لے کر ماوراء النہر سے روانہ ہوگا۔ (ازالہ اوہام، ص:41۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:141)

9۔ عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ۔ یہ دعوی بھی اکثر کتابوں میں مذکور ہے مثلاً مردود کونین لکھتا ہے کہ میں عیسیٰ ہوں یہ امر خدا نے پہلے زمانوں میں مخفی رکھا۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص:426۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:426۔ ازالہ اوہام، ص:363۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:463)

حالانکہ عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خر چنداور یہ کہ

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
کجا عیسیٰ کجا دجال ناپاک

10۔ عیسیٰ سے افضل ہونے کا دعویٰ

(حقیقۃ الوحی، ص:148۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:152)

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔

(دافع البلاء، ص:20۔ روحانی خزائن، ج:18، ص:240)

11۔ مریم g ہونے کا دعویٰ (کشتی نوح، ص:46-47۔ روحانی خزائن، ج:19، ص:50)

12۔ ظلی اور بروزی یا شریعت کے بغیر نبی ہونے کا دعویٰ

(ایک غلطی کا ازالہ، ص:8-10۔ روحانی خزائن، ج:18، ص:212-215)

13۔ نبوت ورسالت کا دعویٰ

(دافع البلاء، ص:11۔ روحانی خزائن، ج:18، ص:231۔ ایک غلطی کا ازالہ، ص:2۔ روحانی خزائن، ج:18، ص:206۔ دافع البلاء، ص:5۔ روحانی خزائن، ج:18، ص:226)

14۔ مستقل نبوت ورسالت، وحی وشریعت کا دعویٰ

(اعجاز احمدی، ص:7۔ روحانی خزائن نمبر:19، ص:113۔ اربعین، نمبر:3، ص:36۔ روحانی خزائن، ج: 17، ص: 435-436۔ حقیقۃ الوحی، ص:101۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:105۔

اربعین نمبر:3،ص:33۔روحانی خزائن ،ج:17،ص:423۔ انجام آتھم ،ص:79۔روحانی خزائن،ج:11،ص:79۔ایضاً،ص:62)

15۔ ظلّی طور پر محمد a اوراحمد a ہونے کادعویٰ

(ایک غلطی کا زالہ،ص:5۔روحانی خزائن،ج:18،ص:209)

16۔ آنحضرت a کے مظہراتم ہونے کادعویٰ

(خطبہ الہامیہ،ص:267۔روحانی خزائن،ج:16،ص:267)

17۔ رحمۃ للعالمین ہونے کادعویٰ (حقیقۃ الوحی،ص:82۔روحانی خزائن،ج:22،ص:85)

18۔ خاتم الانبیاء ہونے کادعویٰ

(مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:527۔ملفوظات،ج:5۔ص:27۔کشتی نوح،ص:56۔روحانی خزائن،ج:19،ص:61۔تذکرۃ الشہادتین،ص:33۔روحانی خزائن،ج:20،ص:35۔ حقیقت الوحی،ص:391۔ روحانی خزائن، ج:22۔ص:406۔ ایک غلطی کا ازالہ،ص:8۔ روحانی خزائن ،ج:18،ص:212۔ خطبہ الہامیہ،ص:177-178۔ روحانی خزائن ، ج:16۔ص:177-178۔چشمہ معرفت،ص:318۔روحانی خزائن،ج:23،ص:333)

19۔ سارے عالم کیلئے مدارِنجات ہونے کادعویٰ

(اربعین نمبر:4،ص:6۔روحانی خزائن،ج:17،ص:435)

20۔ ساری دنیا کا نبی ہونے کادعویٰ

(حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:192۔روحانی خزائن،ج:22،ص:200)

21۔ آدم d ہونے کادعویٰ

(اربعین نمبر:4،ص:23۔ روحانی خزائن ،ج:17،ص:410۔ازالہ اوہام،ص:375۔ روحانی خزائن،ج:3،ص:475)

22۔ ابراہیم d ہونے کادعویٰ(اربعین نمبر:3،ص:32۔روحانی خزائن،ج:17،ص:421)

23۔ نوح d ہونے کادعویٰ(حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

24۔ یعقوب d ہونے کادعویٰ

(حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

25۔ موسیٰ d ہونے کادعویٰ(حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

26۔ داؤد d ہونے کا دعویٰ (حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

27۔ شیث d ہونے کا دعویٰ (حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

28۔ یوسف d ہونے کا دعویٰ (حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

29۔ اسحاق d ہونے کا دعویٰ (حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

30۔ یحییٰ d ہونے کا دعویٰ (حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

31۔ اسمٰعیل d ہونے کا دعویٰ (حاشیہ حقیقۃ الوحی،ص:72۔روحانی خزائن،ج:22،ص:76)

32۔ آنحضرت a کے ساتھ برابری کا دعویٰ

ضمیمہ حقیقۃ الوحی ،ص: 79-81-85-86 پر اکثر ان اوصاف کو اپنے لئے ثابت کیا جو آنحضرت a کے لئے مخصوص ہیں۔(روحانی خزائن،ج:22،ص:705تا714)

33۔ آنحضرت a سے افضل ہونے کا دعویٰ

(اعجاز احمدی،ص:71۔روحانی خزائن،ج:19،ص:183)

اس میں سورج اور چاند گرہن اپنے لئے ہونے کا دعویٰ کیا۔اسی طرح اپنے معجزات کی تعداد حضور a کے معجزات سے زیادہ بتائی۔ان کے معجزات تین ہزار بتائے۔

(تحفہ گولڑویہ،ص: 63۔ روحانی خزائن ،ج: 17،ص: 153)اور اپنے معجزات دس لاکھ بتائے (براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:56۔روحانی خزائن،ج:21،ص:72)

34۔ حضرت آدم d ونوح d سے افضل ہونے کا دعویٰ۔

(حاشیہ در حاشیہ خطبہ الہامیہ،ص:312۔روحانی خزائن ،ج:16،ص:312۔حقیقۃ الوحی ، ص:137۔روحانی خزائن،ج:22،ص:575)

35۔ اپنی وحی والہام کے قرآن کے برابر ہونے کا دعویٰ

(حقیقۃ الوحی،ص:150-211۔روحانی خزائن،ج:22،ص:154-220)

36۔ قرآن کریم کی طرح اپنی وحی کے معجزہ ہونے کا دعویٰ

اس کو ثابت کرنے کے لئے ایک قصیدہ اعجازِ احمدی نامی لکھا۔علماء کو چیلنج دیا کہ معجزانہ ہے۔علماء نے اس کے اشعار کی صرفی،نحوی اور عروضی غلطیاں شائع کر دیں۔تب

مرزا قادیانی اوراس کی امت جواب سے عاجز رہی اور ہے۔ یہ عربی قصیدہ اعجاز یہ اس کی کتاب اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح کے ،ص:46 تا ص:97 (روحانی خزائن،ج:19، ص:150 تا201) پر ہےاوراس کا نام" **العقیدۃ الا عجازیہ**"رکھا ہے۔

37۔ دس لاکھ معجزات کا دعویٰ

(براہین احمدیہ،حصہ پنجم،ص:56۔روحانی خزائن،ج:21،ص:72)

38۔ تمام انبیاء f سے افضل ہونے کا دعویٰ

(تتمہ حقیقۃ الوحی،ص:136۔روحانی خزائن،ج:22،ص:574)

39۔ میکائیل d ہونے کا دعویٰ

(حاشیہ اربعین نمبر:3،ص:23۔روحانی خزائن،ج:17،ص:413)

40۔ خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ

(حاشیہ اربعین نمبر: 4،ص: 9 1۔ روحانی خزائن ،ج: 7 1،ص: 2 5 4۔ حقیقۃ الوحی ،ص: 6 8۔روحانی خزائن ،ج: 2 2،ص: 9 8۔البشریٰ،ج: 1 ،ص: 9 4۔ الہام مورخہ 12-06-1883ایڈیشن فروری1913ء)

41۔ اپنے اندر خدا کے اُتر آنے کا دعویٰ یعنی حلول۔آواہن

آواہن کا معنی ہے خدا میرے اندر اُتر آیا۔

(کتاب البریہ،ص:84۔روحانی خزائن،ج:13،ص:102)

42۔ خود خدا ہو جانے کا دعویٰ

(آئینہ کمالاتِ اسلام ،ص:564۔ روحانی خزائن،ج:5،ص:564۔کتاب البریہ،ص:84-87۔ روحانی خزائن،ج:13،ص:103 تا105)

یہ واقعہ مرزا نے کشف کے پردے میں لکھا لیکن اس نے خود ہی لکھا ہے کہ ان **الرؤیاء الانبیاء وحی** (انبیاء کا خواب وحی ہوتی ہے) تو کشف وحی کیوں نہ ہوگا؟

(حمامۃ البشریٰ،ص:13۔روحانی خزائن،ج:7،ص:190)

اس سارے کشف کی وضاحت کرتے ہوئے مرزا نے لکھا کہ میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا۔**اردت ان استـــــخـــــلف**

فخلقت آدم۔ انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم

(کتاب البریہ،ص:87۔روحانی خزائن،ج:13،ص:105)

قادیانی یہ بہانہ نہیں کر سکتے کہ یہ خواب یا کشف کی بات تھی لہٰذا دعویٰ خدائی ثابت نہ ہوا۔

43۔ صاحب کن فیکون ہونے کا دعویٰ

(حقیقۃ الوحی،ص:105۔روحانی خزائن،ج:22،ص:108)

اس نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **انما امرك اذا اردت شیاً ان تقول له کن فیکون** ۔تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

44۔ حجر اسود ہونے کا دعویٰ (حاشیہ اربعین نمبر:4،ص:15۔روحانی خزائن،ج:17،ص:445)

45۔ بیت اللہ ہونے کا دعویٰ (حاشیہ اربعین نمبر:4،ص:15۔روحانی خزائن،ج:17،ص:445)

46۔ حیض،حمل اور ولادت کا دعویٰ

(تتمہ حقیقۃ الوحی،ص:143۔روحانی خزائن،ج:22،ص:581اور کشتی نوح،ص:47۔روحانی خزائن ،ج:19،ص:50)

47۔ کرشن مہاراج ہونے کا دعویٰ

(تتمہ حقیقۃ الوحی،ص:85۔روحانی خزائن،ج:22،ص:521)

48۔ آریوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ

(تتمہ حقیقۃ الوحی،ص:85۔روحانی خزائن،ج:22،ص:522)

49۔ مجھے مارنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے

(خطبہ الہامیہ،ص:55-56۔روحانی خزائن،ج:16،ص:55-56)

اس قسم کے دعوؤں سے مرزا قادیانی کی اندرونی حقیقت خوب واضح ہو جاتی ہے۔بقول شیخ سعدی

خیالات نادانِ خلوت نشیں
بہم برکند عاقبت کفر و دیں

مرزا نے بھی اپنے دعوؤں سے کفر اور دین کو ایک کر دیا۔ بقول مرزا ''یاد رکھو مفتری انسان وسوسہ میں ڈالتا ہے چونکہ ان میں صدق، عفت، راستبازی نہیں ہوتی اس لیے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ (ملفوظات، ج:1، ص:143)

50۔ زمین آسمان پیدا کرنے اور انسان پیدا کرنے کا دعویٰ

(چشمہ مسیحی، ص:44۔ روحانی خزائن، ج:20، ص:375-376 کتاب البریہ، ص:85 تا 87۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:103 تا 105۔ آئینہ کمالات اسلام، ص:564۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:564)

51۔ معجزہ شفاء الامراض میں بے مثل ہونے کا دعویٰ

(حقیقۃ الوحی، ص:88۔ حاشیہ روحانی خزائن، ج:22، ص:91)

یہ یاد رہے کہ مرزا قادیانی خود ساری زندگی بیمار رہا۔ خود مرزا نے کہا سلب امراض سے نبوت کا ثبوت نہیں ہوتا کیونکہ یہ صرف مشق پر موقوف ہے۔ ہر شخص جو مشق کرے خواہ ہندو ہو یا عیسائی یا دہریہ غرض کوئی بھی ہو وہ مشق کرنے سے اس میں مہارت پیدا کر سکتا ہے۔ اس لیے سلب امراض کو نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ (ملفوظات، ج:2، ص:126-127)

اس کتاب کے صفحہ 280 پر ہے کہ مرزا نے کہا سلب امراض کیلئے نیک چلن ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔ دوسری جگہ مرزا نے کہا سلب امراض فی الحقیقت کوئی ایسی چیز نہیں جس پر ناز کیا جا سکے۔ دہریئے اور ملحد بھی سلب امراض کر سکتے ہیں بلکہ آج کل تو ایسے ہزاروں ہزار ہیں۔ (ملفوظات، ج:4، ص:465)

52۔ مجھے آگ جلا نہیں سکتی۔ (سیرت المہدی، ج:1، ص:137)

مرزا نے نور دین سے کہا ''اس تکلف (تاویل معجزہ کی) کی کیا ضرورت ہے ہم موجود ہیں۔ ہمیں کوئی آگ میں ڈال کر دیکھ لے کہ آگ گلزار ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اسی صفحہ پر مرزا کے بیٹے نے لکھا ہے کہ مرزا کو الہام ہوا'' تو لوگوں سے کہہ دے کہ آگ سے ہمیں مت ڈراؤ، آگ ہماری غلام بلکہ ہمارے غلاموں کی غلام ہے۔''

پھر اسی صفحہ پر مرزا کا بیٹا لکھتا ہے کہ ایک شخص نے یہ تماشا دکھانا شروع کیا کہ وہ

آگ میں گھس جاتا تھا اور آگ اسے ضرر نہ پہنچاتی تھی۔ اس نے مرزا کو بھی چیلنج دیا کہ آؤ آگ میں میرے ساتھ داخل ہو تو مرزا نے انکار کر دیا۔ بہانہ شعبدہ ہونے کا بنایا جبکہ سیدنا موسیٰ d نے بھی تو شعبدہ بازوں کا مقابلہ فرمایا تھا۔

53۔ خدا کے نطفہ سے ہونے کا دعویٰ (تذکرہ، ص:164-165)

54۔ خدا میں سے ہونے کا دعویٰ

(تذکرہ، ص:345-254، کتاب البریہ، ص:82-83۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:100-101)

55۔ صاحب مقام محمود ہونے کا دعویٰ (تذکرہ، ص:345)

56۔ عرش خدا کی طرح ہونے کا دعویٰ (تذکرہ، ص:548)

57۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ (ملفوظات، ج:5، ص:447)

58۔ تمام عالمین پر فضیلت حاصل ہونے کا دعویٰ (مکتوبات، ج:1، ص:398)

59۔ صاحبِ کوثر ہونے کا دعویٰ

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص:86۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:713)

60۔ باعثِ ایجاد خلق ہونے کا دعویٰ یعنی صاحب لولاک

(ضمیمہ حقیقت الوحی، ص:85۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:712)

61۔ صاحبِ معراج ہونے کا دعویٰ

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص:81۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:707)

62۔ صاحب قاب قوسین ہونے کا دعویٰ

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی، ص:81۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:707)

63۔ فرشتہ ہونے کا دعویٰ

(تحفہ گولڑویہ، ص:21۔ حاشیہ روحانی خزائن، ج:17، ص:61)

64۔ خدا کی مانند ہونے کا دعویٰ

(تحفۃ گولڑویہ حاشیہ، ص:21۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:61)

اب مرزا کے دعوی نبوت اور دعوی خدائی کو اُسی کی تحریر کے تناظر میں دیکھیں کہ مرزا

لکھتا ہے ''حدیثوں میں آیا ہے کہ دجّال اوّل نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر خدائی کا۔''
(مکتوبات، ج:2،ص:184)

لہٰذا وہ بہ اقرار خود دجال ہے۔

مرزا نے مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:431 پر ایک اشتہار میں لکھا کہ جس کا جو جی چاہے دعویٰ کرے انگریز معترض نہیں ہوتے۔ بشرطیکہ بغاوت نہ کرے۔ انہی حالات میں مرزا نے بھی دعوے کر دیئے۔

مرزا کے دعوے دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ معذور اور مغلوب الحال تھا اور کیفیت جذب میں دعوے کئے۔ معذور نبی نہیں ہوسکتا۔ یا اس نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ کہا تو وہ کافر ہے۔ مرزا اور مرزائیوں نے صوفیاء کے حوالوں کی اوٹ میں خود کو چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اقوال صوفیاء کے متعلق قومی اسمبلی کی کاروائی کے دوران 1974ء مفتی محمود اور مولانا شاہ احمد نورانی تمام مکاتب فکر کے متفقہ موقف کے طور پر اسمبلی میں یہ کہہ چکے ہیں کہ صوفیا کی کتابیں، خواب، تذکرے اور اقوال ہمارے لئے اتھارٹی نہیں ہیں۔ صرف قرآن وحدیث کسوٹی ہیں۔ (تاریخی قومی دستاویز، 1974ء،ص:107)

مرزا کے دعوؤں کا گورکھ دھندا ایسا ہے کہ اٹارنی جنرل نے اسمبلی میں عاجز آ کر کہا کہ میں ایک وکیل ہوں۔ ایک مہینہ سے لگا ہوا ہوں۔ یہ پتہ نہیں چلتا کہ مرزا صاحب کیا کہتے تھے۔ (تاریخی قومی دستاویز 1974ء۔ص:273)

مرزا کے دعوے مال مسروقہ ہیں

مولانا رفیق دلاوری نے اپنی کتاب ''آئمہ تلبیس'' میں ثابت کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے جتنے بھی دعوے کئے ہیں وہ سب لفظ بلفظ گزشتہ جھوٹے مدعیان نبوت و مہدویت ومسیحیت سے چرائے گئے ہیں۔ اس کے دعوؤں کی صرف یہی تاویل ہوسکتی ہے کہ تشابھت قلوبھم یعنی سب اہل باطل کے دل ملتے جلتے ہیں اور ان کے خیالات ایک جیسے ہیں۔

دعویٰ نبوت..... پانچواں سوار

اللہ رے اسیریٔ بلبل کا اہتمام
صیاد عطر مل کے چلا ہے گلاب کا

اب مرزا کے دعویٰ نبوت کا جائزہ لیتے ہیں کہ کس طرح بتدریج دعویٰ نبوت کیا اور کون سی چالاکیاں اس دوران بروئے کار لائی گئیں۔

دستار کے ہر تار کی تحقیق ہے لازم
ہر صاحب دستار معزز نہیں ہوتا

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے تین نمایاں دور نظر آتے ہیں۔ پہلا امت محمدیہ کے مبلغ کی حیثیت سے 1880ء میں شروع ہوتا ہے۔ پھر ترقی کر کے دس سال کے بعد 1891ء مسیح موعود ہونے کا باضابطہ اعلان کیا۔ یہ تیسرا دور ہے جو آٹھ سالوں میں نبوت کے انتہائی مقام تک پہنچ جاتا ہے۔ مرزا کے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے **حقیقۃ النبوۃ** ،ص:121 پر لکھا کہ مرزا نے 1901ء میں اپنے عقیدے میں تبدیلی کی اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ جبکہ یہی بشیر الدین اپنی کتاب القول الفصل ،ص:24 پر لکھ چکا تھا کہ مرزا 25 اکتوبر 1902ء تک نبی نہیں تھا۔

(قادیانی مذہب از الیاس برنی m ،ص:956 تا958 مختصراً)

دعووں میں تدریج

پہلے دور میں جو 1891ء تک ہے، مرزا نے چار منازل طے کیں۔ اوّل حضرت عیسیٰ d (مسیح d) سے ایک فطری مناسبت محسوس ہوئی۔ اس کے بعد مثیل مسیح بنا۔ پھر

مریم بنا۔ پھر ابن مریم بن کر مسیح موعود ہو گیا۔ تیسرے دور میں زیادہ مراحل طے کئے یعنی ولایت، مجددیت، محدثیت، لغوی نبوت، اعزازی نبوت، اصطلاحی نبوت، جزوی نبوت، ظلّی نبوت، بروزی نبوت، امتی نبوت، بالآخر خالص نبوت۔ تیسرے مرحلے میں اس نے اپنے لئے بے شمار فضائل ہونے کا دعویٰ کیا اور تمام انبیاء کرام f حتیٰ کہ خود رسول کریم d سے بھی بڑھ کر جانے کا دعویٰ کیا (مثلاً آپ d کے معجزے تین ہزار اور میرے دس لاکھ وغیرہ) اور اسمہ احمد کا خود مصداق بنا۔

مرزا کا دوسرا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو یوں تو الہامات کا سلسلہ بہت پہلے سی شروع ہو چکا تھا لیکن وہ الہام جس میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اصلاح خلق کیلئے صریح طور پر مامور کیا گیا، مارچ 1882ء میں ہوا جبکہ آپ براہین احمدیہ حصہ سوم تصنیف فرما رہے تھے۔

(دیکھو براہین احمدیہ حصہ سوم، ص:238۔ روحانی خزائن، ج:1، ص:262)

لیکن اس وقت آپ نے بیعت کا سلسلہ شروع نہیں فرمایا بلکہ اس کے لئے مزید توقف کیا۔ چنانچہ فرمان الٰہی نازل ہوا تو آپ نے بیعت کیلئے دسمبر 1888ء میں اعلان فرمایا اور بذریعہ اشتہار لوگوں کو دعوت دی اور شروع 1889ء (یعنی مورخہ 23 مارچ 1889ء۔ از مؤلف) میں بیعت لینا شروع فرما دی۔ لیکن اس وقت تک بھی آپ کو صرف مجدد مامور ہونے کا دعویٰ تھا اور گو شروع دعویٰ ماموریت سے ہی آپ کے الہامات میں آپ کے مسیح موعود ہونے کی طرف صریح اشارات تھے لیکن قدرت الٰہی (یا نالائقی کی انتہا یا چالاکی۔ از مولف) کہ ایک مدت تک آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ صرف یہ فرماتے رہے کہ مجھے اصلاح خلق کے لئے مسیح ناصری کے رنگ میں قائم کیا گیا ہے اور مجھے مسیح سے مماثلت ہے۔ اس کے بعد شروع 1891ء میں آپ نے حضرت مسیح d ناصری کی موت کے عقیدہ کا اعلان فرمایا اور یہ دعویٰ فرمایا کہ جس مسیح کا اس امت کے لئے وعدہ تھا وہ میں ہوں۔ آپ کی عام مخالفت کا اصل سلسلہ اسی دعویٰ سے شروع ہوتا ہے۔

آپ کے نبی اور رسول ہونے کے متعلق بھی ابتدائی الہامات میں سے کچھ اشارے پائے جاتے ہیں مگر اس دعویٰ سے بھی مشیت ایزدی (یا مصلحتِ وقت۔ از مولف) نے آپ کو روکے رکھا حتیٰ کہ بیسویں صدی کا ظہور ہو گیا تب جا کر آپ نے اپنے متعلق نبی اور رسول کے الفاظ صراحتاً استعمال فرمانے شروع کئے۔ اور خاص طور پر مثیل کرشن ہونے کا دعویٰ تو آپ نے اس کے بھی بہت بعد یعنی 1904ء میں شائع کیا اور یہ سب کچھ خدائی تصرف کے ماتحت ہوا آپ کا اس میں ذرہ دخل نہیں تھا۔ آنحضرت a کے حالات میں بھی یہی تدریجی ظہور نظر آتا ہے اور اس میں کئی حکمتیں ہیں جن کی بیان کی اس جگہ گنجائش نہیں۔''

(سیرت المہدی، ج:1، ص:35 روایت نمبر 47)

مرزا بشیر احمد نے مرزا قادیانی کی چالاکی کو قدرت الٰہی، مشیت الٰہی، حکمت وغیرہ الفاظ میں چھپانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اصلی صورت حال کیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس نے سرکار رسالت مآب a پر بھی تدریجی ظہور کی تہمت لگائی حالانکہ حضور نبی کریم a اور تمام سچے انبیاء کرام f نے پہلے دن ہی صرف اور صرف نبی ہونے کا اعلان فرمایا، مرزا کی طرح بتدریج نبوت کی طرف ڈرتے ڈرتے ہاتھ نہیں بڑھایا۔ مرزا قادیانی کی طرح اس کے بیٹے نے بھی انبیاء کرام f کے متعلق جھوٹ بولا۔

اب اس بات کا ثبوت حاضر ہے کہ مرزا نے دعویٰ نبوت کو مؤخر کئے رکھا اور مناسب وقت دیکھ کر اعلان کیا۔ مرزا لکھتا ہے:

''اور یہ الہامات اگر میری طرف سے اس موقع پر ظاہر ہوتے جبکہ علماء مخالف ہو گئے تھے تو وہ لوگ ہزار ہا اعتراض کرتے لیکن وہ ایسے موقعہ پر شائع کئے گئے جبکہ علماء میرے موافق تھے۔ یہی سبب ہے کہ باوجود اس قدر جوشوں کے ان الہامات پر انہوں نے اعتراض نہیں کیا کیونکہ وہ ایک دفعہ ان کو قبول کر چکے اور سوچنے سے ظاہر ہوگا کہ میرے دعویٰ مسیح موعود ہونے کی بنیاد انہی الہامات سے پڑی اور انہی میں خدا نے میرا نام عیسیٰ رکھا اور جو

مسیح موعود کے حق میں آیتیں تھیں وہ میرے حق میں بیان کر دیں۔ اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کر لیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔''

(اربعین نمبر:2،ص:21۔روحانی خزائن،ج:17،ص:368-369)

''خدا کی قسم میں بہت مدت سے جانتا تھا کہ مجھے مسیح ابن مریم بنایا گیا ہے.....مگر میں نے اس کے اظہار میں دس برس توقف کیا۔''

(آئینہ کمالات اسلام،ص:551۔روحانی خزائن،ج:5،ص:551)

مرزا کی اس قسم پر پنجابی کی یہ کہاوت صادق آتی ہے۔ چوراں، یاراں، عاشقاں، قسماں نال وہار یعنی چور، یاری لگانے والے اور عاشق، ان کا کام قسمیں کھانا ہوتا ہے۔

''بعض امور اس دعوت میں ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے اور قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور قیامت تک باقی ہے بلکہ صریح معلوم ہوتا تھا کہ ان کی طرف سے وحی کے دعویٰ پر تکفیر کا انعام ملے گا۔(براہین احمدیہ،حصہ پنجم،ص:53۔روحانی خزائن،ج:21۔ص:67-68)

''میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:53 کا حاشیہ،روحانی خزائن،ج:21،ص:68)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابتداء میں مرزا کو خوف تھا کہ اس کا دعویٰ نہ چل سکے گا۔ اسی خوف سے عرصہ تک اشارہ وابہام سے کام لیا۔لیکن جب بتدریج کام چل نکلا تو زبان اور قلم بھی چل نکلے اور چلے تو خوب چلے بلکہ حد کر دی۔ پھر بعد میں 12 برس تک وحی سمجھ نہ آنے کا بہانہ بنا لیا جس کا حوالہ پہلے گزر چکا اور اسی بہانے کو مرزا کا بیٹا قدرت ومشیت الٰہی کی اوٹ میں چھپا رہا ہے۔

پہلی بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ وطہارت

چونکہ لوگوں کو پیچ میں پھنسانا مقصود تھا لہٰذا جو پہلی بیعت لی اس کے بیعت کرنے والوں کے نام ایک رجسٹر میں لکھے گئے اور اس رجسٹر کی پیشانی پر لکھا گیا ''بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت'' (سیرت المہدی، حصہ دوم ج:1،ص:293 روایت نمبر 316) بیعت قادیان کی بجائے لدھیانہ سے شروع کی گئی تا کہ سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق احادیث میں مذکور باب لُد کو لدھیانہ بنایا جاسکے۔

مرزا کی نبوت، نوردین کا مشورہ

مرزا کے دعویٰ نبوت سے پہلے اس کے اور حکیم نوردین کے مشورے ہوئے تھے ایک خط میں مرزا نے نوردین کو لکھا

> ''جو کچھ آں مخدوم نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر دمشقی حدیث کے مصداق کو علیحدہ چھوڑ کر الگ مثیل مسیح کا دعویٰ کیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟ درحقیقت اس عاجز کو مثیل مسیح بننے کی کچھ حاجت نہیں۔''
>
> (مکتوبات، ج:2،ص:98،مکتوب نمبر63)

باہمی تعاون

حضرت مسیح تبلیغ لکھ رہے تھے جو کتاب آئینہ کمالات اسلام میں شامل ہے۔ یہ عربی زبان میں پہلی مستقل کتاب ہے جو آپ نے لکھی۔ اس کا مسوّدہ لکھ کر آپ حضرت حکیم الامتہ کو بھیج دیا کرتے (یعنی حکیم نوردین کو) کہ وہ پڑھ لیں اور پھر حضرت مولوی عبدالکریم کو فارسی ترجمہ کیلئے بھیج دیا جاتا تھا۔

(اخبارالفضل قادیان،ص:5 مورخہ 15 جنوری 1929 بحوالہ قادیانی مذہب از برنی،ص:971)

میں نبی ہوں

1۔ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو! تلاش کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم

ہوگیا ہے جس کی تم تکذیب کررہے ہو.....خدا تعالیٰ فرماتا ہے ''**وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً**'' (تجلیات الٰہیہ،ص:9۔روحانی خزائن،ج:20،ص:401)

2۔ چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں۔اور سب سے آخر ہوں
(تذکرہ الشہادتین،ص:35۔روحانی خزائن،ج:20،ص:35)

3۔ اس امت میں آنحضرت a کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا ہے جو امتی بھی ہے اور نبی بھی
(حقیقت الوحی،ص:28 حاشیہ روحانی خزائن،ج:22،ص:30)

4۔ سو میں نے خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی۔(ایضاً،ص:62)

5۔ اے کافرو میں صادقوں میں سے ہوں۔(ایضاً،ص:92)

6۔ خدا کی مہر نے یہ کام کیا کہ آنحضرت a کی پیروی کرنے والا اس درجہ کو پہنچا کہ ایک پہلو سے وہ امتی ہوا اور ایک پہلو سے نبی.....آپ a کی روحانی توجہ نبی تراش ہے۔ (ایضاً روحانی خزائن،ج:22،ص:99-100)

7۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں۔''
(ایضاً،ص:391۔روحانی خزائن،ج:22،ص:406-407)

8۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہوگیا.....تب وہ وقت آ گیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔(تتمہ حقیقت الوحی،ص:52۔روحانی خزائن،ج:22،ص:486)

9۔ ایسا ہی دعویٰ تتمہ حقیقت الوحی کے صفحہ 67-68-150 پر بھی کیا گیا ہے۔

10۔ اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں سو وہ میں ہوں۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:90۔روحانی خزائن،ج:21،ص:117-118)

11۔ چندروز ہوئے ہیں کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔'' (ایک غلطی کا ازالہ،ص:2۔روحانی خزائن،ج:18،ص:206)اس کے صفحہ 3-5 پر بھی نبوت کا دعویٰ ہے۔

12۔ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں۔

(نزول مسیح،ص:2۔روحانی خزائن،ج:18،ص:380)اس کے صفحہ 3 کے حاشیہ اور صفحہ 48 پر بھی دعویٰ نبوت ہے۔

13۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء،ص:11۔روحانی خزائن،ج:18،ص:231)

14۔ اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی یعنی منعم علیہ پس خدا نے ارادہ فرمایا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرے اور آخری اینٹ کے ساتھ کمال تک پہنچادے پس میں وہی اینٹ ہوں۔(خطبہ الہامیہ،ص:112۔روحانی خزائن،ج:16،ص:178)

اخبار الفضل مورخہ 4 مئی 1922ء کے مطابق مرزا نے 5 نومبر 1901ء سے لفظ نبی کا استعمال شروع کیا۔

15۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔

(ملفوظات،ج:5،ص:447اخبار بدر قادیان 5 مارچ 1908ء بحوالہ مباحثہ راولپنڈی،ص:137)

پوری زندگی مرزا کہہ مکرنیوں میں مصروف رہا۔ جب حالات موافق دیکھے دعویٰ نبوت کر دیا جب مخالف دیکھے تو کہہ دیا کہ لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں۔ پوری زندگی میں صرف ایک دفعہ ڈٹ کر دعویٰ نبوت کیا اور لکھا کہ مرتے دم تک اس پر قائم رہوں گا۔ مرزا

نے لکھا ''سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔

(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:725۔اشتہار مورخہ 23 مئی 1908ء)

یہ خط ہندو اخبار عام لاہور میں مورخہ 26 مئی 1908ء شائع ہوا۔جس دن یہ اشتہار اخبار میں چھپا، اسی دن صبح سوا دس بجے مرزا کی موت واقع ہوگئی جب ڈٹ کر اعلان کیا تو پھر مفتری کو ذرا مہلت نہ ملی اور اپنے منہ مانگے عذاب یعنی وبائی مرض ہیضہ سے جہنم رسید ہوگیا۔اس کی موت کی تفصیل الگ بیان ہوگی۔

مرزا کی نبوت پر لاہوری مرزائی گروپ کا تبصرہ

امت کے اندر رہ کر نبوت کا دعویٰ بھی کذاب کا کام ہے۔

(محمد علی لاہوری، النبوت فی الاسلام،ص:89)

مرزا کی نبوت پر لاہوری مرزائی گروپ کا خوبصورت تبصرہ ایک جگہ تو آپ اس عنوان کے تحت پڑھ چکے ہیں ''بارہ برس تک وحی سمجھ نہ آئی'' اس گروپ کے باقی تبصرے پیش خدمت ہیں۔

> ''قادیانیوں کی خانہ ساز نبوت کا طلسم ٹوٹ چکا ہے۔روز بروز یہ حقیقت دنیا پر واضح ہورہی ہے کہ نبی کریم a کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا۔ نیا ہو یا پرانا۔گزشتہ تیرہ سو سال کی مذہبی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آپ a کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے اور آپ a کے بعد جس قدر تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ آنحضرت a کے بعد جس قدر بھی متنبّی ہوئے ہیں، سب کے سب ذلیل وخوار ہوئے ہیں۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ a کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام صلح لاہور، ج:24۔نمبر 64 مورخہ 17 اکتوبر 1936ء بحوالہ قادیانی مذہب برنی m ،ص:75)

''جس مذہب کو ایسی کمزور بنیادوں پر بنایا جارہا ہے، یہ کبھی نہیں بن سکتا۔ یہ سمجھنا کہ لاکھ کے قریب آدمی اس کو مانتے ہیں، محض سراب ہے ان میں سے ننانوے ہزار ایسے ہوں گے جو مطلق سوچ وفکر سے کام نہیں لیتے۔ پیر پرستی میں انسانوں عقل وخرد کو جواب دے دیتا ہے اور مرید عقیدت کے پیش نظر پیر کے عیوب کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔

(ایضاً، ج:24 شمارہ نمبر 63 مورخہ 3 اکتوبر 1936ء۔بحوالہ قادیانی مذہب، ص:75)

قادیانیوں کے اخبار الفضل نے لاہوری گروپ کے لوگوں پر تنقید کرتے ہوئے مرزا کے خلاف ان کے مندرجہ ذیل بیانات پیش کئے۔

''مولوی عبداللہ صاحب مذکور نے جو غیر مبایعین (لاہوری جماعت) کی مقامی (یعنی سری نگر کی) انجمن کے پریزیڈنٹ بھی ہیں اپنے مکان پر اچھے خاصے مجمع کے روبرو اور غیر مبایعین کے مبلغین کی موجودگی میں علی الاعلان کہا کہ مرزا صاحب کے وجود سے اسلام کو اتنا فائدہ نہیں پہنچا جتنا کہ نقصان پہنچا ہے۔ان کی وجہ سے مسلمانوں میں تفرقہ بڑھ گیا ہے۔ان کے بیانات واقوال میں ہزار ہا غلطیاں ہیں۔ان کے الہامات مشتبہ ہیں۔ان کی بہت سی پیش گوئیاں جھوٹی نکلی ہیں اور بعض پیش گوئیوں کا تصریح کے ساتھ ذکر کر کے ان کی تکذیب کی اور ایک پیش گوئی کے متعلق تو یہاں تک کہا کہ اس کے جھوٹا ہونے پر زمین وآسمان گواہ ہیں اور کہا کہ مرزا صاحب کے جھوٹا ثابت ہونے میں نہ صرف کوئی نقصان نہیں بلکہ اس میں فائدہ ہے۔کیونکہ اس طرح سے ان کا نام درمیان سے مٹ کر صرف خالص اسلام اور محمد رسول a کا نام باقی رہ جائے گا۔

(اخبار الفضل قادیان مورخہ 20 ستمبر 1929ء شمارہ نمبر 24، ج:17، ص:10)

''(قادیانی جماعت نے) ختم نبوت کا انکار کر دیا۔ تکمیل دین کو جواب دے دیا۔ مسلمانوں کی تکفیر کا دروازہ ایسا کھول دیا کہ کروڑ دو کروڑ بے خبر مسلمان جو نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، قرآن کریم کو اپنا ہادی اور رہنما اور خدا کا آخری پیغام مانتے ہیں، وہ سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منسوخ ہو گیا کیونکہ آج اس کو پڑھ کر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ نبوت کا دروازہ ایسا کھولا کہ زید و بکر ہر شخص نبی بن سکتا ہے اور نبوت موہبت نہ رہی بلکہ جس نے کوشش کی اسے نبوت مل گئی۔

(لاہوری گروپ کا اخبار پیغام صلح، ج: 24، شمارہ نمبر 49 مورخہ 13 اگست 1934 بحوالہ قادیانی مذہب، ص: 896-897)

حکم نور دین نے مرزا کی نبوت پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک خط میں لکھا کہ دنیا میں انا اللہ کہنے والے بھی گزرے ہیں، مرزا نے تو صرف انا المسیح انا عیسیٰ ابن مریم ہی کہا ہے۔ اس پر اتنا شور کیوں؟ (ازالہ اوہام حصہ دوم، ص: 527۔ روحانی خزائن، ج: 3، ص: 627)

تبصرہ از مولف: **ختم اللہ علی قلوبھم** .....

صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ

''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لیے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی، فُلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا..... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح d کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کیلئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔

(حاشیہ اربعین نمبر: 4، ص: 93/6۔ روحانی خزائن، ج: 17، ص: 435 کا حاشیہ)

حکیم مرزا کے اس دعویٰ کے متعلق حکیم نور دین کا تبصرہ ملاحظہ ہو

''حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ یہ تو صرف نبوت کی بات ہے میرا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کریں اور قرآنی شریعت منسوخ کر دیں تو پھر بھی مجھے انکار نہ ہو..... اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیت خاتم النبیین کے کوئی اور معنیٰ ہوں گے۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل، ج:1،ص:88 روایت نمبر 109)

اسی روایت میں چند فقرے پہلے نور دین اس بات سے انکار کر چکا ہے کہ نبی کریم d کے بعد کوئی نبی ہوسکتا ہے مگر جب دل پر مہر لگ چکی تو پھر یہ کفریہ کلام کیا۔

مرزا کے عیسیٰ ہونے کا گواہ

مرزا نے ازالہ اوہام حصہ دوم،ص:381 تا 387 ایک رام کہانی بیان کر کے اس پر گواہیاں لیں۔جن میں مراری لال کلرک، ہیرا لال، گنیشا مل، گوکل ولد متابا، ٹھاکر داس، سوبھا بھگت وغیرہ ہندوؤں کی گواہیاں بھی شامل ہیں کہ مرزا ہی عیسیٰ ہے۔

(حوالہ کیلئے ملاحظہ ہو۔روحانی خزائن، ج:3،ص:481 تا 487۔روحانی خزائن، ج:13،ص:109)

ہندوؤں کی گواہیوں سے عیسیٰ بننے والا مرزا جب حدیث کا حوالہ اپنے خلاف دیکھتا ہے تو اس کو ردّ کر دیتا ہے کہ اس کے راوی ضعیف ہیں۔کیا حدیثوں کے راوی مراری لال کلرک سے بھی گئے گزرے ہیں؟ اور کیا عیسیٰ d گلاب شاہ نامی کسی پاگل کی گواہی کے محتاج ہیں؟ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر سکتا ہے اسے گلاب شاہ کا جھوٹا قصہ تصنیف کرنے میں کیا شرم ہوسکتی ہے؟

مرزا کے 99 نام

مرزا اور پیروان مراز نے ہر ہر بات میں سچے انبیاء f خصوصاً حضور a کی نقل کرنے کی جسارت کی۔مرزا کو نبی مرزا کی بیوی کو ام المومنین (صرف دوسری والی کو) اس کے گھر والوں کو اہل بیت، اس کو دیکھنے والوں کو صحابی کہتے ہیں۔اسی طرح مرزا کے 99 نام بھی رکھے۔(حوالہ کیلئے ملاحظہ ہو۔قادیانی مذہب از برنی m ۔ص:284-285)

تبصرہ از مولف: دیوانہ گفت وابلہہ باور کرد۔

دعویٰ کرنے میں مرزا کا طریقہ واردات

جب بھی مرزا کی مخالفت شدت اختیار کر جاتی تھی یا اپنے آپ کو لاجواب پاتا تھا تو وہ اپنی بات تبدیل کر لیتا تھا۔ لیکن بعد میں پھر نہایت ہوشیاری اور مکاری سے اپنی نبوت کا اعلان کر دیتا تھا۔ (قومی اسمبلی پاکستان کی مطبوعہ کاروائی بنام تاریخی قومی دستاویز 1974ء مولانا اللہ وسایا، ص:342۔ بیان اٹارنی جنرل ''مرزا غلام احمد حالات کے تحت بیان تبدیل کر دیا کرتا تھا۔ (ایضاً، ص:346)

خاتم الانبیاء ہونے کا دعویٰ

چودھویں صدی میں مبعوث ہوا ہوں اور سب سے آخر ہوں۔

(تذکرہ الشہادتین، ص:33۔ روحانی خزائن، ج:20، ص:35)

''موعود جو آنے والا تھا وہ صرف ایک ہی ہے۔'' (ملفوظات، ج:5، ص:27)

''میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔''

(کشتی نوح عرف تقویۃ الایمان، ص:56۔ روحانی خزائن، ج:19، ص:61)

''اس عمارت میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی..... پس میں وہی اینٹ ہوں۔'' (خطبہ الہامیہ، ص:177-178۔ روحانی خزائن، ج:16، ص:177-178)

''اور میں مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں خدا کی طرف سے مقدر تھا۔'' (ایضاً، ص:179)

''ایک سلسلہ موسیٰ جس کو موسیٰ d سے شروع کر کے حضرت عیسیٰ d پر ختم کیا گیا۔ دوسرا سلسلہ مثیل موسیٰ یعنی سلسلہ حضرت محمد مصطفےٰ a جو خدا کے ایک وعدہ کے موافق ہے توریت استثنا باب نمبر 18، آیت نمبر 18 میں

کیا گیا تھا۔ یہ سلسلہ موسویہ کی ایک پوری نقل ہے جو مثیل موسیٰ سے شروع ہو کر مثیل مسیح تک ختم ہوا۔''

(اشتہار واجب الاظہار مورخہ 4 نومبر 1900ء۔ مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:469)

''بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔''

مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:527، اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

''جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔'' (حقیقۃ الوحی، ص:391۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:406-407)

چونکہ 13 سو برس میں بقول اس کے صرف وہی نبی بنا ہے لہٰذا اس کے اپنے کلیہ کے مطابق وہ جھوٹا ہے کیونکہ خود مرزا نے ہی لکھا ہے کہ

''سچ کی یہی نشانی ہوتی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔''

(تحفہ گولڑویہ، ص:9۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:95)

سوت کات کر توڑ دینے والی بڑھیا کی طرح مرزا نے یہ دعویٰ کرنے کے بعد یہ بھی لکھ دیا کہ ''ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت a نہ ایک دفعہ بلکہ 1,000 دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں۔ (مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:529)

میری تکذیب کل انبیاء کی تکذیب ہے

''اب اگر کوئی سچے دل سے طالب حق ہو تو اس کو یہی باتیں یہاں دیکھنی چاہئیں اور اس کے موافق ثبوت لے۔ اگر نہ پائے تو تکذیب کا حق اسے

حاصل ہے اور اگر ثابت ہو جائیں اور وہ پھر بھی تکذیب کرے تو میری نہیں کل انبیاء کی تکذیب کرے گا۔'' (ملفوظات، ج:3، ص:76)

مرزا کی نبوت کی حقیقت

''ہم نے خود آزمایا ہے اور تجربہ کیا ہے اور بعض اوقات روحوں سے ملاقات کر کے باتیں کی ہیں۔ انسان ان سے بعض مفید مطلب امور اور دوائیں وغیرہ بھی دریافت کر سکتا ہے۔'' (ملفوظات، ج:5، ص:626)

مولانا اسمٰعیل علی گڑھی نے مرزا پر اس کے ایک دوست کی چشم دید شہادت کی بنیاد پر یہ الزام بھی لگایا تھا کہ وہ آلاتِ نجوم پوشیدہ طور پر اپنے پاس رکھتا ہے۔
(مکتوبات، ج:1، ص:421-426)

مریدوں کی کثرت سچے ہونے کی نشانی نہیں ہے

''اور چند شریر لوگوں نے پیغمبری کا دعویٰ کر دیا جن کے ساتھ کئی لاکھ بد بخت انسانوں کی جمعیت ہو گئی۔''

(تحفہ گولڑویہ، ص:59۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:187)

''اب رہی یہ بات کہ میاں فضل الرحمٰن کے پاس لوگ بہت آتے ہیں اور مرادیں پاتے ہیں۔ اس کا آخری فقرہ تو پیراں نمی پرند مریدوں مے پرانند میں داخل ہے۔ ہاں یہ قریب قیاس ہے کہ عوام کالانعام کہ جو نیک اور بد میں تمیز نہیں کر سکتے بہت آتے ہوں گے۔ مگر کیا پنجاب کے مہنتوں (ہندو پنڈتوں) سے بھی زیادہ ہیں جن کا لاکھ لاکھ چیلہ ہے۔ ہمارے ہی قریب ایک جاہل اور نادان وجودی رہتا ہے جو موافق عادت وجودیوں کے تارک صوم صلوٰۃ اور بہت سی ناکردنی اور ناگفتنی باتیں اس کی جماعت میں پائی جاتی ہیں مگر قریب ایک لاکھ کے اس کا مرید ہو گا۔ بات یہ ہے کہ ایسوں کو تیسے مل جاتے ہیں۔''

(مکتوبات، ج:1،ص:656۔اگست 1888ء بنام منشی مظہر حسین)

مرزااوراس کی جماعت پر بالکل یہی تبصرہ ہمارا ہے۔

نبوت مرزا کی واحد دلیل ہے

دلیل صرف یہ ہے کہ عیسیٰ d وفات پا گئے ہیں۔کیا محض کسی نبی کا وفات پاجانا کسی مدعی کیلئے دلیل نبوت بن سکتا ہے؟ اگر کسی گاؤں کا کوئی کسان یہ دعویٰ کرے کہ میں اس ملک کا بادشاہ ہوں اور دلیل یہ بیان کرے کہ چونکہ اس ملک کا بادشاہ مر چکا ہے اور میں اس کا مثیل ہوں اور شبیہہ اور ہم نام ہوں اور میرا گاؤں اس بادشاہ کے دارالخلافہ کے مشرق کی سمت واقع ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ میں اس ملک کا بادشاہ ہوں۔تو کیا اہل عقل کے نزدیک اس طرح اس شخص کی بادشاہت ثابت ہوجائے گی۔ بلکہ جو اس کی بادشاہت تسلیم کرے گا وہ بھی پاگل تسلیم کیا جائے گا اور اگر اس قسم کے چند پاگل مل کر عقلاء کو مناظرہ ومباہلہ کا چیلنج دیں کہ آؤ ہم اس بادشاہ کی وفات ثابت کریں گے تاکہ اس وفات سے اس مدعی کی بادشاہت ثابت ہوجائے تو عقلاء کو جائز ہے کہ تفریحی طور پر ان احمقوں کی حماقت ظاہر کرنے کے لئے دعوت مناظرہ منظور کرلیں ورنہ مناظرہ فی الحقیقت نظری امور میں ہوتا ہے۔ایسے بدیہی البطلان امور (جن کا باطل ہونا ظاہر ہو) میں تو مناظرہ نہیں ہوتا۔مرزا کا دعویٰ تو آریون کا بادشاہ ہونے کا بھی ہے مگر کسی آریا کے حلق سے نیچے نہیں اُترا۔

(مولانا ادریس کاندھلوی۔شرائط نبوت۔احتساب قادیانیت، ج:2،ص:135)

ظلّی و بروزی نبوت

مرزا کا سہارا دو لفظ ہیں،ظلّی اور بروزی،انہی کی جگالی اس نے متعدد جگہ کی ہے مثلاً اشتہار ایک غلطی کا ازالہ۔ روحانی خزائن، ج:18،ص:215۔چشمہ معرفت،ص:325 کا حاشیہ۔ روحانی خزائن، ج:23،ص:340۔روحانی خزائن، ج:18،ص:212،216،380،381 وغیرہ

ظلّ سائے کو کہتے ہیں اور بروز کے معنیٰ ظاہر ہونا، باہر نکلنا ہیں۔ان سے مراد مرزا یہ لیتا ہے کہ بروزی رنگ میں (نعوذ باللہ) تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے

آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں اور یہ کہ بروزی طور پر آنحضرت a ہوں۔
(ایک غلطی کا ازالہ،ص:8۔روحانی خزائن،ج:18،ص:212)

اصل صورت حال یہ ہے کہ کسی ایک حدیث میں ظلّی یا بروزی کا لفظ نہیں آیا۔ بقول مرزائیاں اگر محدث (جس کا حدیثوں میں ذکر ہے) ظلّی نبی بھی ہوتا ہے تو پھر اس کا ضرور کہیں پتہ ملنا چاہیے اور اگر یہ خود گھڑی ہوئی اصطلاح ہے تو پھر اس کے ماننے پر دوسروں کو کیسے مجبور کیا جاسکتا ہے۔ حضرت مولانا بدر عالم m میرٹھی محدث کبیر اپنی کتاب ''الجواب الفصیح لمنکر حیات المسیح ،ص:6'' (احتساب قادیانیت، ج:4،ص:548) میں اپنے مضمون میں یہی چیلنج امتِ مرزائیہ کو دے چکے ہیں مگر آج تک اس کا جواب نہیں آیا۔ یہ کتاب حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری m کی مصدقہ ہے۔ چونکہ آپ اپنے دور میں بہت بڑے محدث تھے لہٰذا انہوں نے مرزائیوں سے بالکل جائز مطالبہ کیا کہ جن الفاظ پر ساری عمارت کھڑی ہے ان کا ثبوت احادیث سے پیش کرلو کا نداری بعد میں چکا لینا۔

ان محدثین کرام کا دوسرا سوال امت مرزائیہ سے یہ ہے کہ کوئی ظلی اور بروزی طور پر خدائی کا دعویٰ کرے کہ فنا فی اللہ ہوکر میں ظلی و بروزی طور پر خدا بن گیا ہوں۔ چونکہ ظلی اور بروزی طور پر خدا بنا ہوں لہٰذا شرک لازم نہیں آیا اور میں نے فنا ہوکر خدا کا کام ،علم اور حکم پایا ہے اس طرح خدا کی خدائی اسی کے پاس رہی نہ کسی دوسرے کے پاس ،لہٰذا مجھے مشرک نہ کہو،تو اس کے بارے میں تم کیا کہو گے؟

مگر مرزا نے خود لکھا کہ

> ''اس طرح جس کو شعلہ محبت الٰہی سر سے پاؤں تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہوجاتا ہے مگر کہہ نہیں سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے۔'' (حقیقۃ الوحی،ص:15۔روحانی خزائن،ج:22،ص:17)

پھر جب مرزا نے لکھ دیا کہ حق الیقین کی نعمت مجھے شکم مادر ہی میں عطا ہوگئی تھی تو پھر توسطِ فیضِ ظلیت بھی ختم ہوگیا۔ مرزا نے یہ حقیقۃ الوحی ،ص:67۔روحانی خزائن، ج:22،

ص:70 پر لکھا ہے۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی m اپنی کتاب ''الخطاب المملیح فی تحقیق المہدی والمسیح''، ص:9 پر قول نمبر 4 کے تحت لکھتے ہیں کہ

''اگر لفظ بروز بڑھا دینے سے رسالت و نبوت کا دعویٰ جائز ہے تو اسی قید کیساتھ خدائی کے دعویٰ کی بھی اجازت ہونی چاہیے کیونکہ آخر مخلوق میں صفات الٰہیہ کا کم وبیش ظل تو ضروری ہے۔ کیا کوئی عاقل متدین اس امر کو گوارا کر سکے گا؟'' (احتساب قادیانیت ج، 4، ص:103)

ظلّی رسالت اور خدائی تو چھوڑو، کوئی ظلی قائدِ اعظم ہی کہلا کر دیکھے کہ حکومت اس کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے؟

مرزا نے ظلی و بروزی کا بہانہ فتوحات مکیہ باب نمبر 36-37 از شیخ اکبر m کی بنیاد پر بنایا جیسا کہ محمد احسن قادیانی امروہی کی کتاب ''شمس بازغہ''، ص:92-93 سے معلوم ہوتا ہے۔ اس تاویل باطل کا پیر مہر علی شاہ صاحب m نے اپنی کتاب ''سیف چشتیائی'' ص:170-171 پر شافی جواب دے دیا۔

مرزا نے ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ وحلول سے بھی ظل و بروزی بننے میں مدد حاصل کی جو کہ قطعاً غیر اسلامی عقیدہ ہے۔

(قادیانی شبہات کے جوابات، ج:1، ص:192 مولانا اللہ وسایا)

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری m اپنی کتاب خاتم النبین، ص:210 پر لکھتے ہیں۔

''بروز اہل تناسخ کی اصطلاح ہے جیسا کہ مزدک اور لامان نے دعویٰ کیا تھا۔ ادیان سماویٰ، شریعتِ، مطہرّہ اور تحقیقات علماء اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں اور نہ ظلّیت ہی دین اسلام کے محاورہ میں آتی ہے اور جب تک قرآن وحدیث میں کسی لفظ کا محاورہ جاری نہ ہو تب تک اس لفظ کو بنیاد بنا کر نصوص میں تحریف کرنا زندقہ والحاد ہے اور محاورہ میں

قیاس مسموع نہیں۔''

مولانا محمد یوسف بنوری m ''موقف الامة الاسلامیه'' میں لکھتے ہیں کہ مذاہب کے تقابلی مطالعہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ ظلّیت اور بروز کا سارا نظریہ ہندو تصور ہے اور اسلام میں ایسا کوئی تصور موجود نہیں۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے، ص:180، مرتبہ فیاض اختر ملک)

مجدد الف ثانی جن کی تحریروں پر مرزا صاحب بھی اعتماد کرتے ہیں، بھی نبوت میں ظلّ کے تصور کی تردید کرتے ہوئے اپنے مکتوب، نمبر 301 میں کہتے ہیں کہ نبوت قربِ الٰہی سے عبارت ہے اس میں ظلیّت کا کوئی اشارہ یا اشتباہ تک موجود نہیں ہوتا۔

(قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے، ص:180)

امتی نبی

مرزا کے اپنے اقرار کے مطابق نبی کا امتی ہونا ناممکن ہے۔ اس نے لکھا

1۔ ''رسول اور امتی کا مفہوم متبائن ہے۔'' (ازالہ اوہام، ص: 310۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:410)

2۔ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اُس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل d نازل ہوتی ہے۔

(ازالہ اوہام، ص:311۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:411)

مرزا نے اپنے آخری اشتہار مورخہ 23 مئی 1908ء (مندرجہ مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:726) میں لکھا کہ

''ان معنوں میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی تا کہ ہمارے سید و آقا a کی وہ پیش گوئی پوری ہو کہ آنے والا مسیح امتی بھی ہوگا اور نبی بھی ہوگا۔''

آپ حیران ہوں گے کہ یہ دجال امتی نبی کی اصطلاح کے سلسلہ میں نواب سید صدیق حسن خاں m کا ردّ کرتے ہوئے پہلے لکھ چکا تھا کہ

''پھر صفحہ 425 میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر تمام سلف و خلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسیٰ d جب نازل ہوں گے تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا اور فرماتے ہیں کہ قسطلانی نے بھی ''مواھب لُدنّیہ'' میں یہی لکھا ہے اور عجیب تر یہ کہ وہ امتی بھی ہوگا اور پھر نبی بھی۔''

(ازالہ اوہام، ص:307۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:407)

قادیانی کہتے ہیں کہ شریعت والا نبی بند ہے، وہ اسکی دلیل دکھائیں۔ یا تو ہر قسم کے نبی بند ہیں چاہے شریعت والے یا بغیر شریعت کے، یا پھر بہائیوں کی طرح قادیانی بھی کہیں کہ شریعت والا نبی بھی آ سکتا ہے جیسے بہائی بہاءاللہ ایرانی کو مانتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہ یا تو ہر طرح نبی آنے بند ہو گئے یا پھر بے شمار ہونے چاہئیں۔ اگر 1400 سال میں صرف ایک مرزا ہی نبی ہوا تو یہ کیسی نبوت ہے جو جاری ہے۔

تنقیحات

قادیانی آج تک ایک عبارت بھی ایسی نہیں پیش کر سکے جن میں ان کے مدعا کے مطابق حسبِ ذیل باتیں پائی جاتی ہوں۔

1۔ آنحضرت a کے بعد کسی غیر تشریعی نبی کے اس امت میں پیدا ہونے کی صراحت ہو۔

2۔ اس کے سیاق و سباق میں حضرت عیسیٰ d کا ذکر نہ ہو۔

3۔ اس میں محض اجزائے نبوت کے سچے خواب وغیرہ یا بعض کمالات نبوت ملنے کا بیان نہ ہو بلکہ امت کے بعض افراد کیلئے منصب نبوت پانے کی خبر ہو۔

4۔ یہ نہ ہو کہ اس کے سیاق میں تو ختم نبوت مرتبی کا ذکر ہو اور اسے کسی نئے غیر تشریعی نبی کی نبوت سے غیر متصادم کہا گیا ہو اور اسے اِس دعویٰ سے پیش کیا جائے کہ کسی نئے غیر تشریعی نبی کی نبوت حضور a کی ختم زمانی کے منافی نہیں مثلاً عبارت مولانا قاسم نانوتوی m۔

(قادیانی شبہات کے جوابات، ج:1، ص:205-206، مولانا اللہ وسایا)

سلسلہ مرزائیہ و بہائیہ

مرزا قادیانی پانچ برس کا بچہ تھا جب علی محمد باب نے 23 مئی 1844ء کو ایران کے شہر شیراز میں مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور وفات مسیح کا اعلان کیا۔ جب 1891ء میں مرزا کو اطلاع ملی کہ مسیح d فوت ہو چکے ہیں اُس وقت تک بہائیوں کو یہی اعلان کرتے 47 سال ہو چکے تھے۔

مرزا نے اُن کی کتابیں پڑھیں تھیں اور ان کے مطالعہ کی تصدیق کی ہے۔

(ملاحظہ ہو مرزا کی کتاب ''البلاغ (فریاد درد) ص:6-7۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:374-375)

مرزا کو یہ کتابیں بہائی عالم سلیمان خان تنکابونی المعروف جمال آفندی نے صندوق بھر کر خود مرزا کو دی تھیں۔ وہ شخص 1872ء تا 1898ء ہندوستان میں بہائی مبلغ رہا۔

(دین بہائی اور احمدیت، ص:154 مولفہ سید محمد علی شاہ بہائی)

مرزا نے ہر مذہب سے معرکہ آرائی کی مگر بہائیوں کی مخالفت میں ایک لفظ تک نہیں لکھا۔ مرزا کے خلیفہ نور دین نے بہائی عالم ابوالفضل محمد گلپائیگانی سے 1900ء میں خط و کتابت کی تھی اور اس نے نور دین کے سوالوں کے جواب میں ایک کتاب ''**الدر البیھہ فی جواب اسئلة الھندیه**'' لکھی۔ (حوالہ ایضاً)

مولانا حبیب اللہ امرتسری m نے اپنے رسالہ بنام سلسلۂ مرزائیہ و فرقہ بہائیہ (احتساب قادیانیت، ج:3، ص: 507 تا 519) میں مرزائی سلسلہ کے 25 عقائد کو بہائیوں کے عقائد کے مطابق ثابت کیا ہے اور ساتھ بہائیوں کی کتابوں کے حوالے دیئے ہیں۔ آج کل کے بہائی بھی یہی کہتے ہیں کہ مرزائیوں نے بہائیوں کی محنت چرائی ہے۔ تفصیل کے طالب مذکورہ رسالہ کا مطالعہ فرما کر مولانا حبیب اللہ امرتسری m کو داد دیں کہ انہوں نے مال مسروقہ کی نشاندہی فرمائی۔

سید انور شاہ کشمیری m نے بھی اپنی کتاب ''عقیدہ الاسلام'' (اردو، ص:367 پر بہاء اللہ اور مرزا کا عقیدہ ایک جیسا ثابت کیا ہے۔

مرزائیت میں یہودیت ونصرانیت

اس رسالہ میں حضرت مولانا حبیب اللہ امرتسری m نے توہین مسیح d میں مرزائیوں اور یہودیوں کا اتفاق ان کی عبارات سے ثابت کیا ہے۔ یہ رسالہ احتساب قادیانیت، ج:3،ص529 تا539 میں شامل ہے۔

قادیانی انبیاء

مرزا نے لکھا کہ جوشخص میری پیروی کرے گا اسے بھی نبوت مل جائے گی۔اس کی عبارت یہ ہے:

''بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جوشخص دل کو پاک کرکے اور خدا اور اس کے رسول پر سچی محبت رکھ کر میری پیروی کرے گا وہ بھی خدا تعالیٰ سے یہ نعمت پائے گا۔''(اربعین نمبر:1،ص:4۔۔روحانی خزائن،ج:17،ص:346)

مرزا کے اس کلیہ کی بنا پر تو اوروں کو چھوڑیں،اس کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود اور خلیفہ اوّل حکیم نوردین،بھی مرزا کے کامل متبع نہ تھے کیونکہ وہ نبی نہ بن سکے۔دوسری بات یہ کہ مرزا کے بقول وہ دین لعنتی اور قابل نفرت جس میں وحی نبوت نہ ہو۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:138۔روحانی خزائن،ج:21،ص:306)

چونکہ بعد میں مرزائیوں نے اپنی جماعت کے مدعیان نبوت کو تسلیم نہ کیا اور بشیر الدین اور حکیم نوردین سمیت سب وحی نبوت سے محروم رہے لہٰذا مرزائی مذہب مرزا کے اپنے فیصلہ کے مطابق لعنتی،قابل نفرت اور شیطانی ہے۔

تیسری بات یہ کہ مرزائی امکان نبوت اور نبوت جاری ہے پر بہت سر کھپائی کرتے ہیں۔خود مرزا نے لکھا ہے کہ رسول کریم d کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔

(حقیقۃ الوحی،ص:96-97۔روحانی خزائن،ج:22،ص:99 تا100 حاشیہ)

پاکٹ بک میں خادم گجراتی نے صفحہ 247 تا328 یعنی 83 صفحات اسی بحث میں ضائع کئے ہیں۔مگر مرزا اور خادم گجراتی سمیت سب قادیانی مانتے ہیں کہ مرزا سے پہلے

1300 برس اور بعد میں کوئی نبی نہیں آیا۔ یہ کیسی نبوت جاری ہے کہ جاری بھی ہے اور ملتی بھی صرف ایک کو ہے اور وہ بھی اتنا دانا کہ اسے 12 برس تک شدّ ومدّ سے سمجھانا پڑا تب جا کے اسے سمجھ آئی کہ وہ خیر سے نبی ہے۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ

''سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہوتی۔''

(تحفہ گولڑویہ،ص:9۔روحانی خزائن،ج:17،ص:95)

حضور a کے بعد، مرزا سے پہلے اور مرزا کے بعد میں کوئی نبی نہیں آیا، اس عرصہ میں نبوت کی کوئی اور نظیر نہیں پائی گئی، لہٰذا مرزا قادیانی اپنے اس کلیہ کی رو سے بھی جھوٹا ہے۔

خادم گجراتی کی کتاب پر تبصرہ آپ الگ جگہ پڑھیں گے لیکن چلتے چلتے سن لیں کہ اس نے مرزا کو 12 برس تک وحی سمجھ نہ آنے کے اعتراض کا جواب نہیں دیا حالانکہ 751 صفحات میں اپنے نامۂ اعمال کو مزید سیاہ کیا۔

پانچ جماعتیں

مرزا قادیانی کو اپنی زندگی کے تینوں ادوار میں پانچ جماعتوں سے سابقہ پڑا۔

1۔ پہلی جماعت وہ جو شروع سے تاڑ گئی اور مخالف رہی۔ مثلاً مولانا ثناء اللہ امرتسری m وغیرہ

2۔ دوسری وہ جو شروع میں معتقد رہی مگر مسیح موعود کے دعویٰ پر بھڑک گئی اور منحرف ہوگئی مثلاً مولانا محمد حسین بٹالوی، میر عباس علی لدھیانوی، مولانا حکیم نظیر احسن بہاری، ڈاکٹر عبدالحکیم خاں وغیرہ۔ یاد رہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے مرزا کی موت کی سچی پیش گوئی کی تھی اور مرزا کے مرنے کی آخری تاریخ 4 اگست 1908ء مقرر کی تھی۔ مرزا 26 مئی 1908ء کو مقررہ معیاد سے 2 ماہ پہلے مر گیا۔

3۔ تیسری جماعت وہ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تو قبول کر لیا لیکن نبوت کے

دعویٰ کو ٹال دیا۔ یہ لاہوری گروپ ہے جو پہلے مرزا کو نبی مانتے رہے مگر جب خلافت نہ ملی تو ''حق سچ'' کا علان کرنے لگے۔

4۔ چوتھی وہ جس نے مرزا کے دعویٰ نبوت کو بھی بخوشی تسلیم کرلیا بلکہ زور شور سے اس کی اشاعت کی۔ یہ قادیانی گروپ ہے۔

5۔ پانچویں وہ جماعت ہے جس نے مرزا کے دعویٰ نبوت کو مان کر خود بھی فائدہ اٹھایا اور اس کی ماتحتی میں اپنی نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ گویا مرزا کا مسلک و مذہب حد کو پہنچادیا۔ (ماخوذ از قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از برنی m ،ص:996)

اس پانچویں جماعت کے ارکان کے نام یہ ہیں جن کو خود ان کی قادیانی جماعت نے بھی نبی تسلیم نہ کیا اور وہ ایک رکنی وفد کے سربراہ بن کر رہ گئے۔ حالانکہ بشیر الدین محمود کے مطابق ایک کے علاوہ سب اپنے نزدیک جھوٹ نہیں بولتے۔

(الفضل 27 تا 30 مارچ 1928ء۔ بحوالہ قادیانی مذہب،ص:1011)

قادیانی انبیاء

1۔ یار محمد قادیانی

یہ بشیر الدین محمود کا بھی استاد تھا۔ بقول بشیر الدین کے یہ مرزا کی محبت میں پاگل ہو گیا تھا اور مرزا کی پیش گوئیاں اپنی طرف منسوب کرنے لگا اور نبوت کا مدعی بن گیا تھا۔
(الفضل یکم جنوری 1935ء)

2۔ احمد نور کابلی قادیانی

اس نے مرزا کی طرح لگی لپٹی نہیں رکھی بلکہ براہِ راست رسول، رحمۃ للعالمین ہونے، تمام انبیاء کا مظہر ہونے اور قرآن کو ستاروں سے لانے کا دعویٰ کیا۔
(لکل امۃ اجل، ص:1-2 مصنفہ احمد نور کابلی)

اس سے بھی بشیر الدین محمود نے معذور اور بیمار کہہ کر جان چھڑائی۔
(الفضل قادیان مورخہ 11 نومبر 1934ء)

3۔ عبداللطیف قادیانی

اس نے خدا کا نبی اور رسول اور امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔ 1925ء میں ایک کتاب چشمہ نبوت کے نام سے لکھی جس میں اپنی نبوت کے دلائل لکھے۔ پھر 5 مارچ 1930ء کے اشتہار میں مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پر عذاب آنے پیش گوئی کی کیونکہ اس نے اسے تسلیم نہ کیا۔ یہ گناچور ضلع جالندھر کا رہنے والا تھا۔

4۔ چراغ دین جمونی قادیانی

یہ مرزا قادیانی کا مرید تھا۔ 1902ء میں مرزا کو اپنی نبوت والا اشتہار دکھا کر، پڑھ

کرسنا کر رسول بلکہ اولعزم رسول ہونے کا دعویٰ کیا۔ بعد میں حسب عادت مرزا اجازت دینے سے مکر گیا اور اپنی کتاب دافع البلاء ،ص:19 تا 22۔ (روحانی خزائن ،ج:18، ص:239 تا242) پر اس کے خلاف اشتہار شائع کیا اور اس کو نبوت والا اشتہار چھاپنے کی جو اجازت دی تھی وہ واپس لی اور بہانے بنائے۔ یہ اشتہار مجموعہ اشتہارات ،ج:2، ص:558 تا562 میں بھی موجود ہے۔ اسی اشتہار میں مرزا نے لکھا کہ گویا رسالت اور نبوت بازیچہ اطفال ہے۔ حالانکہ مرزا کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ این ہمہ آوردہ تُست

چراغ دین نے مرزا کی جان نہ چھوری اور دونوں ایک دوسرے کی تباہی کی پیش گوئیاں کرتے رہے بعد میں مرزا نے اس کے خلاف ایک اور اشتہار مورخہ 29 اپریل 1906ء کو نکالا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چراغ دین نے اپنی کتاب ''منارۃ المسیح ''میں مرزا کو بجا طور پر دجال قرار دیا تھا۔ یہ چراغ دین مورخہ 4 اپریل 1906ء کو مر گیا۔
(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:663-665)

5۔غلام محمد قادیانی

یہ لاہور کا رہنے والا اور لاہوری گروپ کے ہیڈ کوارٹر انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس ، مدینۃ المسیح کے معتمدین کی مجلس کا رکن تھا۔ اس نے 1906ء میں دعویٰ نبوت کیا اور کہا کہ جس انجمن کا میں ملازم تھا وہی میری زوجیت میں آئیگی۔ یہ خود کو مرزا قادیانی کا روحانی فرزند بھی کہتا تھا۔ اس نے مرزا محمود کو خط لکھ کر خود پر ایمان لانے کی دعوت دی بصورتِ دیگر عذاب کی دھمکی دی۔ اس نے تمام علوم ایک ہی رات میں حاصل ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا۔

6۔عبداللہ تیماپوری قادیانی

اس نے دعویٰ کیا کہ خدا نے مرزا قادیانی کی سچائی کو ظاہر کرنے کے لئے مجھے نبی بنایا ہے۔ اس نے ام العرفان اور تفسیر آسمانی سمیت تقریباً 20 کتابیں لکھیں۔ اس نے تصوف کی اصطلاحات میں بات کرنے کی کوشش کی۔

7۔صدیق دیندار عرف چن بسویشور اور ویر بسنت

اس نے 1924ء میں مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور ایک کتاب اس بارے میں لکھی جس کا نام ''خادم خاتم النبیین'' تھا۔اس نے مرزا کی پیش گوئیوں کو اپنے اوپر فٹ کیا۔خود کو سیدنا یوسف d سے بھی زیادہ مرتبہ والا بتایا۔اس نے مرزا محمود کی بیعت فسخ کر دی تھی اور اس کے عقائد کی تردید کرنے لگا اور لکھا کہ اس سے ہمارا جھگڑا صرف چند مذہبی فروعات میں ہے جو اس کی غفلت سے اصولی ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

ان قادیانی انبیاء کے مزید حالات کیلئے پروفیسر الیاس برنی m کی کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ،ص:1011 تا ص:1027 ملاحظہ فرمائیں۔

ان لوگوں نے تو مرزا کا نام روشن کیا تھا مگر قادیانیوں نے ان کی قدر نہ کی۔مرزا محمود خلیفہ قادیان کا فیصلہ تو یہ ہے کہ دنیا میں وہی استاد لائق کہلاتا ہے جس کے شاگرد لائق ہوں اور جن کے شاگرد استاد سے بازی لے جائیں اس کی استادی کا کیا کہنا؟ع

جیسی گنجی دیوی ویسے اس کے اوت پجاری

لاہوری گروپ بھی مرزا کو نبی اور رسول مانتا تھا

لاہوری گروپ کا امیر محمد علی لاہوری بارہ سال تک ''قادیانی رسالہ ریویو آف ریلجنز ''میں بڑے زور وشور سے مرزا کو نبی ورسول بلکہ عظیم الشان رسول جس کے آنے کا وعدہ تھا،لکھتا رہا۔ یہ سب اس امید پر تھا کہ حکیم نور دین کے بعد خلافت مجھے ملے گی۔مگر جب بشیر الدین محمود خلیفہ بن گیا تو پھر لاہوری نے مرزا کے نبی ہونے کی نفی شروع کر دی اور اس کو مسیح موعود لکھنا شروع کر دیا۔

یہ شخص مرزا قادیانی کی زندگی میں مذکورہ رسالہ کا ایڈیٹر بنا اور شروع سے لے کر فروری 1914ء تک اس پوزیشن پر رہا۔بقول شیر علی قادیانی یہ فروری 1914ء تک رسالے میں چھپنے والے مضامین کے پروف دیکھ کر چھپنے کی اجازت دیتا تھا۔اس رسالہ میں بلا ناغہ

مرزا کو نبی لکھا جاتا مگر خلافت میں ناکامی کے بعد اس نے اپنا موقف بدل لیا تو باقی قادیانیوں نے اس کی خوب خبر لی۔ پروفیسر محمد الیاس برنی m نے اپنی کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' میں، صفحہ 810 تا 835 لاہوری کے سابقہ عقائد، قادیانیوں کی اس سے نوک جھونک اور پردہ دری، خوب اچھی طرح لکھ دی ہے۔ لاہوری کا دوست خواجہ کمال الدین بھی اس گروپ بندی میں اس کے ساتھ برابر کا شریک تھا۔ مذکورہ بالا 26 صفحات میں اگرچہ بہت سے حوالے ہیں مگر لاہوری گروپ کے اصل عقیدہ کے متعلق مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

''ہم خدا کو شاہد کر کے اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے۔ اور اس زمانہ کی ہدایت کیلئے دنیا میں نازل ہوئے اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقائد کو بفضلہٖ نہیں چھوڑ سکتے۔''

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح، مورخہ 7 ستمبر 1913ء بحوالہ قادیانی مذہب، ص:827)

''معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا وہادینا کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کا بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی محض بہتان ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کو اس زمانہ کا نبی رسول اور نجات دھندہ مانتے ہیں۔ جو درجہ حضرت مسیح موعود نے اپنا بیان فرمایا ہے، اس سے کم وبیش کرنا موجبِ سلبِ ایمان سمجھتے ہیں۔''

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح، مورخہ 16 اکتوبر 1913ء حوالہ ایضاً)

محمد علی لاہوری نے احمدیہ بلڈنگس میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

''ہم نے جس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے وہ صادق تھا۔ خدا کا برگزیدہ اور مقدس رسول تھا۔''

(قادیانی اخبار الحکم 18 جولائی 1908ء۔منقول از ملت اسلامیہ کا موقف،ص:49)

اسی محمد علی لاہوری نے اپنے انگریزی رسالہ احمد مسیح موعود میں بھی مرزا کو نبی لکھا۔

حضرت برنی m نے یہ دونوں حوالے قادیانیوں کے اخبار الفضل مورخہ 4 اکتوبر 1920ء سے نقل فرمائے۔اسی اخبار میں قادیانیوں نے محمد علی لاہوری کو آئینہ دکھایا کہ تم بارہ سال مرزا کو نبی، پیغمبر، رسول، عظیم الشان نبی آخر الزمان لکھتے رہے ہو۔

(قادیانی مذہب،ص:826)

اخبار الفضل مورخہ 2 جون 1931ء میں ایک مضمون کے ذریعہ لاہوری کو خائن اور بددیانت بھی ثابت کیا گیا۔ (قادیانی مذہب،ص:833)

محمد علی لاہوری جو عدالت میں اپنے بیان میں کہتا ہے کہ'' مکذب مدعی نبوت کذّاب ہوتا ہے۔مرزا غلام احمد ملزم مدعی نبوت ہے۔اس کے مرید اس کو سچا اور دشمن جھوٹا سمجھتے ہیں۔''

(حلفیہ شہادت بعدالت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداس پور مورخہ 13 مئی 1904ء بحوالہ ماہنامہ فرقان قادیان ماہ جنوری 1942ء،ص:15 منقول از ملت اسلامیہ کا موقف،ص:48 ومباحثہ راولپنڈی ص:272)

بعد میں وہی محمد علی لاہوری اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ''امت کے اندر ہو کر نبوت کا دعویٰ بھی کذّاب کا کام ہے۔''(النبوۃ فی الاسلام،ص:89)

لو وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ بے ننگ و نام ہے

جب خلافت سے مایوسی ہوگئی تو پھر محمد علی لاہوری نے ایک کتاب بنام''**النبوۃ فی الاســـــلام**'' لکھ دی جس کے 344 صفحات میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ مرزا نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔اس کتاب کے صفحہ 266 تا 268 پر لاہوری گروپ کے 70

سرکردہ آدمیوں نے مرزا کی نبوت سے انکار کیا اور لطف یہ کہ ان میں مرزا قادیانی کا دستِ راست محمد احسن امروہی اور خدا بخش مصنف عسل مصفیٰ بھی شامل تھے۔

کہہ مکرنیوں کی اس سے بری مثال صرف مرزا قادیانی کی تحریروں میں مل سکتی ہے۔

جب سے لاہوری گروپ الگ ہوا تب سے آج تک وہ اپنی سابقہ تحریروں کے باوجود، مرزا کے دعویٰ نبوت کے باوجود، منافقت سے کام لیتے ہیں اور نہ تو مرزا سے براءت کا اظہار کرتے ہیں نہ ہی اس کے تمام دعووؤں کو مانتے ہیں۔ تاویل باطل کے سہارے وقت گزار رہے ہیں۔ دراصل ان کا عقیدہ یہ ہے۔:

جھوٹ بولا ہے تو قائم بھی رہو اس پہ ظفر
آدمی کو صاحب کردار ہونا چاہیے

لاہوری گروپ نے قادیانی گروپ پر الزام لگایا کہ وہ انگریزوں کے جاسوس ہیں۔ جواب میں قادیانی اخبار الفضل مورخہ 25 دسمبر 1930ء میں شائع کیا گیا کہ انگریزوں نے 41 مربعے زمین لاہوری گروپ کو دی ہے تو وہ کن خدمات کا صلہ ہے؟

(قادیانی مذہب، برنی، ص:948-949)

پھر لاہوری گروپ کے اخبار پیغام صلح نے اپنی اشاعت مورخہ 3 مارچ 1931ء میں قادیانی اخبار الفضل کا گلہ کیا کہ اس میں محمد علی لاہوری کی بیوی کو انگریزوں کی جاسوس لکھا گیا ہے اور یہ کمینگی ہے۔ (قادیانی مذہب، برنی، ص:949)

دونوں گروپوں نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے اخبار میں باقاعدہ گالیاں دیں۔ ان کی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو۔ (قادیانی مذہب، برنی، ص:950 تا952)

جب قادیانی جماعت نے لاہوری کو طعنہ دیا کہ تم کو بارہ سال تک ایڈیٹری کے دوران کیوں سمجھ نہ آئی کہ مرزا نبی نہیں تھا تو محمد علی لاہوری نے خطبہ جمعہ میں جواب دیا کہ جب مرزا کو 12 سال تک یہ سمجھ نہ آئی کہ وہ نبی ہے تو پھر 12 سال تک مجھے سمجھ نہ آنے سے کون سا اندھیر آ گیا۔ (اخبار پیغام صلح مورخہ 4 مارچ 1935ء بحوالہ قادیانی مذہب، برنی، ص:826)

جب قادیانی گروپ نے زیادہ تنگ کیا تو محمد علی لاہوری نے اپنی پہلی تحریروں سے جان چھڑانے کیلئے کہہ دیا کہ ''میری یا یا زید بکر کی تحریر کوئی حجت نہیں۔''

(الفضل قادیان، مورخہ 2 اکتوبر 1919ء۔ برنی، ص:832)

یہی قادیانی اخبار بتاتا ہے کہ محمد علی لاہوری نے حکیم نور دین کے دور میں خفیہ اور مرزا بشیر الدین کے دور میں کھلم کھلا اپنے عقائد بدل دیئے۔

(الفضل قادیان مورخہ 19 فروری 1929ء۔ برنی، ص:830)

لاہوری گروپ کا عقیدہ ہے کہ مرزا مجازی اور لغوی طور پر نبی ہے اور مسیح موعود حقیقی ہے۔ اگر مرزا حقیقی نبوت کا مدعی نہ تھا تو بتایا جائے کہ حقیقی نبوت کا دعویٰ کن الفاظ سے ہوتا ہے؟

جان دا اے پَر جان کے چپ اے

(ترجمہ: جانتا ہے مگر جان بوجھ کر چپ ہے۔)

انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودا

فتنۂ ملت بیضاء ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطین کا پرستار کرے

مرزا قادیانی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا اور یہ مرزا نے خود لکھا۔ مرزا کے مرید آج تک اس کے اقرار کو چھاپتے چلے آ رہے ہیں۔ اس عنوان کے تحت آپ دیکھیں گے کہ یہ پودا کس طرح کاشت ہوا اور اس بات کے واقعاتی ثبوت کیا ہیں؟

مورخہ 24 فروری 1898ء کو مرزا نے ایک (21 صفحوں کا) لمبا چوڑا اشتہار دیا جس کا عنوان تھا'' بحضور نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ'' اور یہ مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 188 تا 206 کے علاوہ کتاب البریہ، ص: 319 تا 339 (روحانی خزائن، ج:13، ص:337 تا 357) میں شامل ہے۔ اس میں خود کو ایک نئے فرقے کا پیشوا، امام اور پیر لکھا۔ اس نے لکھا کہ میں 18 برس سے انگریزی حکومت کی تعریف وحمایت کر رہا ہوں۔ پھر مجموعہ اشتہارات نمبر 2 کے صفحہ 192 پر اپنی 24 کتابوں پر تحریروں کے صفحات نمبر لکھے جن میں انگریزوں کی خوشامد لکھی تھی۔ پھر آخر میں گورنر سے یہ درخواست کی کہ

''صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات (سرٹیفکیٹ) میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودا کی نسبت

نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔'' (کتاب البریہ،ص:332۔روحانی خزائن،ج:13،ص:350)

یہ کیسا نبی ہے جو ایک نائب گورنر کی منتیں کر رہا ہے کہ وہ اپنے ماتحت افسروں کو اس پر مہربانی کرنے کا اشارہ فرمائے۔ نبی تو حکومتوں سے ٹکراتے تھے یا ان کے ایک اہل کار سے رحم کی بھیک مانگتے تھے؟ یہ وہ شخص ہے جو خود کو تمام نبیوں سے نعوذ باللہ بہتر کہتا ہے۔

کیا تماشا ہے ''پیغمبر'' بن گیا عرضی نویس
گفتنی اجمال اور ناگفتنی تفصیل ہے

اس تحریر کے بعد مرزا نے 316 افراد کے نام لکھے جو اس کے مرید تھے۔

جب 1974ء میں قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے بارے میں بحث ہو رہی تھی تو اس دوران قادیانیوں کے اس وقت کے امیر مرزا ناصر احمد کو بھی کئی دن تک بیان دینے اور بعد میں اس کی وضاحت کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ دوران جرح، اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار نے مرزا ناصر احمد سے جب خود کاشتہ پودا ہونے کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا کہ یہ تو شان ہے، یہاں اعتراض کا کوئی موقعہ نہیں۔

(تاریخی قومی دستاویز 1974ء،ص:2011-212)

مرزا ناصر کا اصرار تھا کہ یہ خاندان مرزا کے بارے میں ہے۔ لیکن اٹارنی جنرل نے کہا مرزا کا خاندان تو قادیان میں کب سے آباد تھا اور نہ علماء ہی یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ خاندان انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا۔ مرزا کی پیدائش میں بھی کسی انگریز کا دخل نہیں تھا لہٰذا وہ بھی خود کاشتہ نہیں ہو سکتا۔ اب صرف جماعت رہ جاتی ہے جو انگریزوں کے دور میں بنی اور بڑھی۔ اُسی کے بارے میں مرزا نے لکھا کہ ''مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص نظر عنایت اور مہربانی سے دیکھیں۔'' (ایضاً ص:212-213)

دوسری دلیل یہ ہے کہ مرزا نے خاص نظر عنایت اور مہربانی سے دیکھنے کیلئے جن 316 افراد کی فہرست اشتہار کے آخر میں دی ہے وہ خاندان کے افراد نہیں ہیں بلکہ جماعت کے افراد ہیں۔ اگر خود کاشتہ پودا خاندان کو کہتا تو خاندان کے افراد کی لسٹ دیتا کہ حکومت ان پر مہربانی کرے۔ مگر اس نے اپنی جماعت کے افراد کی لسٹ دے کر یہ ثابت کیا کہ اس کی جماعت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔

یہ پودا کاشت کیسے ہوا؟

تمام بیرونی شواہد اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہے۔ دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ مرزا غلام احمد 1864ء تا 1868ء سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں 15 روپیہ ماہوار پر عرضی نویس رہا۔ (سیرت المہدی، ج:1، ص:39، روایت نمبر 49)

2۔ اس کا دوست حکیم نور دین بھیروی راجہ کشمیر ہری سنگھ کا طبیب تھا۔

3۔ مرزا نے سیالکوٹ میں دوران ملازمت کچھ عملیات وغیرہ بھی کئے۔

4۔ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کیلئے جو قرارداد 1974ء میں قومی اسمبلی میں پیش کی گئی وہ ''ملت اسلامیہ کا موقف'' کے نام سے شائع ہوئی۔ اس کے صفحہ 132 پر مندرجہ ذیل حوالہ موجود ہے اور قومی اسمبلی میں بیان دیتے وقت یا جرح کا جواب دیتے وقت مرزا ناصر احمد نے اس حوالہ کی تردید نہیں کی۔

(ملاحظہ ہو قومی اسمبلی کی شائع شدہ کاروائی بنام قومی دستاویز 1974ء، ص:17 تا 241)

> ''ایک برطانوی دستاویز دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا میں ہے اور تمام بیرونی شواہد بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ 1869ء میں انگلینڈ سے برطانوی مدبروں اور مسیحی رہنماؤں کا ایک وفد اس بات کا جائزہ لینے برصغیر آیا کہ مسلمانوں کو رام کرنے کی ترکیب اور برطانوی سلطنت سے وفاداری کے راستے نکالنے پر غور کیا جائے۔ اس وفد نے 1870ء میں دو رپورٹیں

پیش کیں۔ جن میں کہا گیا تھا کہ ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے روحانی رہنماؤں کی اندھا دھند پیروکار ہے۔ اگر اس وقت ہمیں کوئی ایسا آدمی مل جائے تو جو حواری بنی یا امتی نبی(Apostolic Prophet)ہونے کا دعویٰ کرے تو بہت سے لوگ اس کے گرد اکٹھے ہوجائیں گے۔لیکن مسلمانوں میں سے ایسے کسی شخص کو ترغیب دینا مشکل نظر آتا ہے۔ یہ مسئلہ حل ہوجائے تو پھر ایسے شخص کی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں بطریق احسن پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔اب کہ ہم پورے ہندوستان پر قابض ہیں تو ہمیں ہندوستانی عوام اور مسلمان جمہور کی داخلی بے چینی اور باہمی انتشار کو ہوا دینے کے لیے اس قسم کے عمل کی ضرورت ہے۔

(بحوالہ عجمی اسرائیل،ص:519)

اس کمیشن کا سربراہ W.W. HUNTER تھا۔(مطبوعہ رپورٹ کانفرنس، وائیٹ ہاؤس،لندن، بحوالہ قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے،ص:308-309)

5۔ حکیم نور دین راجہ کشمیر کے خلاف انگریزوں کی طرف سے جاسوسی پر مامور تھا۔ 1885ء میں جب رنبیر سنگھ مرا تو اس کا بیٹا پرتاب سنگھ کشمیر کا راجہ بنا۔تب نور دین نے سازش کر کے کشمیر کو انگریزی کونسل میں شامل کرادیا اور راجہ کے اختیارات سلب کرادیئے۔کافی تگ ودو کے بعد جب پرتاب سنگھ دوبارہ برسراقتدار آیا تو اس نے نمک حرامی کی وجہ سے نور دین کو کشمیر سے نکلوادیا۔

(ردّ قادیانیت ازمولانا منظور چنیوٹی m ،ص:185-186 بحوالہ قادیان سے اسرائیل تک،ص:66)

6۔ حکیم نور دین نے مرزا کو خط لکھ کر مہاراجہ کشمیر سے ملاقات کیلئے بلایا اور لکھا کہ مہاراجہ مرزا سے ملاقات کی خواہش رکھتا ہے۔(سیرت المہدی، ج:1،ص:163-164)

یادرہے کہ مرزا قادیانی ان دنوں کوئی ایسی شخصیت نہ تھا کہ مہاراجہ اس سے ملاقات کی خواہش کرتا۔لہٰذا یہ ضرور کوئی خاص پروگرام تھا جو حکیم نور دین کی وساطت سے طے ہورہا تھا کیونکہ

7۔ برطانوی انٹیلی جنس مشن سیالکوٹ کا انچارج انگریز ریورنڈ بٹلر 1868ء میں مرزا سے سیالکوٹ میں ملا تھا۔اس ملاقات کے بعد ہی مرزا نے عرضی نویسی کی ملازمت چھوڑ کر کتب نویسی شروع کی۔

(ردّ قادیانیت کے زریں اصول، مولانا منظور احمد چنیوٹی، ص:175 بحوالہ سیرتِ مسیح موعود از بشیر الدین محمود، ص:15)

8۔ خدا کے مامور کسی سے مشورہ کر کے دعویٰ نہیں کرتے جبکہ حکیم نور دین کا مشورہ تھا کہ دمشقی حدیث کے مصداق (حضرت عیسیٰ) کو چھوڑ کر الگ مثیل مسیح کا دعویٰ ظاہر کیا جائے تو کیا حرج ہے؟ جبکہ اس وقت مرزا اس سے متفق نہ تھا۔

(مکتوبات، ج:2، ص:98)

یہ الگ بات ہے کہ بعد میں مرزا نے دمشقی حدیث کے مصداق سمیت مثیل مسیح اور نہ جانے کیا کیا دعوے کئے۔

9۔نواب محمد علی خاں کو خط میں لکھا

''ہمیشہ دو چار ماہ کے بعد کمشنر صاحب وغیرہ حکام کو آپ کا ملنا ضروری ہے کیونکہ معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ بعض شکی مزاج حکام کو جو اصلی حقیقت سے بے خبر ہیں ہمارے فرقہ پر سوءظن ہے۔''

(مکتوبات، ج:2، ص:290۔مکتوب نمبر 79)

10۔مرزا نے نواب محمد علی خاں کو لکھا کہ

''جو دو آدمی نکالے گئے تھے یعنی غلام محی الدین اور غلام محمد وہ کسی نمامی (چغلی) کی وجہ سے نہیں نکالے گئے بلکہ خود مجھ کو کئی قرائن سے معلوم ہو گیا تھا کہ ان کا قادیان میں رہنا خطرناک ہے اور مجھے سرکاری مخبر نے خبر دے دی تھی اور نہایت بد اور گندے حالات بیان کئے۔''

(مکتوبات، ج:2، ص:225۔مکتوبات نمبر 27)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا سرکاری مخبر سے رابطے میں رہتا تھا۔

حکومتِ انگریزی کی بے انتہا خوشامد

11۔ مرزا نے تمام تحریروں اور کتابوں میں انگریزوں کی خوشامد، تعریف اور حمایت کا ناغہ نہیں کیا۔ اس نے یہاں تک لکھا کہ

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں، دوسرے اس سلطنت (انگریزی) کی۔''

(اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ملحقہ شہادت القرآن، ص:84۔ روحانی خزائن، ج:6، ص:380)

مرزا دورخا شخص تھا۔ متضاد باتیں کرنے میں اُسے کوئی باک نہ تھی۔ ایک دفعہ کسی مرد نے سوال کیا کہ کیا عیسائیوں کے ساتھ کھانا اور معانقہ کرنا جائز ہے؟

تو مرزا نے جواب دیا ''میرے نزدیک ہرگز جائز نہیں یہ غیرت ایمانی کے خلاف ہے۔'' (ملفوظات، ج:2، ص:244)

اب اس سے کوئی پوچھے کہ کیا انگریز عیسائی نہیں تھے جن کی اطاعت تیرے ''اسلام'' کا 50% حصہ تھی؟

یہی وہ مرزا قادیانی ہے جو ملکہ برطانیہ کو لکھتا تھا کہ تیرے عہد سلطنت میں نیک نیتی کا نور بھرا ہوا ہے۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور (یعنی مرزا) نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو کھینچتا ہے۔ (ستارہ قیصریہ، ص:8-9۔ روحانی خزائن، ج:15، ص:116-117)

اُسی نے لکھا کہ ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس (50) الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم

تک (ترکی تک) پہنچادیا ہے۔''

(تریاق القلوب، ص:27۔روحانی خزائن، ج:15، ص:155)

''میرے بیان میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہوگا جو گورنمنٹ انگریزی کے برخلاف ہو۔''

(یادداشتیں، ص:11 ملحقہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص:426 حاشیہ۔روحانی خزائن، ج:21، ص:426)

کیا خدا اور رسول کی حمایت میں بھی کتابوں کی 50 الماریاں لکھیں؟

قادیانی انگریزوں کے جاسوس تھے

12۔ اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں بیان دیتے ہوئے کہا:

''مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کی شکل میں انگریزوں کو بہت ہی اعلیٰ قسم کے جاسوس مل گئے تھے۔ہمیں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ 1925ء میں افغانستان میں دو مرزائیوں کو قتل کر دیا گیا۔ نہ محض اس وجہ سے کہ وہ مرتد ہو گئے تھے بلکہ ان کے قبضہ سے ایسی دستاویزات برآمد ہوئی تھیں، جن سے پتہ چلا کہ وہ انگریز حکومت کے جاسوس تھے اور وہ افغان حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔'' (تاریخی قومی دستاویز 1974ء، ص:312)

مرزا نے جاسوسی کی پیشکش کی

13۔ مرزا نے حکومت انگریزی کو ایک اشتہار بھیجا جس کا عنوان تھا۔'' قابل توجہ گورنمنٹ از طرف مہتمم کاروبار تجویز تعطیل جمعہ'' اس میں حکومت کو تجویز پیش کی کہ اتوار کی بجائے جمعہ کی چھٹی کی جائے تا کہ وہ مسلمان جو ہندوستان کو دارالحرب سمجھتے ہیں ان کی نشاندہی ہو سکے کیونکہ وہ جمعہ کی نماز نہیں پڑھیں گے کہ وہ دارالحرب میں جمعہ کی فرضیت کے منکر ہیں۔آپ جمعہ کی چھٹی کر لیں اور ہم جاسوسی کریں گے اور ایسے مسلمانوں کی لسٹیں آپ کو فراہم کریں گے تا کہ آپ ان کو پکڑ سکیں۔آخر میں لکھا ''لیکن ہم گورنمنٹ میں باادب اطلاع کر دیتے ہیں کہ ایسے نقشے ایک پولیٹیکل راز کی طرح اس وقت تک ہمارے پاس محفوظ رہیں گے جب تک گورنمنٹ ہم سے

طلب کرے۔اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ہماری گورنمنٹ حکیم مزاج (دانا) بھی ان نقشوں (لسٹوں) کو ایک ملکی راز کی طرح اپنے کسی دفتر میں محفوظ رکھے گی۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:555 تا557)

اس طرح مرزا نے گورنمنٹ کو جاسوسی کی پیش کش کی جبکہ لاہوری گروپ نے جاسوسی کے بدلے41 مربعہ زمین لی۔(حوالہ پہلے گزر چکا)

انگریزی حکومت کی خاطر جہاد واجب۔اسلام کی خاطر حرام

12۔ مرزا نے دین کی خاطر جہاد کو حرام قرار دیا مگر انگریز کی حمایت میں لڑائی کو واجب قرار دیا۔'' وہ لکھتا ہے کہ

''بے شک ہم اس سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ پوری آزادی سے زندگی بسر کر رہے ہیں.....اور ہم پر یہ بھی واجب ہے کہ ہم اس کے دشمنوں کو تلواروں کی چمک دکھائیں اور اس کے خلاف نہیں بلکہ اس کی خاطر اپنے غصہ کی آگ کو بھڑکائیں۔'' (مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:417 حاشیہ)

صلیب کا محبّ

13۔ مرزا نے اپنی کتابوں میں لکھا کہ میں صلیب توڑنے (کسرِ صلیب) کیلئے آیا ہوں مگر حقیقت اس کے برعکس ہے۔اس نے لکھا کہ

''سو ایسا ہی میں بھی مخلوق کی بھلائی کیلئے صلیب سے پیار کرتا ہوں۔''

(اشتہار بنام ''حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست'' مورخہ 10فروری 1900ء ضمیمہ نمبر3۔تریاق القلوب مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:361)

14۔ مرزا کے بعد اسکے مسودات میں سے جو یادداشتیں ملیں ان کو خزائن جلد23 کے آخر میں صفحہ 471 کے بعد درج کیا گیا ہے۔ان میں بھی مرزا نے انگریز کی خوشامد کا ناغہ نہیں کیا۔ وہ لکھتا ہے کہ میرے بیان میں کوئی ایسا لفظ نہیں ہوگا جو گورنمنٹ انگریزی کے برخلاف ہو۔(پیغام صلح،ص:62۔روحانی خزائن،ج:23،ص:484)

سلطنت برطانیہ میرے لئے پناہ گاہ ہے۔

(حقیقۃ الوحی ضمیمہ،ص:46۔حاشیہ۔روحانی خزائن،ج:22،ص:668)

اگر سلطنت برطانیہ کی تلوار نہ ہوتی تو لوگ میرا خون کر دیتے۔

(خطبہ آئینہ کمالات اسلام،ص:18۔روحانی خزائن،ج:5،ص:18)

گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت کا خیال کبھی مولف کے آس پاس بھی نہیں پھٹکا۔ وہ کیا ان کے خاندان میں اس خیال کا کوئی آدمی نہیں ہے۔

(شہادت القرآن،ص:88۔روحانی خزائن،ج:6،ص:384)

ایسا ہی ایک حوالہ روحانی خزائن جلد 21 کے تحت گزر چکا ہے۔اس سے ثابت ہوتا ہے۔کہ وہ مرتے دم تک انگریز کا خوشامدی رہا۔

15۔ پادریوں کا سخت جواب ایک چال تھی۔

مرزا نے ایک اشتہار ''حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست'' کے نام سے مورخہ 27 ستمبر 1899ء کو لکھا۔ اس میں انگریزوں کی حسب معمول خوشامد، اپنے خاندان کی انگریزی خدمات وغیرہ کے بعد یہ بھی لکھا کہ میں اس بات کا فیصلہ نہیں کر سکتا کہ میرا باپ تمہارا بڑا خادم تھا یا میں (ضمیمہ نمبر 3 منسلکہ کتاب ''تریاق القلوب''۔روحانی خزائن،ج:15،ص:488) پھر یہ لکھتا ہے۔

> ''اور میں اس بات کا بھی اقراری ہوں کہ جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی.....تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو۔تب میں نے ان جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس تمام جوش کے دبانے کیلئے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے

جواب دیا جائے۔تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بدامنی پیدا نہ ہو۔''

(ضمیمہ نمبر 3 ملحقہ کتاب تریاق القلوب،ص: ج۔روحانی خزائن، ج:15،ص:490)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس نے اپنے مالکوں کی حکومت کو گڑ بڑ سے بچانے کے لئے یہ سب کیا اور حضور a کی حمایت کا محض لبادہ اوڑھا ہوا تھا۔

آپ اس اشتہار اور دوسرے اشتہارات کے عنوان ہی دیکھیں کہ یہ کیسا نبی تھا جو حکومت سے عاجزانہ درخواست کرتا تھا۔

اسی صفحہ پر مزید لکھا کہ ''سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر صحیح نکلی۔اگلے صفحہ پر لکھا ''سو مجھ سے پادریوں کے مقابل جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا۔'' (ص:491)

یہی اشتہار مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:354 تا 362 پر بھی موجود ہے۔اسی جلد کے صفحہ 435 پر بھی ایسا ہی لکھا۔

16۔مرزا کا اصل مقصدِ زندگی

میں نے اسی زمانہ سے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کرونگا جو اس میں احساناتِ قیصرہ ہند کا ذکر نہ ہو۔

(نور الحق، حصہ اوّل،ص:29۔۔روحانی خزائن، ج:8،ص:39)

مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 479 تا 498 میں صفحہ 484 پر اپنی تمام کتابوں اور تحریروں کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان کی کہ ہماری قلم ہر یک وقت اس گورنمنٹ عالیہ کی مدح وثناء میں چل رہی ہے۔

پھر اسی جلد کے صفحہ 518 پر لکھا ہر وقت یہی چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں سچی محبت اس گورنمنٹ کی پیدا ہو۔

اب ذرا اس دجال کا دوسرا رخ ملاحظہ کریں۔حکومت وقت کی خوشامد میں جس کی

زبان گھس گئی تھی وہ لکھتا ہے کہ زمین کی سلطنتیں میرے نزدیک ایک نجاست کی مانند ہیں۔
(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:149)

17۔ مرزا نے لکھا ''کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں.....سو میں نے نہ کسی بناوٹ اور ریاکاری سے بلکہ محض اس اعتقاد کی تحریک سے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں ہے بڑے زور سے بار بار اس بات کو مسلمانوں میں پھیلایا ہے کہ ان کو گورنمنٹ برطانیہ کی جو درحقیقت ان کی محسن ہے سچی اطاعت اختیار کرنی چاہئے اور وفاداری کے ساتھ ان کی شکر گزاری کرنی چاہیے ورنہ خدا تعالیٰ کے گناہ گار ہوں گے۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:190)

اسی اشتہار میں آگے چل کر دلی مدعا بیان کرتا ہے کہ

''میرا اس درخواست سے جو حضور کی خدمت میں مع اسماء مریدین روانہ کرتا ہوں مدعا یہ ہے کہ اگرچہ میں ان خدمات خاصہ کے لحاظ سے جو میں نے اور میرے بزرگوں نے محض صدق دل اور اخلاص اور جوش وفاداری سے سرکار انگریزی کی خوشنودی کیلئے کی ہیں عنایت خاص کا مستحق ہوں (ص:197)

سچے نبی لوگوں کے دل خدا کی طرف پھیرنے آتے ہیں یہ حکومت کی طرف پھیرتا تھا۔

18۔ مرزا انگریزوں کے دیئے ہوئے سرٹیفکیٹ سفر میں بھی اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ جب لدھیانہ کے ڈپٹی کمشنر نے اس کو شہر بدر کرنے کا حکم دیا تو اس نے فوراً وہ سرٹیفکیٹ ترجمہ کرا کے DC کو پیش کر دیئے جس کے بعد اس کو لدھیانہ شہر میں رہنے کی اجازت ملی۔ (سیرت المہدی، ج:1،ص:437۔ روایت نمبر461)

کیا نبی ایسے ہوتے ہیں جو سرکاری چٹھیاں ہر وقت جیب میں ڈال کر پھرتے ہوں

اور کسی شہر میں رہنے کے لئے DC کے ترلے منتیں کرتے ہوں۔

19۔حکومت سے مالی فوائد حاصل کرنا

انگریز حکومت نے ایک سرکلر جاری کیا کہ آئندہ قادیانیوں پر نظر رکھی جائے کیونکہ اب یہ حکومت کی نظر میں مشتبہ لوگ ہیں۔اس پر مرزا بشیر الدین نے خطبہ جمعہ میں کہا:

''تو چونکہ حکومت کی طرف سے ایک سرکلر جاری ہو جاتا ہے اس لیے بالعموم افسر اس سرکلر کا خیال رکھیں گے اور ملازمتوں اور ٹھیکوں وغیرہ میں ہماری جماعت کے افراد کے حقوق کو پائمال کیا جائے گا۔ چنانچہ بعض جگہ ایسا ہوا بھی کہ بعض احمدی جو اچھے قابل تھے۔ان کے حقوق کو افسران بالا کی طرف سے نظر انداز کر دیا گیا جو پہلے حالات کے لحاظ سے ناممکن تھا۔''

(الفضل قادیان، مورخہ 13 نومبر 1935 بحوالہ قادیانی مذہب از برنی، ص:43)

مرزا نے اپنے ہونے والے داماد نواب محمد علی خاں آف مالیر کوٹلہ کو لکھا

''ہماری جماعت کے ملازمین کو برابر ترقیاں مل رہی ہیں۔ان کی کارروائیوں پر حکام خوشی ظاہر کرتے ہیں.....ہم سچے دِل سے گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں۔'' (مکتوبات، ج:2، ص:169۔مکتوب نمبر 7)

20۔قدر خود بشناس

اتنی خوشامد کے باوجود انگریزوں نے مردم شماری پر ریمارکس دیتے ہوئے سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کیا کہ احمد یہ فرقہ کا بانی مرزا غلام احمد ہے۔اس نے اوّل ابتداء چوڑھوں سے کی، پھر ترقی کرتے کرتے اعلیٰ طبقہ کے آدمی اس کے پیرو ہو گئے۔''

(ملفوظات، ج:3، ص:49۔مورخہ 20 فروری 1903ء)

21۔مرزا نے کہا کہ

''ہماری جماعت یاد رکھے کہ ہم ہندوستان کو بلحاظ حکومت ہرگز ہرگز دارالحرب قرار نہیں دیتے بلکہ اس امن اور برکات کی وجہ سے جو اس حکومت میں ہم کو ملی ہیں اور اس آزادی سے جو اپنے مذہب کے ارکان کی بجا آوری اور اس کی اشاعت کیلئے گورنمنٹ نے ہم کو دے رکھی ہے، ہمارا دل عطر کے شیشہ کی طرح وفاداری اور شکرگزاری کے جوش سے بھرا ہوا ہے۔''

(ملفوظات، ج:1،ص:142)

انگریزوں کو قادیانی کا بہت لحاظ تھا۔ گورنر ڈائر جیسے ظالم نے بھی مرزا بشیر الدین محمود سے سخت کلامی پر انگریز DC کو سخت سزا دی۔

(الفضل قادیان مورخہ 31 جولائی 1935ء بحوالہ قادیانی مذہب،ص:683-684)

یہی جنرل ڈائر جلیانوالہ باغ میں بے گناہوں پر فائرنگ کا لعنتی مجرم تھا۔

22۔ انگریز کی خوشامد میں تحریف قرآن

سورہ النساء :4/60 کا حوالہ دیتے ہوئے مرزا نے کہا کہ یہاں اولی الامر کی اطاعت کا حکم صاف طور پر ہے اور اگر کوئی کہے کہ منکم میں گورنمنٹ داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ (ملفوظات، ج:1،ص:171)

23۔ مرزا کا پوتا عزیز احمد علی گڑھ کالج میں پڑھتا تھا۔ طلباء نے ہڑتال کی تو وہ بھی ہڑتال میں شامل ہو گیا۔ مرزا کو اطلاع ملی تو کہا:

''عزیز احمد نے اپنے استادوں اور افسروں کی مخالفت میں مفسد طلباء کے ساتھ شمولیت کا جو طریقہ اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے لہٰذا وہ اس دن سے وہ اس بغاوت میں شریک ہے ہماری جماعت سے علیٰحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے۔''

(ملفوظات، ج:5،ص:172)

24۔ مرزا نے اپنے تمام مریدوں کو نہایت تاکید سے سمجھایا کہ

''اور جیسا کہ میں نے پہلے اس سے شرائط بیعت کی دفعہ چہارم میں سمجھایا ہے سرکار انگریزی کی سچی خیر خواہی اور بنی نوع کی سچی ہمدردی کریں۔'' (کتاب البریہ،ص:13۔روحانی خزائن،ج:13،ص:13)

مرزا کے پانچ اصولوں میں سے تیسرا جہاد کو قطعی طور پر حرام اور ممتنع سمجھنا ہے۔اس کے پانچوں اصول کتاب البریہ،ص:330۔(روحانی خزائن،ج:13،ص:348) پر لکھے ہوئے ہیں۔

فقہ حنفی کی رو سے بھی مرزا کافر تھا

مرزا خود کو حنفی فقہ کا پیروکار کہتا تھا۔اب ذرا فقہ کا فیصلہ بھی سن لیں البحر الرائق ،ج:5،ص:24 پر لکھا ہے کہ جو یہودی علماء کی تقریروں کو اچھا جانے اور ان کی تاویل کو پسند کرے،وہ کافر ہے۔(بحوالہ قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے،ص:173)

اور جو شخص اور جماعت تمام عمر کفار کی حکومت کو اچھا جانے بلکہ عظیم الشان نعمت اور خدا کی رحمت شمار کرے،اس کے کفر میں کیا شک ہے۔اسی مرزا قادیانی کے بارے میں علامہ اقبال m نے فرمایا تھا۔

دولت اغیار را رحمت شمرد
رقصها گردِ کلیسا کرد و مُرد

کیا نبی ایسے ہوتے ہیں؟

رسالہ کشف الغِطاء (روحانی خزائن،ج:14،ص:177) کے ٹائٹل پر مرزا نے لکھا کہ

''اور یہ مؤلف تاج عزت جناب ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلینڈ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام سے بادب گزارش کرتا ہے کہ براہ غریب پروری و کرم گستری اس رسالہ کو اوّل سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے۔''

بتایئے! نبی ایسے ہوتے ہیں؟

انگریز کے ڈر اور خوشامد میں ایک مثالی جھوٹ۔ اپنے الہام سے انکار

انبیاء کو سب سے پہلے اپنے وحی والہام پر ایمان ہوتا ہے اور وہ بلّغ ما انزل (پہنچادے جو تجھ پر نازل کیا گیا) کے تحت مامور ہوتے ہیں کہ خدا کی وحی والہام بلاکم و کاست لوگوں تک پہنچادیں خواہ حالات کچھ بھی ہوں لیکن مرزا جی اس مقام پر بھی جھوٹے نبی ثابت ہوئے۔

مرزا قادیانی نے اپنے مرید حافظ حامد علی کو قیام لدھیانہ کے دوران ایک الہام سنایا:

''سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف واختلال''

برطانیہ کی حکومت 8 سال تک ہے اس کے بعد کمزوری وانتشار ہے۔

حافظ حامد علی نے مرزائی کمپنی کی مشہوری کی خاطر یہ الہام مولانا محمد حسین بٹالوی کو جا سنایا۔ انہوں نے اس کو اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ میں شائع کر دیا۔ اب مرزا قادیانی فکر مند ہو گیا کہ انگریزی حکومت کے خاتمہ کی خبر میرے منہ سے نکل گئی ہے تو انگریز کہیں ناراض ہو کر اس خود کاشتہ پودا کو جڑ سے ہی نہ اکھڑوا دیں۔ لہٰذا اس نے فوراً ایک رسالہ ''کشف الغطاء'' لکھ مارا جس کے ٹائٹل پر ملکہ برطانیہ کا واسطہ ڈال کر انگریزوں افسروں سے یہ عرض کی

''دوسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا وہ یہ ہے کہ گویا میں نے کوئی الہام اس مضمون کا شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گی۔ میں اس بہتان کا جواب بجز اس کے کیا لکھوں کہ خدا جھوٹے کو تباہ کرے۔ میں نے ایسا الہام ہرگز شائع نہیں کیا۔''

چند فقرے آگے جا کر مرزا نے لکھا کہ محمد حسین بٹالوی اور اس کے ہم خیال لوگوں سے ہمارا ملنا جلنا بھی نہیں لہٰذا ان سے زبانی بھی کچھ نہیں کہا۔

(رسالہ کشف الغطاء، ص:28۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:216)

اب آپ حقیقت ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا کا بیٹا بشیر احمد اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے کہ مرزا کو یہ الہام ہوا تھا۔ پھر اس نے یہ سارا واقعہ لکھا ہے۔

(سیرت المہدی، ج:1،ص:68،روایت نمبر96،ص:291،روایت نمبر314)

مرزا کے الہامات کا مجموعہ تذکرہ کے نام سے 1935ء سے شائع ہو رہا ہے۔

اس میں بھی یہ الہام،ص:650 پر دو حوالوں سے درج ہے۔ایک بشیر الدین محمود کے حوالہ سے اور دوسرا بشیر احمد کے حوالہ سے درج ہے۔

آپ مرزا قادیانی کی بے حیائی کا اندازہ کریں کہ انگریز کے ڈر سے اور اس کو خوش کرنے کے لیے اس نے لکھ کر جھوٹ بولا اور اپنے الہام سے انکار کر دیا۔ جبکہ اس کے دونوں بیٹے جن میں سے ایک اس کا خلیفہ بنا اور دوسرا اس کی حمایت میں کتابیں لکھتا رہا، کہتے ہیں کہ مرزا کو یہ الہام ہوا تھا۔

من چہ می سرائم و طنبورۂ من چہ می سرائید

حکومت انگریزی کے ڈر سے الہام سے انکار کرنے کا قصہ تو آپ پڑھ چکے ہیں اب ذرا مرزا کی بڑھکیں سنیں۔

''کسی مرسل کی مجال نہیں کہ خدا تو اس سے کلام کرے اور حکم فرمائے اور پھر وہ مرسل شرارتی لوگوں کے ڈر سے خدا کا حکم چھپائے۔'' ترجمہ

(مواہب الرحمٰن،ص:66۔۔روحانی خزائن،ج:19،ص:284)

''جو شخص مخلوق سے ڈرتا ہے اس کی عزت جناب الٰہی میں نہیں ہوتی کیونکہ وہ شرک پر ہے،مخلوق کو خدا کا شریک سمجھتا ہے۔ایسا شخص ہمیشہ ناقص الدین رہتا ہے۔مداہنت سے زندگی بسر کرتا ہے۔''

(مکتوبات، ج:1،ص:487 مکتوب نمبر27 مورخہ 17جون1902ء)

''دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں۔ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔''

(ملفوظات، ج:5،ص:446 مورخہ 3فروری1908ء)

کہاں یہ شورا شوری اور کہاں یہ بے نمکی کہ ''صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے مقدمہ کے فیصلہ پر مجھے یہ ہدایت کی ہے کہ آئندہ اشتعال کو روکنے کیلئے

مباحثات میں نرم اور مناسب الفاظ کو استعمال کیا جائے۔ میں اسی پر کاربند رہنا چاہتا ہوں۔ (مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:170)

مزید لکھا ''ہم نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے سامنے یہ عہد کرلیا ہے کہ آئندہ ہم سخت الفاظ سے کام نہ لیں گے۔'' (ایضاً،ص:171)

اسی جلد کے صفحہ 168 کے حاشیہ پر لکھا کہ آئندہ رضامندی لے کر پیش گوئی کیا کروں گا۔اس طریق پر عدالت اور قانون کا کوئی اعتراض نہیں۔

اسی طرح مرزا نے مورخہ 26 فروری 1899ء کو اشتہار دیا کہ ایک مقدمہ زیر دفعہ 107 ضابطہ فوجداری مجھ پر اور مولانا محمد حسین بٹالوی پر عدالت ڈپٹی کمشنر گورداسپور میں دائر تھا۔اور ہم سے نوٹس پر دستخط کرائے گئے ہیں آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ دل آزار مضمون کی پیش گوئی نہ کرے۔کوئی کسی کو کافر، دجال، مفتری کذاب نہ کہے، کوئی کسی کو مباہلہ کیلئے نہ بلاوے، گالیوں اور بدگوئی سے پرہیز کرے وغیرہ
(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:299)

یہ واحد شخص تھا جو اپنی بے عزتی کے بھی اشتہار دیتا تھا۔اس نے منصبِ نبوت کو اتنا گرادیا کہ ایک ڈپٹی کمشنر کا پابند ہوگیا۔

کیا نبی ایسے ہوتے ہیں؟

کیا نبی کسی کی رضامندی سے الٰہی پیش گوئیاں سناتے ہیں؟

نبی تو سیدنا ابراہیم d جیسے ہوتے ہیں کہ خاندان سمیت پورا ملک اور حکومت خلاف تھی مگر حکمِ الٰہی سناتے رہے۔سیدنا رسول کریم d نے اکیلے پورے ملک سے ٹکر لی اور ذرا مداہنت سے کام نہ لیا اور تمام انبیاء اکرم f ایسے ہی تھے۔انہوں نے شہادت قبول کرلی مگر سوائے خدا کے کسی سے نہ ڈرے۔

مراقِ مرزا

قادیانی ڈاکٹر کی فیصلہ کن تحریر

''ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہوجاوے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبُن سے اکھاڑ دیتی ہے۔''

(مضمون ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان، ص:7-6 بابت ماہ اگست 1926ء بحوالہ قادیانی مذہب، ص:145-146)

لفظ مراق کا معنیٰ

مراق: ایک قسم کا مالیخولیا۔ جنون (پاگل پن)۔ سودا (پاگل پن)

مراقی: جنونی (پاگل) جو جنون میں مبتلا ہو۔ (فیروز اللغات اردو، ص:1224)

مراق ایک قسم کا مالیخولیا ہے۔

(اصل بیاض نورالدین، ج:2، ص:211۔ بحوالہ احتساب نمبر 3، ص:255)

مالیخولیا مراق کے کرشمے

''مالیخولیا خیالات وافکار کے طریق طبعی سے متغیر بہ خوف وفساد ہوجانے کو کہتے ہیں..... بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے اپ کو غیب داں سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے امور کی پہلے ہی خبر دے دیتا ہے..... اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ

اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔''

(شرح الاسباب و العلامات امراض رائس مالیخولیا، مصنفہ برہان الدین نفیس بحوالہ قادیانی مذہب، ص:144)

''مریض کے اکثر اوہام اس کام سے متعلق ہوتے ہیں جس میں مریض زمانہ صحت میں مشغول رہا ہو مثلاً .....مریض صاحب علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کر دیتا ہے۔ خدائی کی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اسلام کی تبلیغ کرتا ہے۔''

(اکسیر اعظیم، ج:1، ص:188 مصنفہ حکیم محمد اعظم خان صاحب بحوالہ قادیانی مذہب، ص:144)

مراق کی بیماری کا اقرار از مرزا

حضرت اقدس نے فرمایا کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

(رسالہ ریویو قادیان بابت اپریل 1925ء بحوالہ احتساب قادیانیت، ج:3، ص:16)

مراق کا مرض حضرت صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ یہ خارجی اثرات کے تحت پیدا ہوا۔ (رسالہ ریویو اگست 1926ء) حضرت صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا کہ مجھ کو مراق ہے۔ (ایضاً)

حضرت صاحب کی تمام بیماریوں مراق وغیرہ کا سبب عصبی کمزوری تھا۔

(ریویو مئی 1927ء ایضاً)

''میرا تو یہ حال ہے کہ کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں، پھر بھی آج کل مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا ہوں، حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی جاتی ہے اور دورانِ سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے، مگر میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔'' (ملفوظات، ج:1، ص:565)

''مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی

مراق اور کثرتِ بول۔'' (ملفوظات، ج:5،ص:33)

''کئی دفعہ تو قلم برابر چلتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کیا لکھ رہے ہیں۔''

(ملفوظات، ج:1،ص:449)

مرزا کا اصول ہے کہ مراقی کی بات قابل تسلیم نہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ d کے جسم سمیت آسمان پر جانے کی بات کسی مراقی عورت کا وہم ہے۔ (لہٰذا قابل تسلیم نہیں)

(کتاب البریہ،ص:256۔ روحانی خزائن، ج:13،ص:274 کا حاشیہ)

مراق، ہسٹیر یا وغیرہ پر بیوی اور بیٹے کی گواہی

مرزا بشیر احمد ایم۔اے ''سیرت المہدی'' میں لکھتا ہے کہ ''بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیر یا کا دورہ بشیر اوّل (ہمارا ایک بڑا بھائی ہوتا تھا جو 1888ء میں فوت ہوگیا) کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا.....والدہ صاحب فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنا شروع ہوگئے.....خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ مسیحیت کے دعویٰ سے پہلے کی بات ہے۔''

(سیرت المہدی، ج:1،ص:15-14، روایت نمبر 19)

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹیر یا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے..... نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب ایک بہت قابل اور لائق ڈاکٹر ہیں.....اور ڈاکٹری کے امتحان میں تمام صوبہ میں اوّل نمبر پر رہے تھے اور ایام ملازمت میں بھی ان کی لیاقت و قابلیت مسلّم رہی ہے۔ (لہٰذا ان کی بات تو قادیانیوں کو ماننا پڑے گی۔ مولف)

(سیرت المہدی، ج:1،ص:340-341 روایت نمبر 372)

مرزا کو پڑنے والے دوروں کا ذکر روایت نمبر 81،ص:59 روایت نمبر 788، ص:726 میں بھی ہے اسی طرح سیرت المہدی، ج:2،ص:172 روایت نمبر 1256، ج:1،ص:804 روایت نمبر 938 میں بھی ہے۔

مرزا بشیر احمد کا بیان بہت معتبر ہے کیونکہ وہ لکھتا ہے۔

''خاکسار عرض کرتا ہے کہ طبابت کا علم ہمارا خاندانی علم ہے اور ہمیشہ سے ہمارا خاندان اس علم میں ماہر رہا ہے۔''

(سیرت المہدی، ج:1،ص:40 روایت نمبر 50)

اسی بارے میں روایت نمبر 209،ص:206 پر موجود ہے۔ مرزا خود بھی طب پڑھاتا رہا جس کے بارے میں روایت نمبر 759،ص:688 میں ذکر ہے۔

دوسری وجہ اس بیان کے معتبر ہونے کی یہ ہے کہ مرزا بشیر احمد نے لکھا ''میں انشاء اللہ تعالیٰ صرف وہی روایت تحریر کروں گا۔ جن کو میں صحیح سمجھتا ہوں۔''

(سیرت المہدی، ج:1۔عرض حال،ص:2)

ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

''ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فرمایا کہ حضور غلام نبی کو مراق ہے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے اور مجھ کو بھی ہے۔''

(سیرت المہدی، ج:1،ص:822 روایت نمبر 969)

مرزا دجال کی یہ خصوصیت ہے کہ جو کمی اس میں ہوتی ہے وہ سچے انبیاء f کے ذمے بھی لگا دیتا ہے مثلاً انبیاء کی وحی میں شیطانی ملاوٹ وغیرہ

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

''ہماری جماعت میں کوئی بیس پچیس بلکہ تیس کے قریب آدمی ایسے ہوں گے جو الہام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مجھے ان کے جنون کا ہی اندیشہ رہتا ہے..... مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں ان کو جنوں نہ ہو جاوے..... زانی، فاسق، فاجر تو ابھی توبہ کر سکتے ہیں مگر ایسے لوگ کبھی توبہ نہیں کرتے کیونکہ وہ اپنے آپ کو کچھ سمجھ لیتے ہیں اور ایسی باتوں سے اکڑ باز ہو جاتے ہیں۔''

(ملفوظات، ج:5،ص:347-348۔مورخہ 22 اکتوبر 1907ء)

مراق کا واقعاتی ثبوت

1۔ مرزا نے براہین احمدیہ میں صفحہ 146 تا 562 میں 522 صفحوں پر حاشیہ اور حاشیہ در حاشیہ لکھا۔ (روحانی خزائن، ج:1، ص:150 تا 672)

اتنا طویل حاشیہ لکھنے کی بجائے سلیم العقل آدمی علیٰحدہ کتاب لکھتا ہے۔

2۔ کتاب البریہ میں صفحہ 136 تا 262۔ (روحانی خزائن، ج:13، ص:154 تا 280) میں 127 صفحات پر حاشیہ لکھا۔

3۔ مرزا کی نبوت کا سب سے پہلے اعلان کرنے والے عبدالکریم سیالکوٹی نے مرزا کے بارے میں ایک کتاب سیرت مسیح موعود کے نام سے لکھی۔ سیرت المہدی ج:1 میں روایت نمبر 181 صفحہ نمبر 192 پر مرزا کے بیٹے بشیر احمد نے اس کتاب کی تعریف کی ہے۔ وہ جولائی 1900ء میں چھپی۔ اس کتاب میں نادان دوست بزعم خود تعریف میں لکھتا ہے۔

> ''مجھے یاد ہے حضرت لکھ رہے تھے۔ ایک خادمہ کھانا لائی اور حضرت کے سامنے رکھا اور عرض کیا کھانا حاضر ہے۔ فرمایا خوب کیا مجھے بھوک لگ رہی تھی اور میں آواز دینے کو تھا۔ وہ چلی گئی اور آپ پھر لکھنے میں مصروف ہو گئے۔ اتنے میں کتا آیا اور بڑی فراغت سے سامنے بیٹھ کر کھایا اور برتنوں کو بھی خوب صاف کیا اور بڑے سکون اور وقار سے چل دیا..... عرض ایک عرصہ کے بعد ہاں ظہر کی اذان ہوئی تو آپ کو پھر کھانا یاد آیا۔ آواز دی خادمہ دوڑی چلی آئی اور عرض کیا میں تو مدت ہوئی کھانا آپ کے آگے رکھ کر آپ کو اطلاع کر آئی تھی۔ اس پر آپ نے مسکرا کر فرمایا، اچھا تو اب شام کو ہی کھائیں گے۔ (ص:30)

4۔ مرزا نے پادری عمادالدین سمیت 14 مرتدوں پر گن کر 1,000 مرتبہ چار صفحوں پر لعنت لکھی۔

(نورالحق حصہ اوّل، ص:118 تا 122۔ روحانی خزائن، ج:8، ص:158 تا 162)

مرزا کی یہ وہ حرکت ہے جس سے مرزا کی نفسیات کا تجزیہ ہوسکتا ہے۔اس سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ لکھنے والے کی طبیعت میں گھٹیا پن ہے۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ظرف عالی نہیں ہے اور اس کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شخص دماغی توازن کھو بیٹھا ہے.....مرزا کی اس حرکت سے دشمن کو تکلیف تو کیا پہنچے گی البتہ وہ ان کی اس خفیف الحرکتی پر الٹا ہنسے گا کہ عجب مسخرے سے پالا پڑا ہے کہ جس کو گالی دینا بھی نہیں آتا۔گالی میں اتنی جان تو ہو کہ اس کو ہزار مرتبہ دہرانا نہ پڑے۔

(مولانا محمد حنیف ندوی m ،قادیانیت نئے زاویوں سے،ص:172-173)

5۔ مرزا کے تضادات بھی اس کے مراق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔تفصیل آگے آئے گی۔

6۔ مرزا الٹے سیدھے جوتے کی پہچان نہیں کرسکتا تھا۔اس کا بیٹا بشیر احمد،جس کو مرزا نے قمر الانبیاء کا لقب دیا تھا،لکھتا ہے:

''ایک دفعہ کوئی شخص آپ کیلئے گرگابی لے آیا۔اپ نے پہن لی مگر اس کے الٹے سیدھے پاؤں کا آپ کو پتہ نہیں لگتا تھا کئی دفعہ الٹی پہن لیتے اور پھر تکلیف ہوتی تھی.....والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ اس نے آپ کی سہولت کے واسطے الٹے سیدھے پاؤں کی شناخت کیلئے نشان لگا دیئے تھے مگر اس کے باوجود آپ الٹا سیدھا پہن لیتے تھے۔''

(سیرت المہدی،ج:1،ص:60 روایت نمبر83)

کھانا کھاتے ہوئے پتہ نہیں چلتا تھا کہ کیا کھا رہے ہیں۔اور کہا:

''ہمیں تو اس وقت پتہ لگتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں کہ جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آجاتا ہے۔''

(سیرت المہدی،ج:1،ص:344 روایت نمبر378)

8۔ مرزا کے بیٹے بشیر الدین محمود نے جب کہ وہ چار برس کا تھا،مرزا کے سامنے مرزا کے مسوّدات جلا دیئے،دوسرے بچوں کے ساتھ مل کر خوش ہوتا اور تالیاں بجاتا رہا مگر مرزا کو پتہ نہ چلا۔ حالانکہ وہ سامنے بیٹھا لکھ رہا تھا۔ جب بعد میں مسودات

ڈھونڈے تو نہ ملے۔تب بچوں نے بتایا کہ میاں صاحب نے کاغذ جلا دیئے۔''
(ملفوظات، ج:1،ص:307 مورخہ 6 جنوری 1900ء)

انبیاء خبیث امراض سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔

''انبیاء اور اللہ تعالیٰ کے مامور خبیث اور ذلیل بیماریوں سے محفوظ رکھے جاتے ہیں مثلاً آتشک ہو، جذام ہو یا اور کوئی ایسی ذلیل مرض۔ یہ بیماریاں خبیث لوگوں کو ہی ہوتی ہیں۔ **الخبیثٰت للخبیثین** (سورہ نور:27: 24)

(ملفوظات، ج:1،ص:397 مورخہ 3 نومبر 1900ء)

خود مرزا نے اربعین نمبر:3،ص:30، روحانی خزائن، ج:17،ص:419 کے حاشیہ پر جنون (مراق) کو خبیث مرض شمار کیا ہے۔

دیکھئے مرزا نے اپنی نبوت کا خود ہی فیصلہ کر دیا کہ وہ نبی نہیں تھا۔اگر نبی ہوتا تو (بہ اقرار خود) پاگل نہ ہوتا۔نیز یہ کہ پاگل پن بری بیماری ہے۔چونکہ مرزا کے بقول ایسا مرض صرف خبیث آدمی کو ہوتا ہے لہٰذا وہ اپنے اقرار سے خبیث ٹھہرا۔ یہ پاکٹ بک ،ص:673 مولفہ خادم گجراتی میں بھی اس کو خبیث مرض شمار کیا ہے۔

مرزا کے وکیل کی بے بسی

پاکٹ بک کے مصنف ملک خادم گجراتی نے 751 صفحات میں مرزا کی صفائی کی ہر ممکن کوشش کی۔اس کے طریقہ واردات پر الگ تبصرہ ہوگا۔مگر موقعہ کی مناسبت سے یہاں چند سطور لکھی جارہی ہیں۔

1۔ خادم گجراتی نے مرزا کے 1,000 مرتبہ لعنت لعنت لکھنے پر کوئی تبصرہ نہیں کیا نہ ہی اس کی صفائی پیش کی نہ تاویل کی۔

2۔ اس نے پاکٹ بک کے صفحہ 673 پر لکھا کہ مرزا نے ہرگز نہیں کہا کہ مجھ کو مراق ہے۔ یہ غلط ہے کہ اس کو مراق تھا۔مرزا کو سر درد ضرور تھا جس کا مرزا نے اپنی ہر کتاب میں ذکر کیا ہے مگر ''حضور نے ایک مقام پر بھی اس کا نام مراق نہیں رکھا۔''

اخبار بدر 7 جون 1906ء کا حوالہ معترضین نے دیا ہے۔ وہ حضرت کی تحریر نہیں بلکہ ڈائری ہے اور ڈائری حضرت مسیح موعود کی تحریر بالمقابل اور خلاف ہونے کی صورت میں حجت نہیں۔ پس اگر مراق کے لفظ سے مراد مالیخولیا ہے تو یہ حضرت کی تحریرات کے سراسر خلاف ہے لہٰذا قابل قبول نہیں۔ حضرت نے جب صدہا مرتبہ اسی بیماری کا نام انہی تحریرات میں دوران سر تحریر فرمایا ہے اور ایک جگہ بھی مراق نہیں لکھا تو ڈائری اس کے خلاف پیش نہیں ہوسکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ''ایسا ہی خدا تعالیٰ یہ بھی جانتا تھا کہ اگر کوئی خبیث مرض دامنگیر ہوجائے جیسا کہ جذام اور جنون اور اندھا ہونا اور مرگی تو اس سے یہ لوگ نتیجہ نکالیں گے کہ اس پر غضب الٰہی ہوگیا۔ اس لیے پہلے اس نے مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر یک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کروں گا۔'' (اربعین نمبر:3،ص:30۔ روحانی خزائن، ج:17،ص:419 کا حاشیہ)

خادم گجراتی کی تحریر کا جواب دینے سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ وکیلوں میں بہت اچھے اور نیک لوگ بھی ہوتے ہیں مگر خادم گجراتی جیسوں کیلئے اکبر الہ آبادی m فرما گئے۔

پیدا ہوئے وکیل تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہوگئے

تبصرہ از مؤلف

1۔ مرزا نے ملفوظات، ج:1،ص:565 اور ج:5،ص:33 بر سر محفل اپنے مراق کا اقرار خود اپنی زبان سے کیا۔

2۔ مرزا بشیر احمد، مرزا کا بیٹا بھی سیرت المہدی میں مرزا کو مراق کا اقرار کرتا ہے۔

3۔ چونکہ یہ لوگ خود طبیب تھے اور طبابت کا علم ان کا خاندانی پیشہ تھا، جیسا کہ سیرت المہدی کا حوالہ گزر چکا ہے تو یہ بہانہ بھی نہیں بن سکتا کہ مرزا قادیانی یا اس کے بیٹے کو مراق کی پہچان نہ تھی۔

4۔ خادم گجراتی نے کہا کہ ڈائری حجت نہیں جبکہ پاکٹ بک کے صفحہ 740 پر ڈائری کو حجت مانا ہے۔اور جس اعتراض کا جواب خادم گجراتی کو نہیں آتا اس پر لکھ دیتا ہے کہ ڈائری قابل قبول نہیں مثلاً پاکٹ بک کا صفحہ 505 ملاحظہ ہو۔

قادیانی گروپ کا جب لاہوری گروپ سے مناظرہ ہوا تو شرائط مناظرہ میں قادیانی گروپ نے لکھ کر دیا کہ مرزا کی تحریرات، تقاریر و ڈائریاں بدیں معنیٰ ایک ہی درجہ رکھتی ہیں اور یہ ہر سہ ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں۔

(مباحثہ راولپنڈی، ج:،ص:۔شرط نمبر 27 ب(1))

امراض مرزا

پوری تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو قادیانی مذہب، از الیاس برنی، ص:130 تا 157)

مراق کے علاوہ مرزا قادیانی کو مندرجہ ذیل بیماریاں بھی لاحق تھیں۔

1۔ ہسٹیریا (حوالہ گزر چکا ہے) 2۔ سردرد

3۔ کثرت پیشاب 4۔ شوگر

5۔ اسہال 6۔ تشنج دل

7۔ نیند کی کمی 8۔ کمزوری حافظہ

9۔ بدہضمی 10۔ نامردی

(مکتوبات، ج:2، ص:20 مکتوب نمبر 10 بنام نوردین، ص:27 مکتوب نمبر 15 بنام نوردین، نزول المسیح، ص:209۔روحانی خزائن، ج:18، ص:587)

پیش گوئیاں

صدق وکذب کا معیار

''بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان (کسوٹی) نہیں ہوسکتا۔''

(آئینہ کمالات اسلام عرف دافع الوساوس ،ص: 288۔روحانی خزائن،ج: 5، ص:288۔مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:138)

''کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔''

(تریاق القلوب ،ص:107۔ ۔ روحانی خزائن،ج:15،ص:382۔آئینہ کمالات اسلام،ص:651۔روحانی خزائن،ج:5،ص:651)

پیش گوئی قبل از وقت ہو

''جو الہام یا خواب ہمارے مقابل پیش کئے جائیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ پیش از وقت دعویٰ کے ساتھ شائع کئے گئے ہوں اور پھر پورے ہوں۔ یوں تو ہر ایک مفتری کہہ سکتا ہے کہ میں نے ایسا خواب دیکھا جو پورا ہوگیا۔'' (ملفوظات،ج:5،ص:433)

بعض خوابیں تو زانیہ،قوم کے کنجر، چوہڑوں کی بھی پوری ہوگئیں۔

(حقیقۃ الوحی،ص:3-66۔روحانی خزائن،ج:22،ص:5-68)

محض سچی خوابوں کا دیکھنا یا بعض سچے الہامات کا مشاہدہ کرنا یہ امر اس کے کسی کمال پر دلیل نہیں ہے۔ (ایضاً،ص:12)

خارق عادت کس کو کہتے ہیں۔

''خارق عادت اسی کو کہتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔''

(حقیقۃ الوحی،ص:196۔۔روحانی خزائن،ج:22،ص:204)

''خارق عادت صرف اسی طور سے سمجھا جائے جو انسانی طاقتیں اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہوں۔''(مکتوبات،ج:2،ص:117)

''کچھ شک نہیں کہ جو امر انسانی طاقتوں سے برتر ہو وہی خارق عادت ہے۔''(مکتوبات،ج:2،ص:118)

مولانا ثناءاللہ امرتسری m کو مخاطب کر کے لکھا کہ''صرف بے ہودہ اور گول بیان پر توجہ نہ ہوگی۔''(نزول المسیح ضمیمہ،ص:16۔روحانی خزائن،ج:19،ص:123حاشیہ)

پیش گوئیوں کا صحیح مفسر

''پیش گوئیوں کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے۔''

(ملفوظات،ج:4،ص:265مورخہ 17اپریل1905ء)

فعلی شہادت

سچے الہام کے ساتھ فعلی شہادت ہوتی ہے۔

(ملفوظات،ج:5،ص:204مورخہ 13اپریل1907ء)

پیش گوئی اس طرح نہ ہو کہ

''مگر وہ پیش گوئیاں اس قسم کی ہی نہیں ہونی چاہئیں جو یسوع نے خود اپنی زندگی میں کی تھیں کہ مرغ بانگ دے گا یا لڑائیاں ہوں گی،قحط پڑیں گے بلکہ ایسی پیش گوئیاں جن میں قیافہ اور فراست کو دخل نہ ہو بلکہ وہ انسانی طاقت اور فراست سے بالاتر ہوں۔''

(ملفوظات،ج:2،ص:148مورخہ 8جنوری1902ء۔نسیم دعوت،ص:20۔روحانی خزائن،ج:19، ص:381۔انجام آتھم،ص:288۔روحانی خزائن،ج:11،ص:288)

مدعی کاذب

''جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔''

(آئینہ کمالات اسلام، ص:322-323۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:322-323)

''کیا یہ سچ نہیں کہ مدعی کاذب کی پیش گوئی پوری نہیں ہوتی۔ یہی قرآن کی تعلیم ہے اور یہی توریت کی۔''

(مکتوبات، ج:1، ص:358 مکتوب نمبر21 بنام شیخ بٹالوی)

کسی کی موت کی پیش گوئی خارق امر نہیں ہے۔

''مولوی صاحب کے اس ذکر کے بعد سید امیر علی شاہ صاحب نے جماعت علی کا ذکر کیا کہ وہ ان کی موت (عبدالکریم سیالکوٹی کی موت) کو اپنی پیش گوئی کی بنا پر ظاہر کرتا ہے۔ اس پر فرمایا: موت فوت سے تو کوئی رہ نہیں سکتا۔ انبیاء پر بھی موت آئی..... اگر پیش گوئیاں اور خوارق یہی ہوتے ہیں تو پھر یزید کی کرامت کا بھی ان کو قائل ہونا پڑے گا۔''

(ملفوظات، ج:4، ص:572 مورخہ 26-11-1905)

ایک آدھ بات پوری ہو جانا

''اگر کسی کی ایک آدھ بات شاذ و نادر پوری ہو جاوے تو اسے نبی نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ فاسق سے فاسق شخص کا خواب بھی بعض اوقات سچا ہو جاتا ہے۔ فاسق تو درکنار ایک کافر کا خواب بھی بعض اوقات ٹھیک نکل آتا ہے۔''

(ملفوظات، ج:5، ص:209 مورخہ 16 اپریل 1907ء)

نبی کی پیش گوئیاں اٹل ہوتی ہیں۔

''اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔

(کشتی نوح عرف تقویۃ الایمان، ص:5۔ روحانی خزائن، ج:19، ص:5)

''سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔''

(شہادت القرآن،ص:79۔روحانی خزائن،ج:6،ص:375-376)

پیش گوئی اس کو کہتے ہیں

حضرت قاضی محمد سلیمان منصور پوری m نے مرزا کے بارے میں پیش گوئی فرمائی۔اس کو پڑھیں اور دیکھیں کہ پیش گوئی اس کو کہتے ہیں۔آپ نے لکھا:''میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حجِ بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔میری پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔''(تائید الاسلام حصہ دوم غایت المرام،ص:116)

اس پیش گوئی میں کوئی اگر،مگر،لیکن،نہیں ہے۔یہ اللہ کے نیک بندوں کی پیش گوئیوں کا نمونہ ہے۔یہ پیش گوئی خدا تعالیٰ نے پوری کی۔

پیش گوئیوں کے معاملہ میں مرزا کا طریقہ واردات

1۔ پیش گوئی کرتے وقت کافی گنجائش رکھ لیتا تھا۔

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں
بات وہ کہئے کہ جس بات کے ہوں سو پہلو
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کیلئے

اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

(i) ''ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9 برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو یا دیر سے۔''(مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:98 اشتہار نمبر 34)

اس میں وقت کے لحاظ سے 9 برس بھی رکھ لئے اور جلد یا دیر سے بھی رکھ لیا تا کہ کوئی جلد اعتراض نہ کر سکے اور 9 برس تک کسی کو بات یاد رہتی ہے؟

(ii) ''اشتہار 8 اپریل 1886ء میں کسی برس یا مہینے کا ذکر نہیں اور نہ اس میں یہ ذکر ہے

کہ نو برس کی معیاد لکھی گئی تھی اب وہ منسوخ ہوگئی ہے۔ ہاں اس اشتہار میں ایک ذوالوجوہ فقرہ درج ہے کہ مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ مگر کیا اسی قدر فقرہ سے ثابت ہوگیا کہ مدت حمل سے ایام باقی ماندہ حمل موجودہ مراد ہیں۔ کوئی اور مدت مراد نہیں .....سو فقرہ مذکورہ بالا یعنی یہ کہ مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ ایک ذوالوجوہ فقرہ ہے جس کی ٹھیک ٹھیک وہی تشریح ہے جو میر عباس علی شاہ صاحب لدھیانوی نے اپنے اشتہار آٹھ جون 1886ء میں کی ہے۔''

(حوالہ ایضاً، ص:109)

اس فقرہ کی تشریح اگر خدا نے چاہا تو پیچھے سے کی جائے گی۔ (ایضاً، ص:112)

(iii) میر عباس لدھیانوی نے مرزا کے دفاع میں جو اشتہار مورخہ 8 جون 1886ء کو شائع کیا اس کا سبب یہ تھا کہ مرزا نے لڑکے کی پیش گوئی تھی مگر مرزا کے گھر لڑکی پیدا ہوئی۔ آریوں نے شور مچا دیا۔ میر عباس نے لکھا کہ ''تیسرا اشتہار جو مرزا کی طرف سے 18 اپریل 1886ء کو جاری ہوا اس کی الہامی عبارت ذوی الوجوہ اور کچھ گول گول ہے اور اس میں کوئی تصریح نہیں کہ وہ کب اور کس تاریخ کو پیدا ہوگا۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:111 کا حاشیہ)

مرزا قادیانی کو خود تو کوئی بات سوجھ نہ رہی تھی۔ میر عباس لدھیانوی کے اس تنکے کا سہارا لے کر بات بنانے کی کوشش کی اور اشتہار پھر سے نکال دیا۔ حالانکہ خود مرزا لکھ چکا تھا کہ ''صرف بے ہودہ اور گول بیان پر توجہ نہ ہوگی۔

(نزول المسیح ضمیمہ، ص:16۔ روحانی خزائن، ج:19، ص:123 کا حاشیہ)

مگر اپنا الہام اگر گول گول ہو تو خیر ہے۔

اس میں لفظ ذوالجوہ سے گنجائش نکال لی۔ دوسری بات یہ کہ حمل مرزا کی بیوی کا اور تشریح میر عباس لدھیانوی کی .....واہ واہ!

الانـــذار کے عنوان سے اشتہار میں پیش گوئی پڑھیے اور سر دھنئے کہ ہر طرح سے

گنجائش رکھ لی:

''خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کو اس شان کا ایک دھکہّ لگے گا۔ وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدائے تعالیٰ اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ بہرحال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور قریب ہو یا بعید ہو۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:634)

(iv) تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے، مگر ضروری نہیں کہ کوئی اور حادثہ اس سے پہلے پیش نہ آوے۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:136 حاشیہ)

مگر یہ ضروری نہیں کہہ کر گنجائش رکھ لی۔

(iv) ''سو آج 12 جنوری 1889ء..... میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہٖ ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کا نام تفاول (شگون) کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔''

(حوالہ ایضاً، ص:161 کا حاشیہ)

اس عبارت میں ہر طرح سے گنجائش رکھ لی تاکہ کوئی پکڑ نہ سکے۔

(v) پیش گوئی میں سے گنجائش کیسے نکالی جاتی تھی اس کی بہترین مثال یہ ہے۔

''منشی محمد اسماعیل صاحب سیالکوٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت صاحب کا بچہ مبارک احمد فوت ہوا تو اس وقت میں اور مولوی محمد علی صاحب (لاہوری) مسجد مبارک کے ساتھ والے کوٹھے پر کھڑے تھے۔ اس وقت اندرون خانہ سے آواز آئی جو دادی کی معلوم ہوتی تھی کہ ''ہائے او میرے

بچیا‘‘ .....اس وقت مولوی محمد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ کام بہت خراب ہوگیا ہے کیونکہ اس لڑکے متعلق حضرت صاحب کی بہت پیش گوئیاں تھیں اور اب لوگ ہمیں دم نہیں لینے دیں گے اور حضرت صاحب کو تو کسی نے پوچھنا نہیں۔لوگوں کا ہمارے ساتھ واسطہ پڑتا ہے۔مولوی صاحب یہ بات کر ہی رہے تھے کہ نیچے مسجد کی طرف سے بلند آواز آئی جو نہ معلوم کس کی تھی کہ تریاق القلوب کا صفحہ چالیس نکال کر دیکھو۔مولوی صاحب یہ آواز سن کر گئے اور تریاق القلوب کا نسخہ لے آئے۔دیکھا تو اس کے چالیسویں صفحہ پر حضرت نے مبارک احمد کے متعلق لکھا ہوا تھا کہ اس کے متعلق جو الہام ہوا ہے اس کا یہ مطلب ہے کہ یا تو یہ لڑکا بہت نیک اور دین میں ترقی کرنے والا ہوگا اور یا بچپن میں فوت ہوجائے گا۔مولوی صاحب نے کہا خیر اب ہاتھ ڈالنے کی گنجائش نکل آئی ہے۔‘‘

(سیرت المہدی، ج:2،ص:151روایت نمبر 1207)

2۔ مرزا کا دوسرا طریقہ واردات تاویل کرنا تھا، چاہے وہ کتنی ہی دور کی کوڑی یا محض تاویل باطل ہو۔وہ ہر پیش گوئی کی تاویل کر لیتا تھا۔مثلاً مرزا نے اپنی کتاب اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح میں صفحہ 51 پر نام لے کر کہا کہ منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ مع مولانا محمد حسین بٹالوی، مرنے سے پہلے مرزا پر ایمان لے آئیں گے۔

(روحانی خزائن، ج:19،ص:163)

جب منشی الٰہی بخش کو طاعون ہوگیا تو مرزا کو اس کے مریدوں نے بتایا اور کہا کہ آپ نے تو اعجاز احمدی میں لکھا کہ وہ مجھ پر ایمان لے آئے گا مگر وہ تو سخت بیمار ہوگیا ہے اور ایمان بھی نہیں لایا، تو مرزا نے کہا ان کو مرنے دو۔خدائی کلام کی تاویل ہوسکتی ہے۔آخر وہ طاعون سے فوت ہوگئے۔(سیرت المہدی، ج:1،ص:808روایت نمبر 944)

مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ مولانا محمد حسین بٹالوی مجھ پر ایمان لے آئیں گے کافی

سال گزر گئے اور یکم اگست 1905ء کو مریدوں سے باتیں کرتے وقت کہا کہ جب تک محمد حسین زندہ ہے ہم اس پیش گوئی کی تاویل نہیں کرتے جو اس کے متعلق ہے کہ آخر وہ رجوع کرے گا۔ (ملفوظات، ج:4، ص:313) ان مثالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کا گزارہ تاویل پر تھا اور مرید ایسے کند ذہن تھے کہ پرکھنے کی صلاحیت سے عاری تھے جو عقل مند تھے وہ ایسی ہیرا پھیریاں دیکھ کر چھوڑ گئے تھے۔

سچ ہے جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔

(نور الحق حصہ اوّل، ص:104۔ روحانی خزائن، ج:8، ج:137)

مرزا پر ایمان لائے بغیر منشی الٰہی بخش کے مرنے کا ذکر مرزا نے تتمہ حقیقۃ الوحی، ص:103۔ روحانی خزائن، ج:22، ج:539 پر بھی کیا ہے۔

3۔ مرزا کی اکثر پیش گوئیاں دوسروں کی موت سے متعلق ہیں حالانکہ ایسی باتوں کو وہ خود پیش گوئی تسلیم نہیں کرتا اور لکھتا ہے کہ موت فوت سے کوئی نہیں رہ سکتا.....اگر پیش گوئیاں اور خوارق یہی ہوتے ہیں تو پھر یزید کی کرامت کا بھی ان کو قائل ہونا پڑے گا۔ (ملفوظات، ج:4، ص:572)

مُردوں کو زندہ کرتے تھے جو وہ تو مر گئے
زندوں کے قتل کو یہ مسیح الزمان بنے

4۔ جب کسی اور طریقہ سے جان نہ چھوٹتی تو مرزا کہہ دیتا کہ ''قبل از وقوع کسی پیش گوئی کے معنے کرنے میں عوام تو ایک طرف بعض اوقات انبیاء بھی اجتہادی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:643-644 کا حاشیہ اشتہار نمبر 267)

یا اس طرح جان چھڑاتا کہ ''یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ یہ عاجز اجتہادی غلطی سے اس خیال میں پڑ گیا کہ غالباً یہ لڑکا مسیح موعود ہوگا.....ایسی غلطیاں اپنے مکاشفات کے سمجھنے میں بعض نبیوں سے بھی ہوتی رہی ہیں۔'' (مکتوبات، ج:2، ص:74)

5۔ منصب نبوت کی توہین کہ پیش گوئی کرنے میں صاحب ڈپٹی کمشنر کی اجازت درکار ہے۔

''آئندہ ہماری طرف سے یہ اصول رہے گا کہ اگر کوئی ایسی انذاری (ڈرانے والی) پیش گوئیوں کیلئے درخواست کرے تو اس کی طرف ہرگز توجہ نہیں کی جائے گی۔ جب تک وہ ایک تحریری حکم اجازت صاحب مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے نہ پیش کرے۔''

(کتاب البریہ اشتہار مورخہ 20 ستمبر 1897ء۔روحانی خزائن، ج:13، ص:10-11)

عدالتی اقرارنامہ

اقرارنامہ مرزا غلام احمد قادیانی بمقدمہ فوجداری اجلاس مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداس پور مرجوعہ 5 جنوری 1899 فیصلہ 25 فروری 1899ء نمبر بستہ قادیان نمبر مقدمہ 1/3 سرکار دولت مدار بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور ملزم۔الزام زیر دفعہ 107 مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

اقرارنامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خدا تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ

1۔ میں ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنیٰ ہوں یا ایسے معنیٰ خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ موردِ عتاب الٰہی ہوگا۔

2۔ میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ موردِ عتاب الٰہی ہے، یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

3۔ میں کسی چیز کو الہام بتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشاء یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص ذلت اٹھائے گا یا موردِ عتاب الٰہی ہوگا۔

4۔ جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے میں تمام اشخاص کو جن پر میرا اثر یا یا اختیار

ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اس طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ 1 تا 3 میں اقرار کیا ہے۔

(بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از برنی m ،ص:549-550)

تصدیق اقرار از مرزا

''سو اگر مسٹر ڈوئی صاحب (ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداس پور) کے روبرو میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں ان کو (مولوی محمد حسین بٹالوی) کافر نہیں کہوں گا تو واقعی میرا یہی مذہب ہے کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا۔ (تریق القلوب، ص:130۔۔روحانی خزائن، ج:15، ص:433)

اقرار نامہ پر لاہوری گروپ کا تبصرہ

''عرض صرف اتنی تھی کہ میاں صاحب جو آپ کو نبی بناتے ہیں تو من جملہ اور اَدِلّہ قاطعہ کے آپ کا یہ اقرار نامہ لکھ کر دینا بھی اس کے قطعاً خلاف ہے کیونکہ نبی مکلّف ہوتا ہے کہ جو کچھ اس پر نازل ہوا سے سب کو سنائے بحکم **یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك۔**''

(اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ 9 جنوری 1918ء)

''تم (قادیانی) اپنے دعویٰ میں راست باز نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ ایک طرف نبی تراش نام رکھ دیا دوسری طرف نتیجہ میں صرف ایک نبی کا لفظ بول کر سراسر نبی کریم a کی ہتک کر رہے ہو۔ پھر کیا وہ پہلے انبیاء بھی ایسے محکوم ہوتے تھے کہ گورنمنٹ کے خوف سے آئندہ کیلئے انذاری پیش گوئیاں موت وغیرہ کے متعلق کرنے سے رک جایا کرتے تھے کہ آئندہ ہم موت کی پیش گوئی کسی کی نہ کیا کریں گے۔ خدا کی گورنمنٹ زبردست ہے یا انسانوں کی۔ پہلے مسیح نے تو سولی (پھانسی) قبول کی مگر کلمہ حق پہنچانے سے انکار نہیں کیا۔ مگر اپنے من گھڑت نبی کے حالات سے تم خود ہی واقف ہو۔ ہمیں

تشریح کرنے کی حاجت نہیں۔''

(لاہوری گروپ کا اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ 10 اکتوبر 1917ء)

یہ دونوں حوالے الیاس برنی m کی کتاب قادیانی مذہب، ص:550-551) سے لئے گئے ہیں۔

اب ہمارا ایک سوال لاہوری گروپ سے ہے کہ اگر تم اس من گھڑت نبی کے حالات سے واقف ہو تو پھر اس سے جان چھڑا کیوں نہیں لیتے۔ کیوں سب کچھ جانتے ہوئے اس سے چمٹے ہوئے ہو۔ کیا تمہارا جنت جانے کا ارادہ نہیں ہے؟

مرزا کی پیش گوئیوں کا جائزہ

خدا سے فیصلہ چاہا

''اگر اے خداوند یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود اور ملعون اور دجّال ہی ہوں۔ جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:452)

اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی کوئی پیش گوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی۔

(کشتی نوح،ص:6۔ روحانی خزائن، ج:19،ص:6)

خدا تعالیٰ نے مرزا کی ہر پیش گوئی غلط ثابت کر دی اور فیصلہ فرما دیا کہ مرزا قادیانی اس کی نظر میں مردود، ملعون اور دجال ہے۔ یہ مرزا کی پہلی دعا ہے جو قبول ہوئی۔ دوسری دعا اس نے ہیضہ سے موت کے متعلق کی تھی، وہ بھی قبول ہوئی۔ خود مرزا نے لکھا کہ مدعی کاذب کی پیش گوئی پوری نہیں ہوتی۔ (مکتوبات، ج:1،ص:358)

آگے بڑھنے سے پہلے حکیم نوردین کا تبصرہ ایسی ہی پیش گوئیوں کے متعلق پڑھ لیں۔

''غیر مقتدر ضعیف ریفارمر ایسے ہی خیالی ٹوٹکوں چٹکلوں سے تو دل لبھایا کرتے ہیں۔'' (فصل الخطاب،ص:245)

کیا برمحل تبصرہ ہے!

1۔محمدی بیگم سے نکاح

یہ لڑکی مرزا قادیانی کے ماموں گاماں بیگ ہوشیار پوری کی پوتی، مرزا کے ماموں زاد بھائی مرزا احمد بیگ کی بیٹی تھی۔ محمدی بیگم کی پھوپھی زاد بہن عزت بی بی مرزا کے بیٹے فضل احمد کی بیوی تھی یعنی مرزا کی بہو محمدی بیگم کے والد احمد بیگ کی بھانجی تھی۔ محمدی بیگم کی ایک پھوپھی مرزا قادیانی کے چچازاد بھائی غلام حسین سے بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ 25 سال سے لاپتہ تھا۔ احمد بیگ نے غلام حسین کی زمین اپنے بیٹے کے نام اپنی ہمشیرہ کی رضامندی سے ہبہ کرانی چاہی۔ چچازاد بھائی کی زمین کا کچھ حصہ مرزا کو بھی ملنا تھا۔ لہٰذا اس کا بیان اور رضامندی بھی ہبہ کیلئے ضروری تھی۔ احمد بیگ نے جب مرزا قادیانی سے اس ہبہ کے سلسلہ میں رابطہ کیا تو اس نے اس کے بدلے میں اس کی لڑکی محمدی بیگم کا رشتہ اپنے لئے مانگ لیا۔ اس وقت مرزا کی عمر تقریباً 60 سال تھی اور محمدی بیگم کی عمر 18-19 سال تھی۔ مرزا دائم المریض شخص تھا۔

نہ چھوڑی تم نے حسرتؔ عشق بازی
تمنا پیر ہو کر بھی جواں ہے

لڑکی کے والدین نے رشتہ دینے سے انکار کر دیا۔ مرزا نے اس بات کو اپنی الہامی پیش گوئی بنا کر ایسا مشہور کیا کہ بقول مرزا کے دس لاکھ آدمی اس پیش گوئی پر اطلاع رکھتا تھا۔ اس پیش گوئی کو مرزا نے اپنے صدق و کذب کا معیار بتایا تھا۔ اس محمدی بیگم کے ایک پھوپھا مرزا علی شیر بیگ کی بہن حرمت بی بی مرزا کی پہلی بیوی تھی۔ (قادیانی مذہب، ص:141-452)

رشتہ نہ ملنے پر مرزا نے اپنی پہلی بیوی کو طلاق دے دی اور بیٹے سے بھی طلاق دینے کو کہا۔ نہ ماننے پر اس کو عاق کر دیا اور اس کا جنازہ نہ پڑھا۔

(مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:186-187)

اس پیش گوئی کے خاص خاص مراحل پیش خدمت ہیں۔ جبکہ تفصیل کے لئے احتساب قادیانیت، ج:14 میں کتاب منکوحہ آسمانی مولفہ جناب ابوعبیدہ نظام الدین m

بی۔ اے ،ص:363 تا 392 اور قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ مولفہ جناب پروفیسر الیاس برنی m ،ص:452 تا 487 آٹھویں فصل بہ عنوان تعلقات ملاحظہ ہو۔

اس تمہید سے مرزا کی نفسیات اور اخلاق بھی آپ پر خوب واضح ہو گئے ہوں گے۔

محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں اقوالِ مرزا

خدا سے فیصلہ کی درخواست

1۔ میں بالآخر دعا کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر وعلیم اگر .....احمد بیگ کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے ہیں تو ان کو اسی طور سے ظاہر فرما جو خلق اللہ پر حجت ہو۔ اور کور باطن حاسدوں کا منہ بند ہو جائے اور اگر اے خداوند یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود وملعون اور دجال ہی ہوں۔ جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:452)

2۔معیار صدق وکذب

''میں اس خبر کو (محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی) اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں۔ اور میں نے جو کچھ کہا ہے، خدا سے خبر پا کر کہا ہے۔''

(ترجمہ۔ انجام آتھم،ص:223۔ روحانی خزائن، ج:11،ص:223)

اگر معیاد گزر جائے اور سچائی ظاہر نہ ہو تو میرے گلے میں رسی اور پاؤں میں زنجیر ڈالنا اور مجھے ایسی سزا دینا جو تمام دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو۔''

(آئینہ کمالات اسلام،ص:574۔ روحانی خزائن، ج:5،ص:574)

3۔مخالف کے سامنے دعویٰ

''جن پیش گوئیوں کو مخالف کے سامنے دعویٰ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے وہ ایک خاص قسم کی روشنی اور ہدایت اپنے اوپر رکھتی ہیں اور ملہم لوگ حضرت احدیت سے خاص طور پر توجہ کر کے ان کا زیادہ تر انکشاف کرا لیتے ہیں۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل،ص:209۔ روحانی خزائن، ج:3،ص:309)

4۔نکاح آسمانی

''اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچی ہے کہہ ہاں مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے نہیں روک سکتے۔ ہم نے خود اس سے تیرا عقدہ باندھ دیا ہے میری باتوں کو ئی بدل نہیں سکتا۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:247)

جب قسم کھا کر کلام کیا جائے تو پھر نہ اس کی تاویل ہوتی ہے اور نہ استثناء ہوتا ہے بلکہ اس کو ظاہر پر محمول کیا جاوے ورنہ قسم سے فائدہ ہی کیا۔''

(حمامۃ البشریٰ، حاشیہ،ص:14/26۔روحانی خزائن، ج:7،ص:192)

بقول مرزا، خدا نے اس کی شادی محمدی بیگم سے کر دی تھی پھر بھی ساری زندگی اس کے لئے ترستا رہا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ مرزا نے اسے خواب میں ننگی دیکھا اور اسی رات والدہ محمود نے خواب میں دیکھا کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح ہو گیا ہے اور حق مہر ایک ہزار روپیہ مقرر ہوا۔(مجموعہ الہامات مرزا بنام تذکرہ،ص:160)

اس کو کہتے ہیں چھچھڑوں کے خواب!

5۔آئے گی، آئے گی، آئے گی

''خدا تعالیٰ کی طرف سے یہی مقدر اور قرار یافتہ ہے کہ وہ لڑکی اس عاجز کے نکاح میں آئے گی۔خواہ باکرہ ہونے کی حالت میں آجائے اور یا خدا تعالیٰ بیوہ کر کے اس کو میری طرف لے آوے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:186)

''آخر وہ تیرے نکاح میں آئے گی۔''(حوالہ ایضاً،ص:397)

6۔تقدیر مبرم

''لیکن نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا یہ تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔'' (حوالہ ایضاً،ص:399)

''میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی (موت) تقدیر مبرم ہے۔اس کا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی۔''

(انجام آتھم،ص:31 کا حاشیہ۔روحانی خزائن،ج:11،ص:31)

اصلی پیش گوئی اپنے حال پر قائم ہے اور کوئی آدمی حیلہ یا مکر سے اسے روک نہیں سکتا اور یہ پیش گوئی خدائے بزرگ کی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔''(حوالہ ایضاً،ص:223)

تقدیر مبرم کس کو کہتے ہیں؟

(1) جوٹل نہیں سکتی جیسا کہ نمبر 6 کے تحت پہلا ہی فقرہ ہے

(2) مرزا نے منشی رستم علی کے بیٹے کی وفات پر لکھا:''بہت دعا کی گئی مگر تقدیر مبرم تھی۔ (مکتوبات نمبر 2،ص:466۔مکتوب نمبر 10)

(3) اسی رستم علی کے نام ایک اور خط میں مرزا نے لکھا:''اگر قضا مبرم نہیں تو مخلصانہ دعا کا اثر ظہور پذیر ہوگا۔'' (مکتوبات نمبر 2،ص:533 مکتوب نمبر 112)

7۔خبیث مفتری

''یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری خبر پوری نہ ہوئی (یعنی مرزا سلطان محمد وفات پا کر محمدی بیگ کو میرے لئے بیوہ نہ کر گیا۔ناقل) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔''

اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں۔یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتی۔''

(انجام آتھم،ص:338۔روحانی خزائن،ج:11،ص:338)

رشوت یا انعام کا وعدہ

مرزا نے محمدی بیگم کے حقیقی ماموں مرزا امام الدین کو رشتہ کرانے کے عوض (رشوت) انعام دینے کا بھی وعدہ کیا تھا۔مرزا کے بیٹے بشیر احمد ایم اے نے لکھا کہ مرزا نے

بھی اس شخص کو روپیہ دینے میں بعض حکیمانہ احتیاطیں ملحوظ رکھیں ہوئی تھیں۔

(سیرت المہدی، ج:1،ص:177 روایت نمبر 179 سے مختصراً)

مرزا نے محمدی بیگم کے بھائی کو پولیس میں بھرتی کرانے اور عہدہ دلانے کا لالچ دیا۔اس کا رشتہ بہت امیر مرزائی کے گھر کرانے کا لالچ دیا۔

(مکتوب مرزا 20 فروری 1888ء بحوالہ قادیانی مذہب،ص:456)

مرزا نے لڑکی کے باپ احمد بیگ کو 1304ھ میں خط لکھا جس میں اس کو لالچ دیا کہ مرزا محمدی بیگم سے نکاح کے بعد کل جائیداد کا 1/3 اس کے نام کردے گا۔اس خط میں خود کو صادق اور امین کہا۔

(آئینہ کمالات اسلام،ص:573-574۔۔روحانی خزائن،ج:5،ص:573-574)

مرزا نے احمد بیگ کو ایک اور خط 17 جولائی 1892ء کو لکھا اور کہا کہ اس پیش گوئی کو پورا کرنے میں مرزا کی مدد کرے یعنی اپنی لڑکی کا نکاح مرزا کے ساتھ کردے۔کیونکہ دس لاکھ سے زیادہ آدمیوں کو یہ پیش گوئی معلوم ہوچکی ہے۔(قادیانی مذہب،ص:459-460)

مرزا نے اپنے سالے اور احمد بیگ کے بہنوئی مرزا علی شیر بیگ کو خط لکھا جس میں محمد بیگم سے نکاح میں اپنا اثر ورسوخ استعمال کرنے کی اپیل کی بصورت دیگر اس کی بہن جو مرزا کی بیوی تھی اور اس کی بیٹی، جو مرزا کی بہو تھی، دونوں کو طلاق دینے کی دھمکی دی۔مرزا علی شیر مرزا قادیانی کا سمدھی بھی تھا۔ساتھ ہی لکھ دیا کہ اگر میرا بیٹا تیری بیٹی کو طلاق نہیں دے گا تو میں اس کو عاق کردوں گا۔یہ خط 2 مئی 1891ء کو لکھا

(بحوالہ، قادیانی مذہب،ص:460 تا462)

پھر خط مورخہ 4 مئی 1891ء میں مرزا علی شیر کی بیوی کے نام خط لکھا جس میں اس کی بیٹی کو طلاق کی دھمکی دی۔بہو سے بھی اس خط کے ساتھ اپیل لکھوا کر بھجوائی۔

(قادیانی مذہب،ص:463 تا465)

مرزا نے بعد میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی۔بہو اور بیٹے کو گھر سے نکال دیا۔پہلی بیوی کے دو بیٹوں کو عاق کردیا تھا اور بیٹے کا جنازہ تک نہ پڑھا۔(ایضاً،ص:470 تا472)

کتوں سے بدتر

آپ نے دیکھا کہ مرزا نے اپنی خود ساختہ پیش گوئی کو پورا کرنے کیلئے کس طرح رشوت، انعام، لالچ، دھمکی، ظلم سے کام لیا۔ اب ذرا اسی کا مقرر کردہ معیار پڑھئے اور فیصلہ کیجئے کہ مرزا بقول خود کیا تھا۔

''ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیش گوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کیلئے کوشش کرے اور کراوے۔''

(سراج منیر، ص:25۔ روحانی خزائن، ج:12، ص:27)

اس خاتون کا نکاح مرزا سلطان محمد نائب صوبیدار سے ہوگیا۔ اس کا خاوند مرزا کی پیش گوئی کے برعکس مرزا کی موت کے کئی برس بعد تک زندہ رہا۔ اس کی اولاد بھی ہوئی۔ محمدی بیگم مسلمان رہ کر 19 نومبر 1966ء کو لاہور میں فوت ہوئی اور اس کا شوہر سلطان محمد 1949ء میں فوت ہوا اور مرزا اپنے دل میں اس سے نکاح کی حسرت لئے اکال چلانا کر گیا یعنی راہیٔ ملک عدم ہوگیا۔

حکیم نورالدین کی تاویل باطل

جب مرزا اپنے دل میں اس نکاح کی حسرت لئے، منہ مانگے عذاب ہیضہ کی وجہ سے مورخہ 26 مئی 1908ء کو اس دنیا سے رخصت ہوگیا تو حکیم نوردین نے خلیفہ قادیانی بننے کے فوراً بعد یہ تاویل گھڑی۔

''جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہوسکتے ہیں۔ تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس کی لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہوسکتی۔''

.....پس اگر یہ لڑکی (محمدی بیگم) حضرت کے نکاح میں نہ آئی تو پرواہ نہیں۔ اس کی لڑکی یا لڑکی در لڑکی اگر حضرت کے لڑکے یا لڑکے در لڑکے کے نکاح میں آ گئی تو بھی پیش گوئی

پوری ہوجائے گی۔''

(حکیم نورالدین کا مضمون وفات مسیح موعود مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، ماہ جون جولائی 1908ء، ص:279 بحوالہ قادیانی مذہب،ص:477-478)احتساب قادیانیت،ج:14،ص:386)

اس تاویل کی رو سے دنیا میں کوئی شخص جھوٹا ہونہیں سکتا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نور دین مرزا کی پیش گوئی کا مذاق اڑا رہا ہے۔

محمد علی لاہوری کا تبصرہ

''یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نکاح نہیں ہوا۔''

(لاہوری جماعت کا اخبار پیغام صلح مورخہ 16 جنوری 1921ء)(بحوالہ قادیانی مذہب،ص:478)

مرزا کا اعتراف شکست

''یہ آتھم یا احمد بیگ والی پیش گوئیوں پر تو اعتراض کرتے ہیں مگر دوسری پیش گوئیوں اور نشانیوں کا ذکر تک نہیں کرتے۔یہ کیسی بے انصافی ہے۔''

(ملفوظات،ج:5،ص:212 مورخہ 21 اپریل 1907ء)

کسی معترض کا خط احسن امروہی کو آیا تھا جس میں اس نے مرزا احمد بیگ والی پیش گوئی پر اعتراض کیا تھا۔حکیم نوردین نے بوقت سیر مرزا سے اس کا تذکرہ کیا تو مرزا نے یہ کہہ کر جان چھڑائی:

''ایک ایسے امر کو جو متشابہات میں سے ہوتا ہے بوجہ اپنی کم فہمی اور کم عقلی کے اس کی حقیقت کو نہ سمجھنے کے باعث اعتراض کرنے بیٹھ جاتے ہیں۔''

(ملفوظات،ج:5،ص:522 مورخہ 11 اپریل 1908)

یہ اعتراف شکست مرزا نے اپنی موت سے ڈیڑھ ماہ پہلے کیا۔آپ انصاف کریں کہ نکاح کی پیش گوئی جس طرح واضح طور پر مرزا نے بار بار کی،اس میں متشابہات والی کون سی بات ہے۔اگر متشابہات اسی طرح کی ہوتی ہیں تو محکمات کن کو کہیں گے؟

مرزا نے لکھا:

''واقعات جس امر کی تفسیر کریں وہی ٹھیک ہوا کرتی ہے۔''

(ملفوظات، ج:3،ص:191)

لہٰذا واقعات نے ثابت کر دیا کہ مرزا کی پیش گوئیاں جھوٹی ثابت ہوئیں۔

1۔لالہ ملاوامَل آریا کی گواہی

مرزا قادیانی نے قادیان کے ہندوؤں کو بھی اپنی پیش گوئیاں پورا ہونے اور آسمانی نشانات کا گواہ لکھا ہے جن میں لاملاوامل آریہ بھی شامل ہے۔

(قادیان کے آریہ اور ہم،ص:1۔روحانی خزائن، ج:20،ص:419)

جناب متین خالد صاحب کی کتاب ''ہم نے قادیان اور ربوہ میں کیا دیکھا'' میں مولانا عنایت اللہ چشتی کا مضمون بھی شامل ہے مولانا فرماتے ہیں کہ میں نے لالہ ملاوامَل سے خود ملاقات کر کے مرزا کے نشانات کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا میں نے مرزا کا کوئی نشان آسمانی نہیں دیکھا اور اگر کچھ دیکھا ہوتا تو میں مرزائی نہ ہو جاتا؟

(مذکورہ کتاب کا ص:70)

2۔آتھم کی موت کی پیش گوئی

جب مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو عیسائیوں سے بھی مناظرے ہوئے، اشتہار بازی ہوئی۔گالی گلوچ تو کوئی بات ہی نہ تھی، فوجداری مقدمات تک نوبت پہنچی۔ان تمام معرکوں میں سب سے زیادہ مشہور عبداللہ آتھم عیسائی کا قصہ ہے۔ پہلے تو مرزا نے اس سے مناظرہ کیا جو 22 مئی 1893ء سے 5 جون 1893ء یعنی پندرہ دن تک امرتسر میں ہوا۔ یہ مناظرہ جنگِ مقدس کے نام سے شائع ہوا اور اب خزائن، ج:6 میں صفحہ 83 تا 293 شامل ہے۔

اس مناظرہ کے آخری دن مرزا نے آتھم کی موت کی پیش گوئی ان الفاظ میں کی:

''آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے

ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے۔ وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک لے کر یعنی 15 ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچ خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔''

اس کے بعد مرزا نے لکھا

''میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کو تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسّہ ڈال دیا جاوے مجھ کو پھانسی دیا جاوے، ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔''

(جنگِ مقدس، ص:209 تا211۔ روحانی خزائن، ج:6، ص:291 تا293)

بعد میں مرزا نے عبداللہ آتھم کا نام لے کر یہی پیش گوئی دھرائی۔

''ان میں سے ایک یہ ہے کہ جو میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ جب ایک نصرانی آدمی نے جس کا نام عبداللہ آتھم ہے، مجھ سے مجادلہ کیا..... پس میرے رب نے میری دعا کے بعد اس کی موت کی مجھ کو بشارت دی کہ بحث

ختم کے دن سے 15 ماہ کے عرصہ تک مر جائے گا۔''

(ترجمہ۔کرامات الصادقین آخری صفحہ۔روحانی خزائن، ج:7،ص:163)

یہ پیش گوئی 5 جون 1893ء کو ہوئی اور اس کی مدت 15 ماہ مورخہ 6 ستمبر 1894ء کو پوری ہوئی۔لیکن آتھم نہیں مرا جس پر عیسائیوں نے بہت خوشیاں منائیں اور آتھم کئی سال بعد مورخہ 27 جولائی 1896ء کو بمقام فیروز پور اپنی موت مرا یعنی 22 ماہ 20 روز بعد (انجام آتھم،ص:1) لیکن اس فرق کو مرزا فرق ہی نہیں سمجھتا۔

(حقیقۃ الوحی،ص:185۔روحانی خزائن، ج:22،ص:193 کا حاشیہ)

اس پیش گوئی کے جھوٹا نکلنے پر مرزا قادیانی کو بذریعہ اشتہارات خوب ذلیل کیا گیا۔حتیٰ کہ کئی مرزائی عیسائی ہو گئے اُن میں مرزا کے اپنے رشتہ دار بھی تھے،جس کا اقرار مرزا کو بھی ہے۔ (انوارالاسلام،ص:27۔حاشیہ۔روحانی خزائن، ج:9،ص:28)

اس پیش گوئی کو پورا کرنے کے لئے حکیم نوردین کی بیوی کے کہنے کے مطابق ماش یا چنے کے دانے لے کر ان پر سورہ فیل پڑھ کر ایک کنویں میں ڈالی گئی۔

(سیرت المہدی، ج:1،ص:289-290، روایت نمبر 312)

مرزا نے خود اور اس کے بیٹے بشیر احمد نے سیرت المہدی میں یہی بہانہ بنایا کہ آتھم ڈر گیا تھا اور رجوع الی الحق کر لیا تھا لہٰذا نہ مرا مثلاً

(کشتی نوح،ص:6۔روحانی خزائن، ج:19،ص:6۔سیرت المہدی، ج:1،ص:170 روایت نمبر 175)

اگر اس نے عین جلسہ میں رجوع کر لیا تھا جیسا کہ روحانی خزائن، ج:19،ص:6 پر لکھا ہے تو پھر آخری دن پیش گوئی کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ اور پندرہ ماہ تک ڈھنڈوراہ پیٹنے کی کیا حاجت تھی؟

رجوع کرنے کے سلسلہ میں آتھم کا بیان یہ ہے کہ اب مرزا صاحب کہتے ہیں کہ آتھم نے اپنے دل میں چونکہ اسلام قبول کر لیا اس لیے نہیں مرا۔خیر انکو اختیار ہے جو چاہیں تاویل کریں کوئی کس کو روک سکتا ہے۔میں دل سے اور ظاہراً پہلے بھی عیسائی تھا اور اب بھی عیسائی ہوں اور خدا کا شکر کرتا ہوں۔

(آتھم کا خط جو اخبار وفادار لاہور میں ستمبر 1894ء میں شائع ہوا بحوالہ قادیانی مذہب،ص:396-397)

پیش گوئی پورا ہونے میعاد کے آخری دن یعنی 5 ستمبر 1894ء کو قادیان میں کیا سرگرمیاں تھیں وہ ملاحظہ کریں اور فیصلہ کریں کہ کیا مرزا کو واقعی یقین تھا کہ آتھم نے مباحثہ کے آخری دن یعنی 15 ماہ پہلے ہی رجوع الی الحق کرلیا تھا۔

''آتھم کی پیش گوئی کا آخری دن آ گیا۔ اور جماعت میں لوگوں کے چہرے پژمردہ ہیں اور دل سخت منقبض ہیں۔ بعض لوگ (مرزائی) ناواقفی کے باعث مخالفین سے اس کی موت پر شرطیں لگا چکے ہیں۔ ہر طرف اداسی اور مایوسی کے آثار ظاہر ہیں۔ لوگ نمازوں میں چیخ چیخ کر رو رہے ہیں کہ اے خداوند ہمیں رسوا مت کریو۔ غرض ایسا کہرام مچ رہا ہے کہ غیروں کے رنگ بھی فق ہو رہے ہیں۔''

(سیرۃ مسیح موعود، ص:7 مولفہ شیخ یعقوب علی عرفانی قادیانی بحوالہ قادیانی مذہب، ص:395)

''5 ستمبر 1894ء کو جس دن عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کے پور ہونے کا انتظار تھا آپ (یعنی ماسٹر قادر بخش) قادیان میں تھے کہ آج سورج غروب نہیں ہوگا کہ آتھم مرجائے گا۔ مگر جب سورج غروب ہوگیا تو لوگوں کے دل ڈولنے لگے۔

(رحیم بخش ایم اے ولد ماسٹر قادر بخش کا مضمون مندرجہ ذیل اخبار الحکم قادیان مورخہ 7 ستمبر 1923ء بحوالہ قادیانی مذہب، ص:395-396)

اس دور کے لوگوں نے کیا سمجھا آپ اس کا اندازہ محمد علی خاں آف مالیر کوٹلہ کے خط سے لگائیں جو اس نے حکیم نور دین کو لکھا تھا۔ اس نے لکھا ''اب کیا یہ پیش گوئی آپ کی تشریح کے مطابق پوری ہوگئی۔ نہیں، ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح وسالم موجود ہے اور اس کو بہ سزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا..... میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔ دوسرے اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیش گوئی سمجھنے میں غلطی ہو۔ لڑکے کی پیش گوئی میں تَفَاؤُل کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا۔ وہ مرگیا۔ تو اس وقت بھی غلطی ہوئی۔ اب اس معرکہ کی پیش گوئی کے اصل مفہوم کے سمجھنے میں تو غضب

ڈھادیا.....راقم محمد علی خاں از مالیر کوٹلہ

(خط مندرجہ کتاب آئینہ حق نما، ص:100-101 مولفہ یعقوب علی عرفانی قادیانی بحوالہ قادیانی مذہب، ص:397-398)

مرزا کا اعتراف شکست

''یہ آتھم یا احمد بیگ والی پیش گوئیوں پر تو اعتراض کرتے ہیں مگر دوسری پیش گوئیوں اور نشانیوں کا ذکر تک نہیں کرتے۔ یہ کیسی بے انصافی ہے۔''

(ملفوظات، ج:5، ص:212 مورخہ 21 اپریل 1907ء)

جب مرزا نے یہ اعتراف کیا اس وقت تک آتھم کو مرے ہوئے 11 سال ہو چکے تھے۔

ہر چہ خواہی کن

مرزا کا بیٹا بشیر احمد ایم اے لکھتا ہے کہ

''جس وقت آتھم کے متعلق یہ مشہور ہوا کہ وہ میعاد کے اندر فوت نہیں ہوا تو حضور علیہ السلام نے حکم دیا کہ دیہات میں روٹیاں پکوا کر تقسیم کرا ور کیونکہ یہ روٹیاں فتح اسلام کی روٹیاں ہیں۔''

(سیرت المہدی، ج:1، ص:818 روایت 961)

اس پیش گوئی کے حالات وواقعات آپ پڑھ چکے ہیں۔ مرزا کا یہ رویہ دیکھ کر آپ کے منہ سے یقیناً ہی نکلے گا کہ

بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

ترجمہ: ''بے حیا بن جا پھر جو چاہے کر''

3۔ بٹالوی مجھ پر ایمان لے آئے گا۔

مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ اس کا سب سے بڑا دشمن مولانا محمد حسین بٹالوی m مرنے سے پہلے اس پر ایمان لے آئے گا۔ مگر اس کی یہ حسرت دل ہی میں رہ گئی اور مولانا بٹالوی قادیانی نہ ہوئے۔ مرزا کی یہ پیش گوئی مندرجہ ذیل کتابوں میں ہے۔

(i)ضمیمہ نزول مسیح،ص:50-51۔روحانی خزائن،ج:19،ص:162-163

(ii)ملفوظات،ج:2،ص:249-524-641-551

(iii)تذکرہ،ص:191-192-247-248-607

(iv)ملفوظات،ج:4،ص:313پرلکھا:

''جب تک وہ (یعنی محمد حسین بٹالوی) زندہ ہے ہم اس پیش گوئی کی کوئی تاویل نہیں کرتے جواس کے متعلق ہے کہ وہ آخر رجوع کرے گا.....اس میں دوسرے مولویوں کی نسبت ایک بات تو ہے وہ یہ کہ کسی بات کو مان لے تو دلیری کے ساتھ اس کا اعلان کرسکتا ہے۔''

(v)حجۃ الاسلام،ص:19۔۔روحانی خزائن،ج:6،ص:59

(vi)سراج منیر،ص:78۔روحانی خزائن،ج:12،ص:80

(vii)استفتاء،ص:22 حاشیہ۔روحانی خزائن،ج:12،ص:130

(viii)ملفوظات،ج:3،ص:303-304

(ix)ملفوظات،ج:4،ص:361

(x)ملفوظات،ج:5،ص:133-134

(xi)مکتوبات،ج:1،ص:367 مکتوب نمبر24

(xii)اس میں کیا شک ہے۔زور کے ساتھ دعویٰ کیا گیا ہے کہ وہ رجوع کرے گا۔

(ملفوظات،ج:2،ص:641)

محمدی بیگم کی طرح مولانا بٹالوی کو بھی مرزا ساری زندگی بھول نہ سکا۔اور خواب میں ان سے برہنہ حالت میں بغل گیر ہوا'' (تذکرہ،ص:224) جیسے محمدی بیگم کو خواب میں ننگی دیکھا۔(تذکرہ،ص:160)

4۔ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں (تذکرہ،ص:503)

مدینہ میں دفن ہونا خواب میں دکھلایا گیا (تذکرہ،ص:147)

سب کو معلوم ہے کہ مرزا کی موت لاہور میں ہوئی اور قادیان میں دفن ہوا۔

5۔ میری عمر 95 سال ہوگی۔ (تذکرہ، ص:414)

80 سال کی عمر سے پہلے نہیں مروں گا۔ (ملفوظات، ج:3، ص:411)

ہم تیری عمر زیادہ کریں گے۔ (تذکرہ، ص:574)

مرزا نے لکھا کہ اس کی پیدائش 1839ء یا 1840 میں سکھوں کے آخری وقت ہوئی اور 1857ء میں عمر 16 یا 17 برس تھی اور ابھی داڑھی مونچھ نہیں آئی تھی۔

(کتاب البریہ، ص:159۔ حاشیہ۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:177)

16 مئی 1901ء کی عدالت میں حلفیہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ میری عمر 60 سال کے قریب ہے۔ (قادیانی مذہب، ص:387)

مرزا کی موت 26 مئی 1908ء کو ہوئی۔ اس طرح اس کی عمر تقریباً 68 برس ہوئی اور 95 سال کی عمر والی پیش گوئی جھوٹی ہوئی۔

6۔ بادشاہ مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔

''پھر مجھے کشفی رنگ میں وہ بادشاہ دکھاتے بھی گئے۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور چھ سات سے کم نہ تھے۔''

(ملفوظات، ج:2، ص:340۔ تذکرہ، ص:8-9) (لُجّۃ النور، ص:3-4۔ روحانی خزائن، ج:16، ص:339-340)

مرزا پر کوئی بادشاہ ایمان نہیں لایا۔ اس لُجّۃ النور میں یہ بھی لکھا تھا کہ وہ بادشاہ بعض ہندوستان کے بعض عرب کے، بعض فارس، (ایران) کے، بعض شام کے، بعض روم (ترکی) کے، بعض دوسرے بلاد کے جن کو میں نہیں جانتا۔ یہ سب خواب میں دیکھا تھا۔

7۔ سب انگریز مسلمان ہو جائیں گے۔ (ملفوظات، ج:2، ص:528)

کیا سب انگریز مسلمان ہوئے؟ یہ بھی جھوٹی پیش گوئی ہے۔

8۔شیطان اب ہلاک ہوجائے گا۔

''شیطان کی آدم کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے۔ ملائکۃ اللہ آدم کے ساتھ ہیں اوراب شیطان ہمیشہ کے لئے ہلاک کردیا جائے گا۔''

(ملفوظات، ج:4،ص:463 مطبوعہ الحکم مورخہ 17 نومبر 1905ء)

''شیطان کی یہ آخری جنگ ہے اور وہ ضرور ہلاک ہوگا۔ وہ ضرور قتل کیا جائے گا۔شیطان نے بھی حیات مسیح میں پناہ لی ہے مگر وفات مسیح کے ثبوت کے ساتھ ہی شیطان بھی ہلاک ہوجائے گا۔''

(ملفوظات، ج:5،ص:423 مورخہ 28 دسمبر 1907ء)

صورت حال آپ کے سامنے ہے، کیا شیطان ہلاک ہوا؟

9۔عیسائیت ختم ہوجائے گی۔ (ملفوظات، ج:4،ص:227,294,300)

نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

مرزا نے لکھا کہ قتل دجال سے مراد یہ معنیٰ ہیں کہ دجالی فتنہ روز بروز کم ہوتا جائے گا۔(حقیقت الوحی،ص:313۔روحانی خزائن،ج:22،ص:326)

جب کہ مرزا کے دور میں اور اس کے فوراً بعد یہ صورت حال تھی کہ روزانہ 224 افراد ہندوستان میں عیسائی ہورہے تھے۔(الفضل قادیان 19 جون 1914ء)

10۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے

میں نے یہ فیصلہ کرچھوڑا ہے کہ آئندہ لیکھرام،عبداللہ آتھم، پادری فنڈل،عماد الدین جیسے پیدا ہی نہیں کروں گا۔''(تذکرہ،ص:672)

حالانکہ شاتمان رسول اب تک پیدا ہورہے ہیں۔

11۔آریہ مذہب 100 سال میں ختم ہوجائے گا۔

''حضور کی پیش گوئی آریہ مذہب کے متعلق فروری 1903ء میں جب شائع ہوئی

تھی کہ ایک صدی نہ گزرے گی جو اس مذہب پر موت وارد ہو جائے گی تو اس وقت پنڈت رام بھج دَت نے بڑے زور سے اس کی مخالفت کی تھی اور خود قادیان آ کر اپنے لیکچر میں اس پیش گوئی کا ذکر کیا تھا۔'' (ملفوظات، ج:5،ص:60)

آج 2011ء میں مرزا کی پیش گوئی کو 108 سال گزر چکے مگر آریہ مذہب اور اس کے ماننے والے بھی اب موجود ہیں۔

12۔ دوسرے مذاہب ختم ہو جائیں گے

''میں بڑے زور سے اور پورے یقین اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دوسرے مذاہب کو مٹا دے اور اسلام کو غلبہ اور قوت دے اب کوئی ہاتھ اور طاقت نہیں جو خدا تعالیٰ کے اس ارادہ کا مقابلہ کرے۔''

(ملفوظات، ج:4،ص:562 مورخہ 4 نومبر 1905ء بنام لیکچر لدھیانہ)

یہ لیکچر ہزاروں آدمیوں کی موجودگی میں دیا۔ آپ فیصلہ کریں کہ کیا دوسرے مذاہب ختم ہو گئے؟

13۔ قیامت تک کوئی فساد نہ ہوگا۔

''ہماری جماعت کی ترقی دائمی ہوگی اور اس کے بعد قیامت سے قبل والے فساد کے سوا کوئی عالمگیر فساد نہ ہوگا۔''

(سیرت المہدی، ج:1،ص:783 روایت نمبر 900)

مرزا کی موت 1908ء میں ہوئی اس کے بعد 1917ء میں جنگ عظیم اوّل شروع ہوئی اور 1939ء میں جنگ عظیم دوم شروع ہوئی۔ دونوں جنگوں میں کروڑوں لوگ ہلاک ہوئے اور کروڑوں زخمی ہوئے۔ اس کے بعد پوری دنیا سرد جنگ کی لپیٹ میں آ کر بے امن رہی۔ آج کل دنیا میں جتنا امن وامان ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ یوں مرزا کی یہ پیش گوئی بھی حسبِ معمول غلط ثابت ہوئی۔

14۔مرزائیوں کوتا قیامت غلبہ رہے گا۔

(تذکرہ ،ص:81-179۔ براہین احمدیہ ،حصہ چہارم،ص:556-557حاشیہ در حاشیہ نمبر 4۔روحانی خزائن،ج:1،ص:664-665)

15۔ملک عظیم اورخزانے ملیں گے۔

(تذکرہ،ص:148-151۔ازالہ اوہام،ص:341-343۔روحانی خزائن،ج:3،ص:441۔443)

نہ ملکِ عظیم ملا نہ خزانے ملے، چندوں پر البتہ گزارہ ہورہا ہے۔

16۔ساری مرادیں پوری

''خدا تیری ساری مراد پوری کرے گا۔''(تذکرہ،ص:435)

ساری مرادیں تو کیا پوری ہونا تھیں،محمدی بیگم تک ہاتھ نہ آئی اور بے مراد دنیا سے جانا ہوا۔

17۔روس میں مرزائی بے شمار

''میں اپنی جماعت کو رشیا(روس) کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔''

(تذکرہ،ص:691)

یہ بھی فقط غلط بیانی ہے۔اگر مرزائیوں سے مراد کفار اور دھریئے ہیں تو وہ روس میں واقعی کروڑوں ہیں۔

18۔پیش گوئی ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی

''ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔جس کا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4اگست 1908ء تک ہلاک ہوجاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کیلئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجّال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے.....آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کردیا۔تب اس نے پیش گوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4اگست 1908ء تک اس کے سامنے ہلاک

ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت، ص:321-322۔۔روحانی خزائن، ج:23، ص:336-337)

اس سے پہلے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے مرزا قادیانی کے متعلق اپنا الہام شائع کیا تھا کہ مرزا جولائی 1907ء سے 14 ماہ کے عرصہ تک یعنی اگست 1908ء تک مر جائے گا اس پر مرزا نے حسب معمول یورپ کا تجارتی گُر یعنی اشتہار بازی سے کام لیا اور تبصرہ کے نام سے اشتہار نکالا اس اشتہار کی پیشانی پر لکھا کہ ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیش گوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یاد واشت کیلئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظر گاہ میں چسپاں کریں'' اس اشتہار کے آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن (عبدالحکیم خاں) جو کہتا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے 14 مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کر دوں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا.....سو چاہیے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیش گوئی کے منتظر رہیں۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:720 مورخہ 5 نومبر 1907ء)

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں 20 برس تک مرزا کے مریدوں میں شامل رہے اور ان کا نام مرزا کے 313 خاص الخاص مریدوں کی فہرست میں 159 نمبر پر درج ہے۔
(ضمیمہ انجام آتھم، ص:43۔ روحانی خزائن، ج:11، ص:327)

پھر اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو مرزا سے منحرف ہو کر سخت مخالف ہو گئے۔ انہوں نے سب سے پہلے 2 جولائی 1906ء کو صدہا لوگوں کے سامنے پیش گوئی شائع کی کہ مرزا آج کی تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائے گا۔ پھر ڈاکٹر صاحب نے حکیم نور دین کو خط لکھا کہ 12 جولائی 1906ء کو مرزا کے خلاف مجھے پر الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔'' اس خط کا تذکرہ خود مرزا نے اپنے اشتہار مورخہ 16 اگست 1906ء میں بھی کیا۔ (مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:673)

مقررہ میعاد کے اندر مرزا قادیانی مورخہ 26 مئی 1908 دس اور ساڑھے دس بجے دن کے درمیان اگلے جہاں روانہ ہو گیا۔ (سیرت المہدی، ج:2، ص:418)

جب کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان بعد میں کئی سال زندہ رہے اور 1919ء میں طبعی طور پر فوت ہوئے۔

آپ دیکھیں کہ ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی میں مرزا قادیانی کی طرح کوئی اگر مگر چونکہ چنانچہ نہیں ہے۔ بالکل واضح بات کی اور وہ سچی نکلی۔

مرزا کی تحریر آپ پڑھ چکے اب مرزا ہی کی تحریر کے فیصلہ کن فقرے پڑھیں تا کہ مرزا اور مرزائیوں پر اس کی اپنی تحریر ہی حجت ہو۔ اشتہار مورخہ 16 اگست 1906ء کا آخری فقرہ یہ ہے جس میں مرزا نے خدا سے فیصلہ چاہا اور خدا تعالیٰ نے اس کا جھوٹا ہونا ثابت کر دیا۔ مرزا نے لکھا.....

''اے اللہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کر دکھا دے کہ تو مصلح اور سچے کو دیکھتا ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:674)

19۔تمام باطل دین ختم ہو جائیں گے۔

''اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرجانا ضروری ہے، یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آوے۔یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جن سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلوں گا..... یہ سات برس کچھ زیادہ سال نہیں ہیں اور اس قدر انقلاب اس تھوڑی سی مدّت میں ہو جانا انسان کے اختیار میں ہرگز نہیں ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:5، 1897ء)

اس اشتہار بنام اتمام حجت علی العلماء کے مطابق 1897ء سے لے کر سات سال کی مدت میں یعنی 1904ء تک تمام مذاہب علاوہ اسلام کے ختم ہو جانے تھے۔ یہی مرزا نے اپنی صداقت اور کذب کا نشان مقرر کیا تھا۔لیکن آپ بتائیں کہ ایسا ہوا؟ ہرگز نہیں!

20۔تیسری شادی

''اس عاجز نے 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں یہ پیش گوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔''

(اشتہار محک اخیار واشرار، ستمبر 1886ء مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:113)

یاد رہے کہ 1886ء میں مرزا کی دوسری بیوی موجود تھی اور پہلی لڑکی عصمت اسی سال پیدا ہوئی۔اس دوسری شادی کے بعد مرزا کی شادی نہیں ہوئی۔محمدی بیگم سے تیسری شادی کیلئے البتہ بہت کوشش کی مگر وائے ناکامی!

21۔خاص آدمیوں میں سے کوئی نہ مرے گا

''عشاء سے قبل یہ الہام سنایا لایموت احد من رجالکم (تمہارے خاص آدمیوں میں سے کوئی نہیں مرے گا۔'' (ترجمہ از مرتب تذکرہ۔تذکرہ،ص:377)

اس فقرے سے مراد ہمیشہ کی زندگی تو ہو نہیں سکتی۔صرف یہی مراد ہو سکتی ہے کہ مرزا کی زندگی میں اس کا کوئی خاص آدمی نہیں مرے گا۔لیکن یہ پیش گوئی بھی غلط ثابت ہوئی اور مرزا کا خاص الخاص آدمی جس نے اس کی نبوت کا خطبہ جمعہ میں اعلان کیا تھا،عبدالکریم سیالکوٹی وہ مرزا کی زندگی میں مر گیا۔ یہ الہام اخبار البدر مورخہ 6 فروری 1903ء میں شائع ہوا۔(تذکرہ،ص:377)

جبکہ عبدالکریم سیالکوٹی 1905ء میں مرا اور مرزا کی موت 26 مئی 1908ء میں ہوئی۔

22۔میر عباس علی لدھیانوی۔ابتلا سے امن

ابتداء میں یہ مرزا کے خاص ساتھیوں میں تھے جب اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو الگ ہو گئے اور باقاعدہ مخالفت شروع کر دی۔ان کو مرزا نے ایک خط میں لکھا''آپ کی حالت کاملہ ابتلا کے خطرات سے امن میں ہے۔

(مکتوبات،ج:1،ص:611 مورخہ 4 جون 1885ء)

انہی میر صاحب کو مرزا اپنے انگریزی الہام ترجمہ کرنے کیلئے بھیجا کرتا تھا۔

(مکتوبات،ج:1،ص:583،مورخہ 12 ستمبر 1883ء مکتوب نمبر 36)

مرزا نے میر عباس کو لکھا کہ آپ کا اخلاص اور جوش محبت اپنے کمال کو پہنچ گیا۔ذلک فضل اللہ.....''(ایضاً،ص:608۔مکتوب نمبر 52)

اُسی کی نسبت مرزا نے اپنا الہام لکھا''سچا ارادت مند۔''اَصلُھَا ثابِتٌ وَ فَرْعُھَا فی السمآء۔''(اس کی جڑ زمین میں محکم ہے اور اس کی شاخیں آسمان تک پہنچی ہیں۔(ترجمہ از مرتب تذکرہ)

مگر مرزا نے میر عباس اس عبارت کا مفہوم یہ بیان کیا۔ ''یعنی اس کی ارادت ایسی قوی اور کامل ہے کہ جس میں نہ کچھ تزلزل ہے نہ نقصان ہے۔''

(مکتوبات، ج:1،ص:510۔مکتوب نمبر3)

بعد میں مرزا نے تصدیق کی کہ یہ الہام میر عباس علی لدھیانوی ہی کے متعلق تھا۔

(آسمانی فیصلہ،ص:33۔روحانی خزائن، ج:4،ص:343۔مکتوبات، ج:1،ص:631)

مرزا کے سب الہام اور اقوال خدا تعالیٰ نے غلط ثابت کر دیئے اور میر صاحب مرزا کے پنجوں سے نکل گئے۔ان کی تبدیلی کو مرزا نے ان الفاظ میں بیان کیا:

''یہ میر صاحب وہی حضرت ہیں جن کا ذکر بالخیر میں نے ازالہ اوہام کے صفحہ 790 میں بیعت کرنے والوں کی جماعت میں لکھا ہے۔ افسوس کہ وہ بعض موسوسین کی وسوسہ اندازی سے سخت لغزش میں آ گئے بلکہ جماعت اعداء میں داخل ہو گئے۔''

(آسمانی فیصلہ،ص:33۔روحانی خزائن، ج:4،ص:343۔مکتوبات، ج:1،ص:631۔مکتوب نمبر60)

دوسری جگہ میر عباس لدھیانوی کے متعلق لکھا کہ چند سالوں بعد وہ مرتد ہو گیا۔(نزول المسیح،ص:240۔روحانی خزائن، ج:18،ص:618)

23۔پسرِ موعود کی پیش گوئی

اس پیش گوئی سے پہلے مرزا کا ایک فتویٰ سن لیں۔

مولانا محمد حسین بٹالوی m نے مرزا کو خط لکھا اس میں یہ بھی پیش گوئی کی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔اس پر مرزا نے کہا'' وہ نہیں جانتا کہ خواب تو اکثر چوہڑے چماروں اور مردار خوروں کو بھی ہو جاتا ہے اور اکثر سچا بھی ہوتا ہے۔تو پھر اس میں کیا شیخی ہے کہ میرے گھر لڑکا ہوگا۔''

(ملفوظات، ج:5،ص:465)

ناظرین! اگر دوسرا آدمی لڑکا ہونے کی سچی پیش گوئی کرے تو شیخی ہے اور اگر مرزا

جھوٹی پیش گوئی کرے تو ''نبوت'' ہے۔

مرزا نے کہا کہ میں پہلی پیش گوئی یا الہام اللہ تعالیٰ واعلامہ عزوجل کرتا ہوں کہ اللہ نے مجھے کہا ہے کہ میرے ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام عمانوئیل اور بشیر بھی ہے وہ مقدس روح اور رجس سے پاک ہوگا وہ نوراللہ ہے وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ آخر میں کہا کہ کان امراً مقضیاً (یہ طے شدہ بات ہے)

(مختصراً از مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:95 تا97 مورخہ 1886-02-20)

اس لڑکے کے متعلق یہ بھی لکھا کہ صرف پیش گوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔(ایضاً،ص:98 تا100)

لوگوں کو مرزا کی پیش گوئی پر یہ بھی شک ہوا کہ لڑکا ڈیڑھ ماہ پہلے پیدا ہو چکا ہے اور مرزا نے پیش گوئی بعد میں کی ہے۔(ایضاً،ص:98 اشتہار مورخہ 22 مارچ 1886ء)

مورخہ 18 اپریل 1886ء کو مرزا نے پھر اشتہار دیا کہ لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔(ایضاً،ص:101 تا102)

مگر اللہ تعالیٰ نے مرزا کو مکمل طور پر جھوٹا ثابت کیا اور مئی 1886ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔ جس پر مرزا کے ایک معتقد نے اپنے خط مورخہ 13 جون 1886ء کو لکھا کہ تمہاری پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی اور لڑکی پیدا ہوئی اور تم حقیقت میں بڑے فریبی اور مکار اور دروغ گو آدمی ہو۔

(ایضاً،ص:113۔ مورخہ ستمبر 1886۔ سیرت المہدی، ج:1،ص:93 روایت نمبر 116)

مرزا کے ایک خاص الخاص مرید میر عباس لدھیانوی نے مرزا کے الہام کی تشریح میں ایک اشتہار دیا کہ مرزا کے الہام کی عبارت ذوالوجوہ اور کچھ گول گول ہے۔ مرزا نے 3 ماہ بعد لدھیانوی کے اس تنکے کا سہارا غنیمت جان کر پھر اشتہار نکال دیا کہ اب لڑکا اڑھائی سے 3 سال کی مدت میں پیدا ہوگا اور ساتھ ہی لکھ دیا کہ الہامی

فقرہ کی تشریح پیچھے سے کی جائے گی۔(ایضاً،ص:110تا112)

پھر مرزا نے اشتہار دیا کہ آج مورخہ 7اگست 1887ء کو وہ لڑکا پیدا ہوگیا ہے جس کی پیش گوئی میں نے مورخہ 18اپریل 1886ء والے اشتہار میں کی تھی۔(ایضاً ،ص:122) مگر وہ لڑکا 4نومبر 1888ء کو16ماہ کی عمر میں فوت ہوگیا۔

(ایضاً،ص:141۔اشتہار مورخہ یکم دسمبر 1888ء)

مرزا اس لڑکے کے فوت ہونے پر اتنا پریشان ہوا کہ اس نے حکیم نوردین کو لکھا:

''میرا لڑکا بشیر احمد 23روز بیمار رہ کر آج بہ قضائے رب عزوجل انتقال کر گیا..... اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہوں گی اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے اس کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔''

(مکتوبات،ج:2،ص:71۔مکتوب مورخہ 4نومبر 1888ء)

مرزا نے اپنے جھوٹ کو چھپانے کے لئے چالاکی کی جو ساری زندگی بعد میں جاری رہی وہ یہ کہ میں کیا اکثر انبیاء کو وحی سمجھنے میں غلطی لگی۔

(ایضاً،ص:144اشتہار مورخہ یکم دسمبر 1888ء)

مورخہ 14جون 1899ء کو مرزا کے گھر ایک اور لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا اور مرزا نے کہا کہ یہ وہی پسر موعود ہے جس کا اشتہار 20فروری 1886ء کو دیا گیا تھا۔(تریاق القلوب،ص:43۔روحانی خزائن،ج:15،ص:221)

اس عبارت میں مرزا نے دو جھوٹ بولے۔ایک یہ کہ مورخہ 20فروری 1886ء والے اشتہار میں جس لڑکے کی پیش گوئی تھی اس کا نام عنموائیل اور بشیر تھا جیسا کہ حوالہ اوپر گزر چکا۔دوسرا جھوٹ یہ کہ اشتہار مورخہ 22مارچ 1886ء میں مرزا نے لکھا تھا کہ ''ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی 9برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو یا دیر سے''(مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:98)

مگر یہ لڑکا مبارک احمد 14سال کے بعد پیدا ہوا۔لہٰذا 9سال کے عرصہ والی پیش

گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

اس کے بعد مرزا کے تابوت میں آخری کیل یہ ثابت ہوئی کہ وہ لڑکا مبارک احمد، جس پر 14 سال پرانی پیش گوئی غلط طور پر ہی سہی، فٹ کی تھی وہ بے چارہ بھی 16 ستمبر 1907ء کو تقریباً 8 سال کی عمر میں فوت ہوگیا۔ اس طرح دونوں پسرِ موعود فوت ہوگئے۔

(سیرت المہدی، ج:1، ص:160 تا 162 روایت نمبر 158۔ الفضل قادیان مورخہ 30 اکتوبر 1940۔ تذکرہ، ص:617 حاشیہ)

مرزا نے مبارک احمد کو پسر موعود قرار دے کر اس کی شادی بھی اتنی کم عمری میں مریم بیگم کے ساتھ کر دی تھی۔ اس کے فوت ہونے کے بعد اس لڑکی کی شادی بشیر الدین محمود سے کر دی۔ (سیرت المہدی، ج:1، ص:348 روایت نمبر 384)

لاہوری گروپ کا فیصلہ کن تبصرہ

''خود حضرت مسیح موعود نے مصلح موعود کی پیش گوئی کو پہلے بشیر اوّل پر لگایا۔ مگر واقعات نے اس اجتہاد کو غلط ثابت کر دیا کیونکہ وہ فوت ہوگیا اور پھر حضور نے اس پیش گوئی کو مبارک احمد پر لگایا اور بار بار مختلف کتابوں میں آپ نے اس اجتہاد کو صریح لفظوں میں لکھ کر شائع فرمائی۔ مگر واقعات نے اس اجتہاد کو بھی غلط ثابت کر دیا کیوں کہ وہ بھی فوت ہوگیا۔''

(پیغام صلح 3 ستمبر 1936۔ بحوالہ قادیانی مذہب، ص:414)

24۔ ایک اور لڑکے کی پیش گوئی

مرزا نے مبارک احمد کی وفات کے بعد ایک اور اشتہار دیا کہ خدا نے مبارک احمد کی وفات کے ساتھ ہی ایک اور لڑکے کی بشارت دی ہے جو بہ منزلہ مبارک احمد ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہہ ہوگا۔

(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:717 اشتہار مورخہ 5 نومبر 1907ء۔ بدر مورخہ 19 ستمبر 1907ء۔ تذکرہ، ص:619)

مگر اس مبارک احمد کے بعد مرزا کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ اور اس کی پیش گوئی بھی جھوٹی نکلی۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

25۔ ہندو پنڈت لیکھرام پشاوری کی موت کی پیش گوئی

مرزا نے خود کہا کہ کسی کی موت کی پیش گوئی خارق امر نہیں ہے۔

(ملفوظات، ج:4،ص:572)

خارقِ عادت کی شرط مرزا نے یہ لگائی کہ انسانی طاقتیں اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہوں۔ (مکتوبات، ج:2،ص:117)

مرزا نے لیکھرام کی موت کی پیش گوئی ان الفاظ میں کی:

''اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو میں خدا کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے اور اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کیلئے تیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسّہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جائے اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔''

(آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ ملحقہ اشتہار مورخہ 20 فروری 1893ء۔ روحانی خزائن، ج:5،ص:650-651)

مرزا نے تریاق القلوب، ص:107۔۔ روحانی خزائن، ج:15،ص:381 پر پھر اس پیش گوئی کو دھرایا اور خارق عادت (یعنی طبعی موتوں سے جو عادت میں داخل ہیں الگ ہوں) عذاب کی پیش گوئی کی۔

مرزا نے خود ہی خارق عادت کی تشریح دوسری جگہ پہ لکھی ''خارق عادت اسی کو کہتے

ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔

(حقیقۃ الوحی،ص:196۔روحانی خزائن،ج:22،ص:204)

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا واقعی لیکھ رام پر خارق عادت عذاب آیا؟ مرزا نے لکھا کہ لیکھ رام 6 مارچ 1897ء کو شام کے وقت قتل ہو گیا۔

(مجموعہ اشتہارات ،ج: 2،ص: 65 کا حاشیہ۔ نزول المسیح ،ص: 169۔ ۔روحانی خزائن، ج:18،ص:547)

لیکھ رام کو کسی نامعلوم شخص نے چھری سے قتل کر دیا تھا مرزا نے لکھا کہ پیسہ اخبار اور سفیر گورنمنٹ نے لکھا ہے کہ لیکھ رام کا ایک عورت سے ناجائز تعلق تھا یعنی وہ اس عورت کے کسی وارث کے ہاتھ سے قتل کیا گیا۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:59اور 60 کا حاشیہ)

چونکہ مرزا لکھ چکا تھا کہ عذاب ایسا ہوگا جس کی نظیر انسانی طاقتیں پیش کرنے سے عاجز ہوں اور جس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے جبکہ کسی انسان کے ہاتھوں دوسرے کا قتل ہونا عام طور پر ہوتا آیا ہے لہٰذا یہ خارق عادت عذاب شمار نہیں ہوسکتا۔ اگر مرزا اس قتل پر خوش ہونا چاہتا تھا تو کون اس کو روک سکتا تھا؟ اس کے علاوہ ہندوؤں کو مرزا پر شک تھا کہ اسی نے اپنے آدمی کے ذریعہ ہی قتل کرایا ہے لہٰذا اسی قتل کے سلسلہ میں مرزا کے گھر کی مکمل تلاشی بھی لی گئی تھی۔ یہ واقعہ قتل کے ایک ماہ بعد 18 اپریل 1897ء کو پیش آیا۔ (مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:77)

26۔ منظور محمد لدھیانوی کے گھر بیٹے کی پیش گوئی

مرزا نے پیش گوئی کی کہ پیر منظور محمد لدھیانوی قادیانی کے گھر بیٹا پیدا ہوگا جس کا نام بشیر الدولہ ہوگا، عالم کباب ہوگا، کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے پھر مرزا نے خود ہی لکھا کہ پیر منظور محمد کے گھر میں 17 جولائی 1906ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔''

(حقیقۃ الوحی،ص:100 کا حاشیہ۔روحانی خزائن،ج:22،ص:103)

27۔طاعون سے سب لوگ مرزائی ہو جائیں گے

1902ء میں مرزا نے طاعون کی وباء کے بارے میں لکھا کہ:''خدا تعالیٰ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا۔ جب تک کہ لوگ اُن خیالات کو دور نہ کر لیں۔ جو ان کے دلوں میں ہیں۔یعنی جب تک وہ خدا کے رسول اور مامور (یعنی مرزا) کو نہ مان لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔''

(دافع البلاء،ص:5۔روحانی خزائن،ج:18،ص:225)

آپ خود فیصلہ کریں کہ کیا سب لوگ مرزائی ہو چکے ہیں یا طاعون ابھی تک باقی ہے۔

28۔طاعون کے بارے میں پیش گوئی

''حمامۃ البشریٰ جو کئی سال طاعون پیدا ہونے سے پہلے شائع کی تھی۔ میں نے یہ لکھا تھا کہ میں نے طاعون پھیلنے کیلئے دعا کی ہے۔سو وہ قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی۔''(حقیقۃ الوحی،ص:224۔روحانی خزائن،ج:22،ص:235)

منہ بدصورت ہو تو بھی بات اچھی کرنی چاہیے!

''وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔''

(دافع البلاء،ص:5۔روحانی خزائن،ج:18،ص:225-226)

''براہین احمدیہ میں بباعث تکذیب طاعون پیدا ہونے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے خبر دی تھی۔سو پچیس برس بعد پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔''

(حقیقۃ الوحی،ص:224۔روحانی خزائن،ج:22،ص:235)

آپ نے دیکھا کہ اس کی کتنی جلدی سنی گئی! صرف 25 برس بعد، پیش گوئی پوری نہیں ہوئی صرف فِٹ کی۔

''یہ گاؤں بھی (قادیان) ہلاکت کا مستوجب تھا مگر اکرام کے سبب محفوظ رکھ لیا گیا۔''(ملفوظات،ج:5،ص:160)

''ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب کو طاعون کے ایام میں سخت تپ (بخار) چڑھا جو یہاں تک شدید تھا کہ انہوں نے سمجھا کہ مجھ کو طاعون ہوگیا اور اس خیال کا ان پر اس قدر اثر پڑا کہ مفتی محمد صادق صاحب کو بلا کر وصیت بھی لکھوانی شروع کر دی۔ اتفاقاً یہ خبر مجھ کو ملی اور میں ان کی عیادت کیلئے گیا تو ان کے اس خیال کو دور کرنے کیلئے میں نے کہہ دیا کہ آپ کو قطعاً طاعون نہیں ہے۔ اگر آپ کو طاعون ہے تو ہمارا سلسلہ ہی جھوٹا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے صاف کہہ دیا ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو اس چار دیواری میں ہے اس مرض سے بچاؤں گا۔''

(ملفوظات، ج:5،ص:226-227)

''یاد رکھو کہ اگر گھر بھر میں ایک بھی متقی ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کے سارے گھر کو (طاعون سے) بچائے گا بلکہ اگر اس کا تقویٰ کامل ہے تو وہ اپنے محلے کا بھی شفیع ہوسکتا ہے۔'' (ملفوظات، ج:2۔ص:541)

''آج میری زبان پر پھر یہ الہام جاری تھا **انی احافظ کل من فی الدّار الا الذین علو من استکبار** (میں ان سب کو بچاؤں گا جو تیرے گھر میں سوائے ان کے جو تکبر سے اکڑیں)۔

(ملفوظات، ج:2،ص:404۔نسیم دعوت،ص:29۔روحانی خزائن، ج:19،ص:391)

''خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے **لو لا الاکرام لھلك المقام** یعنی قادیان **مھلکوھا** میں داخل کر دیا جاتا لیکن صرف تمہاری تکریم اور تعظیم سے اس کو **مھلکوھا** میں داخل نہیں کیا گیا۔ جو بچے ہیں اور جو بچیں گے وہ تمہارے اکرام کی وجہ سے بچیں گے۔''

(ملفوظات، ج:4،ص:37)

میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔''

(تذکرہ،ص:350۔1902ء نزول المسیح،ص:23۔روحانی خزائن، ج:18،ص:401)

اسی طرح کی عبارت کشتی نوح،ص:2۔روحانی خزائن، ج:19،ص:2 پر بھی ہے مگر

طاعون بھاگ کر مرزا کی کشتی نوح میں چڑھ کر بیٹھ گئی۔ آپ نے مرزا کے دعویٰ پڑھ لئے کہ قادیان، مرزا کی چار دیواری میں رہنے والے افراد اور خود مرزا قادیانی خاص طور پر طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اب آپ دیکھتے جائیں کہ کس کس کو طاعون لاحق ہوا حتیٰ کہ خود مرزا کو بھی!

''بڑی غوثاں کو تپ ہو گیا تھا اس کو گھر سے نکال دیا ہے لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔ احتیاطاً نکال دیا ہے اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی بھی نکل آئی۔ اس کو بھی باہر نکال دیا ہے۔ غرض ہماری طرف بھی کچھ زور کا طاعون شروع ہے..... آج ہمارے گھر ایک مہمان عورت کو جو دہلی سے آئی تھی بخار ہو گیا ہے.....بعض اوقات میں ایسا بیمار ہو گیا کہ یہ وہم گزرا کہ شاید دو تین منٹ جان باقی ہے اور خطرناک آثار ظاہر ہو گئے۔ اگر آتے وقت لاہور سے ڈس انفیکٹ کیلئے کچھ رس کپور اور کسی قدر فینائل لے آویں۔''

(مکتوبات، ج:2،ص:267 مکتوب نمبر59)

''اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے۔ ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کب تک یہ ابتلا دور ہو لوگ سخت ہراساں ہو رہے ہیں زندگی کا اعتبار اُٹھ گیا ہے۔ ہر طرف چیخوں اور نعروں کی آواز آتی رہتی ہے۔ قیامت برپا ہے۔ اب میں کیا کہوں اور کیا رائے دوں۔ سخت حیران ہوں کہ کیا کروں۔'' (مکتوبات، ج:2،ص:258 مکتوب نمبر53)

اس طرف طاعون کا بہت زور ہے..... چند روز ہوئے میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی..... یہ ایک جدا ہاتھ میں غدود پھول گئے تھے اور یہ طاعون جوڑوں میں ہوتی ہے۔ (مکتوبات، ج:2،ص:371-372۔ مکتوبات نمبر38)

''قادیان میں یہ حال ہے کہ لڑکوں اور جوانوں اور بڈھوں کو بھی خفیف سا تپ چڑھتا ہے۔ دوسرے دن کانوں کے نیچے یا بغل کے نیچے یا ران میں گلٹی نکل آتی

ہے۔ایک گلٹی مجھے بھی نکلی اور پہلے بھی ایک نکلی تھی اور میرے لڑکے بشیر احمد کو بھی ایک دن تپ چڑھ کر پھر کانوں کے مقابل گال کی طرف گلٹی نکل آئی۔ مولوی صاحب حکیم نورالدین صاحب کے داماد کو بغل کے نیچے گلٹی نکلی۔ میر ناصر نواب صاحب کے لڑکے (مرزا کے سالے) اسحاق کو کنج ران میں تپ کے بعد گلٹی نکل آئی۔'' (مکتوبات، ج:2،ص:373)

''حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہم تو یہاں (باغ میں) زلزلہ کی وجہ سے آئے تھے۔ لیکن اب قصبہ میں طاعون پھیلا ہوا ہے۔''

(سیرت المہدی، ج:1،ص:331۔روایت نمبر 358)

''ایک دفعہ ہمارے سارے بچوں کو گلٹیاں نکل آئیں۔''

(ملفوظات، ج:2،ص:403)

''ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔''

(حقیقۃ الوحی،ص:232۔روحانی خزائن، ج:22،ص:244)

''پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بے ہوش ہوگیا۔''(حقیقۃ الوحی،ص:84 حاشیہ۔روحانی خزائن، ج:22،ص:87)

آپ نے دیکھ لیا کہ مرزا کے سارے دعوے جھوٹ ثابت ہوئے۔اس کے پاس تاویل کا حربہ تھا جس کو وہ وقت پڑنے پر ڈھال بنا لیتا تھا اور اس کے علاوہ جھوٹ کا آسرا تھا جس سے اسے کوئی پرہیز نہ تھا۔اب دیکھیں کہ جب لوگوں نے اخبارات نے شور مچایا کہ تم تو کہتے تھے کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا مگر وہاں بھی طاعون پورے زور سے آئی (جیسا کہ مرزا کے حوالہ سے آپ پڑھ چکے) تو مرزا نے لکھا کہ

''پیسہ اخبار والے کو تو حق سے قدیم بغض ہے اور خلافِ واقعہ لکھنا اور اپنی طرف سے

بات بنانا اس کی عادت ہے.....ایسی کوئی وحی مجھے نہیں ہوئی جس کے یہ معنی ہوں کہ قادیان میں طاعون ہرگز نہیں پڑے گی۔اب اگر آپ کا دعویٰ ہو کہ ضرور میں نے ایسی کوئی پیش گوئی شائع کی تھی تو اس کو پیش کرنا چاہیے۔میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں نے ایسی کوئی وحی شائع نہیں کی جس کے یہ معنی ہوں کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی۔اب اگر کوئی کہے کہ شائع کی تھی تو بجز اس کے کیا جواب دوں کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔'' (مکتوبات، ج:1،ص:491 مورخہ 20 جون 1905ء)

لیجئے مرزا صاحب! آپ کی پیش گوئی میں پیش کر دیتا ہوں۔آپ مورخہ 20 جون 1905ء کو لکھ رہے ہیں کہ ایسی کوئی پیش گوئی آپ نے شائع نہیں کی اور ساتھ ہی جھوٹوں پر لعنت بھی بھیج رہے ہیں جبکہ اس لعنت کی زد میں دوسرے نہیں آپ خود آ رہے ہیں۔پڑھئے اور سر دھنئے!

آپ نے اپنی کتاب دافع البلاء و معیار اہل الاصطفاءِ ،ص:5۔روحانی خزائن، ج:18،ص:225-226 پر لکھا'' اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا کہ تم سمجھ کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔''

کتاب دافع البلاء کے ٹائٹل پر تاریخ اشاعت اپریل 1902ء درج ہے۔(روحانی خزائن، ج:18،ص:217 ملاحظہ ہو) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 3 سال پہلے پیش گوئی آپ نے کی تھی۔

ان دونوں حوالوں سے قارئین کو معلوم ہوا ہوگا کہ مرزا قادیانی حلف اٹھا کر بھی جھوٹ بولتا تھا جیسا کہ خط میں لکھا کہ میں حلفاً بیان کہتا ہوں.....

اب مرزا قادیانی پر خود اسی کا کیا ہوا فیصلہ لاگو کرتے ہیں۔

(i)''سچ تو یہ ہے کہ جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:209)

(ii)''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری میں بھی اس پر اعتبار نہیں

رہتا۔'' (چشمہ معرفت دوسرا حصہ،ص:222۔روحانی خزائن،ج:23،ص:231)

(iii) ''جھوٹ بولنا اور نجاست کھانا ایک برابر ہے۔'' (مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:254)

مرزا راست باز نہیں تھا

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ایک شہر میں جس میں مثلاً دس لاکھ کی آبادی ہو ایک بھی کامل راست باز ہوگا تب بھی یہ بلا اس شہر سے دفع کی جائے گی پس اگر تم دیکھو کہ یہ بلا ایک شہر کو کھاتی جاتی اور تباہ کرتی جاتی ہے تو یقیناً سمجھو کہ اس شہر میں ایک بھی کامل راست باز نہیں۔''

(اشتہار بنام طاعون مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:501)

اگر مرزا راست باز ہوتا تو اس کے اپنے مقرر کئے ہوئے معیار کے مطابق قادیان میں طاعون ہرگز نہ ہوتی۔

28۔ مجھے خدا تعالیٰ کہتا ہے

یہ زمین تیری اور تیرے مریدوں کی ہے۔(تذکرہ،ص:687)

وقت نے اس پیش گوئی کو بھی جھوٹا ثابت کیا۔

پیش گوئیاں چسپاں کرنا۔(25 سال بعد،39 سال بعد،یا جب دِل چاہے)

مرزا قادیانی جب کوئی ایسی بات دیکھتا جس سے دکان داری چمک سکتی تھی تو فوراً اپنی طرف منسوب کر لیتا کہ ''یاراں دا اے ای کم اے'' مدتوں بعد کسی واقعہ کو اپنی پیش گوئی کا نتیجہ بتاتا مگر کم عقل اتنا تھا کہ ساتھ ہی لکھ دیتا کہ ماضی بعید میں اس پیش گوئی کی طرف ذہن منتقل نہ ہوسکا۔اس طرح خود اپنے خلاف ثبوت فراہم کرتا چلا جاتا۔اس طریقہ واردات کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

1۔ ''یاد رہے کہ ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شائع کی گئی تھی۔اگرچہ اس وقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہوسکا لیکن اب پیش گوئیوں پر نظر

ڈالنے سے بدیہی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیش گوئیاں تھیں جو اس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:642اشتہار بنام النداء من وحی السماء مورخہ 18اپریل190ء)

اس اشتہار میں صفحہ 643 پر احسان بھی جتایا ہے کہ ''اب سنو اے عزیزو! کہ آج میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔''یعنی میں نے 25 سال کے بعد بڑی محنت سے پیش گوئی فٹ کر لی ہے۔

2۔ مرزا کے بیٹے بشیر الدین محمود، جو مرزائیوں کا دونمبر خلیفہ بھی بنا، نے باپ سے دو قدم آگے بڑھ کر 39 سال بعد پیش گوئی فٹ کی۔ مرزا کا ایک الہام مورخہ 31 جنوری 1906ء کو الحکم اخبار قادیان میں اور مورخہ 2 فروری 1906ء کو البدر قادیان میں یوں شائع ہوا۔ ''25 فروری کے بعد جانا ہوگا۔''

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کے مصداق مرزا بشیر الدین محمود نے اس فقرے کو یوں فٹ کیا۔

''ام طاہر کی بیماری اور وفات کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعض الہامات میں بھی ذکر آتا ہے۔ میں جب ہوشیار پور گیا تو رستہ میں میرا ذہن اس الہام کو طرف منتقل ہوا کہ ''25 فروری کے بعد جانا ہوگا'' ہم نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح جلدی انہیں دوسرے ہسپتال میں منتقل کر دیا جائے میں نے کرایہ پر کوٹھی لینے کی بھی بڑی کوشش کی مگر کسی دوسری جگہ منتقل ہونے کے سامان میسر نہ آ سکے۔ آخر 25 فروری کو ہم انہیں لے گئے۔''

(الفضل 19اپریل 1944ء بحوالہ تذکرہ،ص:506)

اس طرح 39 سال کے بعد ایک عام فقرہ کو الہام سمجھ کر فٹ کر دیا۔ اگر غور کرتے تو 39 سالوں میں بھی بہت سے ایسے مواقع آئے ہوں گے جب یہ فقرہ زیادہ بہتر انداز میں چسپاں ہو سکتا تھا۔

3۔ ایک پیش گوئی یا الہام کو پہلے ایک پر اور پھر بعد میں مناسب موقعہ دیکھ کر دوسرے پر فٹ کر لیتا تھا مثلاً

''کسی صاحب نے لدھیانہ سے حضرت صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ شأتَان تُذْبَحَانِ کا الہام جواب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارے میں لکھا گیا ہے وہ قبل ازیں کسی تصنیف میں مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپاں ہو چکا ہے۔اس پر آپ نے فرمایا اگر ہم سے اجتہاد میں غلطی ہو جاوے تو حرج کیا ہے؟'' (ملفوظات، ج:3،ص:554)

4۔''لاہور سے افسوسناک خبر آئی۔''

یہ فقرہ پہلے حکیم محمد حسین قریشی کی لڑکی کی وفات پر فٹ کیا

(ملفوظات، ج:5،ص:191 مورخہ 31 مارچ 1907)

پھر بعد میں یہ فقرہ 11 جون 1907ء کو ایک اور لڑکی کی وفات پر فٹ کر لیا۔

(ملفوظات، ج:5،ص:233)

فیصلہ کن بات

آپ نے دیکھا کہ مرزا کی کوئی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔''یہ بھی ایک معنیٰ ہیں قطع الوتین کے۔''(سیف چشتیائی،ص: 78) جس کی طرف قرآن مجید میں سورہ الحآقہ: 44/69 تا 47 میں اشارہ فرمایا گیا ہے۔ جبکہ مرزا کہتا تھا کہ مجھے استجابت دعا (قبولیت دعا) کا نشان دیا گیا ہے۔ (ملفوظات، ج:2،ص:54)

''توریت گواہی دیتی ہے۔کہ جھوٹے نبی کی پیش گوئی کبھی پوری نہیں ہوسکتی خدا اس کے مقابل پر کھڑا ہو جاتا ہے تا دنیا تباہ نہ ہو۔

(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:53۔مورخہ 15 مارچ 1897ء)

جو شخص اپنے دعویٰ من جانب اللہ ہونے میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی بموجب تعلیم قرآن کریم اور توریت کے سچی نہیں ٹھہر سکتی وجہ یہ کہ اگر خدا

تعالیٰ کاذب کے دعویٰ و دروغ پر کوئی پیش گوئی اس کی سچی کر دیوے تو پھر
دعویٰ کا سچا ہونا لازم آتا ہے اور اس سے خلق اللہ دھوکہ میں پڑتی ہے۔''
(آئینہ کمالات اسلام عرف دافع الوساوس سے ملحقہ اشتہار، ص:3۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:615)

''جو شخص اپنے دعویٰ میں کاذب ہو اس کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی۔''
(آئینہ کمالات اسلام، ص:322-323۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:322-323)

اخلاق

آنکہ کاذب ہمہ دارند تو تنہاداری

1۔حج،زکوٰۃ اوراعتکاف

مرزانے پوری زندگی نہ حج کیا،نہ زکوٰۃ دی نہ اعتکاف کیا۔

(سیرت المہدی،ج:1،ص:623روایت نمبر672)

حالانکہ اس نے بار بار خود کو رئیس قادیان لکھا ہے یہ بھی لکھا کہ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے 10روپے ماہوار کی بھی امید نہ تھی مگر اب تک (1907ءتک) تین لاکھ روپیہ کے قریب روپیہ آ چکا ہے۔(حقیقۃ الوحی،ص:211۔روحانی خزائن،ج:22،ص:221)

2۔اشتہار بازی

غیر ضروری تائید اور غیر منطقی یقین دہی اکثر جھوٹ پر دلالت کرتی ہے۔یہ نفسیات کا مانا ہوا اصول ہے۔مرزا کی تحریرات کا اس کسوٹی پر جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے دل کے روگ اور کھوکھلے پن نے ایسے ہتھکنڈوں کا بے محابا استعمال کیا ہے۔ان ہتھکنڈوں میں سے ایک معروف ہتھکنڈا انعامی اشتہارات کا ہے جن کا مرزا نے بڑا پروپیگنڈا کیا ہے۔حالانکہ یہ تیکنیک خاص جعل سازوں اور مداریوں اور شعبدہ طرازوں کی ہے کہ وہ بات بات پر شرط لگاتے ہیں اور انعام مقرر کرتے ہیں۔

(مرزائیت نئے زاویوں سے،ص:236 مولانا محمد حنیف ندوی m)

اشتہار بازی یورپ کا تجارتی گُر ہے۔چونکہ مرزا انہی کا خود کاشتہ پودا تھا لہٰذا انہی کا گُر استعمال کیا۔مجموعہ اشتہارات کے نام سے مرزا کے دیئے ہوئے اشتہار دو جلدوں اور

1341 صفحات پر مشتمل ہیں۔کیا کسی نبی نے یوں اشتہار بازی کی۔ یہ تو دکانداروں کا کام ہے۔ اگر کبھی وہ بذریعہ اشتہار موقعہ سے فائدہ نہ اٹھا سکا تو اس بات کا اسے اتنا دکھ ہوا کہ اپنی کتاب میں لکھ کر افسوس کیا کہ اتنا اچھا موقعہ ہاتھ سے نکل گیا۔

مثلاً ضمیمہ براہین احمد حصہ پنجم ،ص:105۔روحانی خزائن، ج:21،ص:268-269 حاشیہ)

سیرت المہدی ، ج:1،ص: 603 روایت نمبر 633۔ص: 604 روایت نمبر 636،ص:818 روایت نمبر 961، ج:2،ص:118-117 روایت نمبر 1147 کا مطالعہ کریں تو کمپنی کی مشہوری صاف نظر آتی ہے۔ ملفوظات ، ج:3،ص:55 پر لکھا ہے کہ 28/27 جنوری 1903ء کی درمیانی رات ایک بجے احسن امروہی کو جگا کر الہام سنایا اور اپنی بیوی کے حمل کا بھی بتایا۔

3۔کتابوں کی قیمت پیشگی لے کر خرچ کر لی

''غایت مافی الباب یہ کہ عندالضرورت قیمت کتابوں میں سے بھی کچھ قدر قلیل خرچ ہوتا رہا۔(مکتوبات، ج:1،ص:306 مورخہ 16 ستمبر 1887ء)

براہین احمدیہ کی قیمت پیشگی وصول کر لی۔ 23 برس تک پانچواں حصہ نہ لکھا۔ اس دوران جن لوگوں نے ایڈوانس رقم دی تھی انہوں نے مرزا کو گالیاں بھی دیں اور رقم بھی واپس لے لی۔(اُن کے بارے میں مرزا نے لکھا کہ انہوں نے جلد بازی کی۔

(دیباچہ براہین احمدیہ،ص:8-7۔۔روحانی خزائن، ج:21،ص:9)

4۔چوری اور سینہ زوری۔خیانت

''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لیے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔''

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ،ص:7۔روحانی خزائن، ج:21،ص:9)

پاکٹ بک میں خادم گجراتی نے پچاس نمازوں سے کم کر کے پانچ نمازیں فرض

کرنے والی حدیث کومرزا کی بد دیانتی کے بہانہ کے طور پر پیش کیا ہے۔مگر وہ یہ بھول گیا کہ جس نے حق لینا ہو وہ تو سارا بھی معاف کر دے تو درست ہے۔جس نے حق دینا ہو وہ کیسے کم کرسکتا ہے؟

مرزا کی کرتوت دیکھنے کے بعد مرزا کا اپنا فیصلہ پڑھ لیں۔اس نے کہا:

''سچا ہادی کبھی خیانت نہیں کرسکتا۔(ملفوظات،ج:2،ص:283)

اور یہ کہ''بد دیانت آدمی سے تو مرے ہوئے کتے سے بھی زیادہ بد بو آتی ہے۔''(ملفوظات،ج:2،ص:166)

پچاس جلدوں کے حساب سے پیشگی رقوم لے لیں اور بعد میں ایک نقطہ کا فرق بتا کر ہضم کرنے کا پروگرام بنالیا۔کیونکہ پیشگی قیمت کھا چکا تھا جیسا کہ خود لکھا:

''اس قصور کا خود معترف ہوں کہ جو کچھ کتاب کی قیمت میں آیا خرچ ہوتا رہا۔''(مکتوبات،ج:1،ص:307)

ایسا ہی صفحہ 306 پر لکھا ہے۔

5۔پہلی بیوی اور بہو بیٹے سے بدسلوکی

مرزا نے اپنی پہلی بیوی کو اس وجہ سے طلاق دے دی تھی کہ اس کے بھائی مرزا علی شیر بیگ کے سالے احمد بیگ نے مرزا کو اپنی بیٹی محمدی بیگم کا رشتہ دینے سے انکار کر دیا تھا جو مرزا سے 40 سے زیادہ سال چھوٹی تھی۔مرزا نے اسی نکاح کے سلسلے میں اپنی بہو جو کہ مرزا علی شیر بیگ کی بیٹی تھی اس کو طلاق دلوانے کی کوشش کی۔ناکامی پر اپنے بیٹے کو عاق کر دیا تھا اور بہو بیٹے کو گھر سے نکال دیا۔اس نکاح والی بات سے پہلے ہی مرزا نے اپنی بیوی سے مباشرت ترک کر دی تھی جیسا کہ سیرت المہدی،ج:1،ص:30-31 روایت نمبر 41 کے تحت مرزا کے بیٹے بشیر احمد نے لکھا ہے۔اس نے یہ وجہ بتائی ہے کہ پہلی بیوی کے رشتہ داروں کو دین سے رغبت نہ تھی یعنی مرزا کے نئے دین سے کوئی رغبت نہ تھی۔مرزا کی اس بدسلوکی کی تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو پروفیسر الیاس برنی m کی کتاب''قادیانی مذہب کا علمی

محاسبہ،ص:452 تا 487 ملاحظہ کریں۔خود کو بھول کر اوروں کو یہ نصیحت کرنے والے مرزا نے کہا:

''فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔'' (سیرت مسیح موعود از عبدالکریم سیالکوٹی،ص:14)

ایک سے زیادہ بیویوں سے نیک سلوک کی نصیحت دوسروں کو (ملفوظات ،ج:4،ص:49)

خود میاں فضیحت!

6۔ کنجوسی کی انتہاء

''ایک دفعہ علی گڑھ میں قرآن مجید کی اشاعت کی غرض سے ایک انجمن بنائی گئی اور وہاں کے جناب سیکرٹری صاحب نے ایک خاص خط بھیجا کہ چونکہ آپ لوگوں خادم اور ماہر قرآن مجید ہو، لہٰذا ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اس انجمن میں آپ صاحبان میں سے بھی کچھ شریک ہوں۔مگر باوجود جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی کوشش کے، حضور نے انکار ہی فرمایا۔ پھر سرسید صاحب کے چندہ مدرسہ مانگنے کا واقعہ تو مشہور ہی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ایک روپیہ تک بھی چندہ مانگتے رہے لیکن حضور (مرزا قادیانی) نے شرکت سے انکار ہی فرمایا حالانکہ اپنا خود مدرسہ انگریزی جاری کیا ہوا تھا۔''

(کشفِ اختلاف،ص:42 مصنفہ سید سرور شاہ قادیانی بحوالہ قادیانی مذہب،ص:1061)

جو شخص ساری زندگی چندہ اکٹھا کرتا رہا اور کھاتا رہا، اب بھی اس کی جماعت میں 49 قسم کے چندے رائج ہیں۔بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کے نام اسامی سے کل جائیداد کا 1/10 ہتھیایا جاتا ہے، وہ چندہ کیسے دے سکتا تھا۔ جو ہاتھ دوسروں کے آگے پھیلا رہے وہ اپنی جیب سے کیا نکالے گا؟ محمد متین خالد صاحب کی کتاب ''قادیانیت سے اسلام تک''

صفحہ 365-368) میں جرمن کے معروف سابق قادیانی شیخ راحیل احمد کے قبول اسلام والے مضمون میں ان چندوں کی ساری تفصیل آ گئی ہے انہی چندوں کی وجہ سے اس سلسلہ کو ظلی و بروزی کی بجائے معاشی نبوت کہنا مناسب ہے۔

7۔مثالی کم ظرف

مرزا نے پہلی بیوی کو طلاق دے دی تھی اور اس سے پیدا ہونے والے دونوں بیٹوں سے قطع تعلق کرلیا تھا۔ دوسری بیوی اور اس کی اولاد کو ہی تمام جائیداد دے دی تھی۔ لیکن اس پر بھی اس کا دل نہیں بھرا۔ جب فضل احمد، جو پہلی بیوی سے تھا، فوت ہو گیا تو مرزا نے اپنی دوسری بیوی سے کہا کہ تمہاری اولاد کے ساتھ جائیداد کا حصہ بٹانے والا ایک فضل احمد ہی تھا سو وہ بے چارہ بھی گزر گیا۔ (سیرت المہدی، ج:1،ص:20 روایت نمبر25)

جو شخص اپنے بیٹے کی وفات پر یہ ردّعمل ظاہر کرے اس کے ظرف کے کیا کہنے!

اسی روایت میں مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے کہ اب ساری جائیداد دوسری بیوی سے پیدا ہونے والے ہم تین بھائیوں کے پاس ہی ہے۔

8۔دعا کرنے کی فیس لیتا تھا۔

(i) ایک آدمی سے لڑکا پیدا ہونے کی دعا کرنے کی فیس ایک لاکھ روپیہ مانگی۔
(سیرت المہدی، ج:1،ص:239، روایت نمبر263)

یاد رہے اس وقت ایک تولہ سونا تقریباً 25 روپیہ میں آتا تھا بلکہ مولانا ابراہیم کمیر پوری نے 10/15 روپیہ تولہ لکھا ہے۔ (بحوالہ فسانۂ قادیاں،ص:203)

اس طرح اس نے 4,000 تولہ سونا مانگا۔ قیمت کا اندازہ آج کل کے حساب سے آپ خود کرلیں۔ کہ تقریباً 22 کروڑ روپے بنتے ہیں۔

(ii) محمد علی خاں آف مالیر کوٹلہ نے دعا کیلئے کہا تو اسے لکھا کہ مجھے اس وقت 2,400 روپے کی ضرورت ہے لہٰذا تم اتنے روپے کی نذر کرلو تو میں اسی طرح دعا کروں گا جس طرح مستری نظام دین کیلئے کی تھی جس نے دعا کے بدلے

50 روپے دینے کا وعدہ کیا تھا اور اس سے لئے بھی۔

(تذکرہ، ص:532۔ مکتوبات، ج:2، ص:299-300 مکتوب مورخہ 5 جون 1906ء)

اس نے بعد میں 3,000 روپیہ ادا بھی کیا۔

(مکتوبات، ج:2، ص:314 مکتوب نمبر 94)

(iii) مرزا کے ذہن پر دولت اتنی سوار تھی کہ خواب بھی اسی کے آتے تھے۔ ایک خواب ملاحظہ ہو۔

''حضرت اقدس کو رؤیا ہوئی کہ حامد علی آ کر کہتا ہے کہ باہر ایک ہندو کھڑا ہے اور دعا کیلئے درخواست کرتا ہے۔ حضور اقدس اسے کہتے ہیں کہ بے نذر لئے ہم دعا کرنے کے نہیں۔ پھر حامد علی دوبارہ واپس آتا ہے تو ایک بیگ اور دو چادریں ہیں اُن میں روپیہ بھر کر لاتا ہے۔

(مکتوب عبدالکریم سیالکوٹی مندرجہ تشحیذ الاذہان جون 1912ء بحوالہ تذکرہ، ص:661)

9۔ دوسروں کو مویشی سمجھتا تھا

''ایک دوست نے پوچھا حضور کو بھی کبھی ریا کا خیال آیا ہے۔ فرمایا ریا ہم جنس سے ہوا کرتی ہے۔'' (سیرت المہدی، ج:2، ص:85 روایت نمبر 1109)

10۔ مرزا نے پہلی بیوی کی اولاد کو جائیداد سے کیسے محروم کیا۔

مرزا کے برادرِ نسبتی مرزا علی شیر بیگ نے اپنے خط میں لکھا کہ مرزا کے پہلی بیوی سے دو لڑکے تھے، جن کے نام مرزا سلطان احمد اور فضل احمد تھے۔ مرزا کے بڑے بھائی غلام قادر نے سلطان احمد کو متبنّٰی بنالیا تھا کیونکہ وہ بے اولاد تھا۔ آدھی جائیداد مرزا سلطان احمد کو اور آدھی مرزا قادیانی کو ملنا تھی۔ سلطان احمد کے بھائی فضل احمد کو جائیداد سے محروم کرنے کیلئے مرزا نے تمام جائیداد مورخہ 25-06-1898 کو اپنی دوسری بیوی کے نام رہن رجسٹری کرادی عرصہ 30 سال کے لئے، مگر قدرت خدا کہ بے چارہ فضل احمد مرزا کی زندگی میں ہی فوت ہوگیا اور مرزا کی تمام جائیداد دوسری بیوی کی اولاد کو ملی۔ اسی فضل احمد کے

مرنے پر دوسری بیوی کو خوش کرنے کیلئے مرزا نے کہا تھا کہ تمہاری اولاد کے ساتھ جائیداد کا حصہ بٹانے والا صرف فضل احمد ہی تھا سو وہ بھی گزر گیا۔

(سیرت المہدی، ج:1،ص:20 روایت نمبر 25)

مرزا علی شیر بیگ کے خط اور اس واقعہ کی پوری تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو کتاب کلمہ فضل رحمانی مصنفہ قاضی فضل احمد گورداس پوری ،ص: 128 تا 138 (احتساب قادیانیت ،ج:20،ص:484 تا 494) مرزا کی بیوی کے زیورات کی تفصیل احتساب، ج:20 کے صفحہ 484 پر درج ہے جن کو لے کر مرزا نے اپنی جائیداد اس کے نام رہن کروادی تھی۔ اسی لئے تو محمد علی لاہوری اور خواجہ کمال دین وغیرہ خاص الخاص مرزائی بھی یہ کہتے تھے کہ ''قوم کے روپیہ سے بیوی جی کے زیور بنتے ہیں۔''

(سیرت المہدی، ج:2،ص: 396-397۔ کشف الاختلاف ،ص: 13-14۔ صبحوالہ قادیانی مذہب از برنی m ،ص:515-516۔ الفضل مورخہ 12 اگست 1924ء بحوالہ قادیانی مذہب،ص:811)

ان زیورات کی تفصیل پڑھنے کے بعد سیدنا رسول کریم علیہ السلام کے فقرِ اختیاری کو ذہن میں لائیں تو بے اختیار زبان پر آتا ہے۔

سلام اس پر کہ جس کے گھر میں چاندی تھی نہ سونا تھا
سلام اس پر کہ ٹوٹا بوریا جس کا بچھونا تھا

مرزا کی بیوی نے ضرورت پڑنے پر بھی (اگر واقعی ضرورت تھی) مرزا کو نقدی اور زیورات جائیداد رہن رکھوا کر دیئے۔ اسی لئے تو لوگ کہا کرتے تھے۔

''مِر جا بیوی دی بڑی من دا اے'' (سیرت المہدی، ج:2،ص:407)

اس دور خے مرزا کا دوسرا رخ بھی دیکھ لیں کہتا ہے: ''ہمیں ان باتوں سے کیا غرض ہے۔ ہم جائیدادیں اور زمینیں خریدنے کے واسطے نہیں آئے۔ ہم کو کیا سکھ خرید لے یا کوئی اور خرید لے۔

(ملفوظات، ج:4،ص:441 مورخہ 27 ستمبر 1905ء)

اسی لئے تو کسی کی جیب میں کچھ نہیں چھوڑا۔ چندوں کے نام پر سب کچھ نکلوالیا۔

11۔ بزدلی

''خدا کے رسول اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے'' (سورۂ احزاب:39/33)

''ہم خدا کے مرسلین اور مامورین کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بلکہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔ بزدلی ایمان کی کمزوری کی نشانی ہے۔''

(ملفوظات، ج:4،ص:286)

پانچویں سوار کا اس فقرہ میں لفظ ''ہم'' کہنا قابل داد ہے، بہرحال ساری زندگی انگریزوں کی خوشامد کرنے والا، ان کے ڈر سے اپنے الہام سے انکار کرنے والا (سلطنت برطانیہ تا ہشت سال۔حوالہ گزر چکا) ڈپٹی کمشنر کے سامنے تحریری اقرار کرنے والا کہ آئندہ پیش گوئی سے باز رہوں گا (حوالہ گزر چکا) وہ بھی اگر کہے کہ میں بزدل نہیں ہوں تو بتائیں کوئی اس کا کیا بگاڑ لے گا۔ان سب سے مزیدار واقعہ ایک اور ہے۔مرزا نے 1897ء میں اپنے مریدوں کی تعداد 8,000 بتائی تھی۔

(ضمیمہ انجام آتھم،ص:26۔روحانی خزائن،ج:11،ص:310 مطبوعہ 1897-01-22،ص:347)

خدا کی قدرت کہ 1898ء میں انکم ٹیکس والوں نے مرزا کو نوٹس بھیجا، مقدمہ کیا، چنانچہ معاملہ کی تفتیش کرنے والے تحصیل دار کے سامنے مریدوں کی فہرست بھی پیش کرنا پڑی۔انکم ٹیکس بچانے کے لئے، اپنی آمدنی کم ظاہر کرنے کے لئے مریدوں کی تعداد جو 1897ء میں آٹھ ہزار تھی کم کر کے 318 ظاہر کی۔

(ضرورۃ الامام،ص:44۔روحانی خزائن، ج:13،ص:514، رپورٹ تحصیل دار منشی تاج الدین مورخہ 17 ستمبر 1898ء)

یہ بھی یاد رہے کہ زلزلہ کے ڈر سے گھر چھوڑ کر باغ میں کئی دن رہنا، یہ بھی مرزا کے خیال میں بزدلی نہیں ہے۔اپنے ہی مقرر کردہ معیار کے مطابق مرزا نبی تو کیا سچا مومن بھی نہیں تھا کیونکہ اس نے خود کہا کہ سچے مومن بھی بزدل نہیں ہوتے۔

12۔شراب

''اسی اثناء میں شراب کا ذکر شروع ہوگیا۔کسی نے کہا کہ اب تو حضور شراب کے بسکٹ بھی ایجاد ہوئے فرمایا''شراب تو انتہائی شرم، حیا، عفت، عصمت کی جانی دشمن ہے۔انسانی شرافت کو ایسا کھو دیتی ہے کہ جیسے کتے ،بلّے ، گدھے ہوتے ہیں، اُس کا پیکر بالکل انہی کے مشابہ ہوجاتا ہے۔''

(ملفوظات، ج:3،ص:107)

اب اُسی کا دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں۔

''محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔اس وقت میں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دوکان سے خرید دیں۔مگر ٹانک وائن چاہئے اس کا لحاظ رہے۔باقی خیریت ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ''

(خطوطِ امام بنام غلام شائع کردہ حکیم محمد حسین قریشی مالک کارخانہ رفیق صحت لاہور،ص:5)

ٹانک وائن کی کی حقیقت لاہور میں پلومر کی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ڈاکٹر صاحب جواباً تحریر فرماتے ہیں حسب ارشاد پلومر کی دکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ملا۔

''ٹانک وائن ایک قسم کی طاقت ور دوا نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت (انگلینڈ) سے سربند بوتلوں میں آتی ہے۔اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ ہے۔''

(21 ستمبر 1933ء بحوالہ قادیانی مذہب از برنی،ص:168)

اب قادیانی عذر گناہ ملاحظہ ہو۔

''آپ تمام دن تصنیفات کے کام میں لگے رہتے تھے۔راتوں کو عبادت

کرتے تھے ۔ بڑھاپا بھی پڑتا تھا تو اندریں حالات اگر ٹانک وائن بطور علاج پی بھی لی ہوتو کیا قباحت لازم آ گئی۔''

(ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی، دراخبار پیغام صلح مورخہ 11 اکتوبر 1935ء
بحوالہ قادیانی مذہب از برنی، ص:169)

لگے ہاتھوں دو بوتل برانڈی کا قصہ بھی پڑھ لیں۔

''حضور علیہ السلام نے (مرزا قادیانی مراد ہے) مجھے لاہور سے بعض اشیاء لانے کے لیے ایک فہرست لکھ کر دی۔ جب میں چلنے لگا تو پیر منظور محمد صاحب نے مجھے روپیہ دے کر کہا کہ دو بوتل برانڈی کی میری اہلیہ کیلئے پلومر کی دکان سے لیتے آئیں۔ میں نے کہا اگر فرصت ہوئی تو لیتا آؤں گا۔ پیر صاحب فوراً حضرت اقدس کی خدمت میں گئے اور کہا کہ حضور مہدی حسین میرے لیے برانڈی کی بوتل نہیں لائیں گے۔ حضور ان کو تاکید فرمادیں۔

حقیقۃً میرا ارادہ لانے کا نہ تھا۔ اس پر حضور اقدس نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں مہدی حسین! جب تک تم برانڈی کی بوتلیں نہ لے لو، لاہور سے روانہ نہ ہونا۔ میں نے سمجھ لیا کہ اب میرے لئے لانا لازمی ہے۔ میں نے پلومر کی دکان سے دو بوتلیں برانڈی کی غالباً چار روپیہ میں خرید کر پیر صاحب کو لادیں۔ ان کی اہلیہ کیلئے ڈاکٹروں نے بتلائی ہوں گی۔''

(اخبار الحکم 7 نومبر 1936 قادیانی مذہب، ص:167-168)

13۔ سیالکوٹی کی عیادت

عبدالکریم سیالکوٹی مرزا کے دو خاص الخاص ساتھیوں میں سے ایک تھا۔ دوسرا حکیم نوردین تھا۔ سیالکوٹی نے ہی خطبہ جمعہ میں مرزا کی نبوت کا اعلان کیا تھا۔ وہی اس کا امام نماز اور خطیب جمعہ تھا۔ جب وہ مرض الموت میں گرفتار ہوا تو مرزا اس کی عیادت تک کو نہ گیا

حالانکہ ایک ہی مکان میں سب رہتے تھے۔ بلکہ مرزا نے اپنا کمرہ بھی اس دوران تبدیل کرلیا تھا کہ اس کی ہائے ہائے نہ سنے۔

(سیرت المہدی، ج:1، حصہ اوّل، ص:271 تا 272 روایت نمبر 301)

مرزا کے بیٹے نے بہانہ بنایا ہے کہ مرزا اس کی تکلیف دیکھ نہ سکتا تھا اور دورہ کا خطرہ تھا۔ حالانکہ اسی کتاب کی جلد نمبر 1، صفحہ 549 روایت نمبر 571 میں لکھا ہے کہ

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طریق تھا کہ اپنے مخلصین کی بیماری میں ان کی عیادت کیلئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔''

کیا سیالکوٹی مخلص نہ تھا جس نے مرزا کی دنیا بنانے کے لئے اپنی عاقبت خراب کرلی؟

14۔ منگل کے دن سے ڈرتا تھا اور ستاروں کی تاثیر کا قائل تھا

مرزا منگل کے دن کے اثر سے ڈرتا تھا۔ اسی دن وہ لاہور میں 26 مئی 1908ء کو فوت ہوا۔ اسی طرح وہ ستاروں کی تاثیر کا بھی قائل تھا جو کہ کفر ہے۔

(سیرت المہدی، ج:1، ص:335 روایت نمبر 362)

15۔ کُھلّی ڈُھلّی خط و کتابت

قادیان کا مُتنبّی اپنے خلیفہ نوردین کے نام کھلّے ڈھلے خطوط لکھا کرتا تھا جس سے دونوں کے ذوق کا پتہ چلتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

''دوا جس میں مروارید داخل ہیں جو کسی قدر آپ دے گئے تھے اس کے استعمال سے بفضلہٖ تعالیٰ مجھ کو بہت فائدہ ہوا۔ قوت باہ کو ایک عجیب فائدہ یہ دوا پہنچاتی ہے۔'' (مکتوبات، ج:2، ص:19 مورخہ 30 ستمبر 1886ء)

''ایک مرض مجھے نہایت خوفناک تھی کہ صحبت کے وقت لیٹنے کی حالت میں نعوظ بکلّی جاتا رہتا تھا۔ شاید قلتِ حرارت غریزی اس کا موجب تھی۔ وہ عارضہ بالکل جاتا رہا ہے..... چونکہ دوا ختم ہوچکی ہے۔ اور میں نے زیادہ سے زیادہ کھالی ہے اس لئے ارادہ ہے کہ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو دوبارہ تیار کی

جائے۔(حوالہ ایضاً،ص:20 مورخہ 19 جنوری1887ء)

''جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یہی یقین رہا میں نامرد ہوں۔'' (ایضاً،ص:27۔مورخہ 22 فروری1887ء)

''وہ معجون میرے تجربہ میں آیا ہے کہ اعصاب کیلئے نہایت مفید ہے اور امراض رعشہ اور فالج اور تقویت دماغ اور قوت باہ کیلئے اور تقویت معدہ کیلئے فائدہ مند ہے۔ مدت سے میرے استعمال میں ہے اگر آپ اس کو استعمال کرنا قرینِ مصلحت سمجھیں تو میں کسی قدر جو میرے پاس ہے بھیج دوں۔'' (ایضاً،ص:56-57 مورخہ 23 جنوری1888ء)

تریاق الٰہی نامی دوا کے فوائد کے بارے میں محمد علی خاں آف مالیر کوٹلہ کو لکھا

''قوت باہ میں اس کو ایک عجیب اثر ہے۔''

(ایضاً،ص:250 مورخہ 29 اگست1899ء)

اپنی مجلس میں بھی قوت باہ ہی کا ذکر کرتا۔ ایک دفعہ سفوف بھلاوہ کا ذکر تھا۔ کہا باہ کے مایوسوں کے واسطے مفید ہے۔(ملفوظات، ج:5،ص:529 مورخہ 12 اپریل1908ء)

رات کے ایک بجے احسن امروہی کو جنوری کی رات جگا کر کہا کہ میری بیوی کو حمل ہے۔ پھر دن کے وقت مجلس میں بھی سنایا۔

(ملفوظات، ج:3،ص:55-56)

16۔دورُخا

کلارک والے مقدمہ میں ڈپٹی کمشنر نے پوچھا کیا آپ کلارک وغیرہ پر ازالہ حیثیت کا استغاثہ کریں گے؟ تو مرزا نے جواب دیا کہ میں دنیاوی حکومتوں کے آگے استغاثہ کرنا نہیں چاہتا۔'' (سیرت المہدی، ج:2،ص:266، روایت نمبر1482)

جس کی ساری زندگی انگریزوں سے استغاثے میں گزری، خود کاشتہ پودا تک خود کو لکھا اور جاسوسی تک کی پیش کش کی، وہ یہ کہہ رہا ہے۔

17۔غیرعورتوں سے میل جول

(i)بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو رات کوٹانگیں دباتی تھی۔

(سیرت المہدی، ج:1،ص:722روایت نمبر780)

(ii)مائی رسول بی بی اوراہلیہ شاہ دین، مائی فجّو ،منشیانی اہلیہ منشی دین محمد گوجرانوالہ رات کومرزا کا پہرہ دیتی تھیں۔(ایضاً،ص:725روایت نمبر786)

(iii)عبدالستارشاہ کی لڑکی زینب آدھی رات تک یااس سے زیادہ وقت تک پنکھا جھلتی تھی۔ دودفعہ عشاء کی نماز سے لے کرصبح کی اذان تک ساری رات پنکھا جھلا۔

(ایضاً،ص:789روایت نمبر910)

(iv)یہی لڑکی مرزا کے دورہ سیالکوٹ کے دوران بھی خدمت کرتی رہی۔

(ایضاً،ص:792روایت نمبر917)

(v)امۃ الرحمٰن بنت قاضی ضیاءالدین بھی مرزا کے گھر میں رہا کرتی تھی۔

(سیرت المہدی، ج:2،ص:148روایت نمبر1204)

(vi)مائی بھاگواور مائی بھانو پنکھا جھلتی تھیں۔

(ایضاً،ص:195روایت نمبر1302)

(vii)اہلیہ سابقہ مہرسنگھ مرزا کووضوکراتی تھی۔جب لکھتا تو کندھے دباتی

(ایضاًص:201،روایت نمبر1314)

(viii)یہ خاتون مرزا کودباتی تھی۔(ایضاً،ص:205روایت نمبر1327)

(ix) دوائی ایک لڑکی کے سپرد تھی وہ دیتی تھی۔(ایضاً،ص:206روایت نمبر1329)

(x) صفیہ بیگم شاہ جہان پوری اہلیہ شیخ غلام محمد نومسلم (نوقادیانی) سے کہا گرم پانی کا لوٹا لیٹرین میں رکھو۔ پانی زیادہ گرم تھا۔مرزا نے باہرآ کراس لڑکی کے ہاتھوں کی پشت پرگرم پانی ڈال دیا۔ (ایضاً،ص:214روایت نمبر1349)

(xi)برکت بی بی اہلیہ حکیم رحیم بخش نے مرزا کوکہا’’مجھے حضورکی دوااوردُعا سے حمل ہے۔‘‘

(ایضاً،ص:215روایت نمبر1351)

(xii) مراد خاتون اہلیہ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین سے ڈاکٹر نی نے کہا اللہ کے نبی سے (مرزا سے) پردہ نہیں کرنا چاہیے مگر اس نے کہا مجھے شرم آتی ہے۔
(ایضاً،ص:217-218 روایت نمبر 1357)

(xiii) برکت بی بی اہلیہ حکیم رحیم بخش نے کہا ایک دفعہ میں مرزا کو وضو کرانے لگی۔ عصر یا ظہر کا وقت تھا۔ حضرت خلیفہ اوّل کی بیوی نے مجھے کہا کہ تم بہت خوش قسمت ہو، حضور کی خاص توجہ تمہارے حال پر ہے۔ (ایضاً،ص:220-221 روایت نمبر 1362)

(xiv) اہلیہ حافظ احمد اللہ سے فرمائش کر کے خوش الحانی سے اپنی نظم سنی
(ایضاً،ص:236-237 روایت نمبر 1404)

(xv) رسول بی بی اہلیہ حافظ حامد علی اور رسول بی بی اہلیہ خورد بابو شاہ دین دونوں رات کو پیر دبایا کرتی تھیں۔ مرزا نے ان سے کہا جب مجھے الہام ہونے لگے تو مجھے جگا دیا کرو۔ اور یہ بھی مرزا نے کہا اب میں پہلے وقت تم کو ہی پہرہ پر رکھا کروں گا۔
(ایضاً،ص:281 روایت نمبر 1501)

(xvi) عصمت بیگم عرف زمانی اہلیہ حکیم محمد زمان پیر دباتی تھی اور اس نے کہا میں روز حضور کے پاس دعا کیلئے جاتی تھی۔ (ایضاً،ص:285 روایت نمبر 1508)

(xvii) صبح کو پانچ چھ عورتوں کو ساتھ لے کر سیر کرتا تھا۔ مرد عصر کے بعد جایا کرتے تھے۔
(ایضاً،ص:284 روایت نمبر 1507)

(xviii) لال پری پٹھانی کی والدہ مرزا کو دباتی تھی۔ (ایضاً،ص:286 روایت نمبر 1511)

(xix) فہمیدہ بیگم بنت پیر افتخار احمد عموماً غسل خانے کے باہر قضائے حاجت کے وقت مرزا کے لئے پانی رکھتی تھی۔ ایک دن غلطی سے زیادہ گرم پانی رکھا گیا تو مرزا نے باہر نکل کر اس کا ہاتھ پکڑ کر گرم پانی میں ڈال دیا۔ یہی کام صفیہ بیگم کے ساتھ کیا تھا۔
(ایضاً،ص:296 روایت نمبر 1535)

(xxi) صفیہ بیگم بنت عبدالقادر لدھیانوی سے مرزا نے کہا میر سر دباؤ اور کہا کسی دن تم کو بہت فخر ہوگا کہ میں نے مسیح موعود کا سر دبایا تھا۔ (ایضاً،ص:312 روایت نمبر 1568)

(xxii) سلطان بی بی زوجہ مستری خیر دین نے کہا میری ساس ہمیشہ مرزا کے ساتھ سیر کیا کرتی تھی۔ (ایضاً،ص:294 روایت نمبر 1530)

کیا یہ سارے کام مرد نہیں کر سکتے تھے یا مرزا کی بیوی بیٹیاں نہیں کر سکتی تھیں؟

مرزا کی انہی مصروفیات کے بار بار علم میں آنے پر ایک مرزائی نے وضاحت طلب کر ہی لی۔اس نے اخبار الحکم کو سوال بھیجا کہ ''حضرت صاحب غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں دبواتے ہیں؟''

جواب میں اخبار نے لکھا:

''وہ نبی معصوم ہیں۔ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت وبرکات ہے اور یہ لوگ احکام حجاب سے مستثنیٰ ہیں۔

(الحکم قادیان مورخہ 10 اپریل 1907ء،ص:2 بحوالہ افسانۂ قادیان،ص:224)

بعد میں بات یہاں تک پہنچی کہ لاہوری گروپ کے ایک رکن کا خط اخبار الفضل قادیان میں چھپا جس میں لکھا تھا:

''حضرت مسیح موعود ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں۔اگر انہوں نے کبھی زنا کر لیا تو اس میں حرج کیا ہوا۔ پھر لکھا ہے'' ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے،ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ (بشیر الدین محمود) پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان،ص:6 مورخہ 31 اگست 1938ء۔بحوالہ ثبوت حاضر ہیں از محمد متین خالد،ص:701)

مزے کی بات یہ ہے کہ اخبار کو اس پر اعتراض نہیں ہوا کہ مکتوب نگار نے مرزا کو زانی لکھا بلکہ اس پر اعتراض ہوا کہ اس کو ولی اللہ کیوں لکھا، نبی کیوں نہیں لکھا۔

18۔ بیوٹی ماسٹر

پھر آپ خود (مرزا) فرمانے لگے کہ ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے۔ پھر فرمایا جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بدنما ہوجاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ (سیرت المہدی، ج:1،ص:241 روایت نمبر 268)

اس پر مرزا کے بیٹے نے لکھا:

''اللہ کے نبیوں میں خوبصورتی کا احساس بھی بہت ہوتا ہے۔''

عورتوں اور لڑکیوں کیلئے کسی قدر زیور اور رنگین کپڑے اور ہاتھوں میں مہندی پسند فرماتے تھے۔ (ایضاً،ص:779 روایت نمبر 886)

''حضور نے ایک عورت کو گورداس پور بھیجا تا کہ وہ آ کر رپورٹ کرے کہ لڑکی صورت وشکل وغیرہ میں کیسی ہے؟.....مثلاً یہ کہ لڑکی کا رنگ کیسا ہے، قد کتنا ہے، اس کی آنکھوں میں کوئی نقص تو نہیں، ناک، ہونٹ، گردن، دانت، چال ڈھال وغیرہ کیسے ہیں؟'' (ایضاً،ص:814 روایت نمبر 954)

وہ کل حلیہ بیان کردے کہ آنکھیں کیسی ہیں، ناک کیسا ہے، گردن کیسی ہے، یعنی لمبی ہے یا کوتہ اور بدن کیسا ہے، فربہ یا لاغر، منہ کتابی چہرہ ہے یا گول، سر چھوٹا ہے یا بڑا، قد لمبا ہے یا کوتہ، آنکھیں کپری یا سیاہ، رنگ گورا ہے یا گندمی یا سیاہ، منہ پر داغ چیچک ہیں یا نہیں یا صاف، غرض تمام مراتب..... بیان کردے اور دیانت سے بیان کرے..... پوری تفتیش کے بعد آپ جلد جواب دیں۔'' (مکتوبات، ج:2،ص:648 مورخہ 31 اکتوبر 1899ء)

مغلظات

اگر چہ مرزا قادیانی نے تہذیب واخلاق کے متعلق اپنے منہ میاں مٹھو بننے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور زبانی جمع خرچ بہت کچھ کیا کہ میں مہذب وخلیق ہوں، حلیم و بردبار ہوں، متحمل وصابر ہوں مگر حقیقت میں ان اوصاف سے اس کو دور کی نسبت بھی نہیں تھی۔ پہلے اس کی اخلاقی تعلیاں ملاحظہ کریں پھر تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں۔

1۔ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔
(اربعین نمبر:4،ص:5۔روحانی خزائن،ج:17،ص:471)

2۔ ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔
(نسیم دعوت،ص:4۔روحانی خزائن،ج:19،ص:364)

3۔ کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔
(کشتی نوح،ص:11۔روحانی خزائن،ج:19،ص:11۔ملفوظات،ج:2،ص:161,132)

4۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب الاخلاق کے ساتھ بھیجا۔(اربعین،:3،ص:36۔روحانی خزائن،ج:17،ص:426)

5۔ ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات ومجادلات یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لیے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں۔
(شحنہ حق الف۔روحانی خزائن،ج:2،ص:324)

6۔ امام کیلئے ضروری اخلاق کا بیان کرتے ہوئے مرزا نے لکھا
''چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں، سفلوں اور بدزبان لوگوں سے

واسطہ پڑتا ہے۔اس لیے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔تاکہ ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زماں کہلا کر ایسی کجی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ جھاگ آتا ہے، آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں، وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہوسکتا۔لہٰذا اس پر آیت **انك لعلیٰ خلق عظیم** کا پورے طور پر صادق آجانا ضروری ہے۔(ضرورت الامام،ص:8۔روحانی خزائن،ج:13،ص:478)

7۔ راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے..... بخدا ہم دشمنوں کے دل کو بھی تنگ نہیں کرنا چاہتے۔'' (شحنۂ حق صفحہ،ج۔۔روحانی خزائن،ج:2،ص:326)

8۔ ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔
(ست بچن،ص:21۔روحانی خزائن،ج:10،ص:133)

9۔ تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا.....پس اپنی زبان کی چھری سے کوئی اور بدتر چھری نہیں۔
(چشمہ معرفت خاتمہ،ص:15۔روحانی خزائن،ج:23،ص:386-387)

10۔ جو شخص حقیقت کو نہیں سوچتا اور نفس سرکش کا بندہ ہو کر بدزبانی کرتا ہے اور شرارت کے منصوبے جوڑتا ہے وہ ناپاک ہے۔
(نسیم دعوت،ص:5۔روحانی خزائن،ج:19،ص:365)

11۔ یاد رکھو ہر ایک جو نفسانی جوشوں کا تابع ہے ممکن نہیں کہ اس کے لبوں سے حکمت اور معرفت کی بات نکل سکے۔
(نسیم دعوت،ص:5۔روحانی خزائن،ج:19،ص:365)

12۔ انسان سے کت پن نہیں ہوتا۔ (ملفوظات،ج:1،ص:64)

13۔ جب دل بگڑتا ہے تو زبان ساتھ ہی بگڑ جاتی ہے۔(مکتوبات،ج:1،ص:635)

14۔ جس نے خدا تعالیٰ پر جھوٹ بولا پھر اس کا اوروں کیلئے منہ کھل جاتا ہے۔
(مکتوبات، ج:1،ص:663)

15۔ خدا کے ماموروں کا خاصہ ہوتا ہے کہ ان میں حد درجہ انکسار ہوتا ہے۔
(ملفوظات، ج:4،ص:437)

16۔ تم گالیاں سن کے چپ رہو۔ گالی سے کیا نقصان ہوتا ہے۔ گالی دینے والے کے اخلاق کا پتہ چلتا ہے۔ (ملفوظات، ج:5،ص:130)

عام مسلمانوں آریوں، عیسائیوں، مسلمان علماء کو مرزا نے لکھ کر گالیاں دیں۔ پھر اس کی زبان یہاں تک دراز ہوئی کہ مسلمانوں اور علماء اسلام سے گزر کر انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت پر بھی حملہ آور ہوئی۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کو خاص طور پر مرزا نے گالیاں دیں۔ اس کی نصیحتیں پڑھئے اور اس کے کرتوت دیکھئے کہ اس قادیانی متنبّی کے منہ سے رحمت بہہ رہی ہے یا غلاظت؟

چونکہ مرزا نے خود لکھا کہ

''کیسا ہی خبیث اور ملعون ہے وہ شخص جو کہ برگزیدہ بندوں کا انکار کرے یا ان کی کسی طرح سے اپنے قول یا فعل سے توہین کرے۔''
(ملفوظات، ج:5،ص:665 مورخہ 17 مئی 1908ء)

لہٰذا وہ اپنے اقرار سے خبیث اور ملعون ہے کیونکہ اس نے خدا کے برگزیدہ رسول حضرت عیسیٰ d کی توہین کی اور ان کو گالیاں دیں۔

سیدنا داؤد d کی توہین کرتے ہوئے مرزا نے کہا

''ہمیں ایک دفعہ خیال آیا کہ کرشن جی کو داؤد d کے ساتھ بالکل مشابہت معلوم ہوتی ہے۔ بلحاظ راگ، رقص، مجمع مستورات اور بہادری میں۔ خدا جانے یہ کیا بات ہے۔'' (ملفوظات، ج:5،ص:462)

اس فقرہ میں نعوذ باللہ اس نے سیدنا داؤد d کو گویا اور رقاص بنا دیا۔

علماءاسلام اور مسلمانوں کو مرزا نے 203 گالیاں دیں، عیسائیوں کو 47 اور آریوں کو 22 گالیاں دیں۔اس کی ان گالیوں کی فہرست احتساب قادیانیت ،ج: 17، ص:557 سے 607 یعنی 50 صفحوں پر مشتمل ہے۔مولانا نور محمد کی تحقیق کے مطابق ایسی گالیوں کی کل تعداد تقریباً 500 ہے۔ان میں ہر قسم کی گالیاں شامل ہیں۔مرزا کی کم ظرفی انتہاء کو پہنچ گئی تھی۔جب حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی m کی وفات کی خبر مرزا کو ملی تو اس وقت ان کو بہت گمراہ اور پاگل کہہ کر گالی دی (ملفوظات، ج:2،ص:401)

مرزا کی گالیوں کو مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے بھی اپنی کتاب شرائط نبوت میں صفحہ 17 سے صفحہ 40 تک حروفِ تہجی کے اعتبار سے جمع کر دیا ہے۔

(احتساب قادیانیت، ج:2،ص:111 تا134)

مرزا نے عام مسلمانوں اور اپنے مخالف علماء کو عموماً کنجری کا بیٹا کہا ہے۔

(مثلاً آئینہ کمالات اسلام،ص:547۔روحانی خزائن، ج:5،ص:547-548)

مگر مرزائی عام طور پر بہانہ بناتے ہیں کہ بغایا سے گمراہ یا ہدایت سے دور لوگ مراد ہیں۔لیکن یہ صرف بہانہ ہے۔خود مرزا نے اپنی تحریروں میں بغایا سے طوائف اور کنجری مراد لی ہے۔

مثلاً حجۃ اللہ،ص:87۔روحانی خزائن، ج:12،ص:235۔لجۃُ النور،ص:86۔روحانی خزائن، ج: 16،ص: 284 ایضاً ،ص: 78۔ روحانی خزائن، ج: 16، ص:429۔ص:431۔ص:90۔ روحانی خزائن، ج:16،ص:432۔انجام آتھم ، ص:282)

اسی طرح دوسروں کو جو اس کی فتح کو نہ مانے حرام زادہ کہنے کا اسے بہت شوق تھا۔(انوار الاسلام،ص:30۔روحانی خزائن،ج:9،ص:31)

اپنے مخالفوں کو یعنی عام مسلمانوں اور علماء کو جنگل کا سؤر کہا اور ان کی عورتوں کے متعلق لکھا کہ کتیوں سے بڑھ گئیں۔

(نجم الہدیٰ،ص:10۔روحانی خزائن،ج:14،ص:53)

اب مرزا پہ حد قذف لگانے کا فتویٰ اس کے بیٹے بشیر الدین محمود سے سن لیں

''حضرت عمر h کے زمانہ میں کہا گیا تھا کہ کسی کو حرامزادہ کہنے والے کو حد لگائی جائے۔

(خطبہ جمعۃ اخبار الفضل قادیان مورخہ 13 فروری 1922 بحوالہ قادیانی مذہب، ص:544)

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کو کنجری کا بیٹا کہا۔ (ملفوظات، ج:5، ص:155)

مرزا کا مرید چراغ دین جموں والا، جو بعد میں مرزا سے منحرف ہو گیا تھا لکھتا ہے

''ہندوستان میں جو شخص دینی مباحثہ میں اپنی بدزبانی اور دریدہ دہنی بلکہ فحش کلامی کیلئے شہرآفاق ہوا۔ جس کی نسبت اہل الرائے کی یہ مستقل رائے ہے کہ دینی مناظرہ میں گندگی اور خباثت کے چلن کو اس نے رواج دیا۔ جو اس فن کا استاد اور موجد ہے، وہ مرزا قادیانی ہے۔

(رسالہ تجلی 1927ء بحوالہ احتساب قادیانیت، ج:17، ص:612)

مرزا نے خود ہی لکھا ہے کہ بے حیا انسان کی زبان کو قابو میں لانا تو کسی نبی کیلئے ممکن نہیں ہوا۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، ص:58۔ روحانی خزائن، ج:21، ص:75)

کذبات

1۔ کنجر جو ولدالزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔
(شحنۂ حق،ص:60۔روحانی خزائن،ج:2،ص:386)

2۔ دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔
(نزول المسیح،ص:2۔روحانی خزائن،ج:18،ص:380)

3۔ ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔
(چشمہ معرفت،ص:222۔روحانی خزائن،ج:23،ص:231)

4۔ جھوٹ ام الخبائث ہے۔
(مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:207۔مکتوبات،ج:1،ص:371)

5۔ جھوٹ بولنے سے مرنا بہتر ہے۔ (ایضاً،ص:209)

6۔ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:111۔ روحانی خزائن، ج:21،ص:275۔ انجام آتھم،ص:31۔روحانی خزائن،ج:11،ص:31)

7۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:13۔روحانی خزائن،ج:17،ص:56)

8۔ اے بے باک لوگو جھوٹ بولنا اور گوہ (پاخانہ) کھانا ایک برابر ہے۔
(حقیقۃ الوحی،ص:206۔روحانی خزائن،ج:22،ص:215)

9۔ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔
(تتمہ حقیقۃ الوحی،ص:26۔روحانی خزائن،ج:22،ص:459)

10۔ جھوٹ بولنا اور نجاست کھانا ایک برابر ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:254)

11۔ جیسا کہ بت پوجنا شرک ہے جھوٹ بولنا بھی شرک ہے ان دونوں باتوں میں فرق نہیں۔

(ملخص الحکم مورخہ 17اپریل1905ء بحوالہ احتساب قادیانیت، ج:14،ص:277)

12۔ کیونکر ممکن ہے کہ کوئی ثقہ آدمی جھوٹے حوالوں سے ناحق اپنے تئیں الزام کے نیچے لاوے۔ (آریہ دھرم،ص:3۔روحانی خزائن، ج:10،ص:3)

13۔ غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔ (ایضاً،ص:13)

14۔ جھوٹ بولنا مردار خوروں کا کام ہے۔ (تذکرہ،ص:13)

15۔ افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے۔ انبار در انبار ان کے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے۔ (نزول المسیح،ص:11۔روحانی خزائن، ج:19،ص:118)

16۔ جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔

(نور الحق حصہ اوّل،ص:104۔روحانی خزائن، ج:8،ص:137)

17۔ جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو۔

(نور الحق حصہ دوم،ص:13۔روحانی خزائن، ج:8،ص:201)

18۔ تحریف اور الحاد کرنے والے سؤر اور بندر ہیں۔

(اتمام الحجۃ،ص:15۔روحانی خزائن، ج:8،ص:291)

19۔ ہم جھوٹے کو دندان شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہیں مگر اس کا منہ کیونکر بند کریں۔ اس کی پلید زبان پر کون سی تھیلی چڑھا دیں؟

(انجام آتھم،ص:38۔روحانی خزائن، ج:11،ص:38)

20۔ جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسان کا

(ایضاً،ص:43)

21۔ جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو سہی۔
(ازالہ اوہام حصہ دوم،ص:472۔روحانی خزائن،ج:3،ص:572)

22۔ جو سچائی کے دشمن ہیں وہ اسلام اور نبی علیہ السلام کو فحش گالیاں دے کر خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائیں گے۔
(ایام الصلح،ص:102۔روحانی خزائن،ج:14،ص:328)

23۔ میرے نزدیک بھی جھوٹے کی لاش ہر ایک ذلت کے لائق ہے۔
(مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:85)

24۔ خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی۔ (ایضاً693)

25۔ دروغ گو کا انجام ذلت اور رسوائی ہے۔
(حقیقۃ الوحی،ص:241۔روحانی خزائن،ج:22،ص:253)

26۔ سچ بات یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا روا رکھ لیتا ہے تو حیا اور خدا کا خوف بھی کم ہو جاتا ہے۔ (ایضاً،ص:573)

27۔ دروغ گو کو خدا تعالیٰ اس جہاں میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:5-6۔روحانی خزائن،ج:17،ص:41-42)

28۔ جھوٹوں پر نہ ایک دم کیلئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔
(ایضاً،ص:12۔روحانی خزائن،ج:17،ص:48)

29۔ ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افتراء کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے۔
(اربعین نمبر:3،ص:20۔روحانی خزائن،ج:17،ص:406)

30۔ جھوٹ بولنے والا بھی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ (ملفوظات،ج:4،ص:636)

31۔ جھوٹ جیسا لعنتی کام اور کوئی نہیں۔(ملفوظات،ج:3،ص:59)

32۔ قرآن شریف نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔
(الحج:31)(ملفوظات،ج:2،ص:266)

33۔ شریر آدمی کا کام ہے کہ آنکھ، کان، ٹانگ وغیرہ کاٹ کر پھر کلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں۔ (ملفوظات، ج:2،ص:488)

34۔ تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔
(کشتی نوح،ص:26۔روحانی خزائن، ج:19،ص:28)

35۔ نبی کے کلام میں جھوٹ جائز نہیں۔
(مسیح ہندوستان میں،ص:21۔روحانی خزائن، ج:15،ص:ایضاً)

مبلغ اسلام ابوعبیدہ نظام الدین بی۔اے نے اپنی کتاب کذبات مرزا میں مرزا قادیانی کے 54 جھوٹ جمع کیے اور دوسری کتاب برقِ آسمانی برفرق قادیانی میں 202 جھوٹ جمع کیے۔انہوں نے 20 مارچ 1934ء کو اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ پانچ روپے فی جھوٹ، غلط ثابت کرنے والے کے لیے انعام رکھا تھا، مگر آج تک قادیانی انعام وصول نہ کر سکے۔انہوں نے مرزا کے کل 600 جھوٹ جمع کئے۔مگر شائع صرف 256 ہوئے ہیں، باقی مسودہ نہ مل سکا۔یہ دونوں کتابیں احتساب قادیانیت، ج: 14 میں ص:275 تا ص:361 شامل ہیں، ان کو پڑھیں پھر مرزا کا جھوٹوں پر فتویٰ جو گزر چکا، پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مرزا کے قول وفعل میں کتنا تضاد تھا۔

ایک اور مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خاں سہارنپوری نے بھی مرزا کے جھوٹ جمع کئے۔جو ان کی کتاب کذباتِ مرزا میں شامل ہیں۔اس میں انہوں نے 205 جھوٹ جمع کئے۔یہ کتاب احتساب، ج:17 میں ص:431 تا 503 شامل ہے۔

ہم یہاں مرزا کے سفید جھوٹ پیش کر رہے، جن کی حیثیت علانیہ جھوٹ کی ہے، ان میں اس نے ڈٹ کر غلط حوالے اور غلط بیانی کی ہے۔تفصیل کے طالب مذکورہ بالا کتابیں ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ چار سو نبی کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی۔

مرزا نے جو پیش گوئی کی سو غلط ثابت ہوئی۔ جب لوگوں نے اعتراضات کیے تو کہا کہ پہلے انبیاء کی پیش گوئیاں بھی تو غلط ثابت ہوتی رہی ہیں۔ پھر اس نے 400 نبی کی پیش گوئی غلط ہونے کی مثال پیش کی کہ ایک دفعہ 400 نبی نے اکٹھے ہو کر ایک بادشاہ کی فتح کی پیش گوئی کی۔ لیکن بادشاہ کو جنگ میں شکست ہوئی اور وہ مارا گیا۔ جب اتنے نبیوں کی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی تو مجھ اکیلے کی پیش گوئیاں غلط ثابت ہونے سے کیا قیامت آ گئی؟

مرزا نے 400 نبی کی پیش گوئی کا حوالہ اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم، ص:339۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:439 پر دیا ہے کہ وہ سب اپنی پیش گوئی میں جھوٹے نکلے۔ اسی طرح اپنی کتاب ضرورۃ الامام میں لکھا۔

(ضرورۃ الامام، ص:18۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:488)

انہی 400 کو مرزا نے اپنے خط میں بنی اسرائیل کے نبی لکھا۔

(مکتوبات، ج:2، ص:77، حاشیہ نمبر 3)

پھر دوبارہ اس نے اپنے اشتہار ''بنام حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر'' میں ان 400 کو بنی اسرائیل کے نبی لکھا۔ (مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:145۔146 کا حاشیہ)

اصل صورت حال یہ ہے کہ وہ 400 یسیرت دیوی کے پجاری تھے، یعنی بت پرست نجومی تھے۔ (سلاطین:1، آیت:19، باب:18)

بائبل کی کتاب سلاطین:1، باب:22، آیت:1 تا 40 میں یہ قصہ مذکور ہے۔ متعلقہ آیات یہ ہیں۔

> ''تب شاہ اسرائیل نے نبیوں کو جو قریب چار سو آدمی تھے۔ اکٹھا کیا اور ان سے پوچھا میں رامات جلعاد سے لڑنے جاؤں یا باز رہوں؟ انہوں نے کہا جا کیوں کہ خداوند اسے بادشاہ کے قبضہ میں کر دے گا۔ لیکن یہوسفط نے کہا کیا ان کو چھوڑ کر یہاں خداوند کا کوئی نبی نہیں ہے۔ تا کہ ہم اس سے

پوچھیں۔'' (آیت:6تا7)

خدا کے سچے نبی حضرت میکایاہ d کوشاہ اسرائیل نے بلایا تو انہوں نے بادشاہ کی شکست اور قتل کی پیش گوئی فرمائی۔ (آیت:8تا28)

ناراض ہوکر شاہ اسرائیل نے ان کو قید کرنے کا حکم دیا اور کہا ''اسے مصیبت کی روٹی کھلانا اور مصیبت کا پانی پلانا، جب تک میں سلامت نہ آؤں۔'' (آیت:27)

تب خدا کے سچے نبی نے مرزا کی طرح اگر مگر نہیں لگائے بلکہ صاف فرمایا:

''اگر تو سلامت واپس آجائے تو خداوند نے میری معرفت کلام ہی نہیں کیا۔ پھر اس نے کہا کہ اے لوگو! تم سب کے سب سن لو۔'' (آیت:28)

جب لڑائی ہوئی تو شاہ اسرائیل کو شکست ہوئی اور وہ قتل ہوا۔ (آیت:35)

اور خداوند کے کلام کے مطابق جو اس نے فرمایا تھا کتوں نے اس کا خون چاٹا۔ (آیت:38)

ناظرین! سچی پیش گوئی اس کو کہتے ہیں کہ پورے اعتماد کے ساتھ کسی اگر مگر کے بغیر ہو اور اسی شکل میں پوری ہو جیسے کی گئی تھی۔

مرزا نے سلسلہ انبیاء f پر الزام لگا کر اپنا نامہ اعمال مزید سیاہ کر لیا۔ مرزا کا خاص الخاص آدمی محمد علی لاہوری اپنی کتاب ''النبوت فی الاسلام'' میں لکھتا ہے۔

''اب غور کر کے دیکھ لیں یہ چار سو نبی حقیقی نہ تھے.....اگر ان نبیوں کو خدا کے حقیقی نبی مان لیں تو سلسلہ نبوت پر سے بالکل امن اٹھ جاتا ہے..... یہ درحقیقت معمولی خواب بیں تھے اور خواب بینوں کو بھی بعض وقت نبی کہہ دیتے ہیں۔ (یہ بائبل کا محاورہ ہے۔) (ص:70)

مرزا اور مرزا کا ایک پجاری خادم گجراتی اب بھی ڈٹا ہوا ہے کہ وہ بت کے پجاری نہیں بلکہ خدا کے نبی تھے۔ (پاکٹ بک، ص:536-537) چونکہ وہ جھوٹ کا بادشاہ ہے،

لہٰذا اس کی تسلی کے لئے میں مزید وضاحت کر دوں کہ سلاطین:1 کے انہی ابواب میں بتوں کے پجاریوں کے دو گروپوں کا ذکر ہے۔ ایک گروپ 450 نبیوں کا تھا۔ وہ بعل کے پجاری تھے اور دوسرا گروپ یسیرت دیوی کے 400 نبیوں کا تھا۔ یہ شاہ اسرائیل کی بت پرست ملکہ ایزبل کے دستر خوان پر کھاتے تھے۔ (سلاطین:1، باب:18، آیت:19)

بعل کے 450 پجاریوں سے خدا کے سچے نبی سیدنا الیاس d (ایلیا d) کا سوختنی قربانی کا مقابلہ ہوا، جس میں سیدنا الیاس d کی قربانی خدا تعالیٰ نے قبول فرمائی اور بعل بت کے 450 پجاری قتل کئے گئے۔

(آیت:40، یہ سارا قصہ باب:18 کی آیت:1 تا 46 میں مذکور ہے)

یسیرت دیوی کے 400 پجاری اس واقعہ میں شامل ہی نہ ہوئے اور بچ گئے تھے۔ انہی سے بعد میں شاہ اسرائیل نے فال نکلوائی تھی اور انہی کو مرزا اینڈ کمپنی بنی اسرائیل کے نبی کہہ رہے ہیں۔

2- ملاکی کا جھوٹا حوالہ

مرزا نے لکھا: ''وہ (یہودی) بھی الیاس d نبی کے دوبارہ آنے کے منتظر تھے اور کہتے تھے کہ مسیح تب آئے گا، جبکہ پہلے الیاس نبی جو آسمان پر اٹھا یا گیا ہے۔ دوبارہ دنیا میں آجائے گا اور جو شخص الیاس d کے دوبارہ آنے سے پہلے مسیح ہونے کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا ہے۔''

(کشتی نوح، ص:66۔ روحانی خزائن، ج:19، ص:72)

جبکہ بائبل کے پرانے عہد نامہ کی آخری کتاب ملاکی کے باب:4 آیت:5 میں لکھا ہے ''دیکھو خدا کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاہ (الیاس d) نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔''

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی عقائد کے مطابق سیدنا الیاس d مسیح کے آنے سے پہلے نہیں بلکہ قیامت آنے سے پہلے تشریف لائیں گے۔

3- سیدنا عیسیٰ d پر جھوٹ بولا

آپ d کے بارے میں لکھا:

''ایک کنجری خوبصورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے.....اور گود میں تماشہ کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو جھڑک دیتے ہیں اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرّد اور ایک خوبصورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے، جسم کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔''

(نورالقرآن:2،ص:74۔روحانی خزائن،ج:9،ص:449)

یہ واقعہ جس کی طرف مرزا نے اشارہ کیا ہے۔انجیل لوقا باب:7 آیت:36 تا50، انجیل متی ،باب:26،آیت:6 تا12، انجیل یوحنا، باب:12،آیت:1 تا8 میں بیان ہوا ہے۔ایک تو یہ کہ سوائے لوقا کے دوسرے انجیل نویسوں نے اس عورت کو طوائف نہیں لکھا۔ دوسرے یہ کہ وہ توبہ کر کے آپ پر ایمان لے آئی تھی اور اتنا روئی کہ آپ d کے قدم مبارک بھگو دیئے۔ چونکہ اس نے توبہ کر لی تھی۔لہٰذا آپ d نے اسے فرمایا''تیرے ایمان نے تجھے بچالیا۔''(لوقا،باب:7 آیت:38اور50)

لوقا نے یہ قصہ تفصیل سے لکھا ہے، مگر جو فقرے مرزا کے اوپر لکھے گئے ہیں،ان میں سے کوئی فقرہ وہاں نہیں لکھا ہوا۔نہ وہ گود میں بیٹھی، نہ وہ سامنے پڑی تھی نہ حضرت عیسیٰ d اس وقت وجد میں تھے، نہ وہ بغل میں آئی۔

مرزا نے جان بوجھ کر حضرت عیسیٰ d پر جھوٹ بالا اور قصہ کو اس طرح بیان کیا گویا یہ بھی انجیل میں لکھا ہوا ہے۔

''جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ وہ اپنی بزرگی کی پٹڑی جمنا اس میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ نخواہ تحقیر کریں۔''

(ست بچن،ص:8۔روحانی خزائن،ج:10،ص:120)

4- بخاری کا جھوٹا حوالہ

''صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ

هذا خليفة اللّٰه المهدى۔

اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے، جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادت القرآن، ص:41 روحانی خزائن، ج:6 ص:337)

اس قسم کی کوئی حدیث صحیح بخاری میں موجود نہیں ہے۔ اس کا اعتراف مرزائیوں کے مشہور مناظر ابوالعطا اللہ دتہ جالندھری کو بھی ہے۔

(تجلیات رحمانیہ، ص:89، بحوالہ احتساب قادیانیت، ج:17، ص:439)

حتیٰ کہ اس کا اعتراف پاکٹ بک کے مصنف خادم گجراتی کو بھی ہے۔

(پاکٹ بک، ص:517-519)

5- اقتباس الانوار کا جھوٹا حوالہ

مرزا نے شیخ محمد اکرم صابری m کی کتاب اقتباس الانوار (مولفہ 1130ھ) کا حوالہ دے کر لکھا ہے کہ حضرت شیخ بھی اس بات کے قائل تھے کہ عیسیٰ d اور مہدی ایک ہی شخصیت ہیں، مطابق اس حدیث کے کہ لا مہدی الا عیسیٰ۔

(ایام الصلح، ص:157۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:383)

مرزا نے اگلا فقرہ چھوڑ دیا جس میں شیخ نے لکھا (لیکن یہ بات بہت غیر معتبر ہے ص:113) آگے چل کر شیخ لکھتے ہیں کہ لیکن یہ روایت بہت ضعیف ہے۔ اس وجہ سے کہ آنحضرت a کی اکثر احادیث صحیح اور متواتر احادیث میں امام مہدی آخر الزمان کا بنی فاطمہ سے ہونا ثابت ہے اور یہ کہ عیسیٰ ابن مریم ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ تمام عارفان صاحب تمکین اس بات پر متفق ہیں۔'' (اقتباس الانوار اردو ترجمہ، ص:166-167)

مرزا نے جان بوجھ کر ادھوری عبارت نقل کی اور جن فقروں سے اس کی دلیل کی جڑ کٹتی تھی وہ چھوڑ دی۔

6-انگریزی زبان کا علم

''اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ ہم نے انگریزی نہیں پڑھی۔''

(ملفوظات، ج:1،ص:256)

''بعض دفعہ یہ الہام کسی اجنبی زبان مثلاً انگریزی یا کسی ایسی دوسری زبان میں ہوا جس زبان سے ہم محض ناوقف ہیں۔''

(براہین احمدیہ،ص:240، حاشیہ درحاشیہ،روحانی خزائن، ج:1،ص:264)

میں انگریزی سے بالکل بے بہرہ ہوں۔

(حقیقت الوحی،ص:303،روحانی خزائن، ج:22،ص:316)

جبکہ مرزا کا بیٹا لکھتا ہے

'' کچہری کے ملازم منشیوں کے لئے ایک مدرسہ قائم ہوا کہ رات کو کچہری کے ملازم انگریزی پڑھا کریں۔ ڈاکٹر امیر شاہ صاحب جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن پنشنر ہیں، استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی میں پڑھیں۔''

(سیرت المہدی حصہ اوّل، ج:1،ص:141،روایت:150)

7-اعجاز المسیح میں مسروقہ عبارتیں

اس کتاب کو اپنی معجزانہ تصنیف بتایا اور مقابلے میں ایسی کتاب لکھنے کا چیلنج دیا۔ جبکہ اس میں مقامات حریری کی مسروقہ عبارتیں اور عربی ضرب الامثال شامل کر کے اپنی بتایا۔ اس کی تفصیل کے لئے حضرت پیر مہر علی شاہ m کی کتاب سیف چشتیائی ص:56، 61-62-65 ملاحظہ ہو۔ جب مرزا کو معلوم ہوا کہ چوری پکڑی گئی ہے تو بجائے شرمندہ ہونے کے لکھ دیا۔

''سیف چشتیائی میں میرے پر الزام سرقہ کا لگایا تھا.....عرب کی بعض مشہور مثالیں یا مقامات حریری وغیرہ کے چند جملے ہیں جو الہامی توارد سے لکھے گئے ہیں۔'' (نزول المسیح،ص:71،روحانی خزائن،ج:18،ص:447)

پکڑے گئے تو توارد نہ پکڑے گئے تو معجزہ! پیر صاحب قبلہ نے سیف چشتیائی میں مرزا کی عربی دانی یا دوسرے لفظوں میں ہیچ مدانی اچھی طرح سے کھول دی ہے۔
(سیف چشتیائی،ص:55تا66)

پیر صاحب نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ غلطیوں کی کثرت کے اعتبار سے اعجاز المسیح واقعی معجزہ ہے، کیونکہ کوئی دوسرا اتنی غلطیاں نہیں کرسکتا۔(ص:55،ایضاً)

مرزا کی ''معجزانہ'' وسعت علمی ملاحظہ ہو کہ اعجاز المسیح کے ٹائٹل پر رمضان کا کہ مہینہ 70 دن کا لکھا ہے جس کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے پیر صاحب نے ایک حسب حال حکایت بھی حاشیہ میں لکھ دی ہے۔(ایضاً،ص:55)

اس پر بھی یہ دعویٰ ہے ''میں علم عربی میں دریا ہوں۔''
(انجام آتھم،ص:156،روحانی خزائن،ج:11،ص:156)

8-امام ابن تیمیہ،ابن قیم اور شیخ اکبر ابن عربی n وفات مسیح کے قائل تھے

مرزا نے جو بڑے جھوٹ بولے اور لکھے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ لکھتا ہے ''ایسا ہی فاضل ومحدث ومفسر ابن تیمیہ وابن قیم جو اپنے اپنے وقت کے امام ہیں۔حضرت عیسیٰ d کی وفات کے قائل ہیں۔ایسا ہی رئیس المتصوفین شیخ ابن عربی صریح اور صاف لفظوں سے اپنی تفسیر میں وفات حضرت عیسیٰ d کی تصریح فرماتے ہیں۔''
(کتاب البریّہ حاشیہ،ص:4، روحانی خزائن،ج: 13،ص:22،ایضاً،ص:203 کا حاشیہ۔ روحانی خزائن،ج:13،ص:221)

یہ کذاب اکبر کا کذب اکبر ہے۔اصل صورت حال جاننے کے لئے اس کتاب کا

باب رفع وحیات ونزول مسیح d ملاحظہ فرمائیں۔مزید تفصیل کے لئے احتساب قادیانیت ج:14 کا ص:229 تا ص235 ملاحظہ فرمائیں۔ان سات صفحات میں ان بزرگوں کے رفع وحیات مسیح d کے حوالے جمع کر دیئے گئے ہیں۔مرزا نے ان بزرگوں پر محض تہمت لگائی ہے۔انہوں نے ایسا نہیں لکھا۔

9- پچاس اور پانچ میں نقطہ کا فرق ہے:

''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا ہے اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔''

(دیباچہ براہین احمدیہ،حصہ پنجم،ص:8،روحانی خزائن،ج:21،ص:9)

اس سے بڑا علانیہ جھوٹ اور کیا ہوگا کہ پچاس اور پانچ میں صرف نقطہ کا فرق ہے، حالانکہ 45 کا فرق ہے۔جو شخص ایسی بات میں بھی جھوٹ ڈٹ کر بولے جو ہر شخص کو معلوم ہے تو جو باتیں عام لوگوں کو معلوم نہیں ان میں اس نے کیا کیا دجل نہ کیا ہوگا؟

10- میرے معجزے ایک کروڑ تک ہیں

''اب تک کئی لاکھ انسان قادیان میں آ چکے ہیں اور اگر خطوط بھی اس کے ساتھ شامل کئے جائیں جن کی کثرت کی خبر بھی قبل از وقت گمنامی کی حالت میں دی گئی تھی تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا،مگر ہم صرف مالی مدد اور بیعت کنندوں کی آمد پر کفایت کر کے ان نشانوں کو تخمیناً دس لاکھ نشان قرار دیتے ہیں۔بے حیا انسان کی زبان کو قابو میں لانا تو کسی نبی کیلئے ممکن نہیں ہوا۔''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص:58،روحانی خزائن،ج:21،ص:75)

معجزات کی بجائے یہ اس کے کفر کے وجوہ ہو سکتے ہیں۔

یہ یاد رہے کہ ان معجزانہ خطوط میں رقم ہضم کر جانے پر مرزا کو گالیوں بھرے خطوط بھی شامل تھے۔جیسا کہ مرزا نے اس کتاب میں خود لکھا کہ''اکثر نے گالیاں بھی دیں اور قیمت

بھی واپس لی۔'' (ایضاً،ص:9)

کیا دنیا میں کوئی ایسا بھی گزرا ہے جس نے آنے والے خطوط اور منی آرڈروں کو اپنا معجزہ بتایا ہو؟ پھر یہ کہ مرزا کے یہ ایک کروڑ معجزے کسی کتاب میں جمع کیوں نہ کئے گئے؟ جبکہ قادیانی بات بات پر تو کمپنی کی مشہوری کے لئے اشتہارات شائع کرتا تھا؟ واقعی'' بے حیا انسان کی زبان کو قابو میں لانا تو کسی نبی کے لئے ممکن نہ ہوا۔''

11- مریم عیسیٰ کا نسخہ 1000 کتابوں میں ہے:

''چنانچہ ان مختلف فرقوں کی کتابوں میں سے ہزار کتاب ایسی پائی گئی ہے، جن میں یہ نسخہ مع وجہ تسمیہ درج ہے اور وہ کتابیں اب تک موجود ہیں اور خدا کے فضل سے اکثر وہ کتابیں ہمارے کتب خانہ میں ہیں۔'' (ایام الصلح،ص:111، روحانی خزائن، ج:14،ص:348)

علماء کے مطالبہ کے باوجود مرزا نے ان ہزار کتابوں کے نام لکھ کر نہ دیئے۔ مزید یہ کہ اکثر سے مراد اس کی یہ ہوسکتی ہے کہ 500 سے زیادہ کتابیں اس بارے میں اس کے کتب خانہ میں ہوں گی۔ انہی کے نام لکھ دیتا مگر نہ اس نے لکھے نہ کسی دوسرے قادیانی نے آج تک شائع کئے۔ یہ محض گپ تھی۔

12- سفید جھوٹ

''ایسا ہی ایک مرتبہ آپ (سیدنا عیسیٰ d) ایک انجیر کا درخت دور سے دیکھ کر انجیر کھانے کی نیت سے اس کی طرف گئے مگر جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر ایک بھی انجیر نہیں تو آپ بہت ناراض ہوئے اور غصہ کی حالت میں انجیر کو بددعا دی جس کا کوئی بداثر انجیر پر ظاہر نہ ہوا۔''

(مکتوبات، ج:1،ص:137، ایک عیسائی کے چند سوالوں کا جواب)

اب آپ انجیل متی کی متعلقہ آیات پڑھیں اور مرزا کی جرأت کا اندازہ لگائیں کہ جس کتاب کو ایک ارب سے زیادہ انسان پڑھتے ہیں اس کا حوالہ بھی غلط دیا۔

''اور جب صبح کو پھر شہر کو جا رہا تھا اسے بھوک لگی اور راہ کے کنارے انجیر کا ایک درخت دیکھ کر اس کے پاس گیا اور پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پا کر اس نے کہا آئندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے اور انجیر کا درخت اسی دم سوکھ گیا۔'' (انجیل متی، باب:21، آیت:18-19)

انجیل میں لکھا ہے کہ انجیر کا درخت حضرت عیسیٰ d کی بددعا کے بعد فوراً سوکھ گیا، جبکہ مرزا نے لکھا کہ کوئی بداثر انجیر پر ظاہر نہ ہوا۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجا ست تا بہ کجا

یہی قصہ مرقس کی انجیل، باب:11، آیت:12 تا14 میں بھی بیان ہوا ہے اور آیت: 20-21 میں لکھا ہے کہ انجیر کا درخت سوکھ گیا تھا۔

13- مفتری کو مہلت نہیں ملتی

''آپ مجھے مفتری کہتے ہیں مگر بتلا نہیں سکتے کہ کیا ابتداء دنیا سے آج تک کوئی ایسا مفتری آپ نے دیکھا جس کو خدا تعالیٰ نے روزِ دعویٰ الہام سے میری طرح پچیس برس تک مہلت دی ہو۔ جو خدا پر افتراء کرے وہ تو کتے کی عمر بھی نہیں پاتا اور جلد پکڑا جاتا ہے اور ہلاک کیا جاتا ہے۔'' (مکتوبات، ج:1، ص:368، بنام مولانا محمد حسین بٹالوی m)

سب سے بڑا مفتری تو خود ابلیس ہے۔ جس نے خدا تعالیٰ کے سامنے خدا تعالیٰ پر ان الفاظ سے افتراء کیا۔

(i) اس نے کہا اب جب کہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے میں تیرے سیدھے راستے پر ان لوگوں کی تاک میں رہوں گا۔ (سورہ الاعراف:16/7)

(ii) اس نے (ابلیس نے) کہا اے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے، میں مادّی نعمتوں کو زمین میں ان کی نگاہ میں مزین کروں گا۔ (الحجر:39/15)

شیطان نے خدا تعالیٰ پر الزام لگایا کہ خدا نے ہی اسے گمراہ کیا ہے۔ اس سے بڑا افتراء اس کائنات میں کیا ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پر یہ الزام لگایا جائے۔ خدا تعالیٰ نے اس کے باوجود اس کو روز قیامت تک مہلت دی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض افتراء کرنے

والوں کو کتے سے زیادہ عمر بھی مل جاتی ہے۔

قرآن مجید میں دوسری جگہ فرمایا: ''کہہ دو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہوا ہے خدا اس کو آہستہ آہستہ مہلت دیئے جاتا ہے۔'' (سورہ مریم:75/19)

مزید برآں اس کتاب میں نبوت کے مختلف دعویداروں کے حالات گزر چکے جن کو لمبی مہلت بھی ملی۔ خود قادیانیوں میں سے جن لوگوں نے مرزا کی دیکھا دیکھی نبوت کا دعویٰ کیا۔ ان کو بھی مہلت ملی جیسا کہ پہلے گزر چکا۔ تیسری بات یہ کہ مرزا کے بیٹے کے بقول مرزا نے 1902ء میں دعویٰ نبوت کیا۔ اس کی موت 1908ء میں ہوگئی۔ اس طرح اس کو دعویٰ نبوت کے بعد صرف 6 سال مہلت ملی نہ کہ 25 سال کی۔

14- ہندو ختم ہو جائیں گے

عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔

(ازالہ اوہام، ص:19۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:119)

مرزا نے یہ 1308ھ میں لکھا جبکہ آج اس کو 100 سال سے زیادہ گزر چکا ہے، کیا آپ کو کوئی ہندو دکھائی نہیں دیتا یا کروڑوں دکھائی دے رہے ہیں؟ آدمی کو اپنے اعمال کا زیادہ پتہ ہوتا ہے۔ اس لئے مرزا نے لکھا:

''ممکن ہے کہ کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں۔'' (کشف الغطاء، ص:12۔ روحانی خزائن، ج:14 ص:193)

15- فضائل قرآنی

''میرے (مرزا کے) فضائل کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور میرے ظہور کا ذکر بھی پُر آشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے۔''

(ضمیمہ نزول المسیح، ص:58، روحانی خزائن، ج:19، ص:170)

پورے قرآن مجید میں کہیں اس شخص کے فضائل کا ذکر نہیں۔ اس نے محض افتراء علی

اللہ کیا ہے۔

16- دوزرد چادریں:

ایسا ہی دوزرد چادروں کی نسبت بھی وہ معنیٰ نہ کئے جائیں کہ جو برخلاف بیان کردہ آنحضرت a واصحاب وتابعین وآئمہ اہل بیت ہوں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:202، روحانی خزائن، ج:21، ص:374)

احادیث وآثار میں یہ کہیں نہیں آیا کہ دوزرد چادروں سے مراد اوپر نیچے کی دو بیماریاں ہیں، بلکہ خود مرزا علم تعبیر خواب کی رو سے بیماریوں والے معنیٰ گھڑتا رہا جو کہ آنحضرت a ، اصحاب j ، تابعین وتبع تابعین وآئمہ اہل بیت n کے نام لگا دیئے۔

17- 1000 صوفی

''یاد رہے کہ اکثر صوفی جو ہزار سے کچھ زیادہ ہیں اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ مسیح تیرہویں صدی میں یعنی ہزار ششم کے آخر میں پیدا ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ، ص:200، روحانی خزائن، ج:17، ص:286)

مرزا نے خود اور اس کی موت کے 100 سال بعد بھی، آج تک کسی قادیانی نے ان صوفیا کے ناموں اور کتابوں کی فہرست شائع نہیں کی، جن میں یہ مکاشفات درج ہیں۔ یہ محض مرزا کی گپ تھی، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

18- سیدنا داؤد d اور کرشن

''اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم کہیں کہ داؤد d کرشن تھا یا کرشن داؤد d تھا۔''

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:90، روحانی خزائن، ج:21، ص:117)

پوری دنیا جانتی ہے کہ یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں۔

19- تین نبی

''یہ تین نبی یعنی محمد مصطفیٰ a اور مسیح اور یونس قبر میں زندہ ہی داخل

ہوئے اور زندہ اس میں رہے اور زندہ ہی نکلے۔

(ست بچن حاشیہ،ص:164،روحانی خزائن،ج:10،ص:310)

یہ محض جھوٹ ہے۔

20۔قرآن مجید

''قرآن شریف خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی،ص:84۔روحانی خزائن،ج:22،ص:87)

عیاں راچہ بیان؟ جب قرآن مجید نازل ہوا تھا اس وقت مرزا کہاں تھا؟

21- بعض پیش گوئیاں

''بعض پیش گوئیوں کی نسبت آنحضرت a نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصلیت سمجھنے میں غلطی کھائی۔''

(ازالہ اوہام،ص:207،روحانی خزائن،ج:3،ص:307)

یہ بات کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔

22- زندہ وفنا کرنے کی طاقت

واعطیت صفة الافناء والاحیاء

(خطبہ الہامیہ،ص:56،روحانی خزائن،ج:16،ص:56)

''مجھے مردوں کو زندہ اور زندوں کو فنا کرنے کی طاقت دی گئی ہے۔''

مرزا صاحب! باقیوں کو چھوڑیں محمدی بیگم کے خاوند سلطان محمد ہی کو فنا کر دیتے تو آپ کی دلی مراد بر آتی۔

23- کاذب پہلے مرے گا

''مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری.....اور مولوی محمد اسماعیل صاحب علی گڑھی نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔''

(اربعین:3،ص:9،روحانی خزائن،ج:17،ص:394)

سوسال سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ پرانے وقتوں میں 500 روپیہ انعام کے اعلان کے باوجود مرزا کے اس سفید جھوٹ کو کوئی مرزائی نہ خود مرزا، سچ ثابت کر سکا۔

24- مسیح موعود دکھ اٹھائے گا

''ضرور تھا کہ قرآن کریم اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے۔'' (اربعین:3،ص:17،روحانی خزائن،ج:17،ص:404)

ایسی کوئی احادیث نہیں ہیں محض افتراء ہے۔

25- براہین احمدیہ

''چونکہ کتاب اب تین سو جز تک بڑھ گئی ہے۔''

(براہین،حصہ سوم،روحانی خزائن،ج:1،ص:136)

''اب یہ کتاب تین سو جز تک پہنچ گئی ہے۔''

(براہین،حصہ سوم،روحانی خزائن،ج:1،ص:135)

''اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب تین سو جز تک ضرور پہنچے۔''(اشتہار واجب الاظہار ملحقہ سرمہ چشم آریہ،روحانی خزائن،ج:2،ص:48)

اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب لوگوں سے قیمت پیشگی پکڑ لی تو پھر سلسلہ تالیف دوسرا رنگ پکڑ گیا تا کہ اس قیمت کو بخوبی ہضم کر لیں اور 23 سال کے بعد آخری حصہ پنجم لکھ کر فارغ ہو جائیں۔

26- قیامت کب آئے گی

آنحضرت a سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام نبی آدم پر قیامت آ جائے گی۔

(ازالہ اوہام،ص:127،روحانی خزائن،ج:3،ص:227)

حضور d نے صرف یہ فرمایا کہ آج سے سو سال تک جتنے لوگ آج زمین پر زندہ

ہیں وہ فوت ہو جائیں گے۔ قیامت کا نہیں فرمایا تھا۔

27- آتھم کی موت

مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ آتھم 15 ماہ کے اندر اندر مر جائے گا۔ وہ نہ مرا۔ پھر کئی سال بعد مرا، تو مرزا نے یہ جھوٹ لکھ دیا۔

''میری پیش گوئی میں یہ بیان تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ کی رو سے جھوٹا ہوگا وہ پہلے مرے گا۔ سو مجھ سے پہلے وہ مر گیا۔'' (کشتی نوح، ص:6، روحانی خزائن، ج:19، ص:6)

29- حضرت مجدد کا جھوٹا حوالہ

''بات یہ ہے کہ جیسا مجدد صاحب سرہندی m نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبی اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔'' (حقیقت الوحی، ص:390، روحانی خزائن، ج:22، ص:406)

اب حضرت مجدد کی اصل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

''اور جب اللہ کی طرف سے اس قسم کا کلام کسی کے ساتھ بکثرت ہونے لگے تو اسے محدث کہا جاتا ہے۔''

(مکتوبات، ج: دوم، ص:99، بحوالہ ملت اسلامیہ کا موقف، ص:123۔ النبوت فی الاسلام محمد علی لاہوری، ص:122)

مرزا نے اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے لفظ محدث کی جگہ لفظ نبی رکھ دیا۔ اسی کو تحریف کہتے ہیں، جس کے بارے میں مرزا نے کہا ''شریر آدمی کا کام ہے کہ آنکھ، کان، ٹانگ وغیرہ کاٹ کر پھر کلام کو ایک مسخ شدہ صورت میں پیش کرتے ہیں۔'' (ملفوظات، ج:2، ص:488)

اس حوالہ پر لاہوری گروپ کا تبصرہ

''اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ کسی عبارت میں پہلے تحریف کر لی اور بعد میں

جب پکڑے گئے تو کہہ دیا کہ خدا سے علم پا کر ہم نے تو اصلاح کر دی ہے۔ شائد یہود کے عالم بھی یہی کام کرتے ہوں گے مگر قرآن مجید نے تو ان کے متعلق **یحرفون الکلم عن مواضعہٖ** کا فتویٰ دیا ہے۔''

(عمر دین لاہوری کا مضمون مندرجہ پیغام صلح اخبار مورخہ 11 جنوری 1936ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:1074)

30- اولیاء گزشتہ کا جھوٹا حوالہ

''اولیائے گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز پنجاب میں ہوگا۔''

(اربعین:2، ص:23، روحانی خزائن، ج:17، ص:371)

کسی ولی سے یہ دعویٰ ثابت نہیں یہ مرزا کی گپ ہے۔ (مقالات زبیر علی زئی، ص:135)

31- تفسیر ثنائی کا جھوٹا حوالہ

''دیکھ تفسیر ثنائی کہ اس میں بڑے زور سے ہمارے اس بیان کی تصدیق موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابو ہریرہ h کے نزدیک یہی معنے ہیں مگر صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ ابو ہریرہ h فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ h میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔''

(ضمیمہ براہین احمد، حصہ پنجم، ص:234، روحانی خزائن، ج:21، ص:410)

تفسیر ثنائی (تفسیر مظہری) از ثناء اللہ پانی پتی میں اس قسم کی کوئی بات نہیں لکھی ہوئی۔

(مقالات، زبیر علی زئی، ص:137)

32- حدیث گھڑ لی

''مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت a نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وباء نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:713)

ایسی کوئی حدیث کتب احادیث میں قطعاً موجود نہیں ہے۔(مقالات علی زئی،ص:138)

33- صدی کے سر پر

''ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ،حصہ پنجم،ص:188۔روحانی خزائن،ج:21،ص:359)

یہ کسی بھی حدیث میں نہیں آیا بلکہ مرزا خود ہی صدی کے سر پر سوار ہو گیا۔

34- ابوجہل

''ابوجہل اس امت کا فرعون تھا کیونکہ اس نے نبی کریم a کی چند دن پرورش کی تھی جیسا کہ فرعون مصری نے حضرت موسیٰ d کی پرورش کی تھی۔'' (ملفوظات،ج:2،ص:202،مورخہ 17اپریل1902ء)

مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ ابوجہل لعین نے چند منٹ بھی آپ a کی پرورش نہیں کی تھی۔

35- ہندوستان کا نبی

''ایک مرتبہ آنحضرت a سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ a نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا کہ

کان فی الھند بنیا اسود اللون اسمہ کاھنا

یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ کا تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔''(چشمہ معرفت کا آخر،ص:10-11،روحانی خزائن،ج:23،ص:382)

ایسی کوئی صحیح حدیث روئے زمین پر موجود نہیں۔(مقالات زبیر علی زئی،ص:142)

36- نزول من السمآء کی صحیح حدیث

''کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ d آسمان سے

نازل ہوگا۔''

(حقیقت الوحی،ص:45 کا حاشیہ، روحانی خزائن،ج:22،ص:47۔حمامۃ البشریٰ،ص:21، روحانی خزائن،ج:7،ص:202۔انجام آتھم،ص:129-148، روحانی خزائن،ج:11،ص:129، ص:148)

زیادہ تفصیل تو نزول مسیح d والی بحث میں آئے گی۔فی الحال مرزا اور مرزائیوں کی تسلی کے لئے ایک حدیث پیش خدمت ہے۔

ثم ینزل عیسی بن مریم a من السمآء ۔

پھر عیسیٰ بن مریم a آسمان سے نازل ہوں گے۔ترجمہ۔

(کشف الاستار عن زوائد البزار،ج:4،ص:142،حدیث:3396،سندہ صحیح،بحوالہ مقالات علی زئی، ص:136)

محترم قارئین! جو شخص اس قدر کھلی باتوں میں اس دلیری سے جھوٹ بولتا ہے اور لکھ کر جھوٹ بولتا ہے، وہ خفیہ امور میں کس قدر سچا ہوگا؟ اگر نبی ایسے ہوتے ہیں تو پھر دجال اور کذاب کیسے ہوتے ہوں گے۔

37- تمام نبی

''اور تمام نبیوں نے ابتداء سے لے کر آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔''

(تذکرۃ الشہادتین،ص:62،روحانی خزائن،ج:20،ص:64)

یہ قطعاً جھوٹ ہے،مرزا قادیانی کے بارے میں کسی نبی نے کوئی خبر نہیں دی سوائے اس عمومی حدیث کے جس میں فرمایا گیا کہ میری امت میں 30 دجال آئیں گے۔

38- قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا

میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔

(ازالہ اوہام،ص:393،روحانی خزائن،ج:3،ص:493)

تاویلات باطلہ

کلام میں اصل مقصود الفاظ نہیں ہوتے بلکہ مفہوم کلام ہوتا ہے۔ اگر کوئی قاصد متکلمین کے کلام کے الفاظ بدل دے اور مفہوم کلام کو باقی رکھے، تو قاصد کذاب اور خائن نہیں ہوتا، نہ اس سے نظام عالم تباہ و برباد ہوتا ہے، لیکن اگر کلام کا مفہوم بدل دیا جائے تو نہ شریعت باقی رہتی ہے نہ دین نہ نظام سلطنت قائم رہ سکتا ہے اور نہ سیاستِ مدن باقی رہ سکتی ہے۔ مرزا غلام احمد نے نصوص کے الفاظ باقی رکھے مگر مفہوم بدل دیا۔ ایسے انسان کو شرع میں زندیق کہا جاتا ہے۔ زندیق کا کفر کافر معاند کے کفر سے بھی زیادہ شدید سمجھا جاتا ہے۔

قرآن پاک کی تعریف کتب اصول میں اس طرح کی گئی ہے کہ قرآن الفاظ اور معانی کے مجموعہ کا نام ہے یعنی جیسے الفاظ کا انکار کفر ہے ایسے ہی معانی متواترہ کا انکار بھی کفر ہے۔ یعنی نصوص دین کے الفاظ کو تسلیم کرنا اور مفہوم متواتر کی بدل دینا صریح کفر ہے۔ اگر کوئی شخص **اقیمو الصلوٰۃ** کا اقرار کرے اور اس کا مفہوم فوجی پریڈ لے یا زکوٰۃ کی فرضیت کو تسلیم کرے مگر اس سے بدن کی صفائی مراد لے یا فرضیت جہاد کو مانے مگر اس سے صرف **تـرك لـذات** مراد لے اور اس طرح حضور a کو خاتم النبین تو مانے مگر بجائے آخری نبی مراد لینے اور آئندہ دروازہ نبوت بند سمجھنے کے اجرائے نبوت اور تسلسل نبوت اس سے مراد لے کر خاتم النبین کے اصل مفہوم متواتر کا انکار کر دے۔ الغرض اس طرح کسی قانون کا منشا بھی باقی نہیں رہ سکتا۔ اسلامی قانون میں یہ شخص زندیق کہلاتا ہے اور کافر معاند سے بھی زیادہ خطرناک تصور کیا جاتا ہے۔ (ہائی کورٹ میں مولانا محمد علی جالندھری کا جواب، ص:10)

ایسے شخص کے دلائل فاسدہ کو ہی شیخ اکبر m نے شیطان معنوی لکھا ہے۔
(فتوحات، باب:55 بحوالہ سیف چشتیائی، ص:31)

مرزا نے تاویلات باطلہ سے اسمائے معرفہ (Proper Noun) ہی تبدیل کر دیئے جبکہ اس نے خود لکھا کہ ''ایک نئے معنی اپنی طرف سے گڑھ لینا بھی تو الحاد اور تحریف ہے، خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچاوے۔''
(ازالہ اوہام، ص:401، حصہ دوم، روحانی خزائن، ج:3، ص:501)

تاویل کرنا نبی کی بے ادبی ہے۔ (مفہوم۔ ملفوظات، ج:1، ص:501)

اور یہ کہ ''یہ مسلّم ہے کہ نصوص کو ظاہر پر محمول کیا جائے گا۔''
(ازالہ اوہام، حصہ دوم، ص:290، روحانی خزائن، ج:3، ص:390)

کسی لفظ کے جو معنے 1300 سال سے متواتر چلے آ رہے تھے، مرزا نے ان کی تاویل کی اور تاویل باطل کی۔ اگر اس طرح اسمائے معرفہ میں تاویل شروع ہو جائے تو دنیا سے امن ختم ہو جائے گا۔ ہر آدمی کسی بھی لفظ کے معنیٰ من مرضی سے کرنے شروع کر دے گا اور ہر جھوٹ استعارہ و مجاز کے پردے میں چھپ جائے گا۔

مرزا کی تاویلات باطلہ کی کچھ مثالیں پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں کہ اس کے قول و فعل میں کتنا تضاد تھا۔

1- فرعون سے مراد محمد حسین بٹالوی۔ (حوالہ ایضاً۔ ملفوظات:2، ص:551)

2- **نزول مسیح عندالمناره** سے مراد بغیر وسیلہ انسانی اسباب کے آسمان سے قوت نازل ہوگی جو دلوں کو حق کی طرف پھیر دے گی۔
(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:425)

3- حدیث میں حضرت عیسیٰ ابن مریم d کیلئے زمین طے کی جانے سے مراد ریل، اگن بوٹ وغیرہ کی طرف اشارہ ہے۔ (ملفوظات، ج:5، ص:136)

4- حدیث میں آتا ہے کہ سیدنا عیسیٰ d دمشق میں مسجد کے سفید مینار کے پاس اتریں

گے۔مرزا کے بیٹے بشیر الدین محمود نے 1924ء میں دمشق کا سفر کیا۔اس مسجد کے پاس سنٹرل ہوٹل میں تین دن قیام کر کے کہا کہ اس حدیث کا منشاء پورا ہو گیا۔

(اخبار الفضل قادیان،مورخہ:20اپریل1938ء،بحوالہ قادیانی مذہب،ص:792)

حجِ بدل تو سنا تھا یہ سفرِ بدل اور قیام بدل بھی؟

5- مسجد اقصیٰ سے مراد مرزا کی مسجد ہے جو قادیان میں ہے۔(مجموعہ اشتہارات:2،ص:402)

6- طاعون سے مراد کھجلی ہے۔(تذکرہ،ص:259-262)

7- سلطان احمد سے مراد دلائل اور بیٹے سے مراد نتیجہ ہے۔(تذکرہ،ص:448)

8- بنی اسرائیل میں اسرائیل سے مراد میں ہوں اور بنی سے مراد جماعت کے مخلص لوگ ہیں اس طرح پر وہ بنی اسرائیل ٹھہرے۔(تذکرہ،ص:452)

9- عورت سے مراد امت ہے۔ (تذکرہ،ص:474)

10- غلام قادر سے مراد خدا کی قدرت ہے۔(تذکرہ،ص:480)

11- میر ناصر سے مراد خدائے ناصر ہے۔(تذکرہ،ص:515-518)

12- کسر صلیب سے مراد ڈوئی پادری کی موت ہے۔(تذکرہ،ص:589)

13- دمشق سے مراد وہ قصبہ ہے جہاں یزیدی الطبع لوگ رہتے ہوں،یعنی قادیان۔

(ازالہ اوہام،حصہ اول،ص:39اور38،روحانی خزائن،ج:3،ص:139-138۔تذکرہ،ص:59)

14- دابۃ سے مراد علم کلام کے ماہر علماء کا گروہ ہے۔

(ایضاً،دوم،ص:269-270،روحانی خزائن،ج:3،ص:369-370)

15- **دابۃ الارض** سے مراد طاعون کا کیڑا ہے۔

(نزول المسیح،ص:38،روحانی خزائن،ج:18،ص:415-416،ملفوظات:5،ص:208)

16- **دابۃ الارض** سے مراد اس دور کے علماء ہیں۔

(حمامۃ البشریٰ،ص:142، روحانی خزائن،ج:7،ص:308 حاشیہ)

17- دجال سے مراد دجل کرنے والے لوگ ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات:1،ص:463)

18- جبکہ اسی مرزا اور خواجہ کمال الدین نے یہ بھی کہا کہ دجال شخص واحد بھی ہوسکتا ہے۔
(ملفوظات:4،ص:67)

یعنی دجال سے مراد یولوس ہے۔

19- منارۃ المسیح سے مراد ریل، تار، اگن بوٹ اور انتظام ڈاک ہے۔
(مجموعہ اشتہارات:2،ص:401)

20- اونٹ سے مراد امام ہے۔ (ملفوظات، ج:1،ص:393-394)

21- نزدل سے مراد عزت وجلال ہے، بعثت مراد نہیں۔(ملفوظات، ج:1،ص:396)

22- دجال سے مراد اعتراضات کی کثرت ہے۔(ملفوظات، ج:1،ص:295)

23- یاجوج ماجوج سے مراد انگریز قوم ہے۔(ملفوظات، ج:1،ص:296)

24- نزول سے مراد شہرت ہے۔(ملفوظات، ج:1،ص:533)

25- حضرت محمد a سے مراد مرزا قادیانی ہے۔(ملفوظات، ج:1،ص:585)

26- دابۃ الارض کے اصل معنی دیمک ہیں۔(ملفوظات: ج:2،ص:130)

اب اس سے مراد وقت کے علماء ہیں جو جھوٹے معنے کرتے ہیں۔
(ملفوظات: ج:2،ص:130)

27- دابۃ الارض سے مراد طاعون ہے۔
(ملفوظات:2،ص:131 کا حاشیہ،ص:353-419-455)

28- ذوالقرنین سے مراد مرزا قادیانی ہے۔
(ملفوظات، ج:2،ص139-140-174۔ملفوظات، ج:5،ص:406)

29- دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں ہیں۔ (ملفوظات، ج:2،ص:161)

30- فتنہ دجال سے مراد عیسائیت ہے۔ (ملفوظات، ج:2،ص:350)

31- مسیح d اپنی جماعت کو وہ طور پر لے جائیں گے۔اس سے مراد قوم کو مہارت اور

تقویٰ کی بلند چٹان پر کھڑا کرنا ہے۔ (ملفوظات، ج:2،ص:415)

32- بیت المقدس سے مراد ہماری مسجد ہے اور بارکنا حولہ سے مراد ریل گاڑی، ہوائی جہازوں سے سفر، تار وڈاک خانہ کی آسانیاں ہیں۔(ملفوظات، ج:2،ص:451)

33- دمشق کے مشرقی طرف نزول مسیح سے مراد تثلیث کا استیصال ہے۔
(ملفوظات، ج:2،ص:571)

34- زلزلہ سے مراد طاعون ہے۔ (ملفوظات، ج:2،ص:584-585)

35- یاجوج ماجوج کے لمبے کانوں سے مراد جاسوسی کی مشق ہے۔
(ملفوظات، ج:2،ص:599)

36- دابتہ الارض کے معنیٰ کیڑے کے ہیں۔(ملفوظات، ج:3،ص:205)

37- دجال کے کانا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس کی قرآن والی آنکھ نہ ہوگی۔
(ملفوظات، ج:3،ص:214)

38- ارشاد نبوی کہ مسیح d کی قبر میرے روضہ میں ہوگی کا معنی یہ ہے خود آپ a ہی بروزی طور پر مسیح موعود بن کر تشریف لائیں گے۔
(ملفوظات، ج:3،ص:281-282)

39- لیلۃ القدر کا دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ اس سے مراد وہ زمانہ ہے جب عام ظلمت پھیل جاتی ہے اور حقیقی دین کا نام ونشان نہیں رہتا۔ (ملفوظات، ج:3،ص:493)

40- نزول از آسمان کے معنیٰ یہ ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ (ملفوظات، ج:3،ص:559)

41- سلطان احمد سے مراد دلائل وبراہین ہیں۔نظام الدین سے مراد ایسا نشان جس سے دین اسلام کا نظام درست ہوجائے گا۔بیٹے سے مراد نتیجہ ہے۔
(ملفوظات، ج:4،ص:255)

42- غلام قادر(مرزا کا بڑا بھائی) سے مراد میں ہوں یعنی مرزا قادیانی۔
(ملفوظات، ج:5،ص:158-159)

43- دجال سے مراد پادری اوراس دور کے فلسفی ہیں۔(ملفوظات، ج:5،ص:233-234)

44- کسر صلیب سے مراد عیسائیوں کا خواہ نخواہ مسلمان ہونا ہے۔
(ملفوظات، ج:5،ص:270)

45- کسر صلیب سے مراد ایسے ایسے اسباب پیدا ہونا ہے کہ لڑائی دور ہو جائے گی اور صلیب پرستی جاتی رہے گی۔(ملفوظات، ج:5،ص:277،395)

46- ضالین (گمراہ) سے مراد انگریز نہیں عیسائی پادری ہیں۔(ملفوظات، ج:5،ص:393)

47- قرآن مجید میں گابھن اونٹنیاں بیکار ہونے سے مراد ریل کا چلنا ہے۔
(ایضاً ص:429)

اور واذ النفوس زوجت سے مراد سفر کی آسانیاں ہیں جن سے قومیں ایک دوسرے سے مل جائیں گی۔ (ملفوظات، ج:5،ص:427-429)

48۔ حضرت عیسیٰ d کے مردے زندہ کرنے سے مراد جیل سے رہائی ہے۔
(ملفوظات، ج:5،ص:452)

49۔کرشن کی گوپیوں سے مراد اس کی امت ہے۔(ملفوظات، ج:5،ص:461)

50- فج الروحا (جو مدینہ سے 30/40 کوس کے فاصلہ پر ہے) سے مراد پنجاب ہے۔
(شمس البازغہ،ص:88 تا 91۔از احسن امروہی قادیانی، بحوالہ سیف چشتیائی،ص:169)
پنجابی زبان میں کہتے ہیں۔

گرو جنہاں دے ٹپنے تے چیلے جان شڑپ

اس کو اردو میں کہتے ہیں کہ بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ۔

52- کرعہ یمن کی بستی ہے ایک ضعیف روایت کے مطابق جہاں امام مہدی d پیدا ہوں گے۔مرزا نے اس کرعہ کو کدعا بنا دیا اور پھر اس کو قادیان کا نام بتایا۔یعنی کرعہ (یمن) سے مراد قادیان ہے۔(ضمیمہ انجام آتھم،ص:41،روحانی خزائن، ج:11،ص:325)

53- لد جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔
(ازالہ اوہام،ص:109،روحانی خزائن، ج:3،ص:209)

بعد میں باب لدکو لدھیانہ بنالیا اور اور لکھا کہ لُد مخف ہے لدھیانہ کا 23 مارچ 1889ءکو یہیں سے بیعت شروع کی۔

(الہدیٰ التبصرہ لمن یری،ص:92 کا حاشیہ،روحانی خزائن،ج:18،ص:341)

مرزا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس کے ایک وکیل خادم گجراتی نے پاکٹ میں مرزا کی ایک پیش گوئی کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ پیش گوئی کے مطابق لڑکا پیدا نہ ہوا تو کیا ہوا۔ رسالہ تو جاری ہو گیا۔لہٰذا پیش گوئی پوری ہوگئی، کیونکہ لڑکے سے مراد رسالہ ہے۔

(پاکٹ بک،ص:508)

اسی طرح ایک عبداللہ عرب نامی قادیانی کے بغداد سے کاغذ برائے تصدیق قادیان آئے تو دیکھا گیا کہ اس نے اپنے باپ کا نام حکیم نوردین اور بھائی کا نام محمد صادق لکھوایا تھا۔مرزا قادیانی نے کہا کہ وہ قادیانی ہے،لہٰذا اس کے کاغذات کی تصدیق کر دینی چاہیے کیونکہ عبداللہ نے نوردین سے طب پڑھی ہے۔لہٰذا وہ اس کا باپ ہوا اور قادیانی چونکہ آپس میں بھائی بھائی میں لہٰذا محمد صادق اس کا بھائی ہوا۔ (ذکر حبیب مولفہ مفتی صادق قادیانی، ص:46۔بحوالہ مولانا محمد علی جالندھری کا ہائی کورٹ میں جواب،ص:12)

دوسرا واقعہ فیصل آباد کے علاقہ کا ہے۔ایک قادیانی الیکشن میں امیدوار تھا۔اس کو اپنی شکست ہوتی نظر آئی تو اس نے بھرے مجمع میں کہا کہ میں مرزائی نہیں ہوں اور مرزا کو کافر سمجھتا ہوں۔جب الیکشن جیت گیا تو پھر مرزائی کہلانا شروع کر دیا۔لوگوں نے پوچھا کہ تو نے تو مرزا کو کافر کہا تھا، اب پھر مرزائی کیسے ہو گیا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں نے اپنے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے متعلق کب کہا تھا؟ مرزا سے میری مراد تو مرزا صاحباں والے مرزا سے تھی۔میں نے اس کو کافر کہا تھا۔(مولانا جالندھری کا ہائی کورٹ میں جواب،ص:12)

یہ ہے قادیانی ذہنیت! جیسی گنجی دیوی ویسے اس کے اُوت پچاری۔اس طرح کی تاویلات سے تو نماز، روزہ سے بھی جان چھڑائی جاسکتی ہے۔اگر مرزا کی تاویلات کے لئے بھی کوئی وجہ جواز نکل سکتی ہے تو پھر دنیا میں جھوٹ اور کذب کی کوئی مثال نہیں مل سکتی اور ہر جھوٹ استعارہ ومجاز کے پردے میں چل سکتا ہے۔

وسعت علمی

''یہ عاجز ایک اُمی اور جاہل آدمی ہے۔ نہ عبادت ہے نہ ریاضت، نہ علم نہ لیاقت، غرض کچھ بھی چیز نہیں۔''

(مکتوبات، ج:1، ص:319-320، بنام مولانا محمد حسین بٹالوی m)

مرزا کی اس تحریر کی تائید میں ثبوت حاضر ہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ مرزائی مناظرین مرزا کی بات کو سنوار کر پیش کرتے ہیں تاکہ اعتراض نہ ہو سکے۔ اگر آپ مرزا کی کتابیں پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ اس کو کسی بات پر ٹھہراؤ نہیں۔

1- مولانا اشرف علی تھانوی m کی ایک کتاب ردّ مرزا میں شائع ہوئی۔ مرزا کی عقل کا ماتم کیجئے کہ اس نے اس کتاب کو مولانا رشید احمد گنگوھی m کی کتاب قرار دے کر لکھا ''جواب شبہات الخطاب المُلیح فی تحقیق المہدی والمسیح جو مولوی رشید احمد گنگوھی کے خرافات کا مجموعہ ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:199، روحانی خزائن، ج:21، ص:371)

جو شخص ٹائٹل پر لکھے ہوئے مصنف کے نام کو پڑھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اس نے جواب کیا دیا ہوگا؟

2- ''عربی میں آدمی کو انسان کہتے ہیں، یعنی جس میں دو انس ہیں۔ ایک انس خدا کی اور ایک انس بنی نوع کی۔'' (نسیم دعوت، ص:25، روحانی خزائن، ج:19، ص:387)

حالانکہ عربی میں انسان پتلی کو کہتے ہیں۔ آنکھ کی پتلی کو انسان العین۔

کہتے ہیں یعنی لفظ انسان کا معنیٰ پتلی ہے۔ جنس بشری کے افراد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔

(مصباح اللغات، ص:42، المنجد، ص:65)

3- مرزا نے لکھا کہ تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ a کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔''

(چشمۂ معرفت، ص:286، روحانی خزائن، ج:23، ص:299۔ ملفوظات:2، ص:168)

آج تک سوائے مرزا کے کسی نے نہیں لکھا کہ حضور a کے 11 لڑکے فوت ہوئے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ چشمۂ معرفت مرزا کی آخری کتاب ہے۔ آخر عمر میں اس کے علم کی یہ فراوانی تھی تو ابتداء میں علم کتنا ہوگا؟ حالانکہ حضور a کی کل اولاد بھی گیارہ نہ تھی۔ مرزا نے اس بات کو بار بار دھرایا ہے۔ (مثلاً ملفوظات، ج:5، ص:286-336-416)

4- مرزا نے اپنی آخری تحریر میں تاریخ کی مٹی پھر پلید کرتے ہوئے لکھا ''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت a وہی ایک یتیم لڑکا تھا۔ جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا تھا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ تب وہ بچہ جس کے ساتھ خدا کا ہاتھ تھا۔ بغیر کسی سہارے کے خدا کی پناہ میں پرورش پاتا رہا۔''

(پیغام صلح، ص:38، روحانی خزائن، ج:23، ص:465)

حضور d کے والد محترم آپ a کی پیدائش سے پہلے وفات پا گئے تھے اور والدہ محترمہ نے اس وقت وفات پائی جب آپ a کی عمر 6 سال تھی۔ ان معلومات کے لئے مرزا کو تاریخ تک تشریف لے جانے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ یہ ذکر اس کو احادیث میں ہی مل جاتا اگر اس نے پڑھی ہوتیں تو! یہ معلومات مسلمانوں کے بچے بچے کو معلوم ہیں، مگر خود ساختہ امام الزماں کو معلوم نہیں۔ جب کہ اس نے خود بھی لکھا تھا۔ ''امام الزماں کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابل اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ شریعت پر ہر ایک قسم کے اعتراض کرنے والے ہوتے ہیں۔'' (ضرورۃ الامام، ص:10، روحانی خزائن، ج:13، ص:480)

5- مرزا نے اسلامی مہینے صفر کو چوتھا مہینہ لکھا ہے۔ جس کو سب جانتے ہیں کہ دوسرا مہینہ ہے۔ چارشنبہ ہفتے کا پانچواں دن ہے۔ اس کو مرزا نے چوتھا دن لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو

(تریاق القلوب، ص:41، روحانی خزائن، ج:15، ص:217-218)

6۔ مرزا دوسروں سے مضمون لکھواتا تھا اور پھر ان تحریروں کو اپنی کتابوں میں استعمال کرتا تھا، مثلاً خیر الدین سیکھوانی سے ضرورتِ امام پر مضمون لکھوایا۔

(سیرت المہدی، ج:2، ص:192 روایت نمبر 1292)

مرزائی مفتی محمد صادق کو کہا کہ دیہات اور دوسری چیزوں کے ناموں میں بلاد شام کے دیہاتوں کے ناموں کے حوالے جمع کروتا کہ کسی جگہ ان کا حوالہ دیا جاوے۔

(ملفوظات:4، ص:388)

مولوی چراغ علی کو خط لکھا کہ اثبات نبوت وحقیقت قرآن کے بارے میں آپ کے جو دلائل اور مضامین ہیں وہ بھیجیں۔

(مرزا قادیانی کا خط بنام مولوی چراغ علی منقول از سید المصنفین مولفہ مولوی محمد یحییٰ تنہا بحوالہ قادیانی مذہب، ص:960-961)

پھر ان کو دوبارہ خط لکھا کہ ان دلائل ومضامین کی مجھ کو اپنی کتاب براہین احمدیہ کے لئے ضرورت ہے۔ (حوالہ ایضاً)

7- آئینہ کمالات اسلام لکھ کر حکیم نوردین کو بھیجا کرتا تھا تا کہ وہ پڑھ لے (یعنی غلطیاں درست کردے) پھر وہ مسودہ عبدالکریم سیالکوٹی کو فارسی ترجمہ کے لئے بھیجا جاتا تھا۔

(اخبار الفضل قادیان، مورخہ:15 جنوری 1929ء، بحوالہ قادیانی مذہبی، ص:971)

اسی کتاب کے مضمون التبلیغ کے بارے میں مرزا نے نوردین اور سیالکوٹی کو کہا کہ میں اردو میں مضمون لکھ کر لاتا ہوں اور پھر مل ملا کر عربی کر لیں گے۔

(سیرت المہدی، ج:1، ص:315، روایت:346)

مرزا کے بیٹے نے سیرت المہدی میں لکھا کہ عربی مسودہ کی کاپیاں حکیم نوردین اور احسن امروہی کو برائے اصلاح بھیجا کرتا تھا۔ (روایت:104، ص:82، ج:1)

احسن لودھی نے خود تصدیق کی کہ مرزا قادیانی اس سے علمی باتوں کے بارے میں صلاح مشورہ کیا کرتا تھا۔ (اخبار الفضل، مورخہ:19-22 دسمبر 1916ء)

8- چونکہ علم کی فراوانی تھی لہٰذا با قاعدہ مناظرے صرف پانچ کئے۔

(سیرت المہدی، ج:1، ص:219، روایت:240)

اوران پانچوں میں ہی ہارا مباحثہ لاہور میں مولانا الحکیم m صاحب سے تو مرزا اتنا بری طرح پسا ہوا کہ لکھ کر دے دیا کہ میری کتابوں میں جہاں جہاں لفظ نبی لکھا ہوا ہے اس کی بجائے لفظ محدث سمجھ لیں اور لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔

(مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:257-258)

10- مرزا خود نبی بنا ہوا تھا، مگر دینی مسائل اپنے چیلوں سے پوچھتا تھا۔ مثلاً ''نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مولوی نور الدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب (امروھی) کو بلوایا اور مسئلہ کی صورت پیش کی اور فرمایا میں بغیر فاتحہ پڑھے رکوع میں شامل ہوا ہوں۔ اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔''

(تقریر مفتی صادق قادیانی، مندرجہ اخبار الفضل، مورخہ: 17 جنوری 1925ء۔ بحوالہ قادیانی مہذب، ص:750)

اسی طرح تعویذ اور دم کرنے کا مسئلہ نور دین سے دریافت کیا۔

(ملفوظات، ج:3،ص:357)

11- مرزا اپنے الہامات کا ترجمہ دوسروں سے کراتا تھا، جس کی مثالیں پیش خدمت ہیں:

(i) ''چند انگریزی فقرات جو الہام ہوئے تھے وہ مطبع میں بھیج دیئے گئے۔ اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں ہے۔ ایک ہندولڑکا قادیان کا لاہور پڑھتا ہے اس نے دیکھے تھے۔''

(مکتوب بنام میر عباس علی لدھیانوی مکتوبات، ج:1،ص:570، مورخہ: 9 جون 1899ء)

(ii) ''چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندولڑکے سے دریافت کئے ہیں، مگر قابل اطمینان نہیں اور بعض من جانب اللہ بطور ترجمہ الہام ہوا تھا اور بعض کلمات شاید عبرانی ہیں۔ ان سب کی تحقیق تنقیح ضرور ہے تا بعد تنقیح جیسا مناسب ہو، اخیر جزو میں کہ اب تک چھپی نہیں، درج کئے جائیں۔ آپ جہاں تک ممکن ہو بہت جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جاوے، اطلاع بخشیں اور وہ کلمات یہ ہیں۔

پریشن، عمر ہراطوس، باپلاطوس، یعنی پڑطوس لفظ ہے یا پلاطوس لفظ ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا اور عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔ پھر دو لفظ اور ہیں۔ ہوشعنا نعسا۔ معلوم نہیں کس زبان کے ہیں اور انگریزی یہ ہیں..... یومسٹ ڈووہاٹ آئی ٹولڈ یو۔ تم کو وہ کرنا چاہیے جو میں نے فرمایا ہے، یہ اردو عبارت بھی الہامی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں ہے۔ بلکہ اس ہندولڑکے نے بتلایا ہے۔ فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں..... یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں بعض فقرات بموضع مناسب درج ہو سکیں۔''

(حوالہ ایضاً، ص:583-584)

(iii) ''اس کے بعد دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔ آئی لویو۔ آئی شیل گویو لازج پارٹی اوف اسلام

(I Love you, I shall give you large party of Islam)

چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا ہے۔''

(براہین احمدیہ، حاشیہ در حاشیہ:2، ص:556، روحانی خزائن، ج:1، ص:664)

مرزا نے ان دونوں مقامات پر سرعت الہام کا بہانہ بنا کر اپنی کم علمی کو چھپایا ہے، حالانکہ اس نے لکھا تھا کہ ''جو لوگ امام الزماں ہوں..... خدا تعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور ان کی دعا کا جواب دیتا ہے..... صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور امام الزماں کا ایسا الہام نہیں ہوتا کہ جیسے ایک کلوخ انداز (مٹی کا ڈھیلا پھینکنے والا) در پردہ ایک کلوخ پھینک جائے اور بھاگ جائے۔ معلوم نہ ہو کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا۔''

(ضرورۃ الامام، ص:13، روحانی خزائن، ج:13، ص:483)

میر عباس علی لدھیانوی کو انگریزی الہامات اس لئے ترجمہ کے لئے بھیجے جاتے تھے کہ وہ 20 برس تک انگریزی ملازم رہے اور انگریزی جانتے تھے۔ وہ دس سال تک مرزا کے خاص مرید اور چندہ دینے والوں میں نمایاں رہے۔ (مکتوبات:1،ص:630-631)

محترم قارئین! غور فرمائیں کہ کیا کسی سچے نبی نے اپنے الہام دوسروں سے ترجمہ کرائے؟ جو الہام سمجھنے کیلئے دوسروں کی منتیں کرتا پھرتا تھا اس کی تبلیغ کیسی ہوگی؟

مرزا نے اپنے علم کا رعب جھاڑنے کے لئے اپنی کتاب البلاغ، جس کا دوسرا نام فریاد درد ہے، کے صفحہ:90 تا101، 12 صفحوں میں ان کتابوں کی فہرست دی ہے۔ جو بقول اس کے اس کی دسترس میں تھیں۔ (روحانی خزائن، ج:13،ص:458 تا469)

لگتا ہے کہ اس نے ابن ندیم کی الفہرست سے کتابوں کے نام نقل کر دیئے ہیں۔

(iv) مرزا وفور علم میں نہ صرف دوسروں کی کتابوں کے غلط حوالے دیتا تھا، جیسا کہ مولانا تھانوی کی کتاب کو مولانا گنگوھی کی کتاب سمجھ لیا، اسی طرح اپنی کتابوں کے بھی غلط حوالے دے دیتا تھا۔ مثلاً حوالہ اس کی کتاب تحفہ گولڑویہ کا تھا اور عدالت میں نام لے دیا تریاق القلوب کا۔ (تذکرہ،ص:400، مورخہ:18 اگست 1903ء)

12- وزیر آباد کے ایک مولوی صاحب نے جب مرزا کو لاجواب کر دیا تو ان کو مرزا نے جبراً اپنے احاطہ سے نکال دیا۔ (ملفوظات، ج:4،ص:109)

13- دہلی میں 25 اکتوبر 1905ء کو مرزا سے چند مولوی حضرات اور طلباء سوال و جواب کے لئے آئے۔ ایک مولوی صاحب نے مرزا سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰ نے تو فرشتوں کے ساتھ نازل ہونا تھا۔ تمہارے ساتھ فرشتے کہاں ہیں۔ مرزا نے جواب دیا کہ تمہارے کندھوں پر جو دو فرشتے ہیں وہ تم کو نظر آتے ہیں جو یہ فرشتے تم کو نظر آجائیں گے۔ (ملفوظات:4،ص:498)

14- انجیل کے مطابق سیدنا عیسیٰ d کے آخری کلمات یہ تھے۔

ایلی ایلی لما شبقتانی

(اے میرے خدا، اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) اب ان الفاظ کا ترجمہ مرزا سے سنیئے! ''اے خدا رحم کر۔'' (ملفوظات:5،ص:291)

16- فری میسن ایک خفیہ یہودی تنظیم ہے، مگر مرزا کہتا ہے کہ یہ عیسائی تنظیم ہے۔ جس میں بعض مدارج کے حصول کے لئے بپتسمہ لینا ضروری ہے۔
(ملفوظات، ج:5،ص:187)

17- سورہ البقرہ مدنی سورہ ہے جس میں منافقین کا بیان ہے کہ ان کے دلوں میں مرض ہے لہٰذا اس مرض کو خدا تعالیٰ نے بڑھا دیا (ان کے کرتوتوں کے سبب)۔ مرزا کی وسعت علمی دیکھئے کہ اس نے کہا کہ یہ آیت مکہ والوں کے حق میں اتریں، کیونکہ کم بخت مکہ والے لوگ بھی مداہنت کیا کرتے تھے۔ (ملفوظات، ج:5،ص:275)

18- مرزا نے کہا کہ صلح حدیبیہ والے سال حضور d نے حج کے لئے سفر کیا تھا۔ حالانکہ مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ آپ d کا یہ سفر عمرہ کے لئے تھا۔
(ملفوظات، ج:5،ص:295)

19- خود ساختہ سلطان القلم کی مثالی عبارت ملاحظہ ہو۔
''فرمایا بالفرض اگر کسی انسان کا گھر محفوظ بھی رہے مگر سجے کھبّے، دائیں بائیں، چیک چہاڑ اور شور وغوغا ہو تو وہ بھی ایک مصیبت ہے۔''
(ملفوظات، ج:5،ص:314)

20- مرزا کہتا تھا کہ میں الہام کے تحت لکھتا ہوں، مگر منشی رستم علی کے نام خط میں لکھا کہ ایک رسالہ دافع الشبہات تالیف کرنے کی فکر ہے۔ براہ مہربانی وہ کتاب جو آپ نے مولوی غلام حسین صاحب سے لی ہے، یعنی تاویل الاحادیث شاہ ولی اللہ صاحب ضرور مجھ کو بھیج دیں، ہرگز توقف نہ فرماویں کہ اس کا دیکھنا ضروری ہے۔
(مکتوبات، ج:2،ص:587، مورخہ:19 مئی 1892ء)

21- ازالہ اوہام مرزا اور حکیم نوردین نے مل کر لکھی ہے جب کہ مرزا اس کو اپنی تصنیف بتاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس سلسلہ میں ثبوت حاضر ہیں۔ نوردین سے علمی امداد

لیتا تھا۔اس سلسلے میں ثبوت مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) مرزا نے نوردین 12 فروری 1891ء کو خط لکھا کہ ''آں مخدوم کے دو ورقہ کا انتظار ہے تا رسالہ ازالہ اوہام کا خاتمہ طبع ہو کر شائع کیا جائے۔''

(مکتوبات، ج:2،ص:103)

(ii) ''اگر آپ کی طرف سے کوئی خاص تحریر آپ کی اس وقت پہنچی تو میں مناسب سمجھتا ہوں۔اس کو رسالہ ازالہ اوہام میں چھاپ دوں۔مضمون اگر اردو میں ہو تو بہتر ہے تا عام لوگ اس کو پڑھ لیں۔'' (مکتوبات، ج:2،ص:99)

(iii) ''اس عاجز نے آپ کا مضمون غور سے پڑھا ہے۔بہت عمدہ ہے۔ان شاء اللہ القدیر وہ تمام مضمون میں اس رسالہ میں چھاپ دوں گا.....انہیں (مولوی محمد حسین بٹالوی) اپنی علمیت پر بہت ناز ہے،مگر میں آپ کے لئے دعا کروں گا اور آپ کو اس کے ردّ کے لیے تکلیف دوں گا۔'' (مکتوبات، ج:2،ص:106)

(iv) ''ازالہ اوہام ابھی تک چھپ کر نہیں آیا.....اس کے نکلنے کے بعد آں مکرم کو تکلیف دوں گا کہ اس کا لب لباب نکال کر تشریحات اور ایزادات مناسبہ کے ساتھ آں مکرم کی طرف سے بھی کوئی رسالہ شائع ہو جاوے۔'' (مکتوبات، ج:2،ص:122)

(v) ''اس عاجز کی مرضی ہے کہ رسالہ ازالہ اوہام کے نکلنے کے بعد کل متفرق فوائد اور نکات اس کے ایک جگہ جمع کر دیں اور پھر ان کے ساتھ ان سوالات کا جواب شامل کر کے جو مخالفین نے اپنی تالیف میں لکھے ہوں کہ رسالہ احسن ترتیب شائع کر دیں۔'' (مکتوبات، ج:2،ص:123)

(vi) مرزا نے نوردین کو چار خطوں میں لکھا کہ لیکھرام کی کتاب کا ردّ لکھ کر مجھے بھیج دو۔جواب مختصر،معقول اور دندان شکن ہونے چاہئیں۔

(مکتوبات، ج:2،ص:43-44-48-57)

(vii) مرزا کی براہین احمدیہ کا ردتکذیب براہین کے نام سے چھپا۔مرزا نے اس

کتاب کا ردّ لکھنے کا کام بھی نوردین سے لیا۔ (مکتوبات، ج:2،ص:52-81)

22- اب ایک حوالہ پیش خدمت ہے جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی علم اور عقل، دونوں سے فارغ تھا۔ حکیم نوردین کے نام ایک خط مورخہ 19 فروری 1891ء کو لکھا کہ ''مولوی محمد حسین نے ایک مخالفانہ مضمون چھپوایا ہے اور اس عاجز کی نسبت اس کی سرخی یہ رکھی ہے'' کمینہ'' معلوم نہیں اس سے کیا مراد ہے؟

(مکتوبات، ج:2،ص:106)

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا! آپ کو ان اقتباسات سے مرزا کی ''وسعت علمی'' کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔ اس کا بیٹا بشیر احمد لکھتا ہے کہ براہین احمدیہ میں 300 دلائل میں سے صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی ہے اور وہ بھی نامکمل طور پر۔

(سیرت المہدی، ج:1،ص:100، روایت نمبر 123)

مرزا کے یہ اقتباسات اس حقیقت کی نشان دہی کرتے ہیں جو مرزا نے خود لکھی کہ ''یہ عاجز ایک امی اور جاہل آدمی ہے، نہ عبادت ہے، نہ ریاضت، نہ علم نہ لیاقت، غرض کچھ بھی چیز نہیں۔ (مکتوبات، ج:1،ص:319-320)

چلتے چلتے یہ بھی سن لیں کہ بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان کے نام سے جو تفسیر کبیر شائع ہوئی ہے اس کا اصل مصنف ابوالمنیر نورالحق عرف مولوی پاوا ہے۔ وہ جامعۃ المبشرین میں استاد تھا اور 30/40 سال تفسیر کے کام میں مصروف رہا۔

(بیان ڈاکٹر منیر الدین احمد قادیانی۔ ''ڈھلتے سائے'' کتاب کے حوالہ سے ''ہم نے قادیان اور ربوہ میں کیا دیکھا''، ص:444-445)

مصنف منیر الدین قادیانی شاہد تھا۔ شاہد قادیانی مبلغین کا آخری سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ وہ جرمنی میں قادیانی مبلغ تھا۔

تناقض وتضادات

نکلا تمہارے منہ سے نہ کوئی سخن درست

تناقض کے خلاف مرزا کا فتویٰ

1- جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ،ص:111،روحانی خزائن،ج:21،ص:275)

2- بزرگوں کے کلام میں تناقض روانہیں۔
(ست بچن حاشیہ،ص:29،روحانی خزائن،ج:10،ص:141)

3- ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔(ست بچن،ص:31،روحانی خزائن،ج:10،ص:143)

4- مگر صاف ظاہر ہے کہ کسی سچیار اور عقل منداور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملادیتا ہو۔اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔
(ست بچن،ص:30،روحانی خزائن،ج:10،ص:142)

5- تناسخ کا قائل ہونا اسی شخص کا کام ہے جو پرلے درجہ کا جاہل ہو، جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے۔
(ست بچن،ص:29،روحانی خزائن،ج:10،ص:141)

6۔ اس شخص کی حالت ایک مخبط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔(حقیقۃ الوحی،ص:184۔روحانی خزائن،ج:22،ص:191)

مرزا کا خود اپنے خلاف فتویٰ

''میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا۔''

(ضمیمہ نزول المسیح، ص:10، روحانی خزائن، ج:19، ص:114)

''رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا۔ یہ اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(حقیقت الوحی، ص:148، روحانی خزائن، ج:22، ص:152-153)

اور یہ کہ ''اس پیش گوئی سے خدا کا وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا اور میری کتاب براہین احمدیہ میں شائع کیا گیا بظاہر ایک تناقض رکھتا ہے۔''

(چشمہ معرفت، ص:315، روحانی خزائن، ج:23، ص:331)

''قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔''

(استفتاء، ص:8، روحانی خزائن، ج:12، ص:116)

مرزا کے تضادات اور متناقض باتوں کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1- محدث ہونے کا اقرار

''یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔''

(توضیح مرام، ص:18، روحانی خزائن، ج:3، ص:60)

اس کے خلاف

''اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنیٰ کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر

نبوت کے معنیٰ اظہار غیب ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ،ص:5،روحانی خزائن،ج:18،ص:209)

2- خواب میں زیارت نبوی دلیل نہیں ہے

''اگر ایک شخص دعویٰ کرے جو رسول اللہ a میری خواب میں آئے ہیں اور کہہ گئے ہیں کہ فلاں شخص بے شک کافر اور دجال ہے۔اب اس بات کا کون فیصلہ کرے کہ یہ رسول اللہ a کا قول ہے شیطان کا۔''

(مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:246)

اس کے خلاف یعنی مرزا کے حق میں ہو تو دلیل ہے۔

''بعض صاحبوں نے پنجاب اور ہندوستان سے اکثر خوابیں متعلق زیارت رسول اللہ a اور نیز الہامات بھی اس عاجز کے بارہ میں لکھ کر بھیجے ہیں جن کا مضمون قریباً اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ ہم نے رسول اللہ a کو خواب میں دیکھا ہے کہ یہ شخص یعنی یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس کو قبول کرو۔'' (اشتہارات،ج:1،ص:268-269)

مرزا نے ایسا ہی مجموعہ اشتہارات ،ج:2،ص:487 پر لکھا ہے۔یعنی تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی ؟

3- سیدنا مسیح d کی قبر کہاں ہے؟اس بارے میں مرزا نے لکھا

(i) یہ تو سچ ہے کہ مسیح d اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔

(ازالہ اوہام،ص:253،روحانی خزائن،ج:3،ص:353)

(ii) یہی سچ ہے کہ مسیح d فوت ہو چکا اور سری نگر محلّہ خان یار میں اس کی قبر ہے۔

(کشتی نوح،ص:78،روحانی خزائن،ج:19،ص:76۔دافع البلاء،ص:19،روحانی خزائن،ج:18، ص:235)

(iii) اور لطف تو یہ کہ حضرت عیسیٰ d کی بھی بلاد شام میں قبر موجود ہے.....اور اگر کہو کہ

وہ قبر جعلی ہے تو اس جعل کا ثبوت دینا چاہیے۔

(اتمام الحجۃ ،ص:24-25 کا حاشیہ،روحانی خزائن،ج:8،ص:296-297)

(iv) حضرت عیسیٰ d کی قبر بلدہ قدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے۔(اتمام الحجۃ ،ص:27،روحانی خزائن،ج:8،ص:299)

4- حضرت مسیح d کی چڑیاں باوجود یکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام عرف دافع الوساوس،ص:68،روحانی خزائن،ج:5،ص:68)

اس کے خلاف لکھا ''اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

(ازالہ اوہام،ص:156-157،روحانی خزائن،ج:3،ص:256-257 کا حاشیہ)

5- پھر جبکہ تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ مجھے ان کے حال کا کیا علم تھا۔ (تذکرۃ الشہادتین،ص:20،روحانی خزائن،ج:20،ص:20)

تردید

''اور میرے اوپر کشفاً یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی ہے۔ حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی۔''

(آئینہ کمالات اسلام،ص:254،روحانی خزائن،ج:5،ص:254)

''پھر دوسری مرتبہ مسیح کی روحانیت اس وقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجالیت کی صفت اتم اور اکمل طور پر آ گئی۔'' (حوالہ ایضاً،ص:343)

ایسا ہی صفحہ 341 پر لکھا ہے۔

6- مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین،ص:36،روحانی خزائن،ج:20،ص:36)

اس کتاب میں 7 صفحات کے بعد ص43 پر لکھا کہ دس لاکھ سے زیادہ نشانات ظاہر ہو چکے ہیں۔ جب خیالی پلاؤ پکانا ہو تو پھر اس میں گھی کم نہیں ڈالا جاتا۔ صرف سات صفحے لکھتے لکھتے معجزات 8 لاکھ کی تعداد میں بڑھ گئے؟

7- مہدی ہونے کا اقرار

''یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ، ص:178، روحانی خزائن، ج: 17، ص:264، خطبہ الہامیہ حاشیہ، ص:24، روحانی خزائن، ج:16، ص:24)

مہدی ہونے سے انکار

میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں، جو مصداق ''من ولد فاطمہ و من عترتی۔'' وغیرہ ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:185، روحانی خزائن، ج:21، ص:356)

8- مسیح موعود ہونے کا اقرار

(i) ''اب ثبوت اس بات کا وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ عاجز ہی ہے۔'' (ازالہ اوہام، ص:368، روحانی خزائن، ج:3، ص:468)

(ii) اب جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے، وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔ (ازالہ اوہام، ص:22، روحانی خزائن، ج:3، ص:122)

مسیح موعود ہونے سے انکار

''اس عاجز نے جو مثیل ہونے کا دعویٰ کیا ہے، جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں..... میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذّاب ہے۔''

(ازالہ اوہام، ص:92، روحانی خزائن، ج:3، ص:192)

9- نبی ہونے سے انکار اور نبی ہونے کا اقرار، اس کے حوالے پہلے گزر چکے۔

10- مسیح موعود کی نبوت کا اقرار

''جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے، اس کا اُن ہی حدیثوں میں یہ نشان دیا گیا کہ وہ نبی بھی ہوگا۔''

(حقیقت الوحی، ص:29، روحانی خزائن:22، ص:31)

مسیح موعود کی نبوت کا انکار

وہ ابن مریم جو آنے والا ہے۔ کوئی نبی نہیں ہوگا، بلکہ فقط امتی لوگوں میں ایک شخص ہوگا۔ (ازالہ اوہام، ص:149، روحانی خزائن، ج:3، ص:249)

11- اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا۔ بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے۔

(ازالہ اوہام، ص:151، روحانی خزائن، ج:3، ص:251)

اب اس کی تردید دیکھیں

''میرے سوا اور دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔'' (خطبہ الہامیہ، ص:158، روحانی خزائن، ج:16، ص:243)

12- سیدنا عیسیٰ d کے آسمان پر زندہ جانے اور ان کے نزول کا اقرار

(i) مرزا نے لکھا کہ دو نبی یعنی یوحنا d جن کا نام ایلیا d اور ادریس d بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں اتریں گے۔ (مختصراً ازتوضیح مرام، ص:3، روحانی خزائن، ج:3، ص:52)

مرزا نے سیدنا الیاس d اور سیدنا ادریس d کو ایک شخصیت تصور کیا۔ جبکہ جلال الدین شمس نے حاشیہ پر لکھا کہ ادریس کو الیاس پڑھا جائے۔ یہ تھی مرزا کی وسعت علمی!

(ii) پھر لکھا کہ جب حضرت مسیح d دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان

کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق وقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ حاشیہ،ص:498-499۔روحانی خزائن،ج:1،ص:593)

(iii) اور یہ کہ حضرت مسیح d نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے۔

(براہین احمدیہ حاشیہ،ص:505،روحانی خزائن،ج:1،ص:601)

بعد میں اس کے خلاف لکھا کہ

(i) قرآن شریف میں تیس کے قریب ایسی شہادتیں ہیں جو مسیح ابن مریم کے فوت ہونے پر دلالتِ بیّن کر رہی ہیں۔غرض یہ بات کہ مسیح d جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اس جسم کے ساتھ اترے گا۔نہایت لغو اور بے اصل بات ہے۔ (ازالہ اوہام،ص:154،روحانی خزائن،ج:3،ص:254)

(ii) بلکہ قرآن شریف کے کئی مقامات میں مسیح کے فوت ہو جانے کا صریح ذکر ہے۔ (ازالہ اوہام،ص:25،روحانی خزائن،ج:3،ص:125)

13- حضرت مسیح d صاحب معجزہ تھے۔

''ہمیں حضرت مسیح d کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں۔ بے شک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں۔قرآن کریم سے بہر حال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دیئے گئے۔''

(شہادت القرآن حاشیہ،ص:77،روحانی خزائن،ج:6،ص:373)

پھر اس بات کا انکار کر دیا۔

''مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا.....اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے اور کچھ نہ تھا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم،ص:6-7،روحانی خزائن،ج:11،ص:290-291 حاشیہ)

14- حضرت مسیح d متواضع اور نیک تھے۔

''حضرت مسیح d ایسے خدا کے متواضع وحکیم اور عاجز اور بے نفس بندے

تھے، جوانہوں نے یہ بھی روا نہ رکھا جو کوئی ان کو نیک آدمی کہے۔''

(براہین احمدیہ،ص:104، روحانی خزائن، ج:1،ص:94 حاشیہ)

پھر اس کے خلاف لکھا کہ

''یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہ کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چال چلن ہے۔''

(ست بچن حاشیہ،ص:172، روحانی خزائن، ج:10،ص:296)

15- حضرت عیسیٰ d کی اولاد نہیں تھی

''ظاہر ہے کہ دینوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ d کی کوئی آل نہیں تھی۔''

(تریاق القلوب حاشیہ،ص:235، روحانی خزائن، ج:15،ص:363)

پھر لکھا کہ آپ صاحب اولاد تھے۔

''حضرت عیسیٰ d صاحب اولاد تھے..... چنانچہ سرحد، پشاور پر عیسیٰ خیل وعیسیٰ اقوام اسی کی اولاد معلوم ہوتی ہیں۔''

(اخبار الحکم مورخہ:17 دسمبر 1906ء، بحوالہ احتساب، ج:17،ص:379۔ اور مسیح ہندوستان میں،ص:70، روحانی خزائن، ج:15،ص:70)

16- مرزا نے خود کو حضرت عیسیٰ d کا سفیر کہا

''میں حضرت یسوع مسیح d کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوا ہوں۔'' (تحفہ قیصریہ،ص:22، روحانی خزائن، ج:12،ص:274)

پھر خود کو حضرت عیسیٰ d سے افضل بتایا کہ

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی (مرزا) مسیح موسوی (عیسیٰ d) سے افضل ہے۔''

(کشتی نوح،ص:16، روحانی خزائن، ج:19،ص:17)

17- مرزا کا منکر کافر نہیں ہے

''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔''

(تریاق القلوب،ص:304،روحانی خزائن،ج:15،ص:432)

بعد میں اس کی تردید کردی اور لکھا کہ

''جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔''

(حقیقت الوحی،ص:163،روحانی خزائن،ج:22،ص:168)

18- وہ (خدا) وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت a کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔

(ازالہ اوہام،حصہ دوم،ص:316،روحانی خزائن،ج:3،ص:416)

تردید: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا۔

(دافع البلاء،ص:11۔روحانی خزائن،ج:18،ص:231)

19- اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا۔تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولیٰ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔'' (توضیح مرام،ص:11،روحانی خزائن،ج:3،ص:59)

تردید: میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سردار انبیاء a نے نبی اللہ رکھا ہے اور اس کو سلام کہا ہے۔ (نزول المسیح،ص:51،روحانی خزائن،ج:18،ص:427)

20- آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:120،روحانی خزائن،ج:3،ص:220)

تردید: دجال معہود یہی پادریوں اور عیسائی متکلموں کا گروہ ہے جس نے زمین کو اپنے ساحرانہ کاموں سے تہہ و بالا کر دیا ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:388،روحانی خزائن،ج:3،ص:488)

21- صحیح بخاری ومسلم میں مہدی کے آنے کی کوئی خبر نہیں۔
(مختصراً ازالہ اوہام،ص:278،روحانی خزائن،ج:3،ص:378)

تردید: بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ **هذا خليفة الله المهدى**۔ (شہادت القرآن،ص:41،روحانی خزائن،ج:6،ص:337)

22- اور واقعی یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ امت کے اجماع کو پیش گوئیوں کے امور سے کچھ تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام،ص:208،روحانی خزائن،ج:3،ص:308)

تردید: ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔
(ازالہ اوہام،ص:89،روحانی خزائن،ج:3،ص:189)

23- خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز نہیں بدل سکتا۔
(کرامات الصادقین،ص:8،روحانی خزائن،ج:7،ص:50)

تردید: وہ (خدا) اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔
(چشمہ معرفت،ص:96،روحانی خزائن،ج:23،ص:104)

24- جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا، جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ (کتاب البریہ،ص:162،روحانی خزائن،ج:13،ص،180)

تردید: میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہو۔
(ایام الصلح،ص:168،روحانی خزائن،ج:14،ص:394)

25- یہودیوں اور عیسائیوں اور مسلمانوں پر بباعث ان کے کسی پوشیدہ گناہ کے یہ ابتلا آیا کہ جن راہوں سے وہ اپنے موعود نبیوں کا انتظار کرتے رہے ان راہوں سے وہ نبی نہیں آئے، بلکہ چور کی طرح کسی اور راہ سے آ گئے۔
(نزول المسیح،ص:37،روحانی خزائن،ج:18،ص:413 حاشیہ)

تردید: اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے۔ پس مسلمانوں کو بڑی مشکلات پیش آتی ہیں کہ وہ دونوں طرف ان کے پیارے ہوتے ہیں۔ بہرحال جاہلوں کے مقابل پر صبر کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر کرنا سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔

(چشمۂ معرفت، حصہ دوم، ص:18، روحانی خزائن، ج:23، ص:390)

26- نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص:353، روحانی خزائن، ج:5، ص:353)

تردید: ایک نبی اپنے اجتہاد میں غلطی کرسکتا ہے، مگر خدا کی وحی میں غلطی نہیں ہوتی۔

(تتمہ حقیقت الوحی، ص:135، روحانی خزائن، ج:22، ص:573)

27- اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم، ص:369، روحانی خزائن، ج:3، ص469۔ نشان آسمانی، ص:17، روحانی خزائن، ج:4، ص:377)

تردید: شیخ محمد طاہر m صاحب مصنف مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

(حقیقت الوحی، ص:340، روحانی خزائن، ج:22، ص:353)

اور بہاءاللہ ایرانی نے 1269ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ:24 اکتوبر 1904ء، بحوالہ احتساب:17، ص:489)

بہاءاللہ ایرانی نے 21 اپریل 1863ء کو بغداد سے **قُسطنطینیہ** جاتے ہوئے نجیب پاشا کے باغ میں دعویٰ کیا۔ اس کا اصل نام مرزا حسین علی نوری تھا، یعنی اُدھر بھی مرزا تھا اور اِدھر بھی مرزا تھا۔ وہ 28 مئی 1892ء کو بخار میں مبتلا ہوکر 75 سال کی عمر میں مرگیا۔

(بہائیت، ص:21-24 جناب بشیر احمد)

28۔ ''یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے۔''

(ازالہ اوہام، ص:336۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:436)

تردید: یہ ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:192، روحانی خزائن، ج:21، ص:364)

29- مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کوئی خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم، ص:9، روحانی خزائن، ج:11، ص:293 حاشیہ)

تردید: اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم d ہی کو پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے

ان مثل عیسیٰ عند اللّٰہ کمثل آدم۔ الی آخرہ ۔

(چشمہ معرفت، ص:218، روحانی خزائن، ج:23، ص:227)

30- اول تو جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔
(ازالہ اوہام، ص:71، روحانی خزائن، ج:3، ص:171)

تردید: دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے، جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور اس کے رسول نے تاکید کی ہے۔ (حقیقت الوحی، ص:179، روحانی خزائن، ج:22، ص:185)

31- (نزول مسیح کی پیش گوئی) صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔
(ازالہ اوہام، ص:71، روحانی خزائن، ج:3، ص:171)

تردید: یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ (ازالہ اوہام، ص:300، روحانی خزائن، ج:3 ص:400)

32- ہماری قوم مغل برلاس ہے۔ (کتاب البریہ، ص:144، روحانی خزائن، ج:13، ص:162)

تردید: میرے باپ دادا فارسی الاصل ہیں۔
(کتاب البریہ، ص:144، حاشیہ روحانی خزائن، ج:13، ص:162)

33- میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی ہوں۔
(ایک غلطی کا ازالہ،ص:12،روحانی خزائن،ج:18،ص:216)

تردید: ہمارا خاندان مغلیہ خاندان مشہور ہے جو بلاشبہ صینی الاصل (چینی) ہے۔
(چشمہ معرفت،ص:315 کا حاشیہ،روحانی خزائن،ج:23،ص:331)

34- میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی۔
(مواہب الرحمٰن،ص:18،روحانی خزائن،ج:19،ص:236)

تردید: میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔
(کتاب البریہ،ص:11،روحانی خزائن،ج:13،ص:11)

35- الہام کا اخفاء کرنا میرے نزدیک گناہ اور کمینے آدمیوں کی عادت ہے۔
(الاستفتاء،ص:36،روحانی خزائن،ج:22،ص:657۔تذکرہ،ص:581 کا حاشیہ)

تردید: ''اللہ کی قسم میں بہت مدت سے جانتا تھا کہ میں مسیح ابن مریم بنایا گیا ہوں.....لیکن میں نے اس کے اظہار میں دس برس توقف کیا۔''
(التبلیغ ملحقہ آئینہ کمالات اسلام،ص:551،روحانی خزائن،ج:5،ص:551)

36- دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں نبی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔
(اربعین:1،ص:2،روحانی خزائن،ج:17،ص:344)

تردید: میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعا کی ہے سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی ہے۔(حقیقت الوحی،ص:224،روحانی خزائن،ج:22،ص:235)

37- اس (خدا) نے مجھے براہین میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:31،روحانی خزائن،ج:17،ص:67)

تردید: میں ایک دائم المریض آدمی ہوں۔
(ضمیمہ اربعین:4،ص:128،روحانی خزائن،ج:17،ص:470)

38- کئی جگہ قرآن شریف میں فرمایا گیا کہ وہ (تورات،انجیل) کتابیں محرف ومبدل ہیں۔ (چشمہ معرفت،ص:255،روحانی خزائن،ج:23،ص:266)

تردید: اور یہ کہنا کہ وہ کتابیں محرف مبدل ان کا بیان قابل اعتبار نہیں ایسی بات وہ ہی کہے گا جو خود قرآن شریف سے بے خبر ہے۔

(چشمہ معرفت، ص:75 حاشیہ، روحانی خزائن، ج:23، ص:83)

39- حضرت مسیح d نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا.....خود بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا۔

(مختصراً چشمہ مسیحی، ص:14، روحانی خزائن، ج:20، ص:346)

تردید: آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے، خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں۔ (اعجاز احمدی، ص:30، روحانی خزائن، ج:19، ص:134)

40- کسی حدیث میں یہ نہیں پایا جاتا کہ ابن مریم کا نزول آسمان سے ہوگا۔

(حمامتہ البشریٰ، ص:26، روحانی خزائن، ج:7، ص:202)

تردید: صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد ہوگا۔ (ازالہ اوہام، ص:42، روحانی خزائن، ج:3، ص:142)

41- دجال ایک قوم کی طرف جائے گا اور اپنی الوہیت کی طرف ان کو دعوت دے گا۔

(ازالہ اوہام، ص:108، روحانی خزائن، ج:3، ص:208)

تردید: دجال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا کا قائل ہوگا، بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔

(ازالہ اوہام، ص:393، روحانی خزائن، ج:3، ص:493)

42- دجال ایک گروہ کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی ایک شخص۔

(تحفہ گولڑویہ، ص:150، روحانی خزائن، ج:17، ص:236)

تردید: دجال شخص واحد بھی ہوسکتا ہے۔ (ملفوظات:4، ص:67، مورخہ:30 جون 1904ء)

43- ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں۔

(ازالہ اوہام، ص:74، روحانی خزائن، ج:3، ص:174)

تردید: دجال پادری لوگ عیسائی ہیں۔

(ازالہ اوہام، ص:262۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:362)

44- دجال صنّاع لوگ اور کلوں کا کام کرنے والے لوگ ہیں۔

(کتاب البریہ، ص:226، روحانی خزائن، ج:13، ص:244)

تردید: دجال یورپ کے فلاسفہ ہیں۔

(کتاب البریہ،ص:226،روحانی خزائن،ج:13،ص:244)

45- دجال دہریہ لوگ ہیں۔(تحفہ گولڑویہ،ص:147،روحانی خزائن،ج:17،ص:233)

تردید: دجال شیطان کا نام ہے۔دجال جھوٹ کے حامی کو کہتے ہیں۔

(حقیقت الوحی ص313،روحانی خزائن،ج:22،ص:326)

46- دجال شیطان کا اسم اعظم ہے۔

(تحفہ گولڑویہ،ص:183،روحانی خزائن،ج:17،ص:269)

تردید: لغت میں دجال جھوٹوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔

(ازالہ اوہام،حصہ دوم،ص:262-349،روحانی خزائن،ج:3،ص:362-449)

47- حدیث کی کئی کتابوں سے بھی کھل گیا کہ یہ ایک پیش گوئی تھی کہ مہدی کی شہادت کے لئے اس کے ظہور کے وقت میں خسوف وکسوف ہوگا۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:12،روحانی خزائن،ج:17،ص:48)

تردید: میرااور میری جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جوامام مہدی کے آنے کے بارہ میں ہیں ہرگز قابل وثوق وقابل اعتبار نہیں ہیں۔

(حقیقت المہدی،ص:3،روحانی خزائن،ج:14،ص:429)

48۔ قرآن تمہیں انجیل کی طرح پر نہیں کہتا کہ قسم نہ کھا۔

(کشتی نوح،ص:31،روحانی خزائن،ج:19،ص:29)

تردید: یہ سب جھوٹے بہانے ہیں کہ عیسائیوں کو قسم کھانا منع ہے۔

(تریاق القلوب،ص:234۔روحانی خزائن،ج:15،ص:362)

49- لُدّ بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے۔

(ازالہ اوہام،حصہ اول،ص:109،روحانی خزائن،ج:3،ص:209)

تردید: لُدّ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔

(ایضاً،حصہ دوم،ص:392،روحانی خزائن،ج:3،ص:492)

لُد،لدھیانہ کا مخفف ہے

(الہدیٰ والتبصرہ،ص:92 کا حاشیہ۔روحانی خزائن،ج:18،ص:341)

50- ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔(پیغام صلح،ص:23،روحانی خزائن،ج:23،ص:453)

وید خدا کا کلام نہیں اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔

(ملخصاً،چشمہ معرفت ص:93،روحانی خزائن،ج:23،ص:101)

نتیجہ: مدعا عنقا ہے اپنے عالم تقریر کا

مرزا کے نزدیک نبی اور فلسفی کا فرق

نبی اور فلسفی میں فرق یہ ہے کہ فلسفی کے کلام میں تضاد ہوتا ہے اور نبی کے کلام میں تضاد نہیں ہوتا۔(حجۃ النور،ص:53-54۔روحانی خزائن،ج:16،ص:389-390)

کفریات

مرزا لکھتا ہے کہ مجھے یہ الہام ہوئے کہ خدا نے مجھے کہا

انت من مائنا وھم من فشل

1- تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل (بزدلی) سے ہیں۔ اس طرح اس نے خود کو نطفہ خدا سے ثابت کیا۔ (نعوذ باللہ)۔

(اربعین:2،ص:43،روحانی خزائن،ج:17،ص:385۔تذکرہ،ص:164)

2- **اسمع ولدی** (اے میرے بیٹے سن)۔

(ج:1،ص:49، البشریٰ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی، الہام مورخہ:1883-06-12، ایڈیشن:فروری1913ء،بحوالہ مکتوبات،ج:1،ص:23 پرانی)

بعض مرزائی اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اصل الفاظ **اسمع واریٰ** تھے۔ مولف نے غلطی سے لکھا۔ مولف کتاب نے کبھی یہ بات نہیں کی نہ اپنی کتاب میں لکھے الفاظ کا انکار کیا۔

3- **انماامرك اذااردت شیئاً ان تقول له کن فیکون۔**

اے مرزا تیرا مرتبہ یہ ہے کہ تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فوراً ہو جاتی ہے۔ یعنی کن فیکون کی طاقت حاصل ہے۔

(براہین احمدیہ،حصہ پنجم،ص:95،روحانی خزائن،ج:21،ص:124)

4- ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان کو پیدا کریں۔

(چشمہ مسیحی،ص:58-59،روحانی خزائن،ج:20،ص:375-376 حاشیہ)

5- میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں.....خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا۔
(کتاب البریہ،ص:85تا87، روحانی خزائن،ج:13،ص:103تا105۔آئینہ کمالات اسلام،ص:564-565،روحانی خزائن،ج:5،ص:564-565)
یادرہے کہ یہ مدعی نبوت کا کشف ہے جس میں غلطی کا احتمال نہیں۔کسی ولی کا کشف نہیں جس میں غلطی کا احتمال ہو یا حالت سکر میں ہو۔

6- قیامت کا انکار کرتے ہوئے لکھا کہ مومن کو مرنے کے بعد بلا توقف بہشت میں جگہ ملتی ہے۔ (ازالہ اوہام،ص:180،روحانی خزائن،ج:3،ص:280)
اور یہ کہ جو شخص بہشت میں داخل کیا جاتا ہے وہ پھر کبھی خارج نہیں کیا جاتا۔
(ایضاً،ص:180،روحانی خزائن،ج:3،ص:280)
میدان محشر میں اکٹھے ہونے کو یہودیت کا خیال بتایا۔
(ایضاً،ص:179،روحانی خزائن،ج:3،ص:279)
اور لکھا کہ ''حق یہ ہے کہ اس دن (قیامت کے دن) بھی بہشتی بہشت میں ہوں گے اور دوزخی دوزخ میں۔''(ازالہ اوہام،ص:179،روحانی خزائن،ج:3،ص:279)

7- میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثّل کے طور پر دیکھا۔مرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا''جے توں میرا ہور ہیں سب جگ تیرا ہو۔''(ملفوظات:5،ص:201)

8- تو ہمارے قدیم پانی سے پیدا شدہ ہے اور وہ بزدلی سے ہیں۔(تذکرہ،ص:165)

9- اور خدا نے فرمایا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔
(دافع البلاء،ص:12،روحانی خزائن،ج:18،ص:228)

10- ہم تجھے ایک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرنے والا ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(حقیقت الوحی،ص:95،روحانی خزائن،ج:22،ص:98-99)

11- دانیال نبی نے میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنیٰ میکائیل کے ہیں خدا کے مانند اور مثل۔(اربعین:3حاشیہ،ص:25،روحانی خزائن،ج:17،ص:413)
اس گپ سے بھی مرزا کی بے پایاں جہالت کا پتہ چلتا ہے۔لفظ میکائیل کے عبرانی

میں معنیٰ یہ ہیں ''کون خدا کی مانند ہے۔''یعنی کوئی نہیں۔

(قاموس الکتاب،ص:989۔مولفہ پادری ایف۔ایس خیراللہ)

ایسا ہی قرآن مجید میں فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی مثل کوئی شے نہیں۔(سورہ شوریٰ آیت 11)

12- ربنا عاج اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔

(براہین احمدیہ،ص:556،روحانی خزائن،ج:1،ص:662-663 حاشیہ)

فیروز اللغات میں عاج کے معنیٰ ہاتھی دانت لکھے ہیں۔(ص:887)

منتخب اللغات میں ہاتھی دانت، استخوان فیل (ہاتھی کی ہڈی) اور گوبر لکھے ہیں۔

جب کہ شیخ سعدی m نے بوستان باب ہشتم درشکر میں حکایت سفر ہندوستان وضلالت بت پرستان میں لکھا ہے کہ عاج کا بنا ہوا سومنات کا بت تھا۔آپ لکھتے ہیں کہ

بتے دیدم از عاج در سومنات
مرصع چو در جاہلیت منات

(ص:385،اردو)

شدم عذر گویاں بر شخص عاج
بکرسی زر کوفت برتخت ساج

(ص:390،اردو)

ترجمہ:میں نے سومنات میں ہاتھی دانت کا ایک بت دیکھا۔جو ایسے مرصع تھا جیسے زمانہ جاہلیت میں منات کا بت تھا۔میں ہاتھی دانت کے مجسمے کے پاس معذرت کے لئے گیا جو ساگوان کے تخت اور سونے کی جڑاؤ کرسی پر بیٹھا تھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کا خدا بھی یہی سومنات کا بت تھا۔اسی لئے تو وہ اس کے ساتھ اتنا بے تکلف تھا اور اسی کی طرف سے شیاطین مرزا کو الہام کرتے ہوں گے۔

13- مرزا نے حضور d سے برتر ہونے کا دعویٰ کیا اور لکھا کہ آپ d کے معجزات کی تعداد تین ہزار ہے۔(تحفہ گولڑویہ،ص:40،روحانی خزائن،ج:17،ص:153)

اور میرے معجزات کی تعداد 3 لاکھ ہے۔

(حقیقت الوحی، ص:67، روحانی خزائن، ج:22، ص:70۔ تتمہ حقیقت الوحی، ص:68، روحانی خزائن، ج:22، ص:503)

پھر لکھا میرے معجزات کی تعداد دس لاکھ ہے۔

(براہین احمد، حصہ پنجم، ص:56، روحانی خزائن، ج:21، ص:72۔ تذکرہ الشہادتین، ص:43، روحانی خزائن، ج:20، ص:43)

اور یہ کہ میرے نشانات ایک کروڑ ہیں۔

(براہین احمدیہ، ج:5، ص:58، روحانی خزائن، ج:21، ص:75)

یہ دلچسپ بات ہے کہ مرزا کے نشانات کے تعداد اس کی موت سے گیارہ دن پہلے دس لاکھ یا کروڑ سے کم ہو کر صرف سینکڑوں رہ گئی۔ اس نے لکھا ''میرے ہاتھ پر اس نے صدہا نشان دکھائے ہیں جو ہزارہا لوگوں کے مشاہدہ میں آ چکے ہیں''

(پیغام صلح، ص:9۔ روحانی خزائن، ج:23، ص:447)

مرزا کے انہی دعوؤں کی وجہ سے اس کے مرید اکمل قادیانی نے یہ شعر کہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

(اخبار بدر قادیان، 25 اکتوبر 1906ء)

مرزا نے خود اپنی کتاب میں لکھا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء، ص:24۔ روحانی خزائن، ج:18، ص:240)

مرزا نے پہلے والے دونوں اشعار والی غزل سنی، پسند کی اور کتابت کروا کر گھر لے گیا اور **جزاکم اللّٰہ تعالیٰ** کہا۔ (الفضل، 23 اگست 1944ء)

قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی نے رسول قدنی کے ردیف قافیہ میں ایک اور غزل

مرزا کے بارے میں لکھی تھی جو الفضل 16اکتوبر1922ء میں شائع ہوئی ۔ رسول کریم d کی شان میں انہی گستاخیوں کی وجہ سے اکمل کو منہ کا کینسر ہوااور وہ1962ء میں مر گیا۔اس کی انہی کرتوتوں کی وجہ سے اس کو خبیث الطرفین کا لقب ملا۔

14- (اے مرزا)اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو میں زمین آسمان پیدا نہ کرتا۔
(حقیقت الوحی،ص:99،روحانی خزائن،ج:22،ص:102)

15- قرآن مجید کی 22 آیات جو رسول کریم d اور سیدنا ابراہیم d کی شان میں ہیں،مرزا نے لکھا کہ یہ میری شان میں ہیں۔حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو۔
(احتساب قادیانیت،ج:17،ص:415تا417)

16- سیدنا عیسیٰ d اور سیدہ مریم g کی شان میں بہت سی گستاخیاں کر کے مرزا نے اپنے کفر پر خود مہر لگا دی۔حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو۔
(احتساب قادیانیت،ج:17،ص:419تا424)

17- تمام مسلمانوں کو کافر کہہ کر مرزا خود کافر ہو گیا۔اس نے لکھا''اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیوں کر ہو سکتا ہے۔''
(حقیقت الوحی،ص:164،روحانی خزائن،ج:22،ص:168)

18- حضور d کے دور میں تکمیل اشاعت دین نہ ہو سکی۔میرے دور میں ہوئی۔
(تحفہ گولڑویہ،ص:177،روحانی خزائن،ج:17،ص:263 کا حاشیہ)

19- خدا نے ہر ایک بات میں وجود محمدی میں مجھے داخل کر دیا۔
(نزول المسیح،ص:3،روحانی خزائن،ج:18ص:381 کا حاشیہ)

اب مرزا کے خلاف مرزا ہی کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔چونکہ اس نے کفریہ کلمات کہہ کر ایسی باتیں کیں جن کی شرع میں کوئی اصل نہیں لہٰذا وہ خود بقول اپنے،ایسا ہے جس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے۔اس نے لکھا کہ

''جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو،خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔سمجھ لینا چاہیے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔''
(آئینہ کمالات اسلام،ص:21،روحانی خزائن،ج:5،ص:21)

الہامات

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورت چنگیز

1- ''یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا، جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''
(چشمہ معرفت دوسرا حصہ، ص:209، روحانی خزائن، ج:23، ص:218)

2- ''ہم کبھی دوسری زبانوں میں الہام پاتے ہیں۔''
(ایضاً، ص:210، روحانی خزائن، ج:23، ص:219)

3- ''الہام کے وہ معنیٰ ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی۔''
(مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:122)

4- ''سو فقرہ مذکورہ بالا یعنی یہ کہ مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ ایک ذوالوجوہ فقرہ ہے۔ جس کی ٹھیک ٹھیک وہی تشریح ہے، جو میر عباس علی شاہ صاحب لدھیانوی نے اپنے اشتہار آٹھ جون 1886ء میں کی ہے۔ (ایضا، ص:109)
آپ نے دیکھا کہ الہام تو مرزا کو ہوا اور تشریح عباس لدھیانوی نے کی۔

5- ''وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا، اس کے معنیٰ سمجھ میں نہیں آئے۔'' (ایضاً، ص:96)

6- ''یہ الہام اکثر معظمات امور میں ہوتا ہے، کبھی اس میں ایسے الفاظ بھی ہوتے ہیں جن کے معنےٰ لغت کی کتابیں دیکھ کر کرنے پڑتے ہیں، بلکہ بعض دفعہ یہ الہام کسی

اجنبی زبان مثلاً انگریزی یا کسی ایسی دوسری زبان میں ہوا ہے۔جس زبان سے ہم محض ناواقف ہیں۔''

(براہین احمدیہ،پہلی فصل،ص:240،حاشیہ درحاشیہ:1،روحانی خزائن،ج:1،ص:264)

7- ''آئی لو یو۔آئی شیل گو یوء لارج پارٹی اوف اسلام۔چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔''

(براہین،ص:557،حاشیہ درحاشیہ:4،روحانی خزائن،ج:1،ص:664)

8- ''پھر بعد اس کے ایک اور انگریزی الہام ہے اور ترجمہ اس کا الہامی نہیں۔بلکہ اس ہندولڑکے نے بتایا ہے۔فقرات کی تقدیم تاخیر کی صحت بھی معلوم نہیں.....پھر ایک فقرہ ہے جس کے معنی معلوم نہیں اور وہ یہ ہے۔''ہی ہل لٹس ان دی ضلع پشاور'' یہ فقرات ہیں ان کو تنقیح سے لکھیں اور براہ مہربانی جلد تر جواب بھیج دیں تا اگر ممکن ہو تو اخیر جزو میں بعض فقرات بموضع مناسب درج ہو سکیں۔''

(مکتوبات،ج:1،ص:583-584)

9- ''مخدومی مکرمی اخویم میر عباس علی شاہ صاحب سلمہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ہذا چونکہ اس ہفتہ مین بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ایک ہندولڑکے سے دریافت کئے ہیں،مگر قابل اطمینان نہیں.....ان سب کی تنقیح ضرور ہے.....آپ جہاں تک ممکن ہو بہت جلد دریافت کر کے صاف خط میں جو پڑھا جاوے اطلاع بخشیں..... بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔'' (ایضاً،ص:583)

دوسری زبانوں میں الہام کے بارے میں جب مرزا ناصر سے قومی اسمبلی میں سوال ہوا تو اس نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کو جا کر سمجھا تو نہیں سکتے ناں!(تاریخی قومی دستاویز،ص:232)

10- آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی آوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔(براہین احمدیہ حاشیہ،ص:513،روحانی خزائن،ج:1،ص:613)

یادرہے کہ مرزا نے اپنی کتاب میں لکھا کہ امام الزماں کا الہام بالکل واضح ہوتا ہے۔
(ضرورۃ الامام،ص:13،روحانی خزائن،ج:13،ص:483)

جبکہ ان حوالوں میں لکھا ہے کہ الہام سمجھ نہیں آئے۔

11- ''خاص کر اس حالت میں کہ جب اس کے دل میں یہ تمنا مخفی ہوتی ہے کہ میری مرضی کے موافق کسی کی نسبت کوئی برا یا بھلا کلمہ بطور الہام مجھے معلوم ہو جائے تو شیطان اس وقت اس کی آرزو میں دخل دیتا ہے اور کوئی کلمہ اس کی زبان پر جاری ہو جاتا ہے اور دراصل وہ شیطانی کلمہ ہوتا ہے۔''

(ازالہ اوہام،حصہ دوم،ص:339،روحانی خزائن،ج:3،ص:439)

12- ''مگر اس سے زیادہ تر تعجب کی یہ بات ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔'' (نزول المسیح،ص:59،روحانی خزائن،ج:18،ص:435)

13- صداقت کے دلائل

''وہ دیکھتے کہ اس قدر نصرتیں اور تائیدیں جو اللہ تعالیٰ کر رہا ہے کیا کسی مفتری اور کذاب کو بھی مل سکتی ہیں.....ڈاک خانہ اور ریل کے رجسٹروں کی پڑتال کرے،جس سے پتہ لگے گا کہ کہاں کہاں سے تحائف اور روپیہ آ رہا ہے.....اور ایسا ہی انگریزی،اردو،عربی، عبرانی میں بہت سے الہامات ہوئے۔

(ملفوظات،ج:3،ص:12-13،مورخہ:17 جنوری 1903ء)

مرزا نے لکھا تھا کہ یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔'' پھر اس نے لکھا کہ ہم کبھی دوسری زبانوں میں بھی الہام پاتے ہیں اور یہ کہ ایسی زبانوں میں الہام ہوتا ہے،جن سے ہم محض ناواقف ہیں۔اس پر اعتراض ہوا کہ قرآن مجید میں تو فرمایا گیا کہ ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا سوائے اس کی قوم کی زبان کے ساتھ تا کہ ان کے سامنے کھول کر بیان کر سکے۔تو اس اعتراض کا شاہ کار جواب پاکٹ بک،ص:440 پر خادم گجراتی نے یہ دیا کہ مرزا نے جو غیر معقول اور بے

ہو وہ امر لکھا ہے تو یہ انسان کے متعلق ہے، ملہم کے متعلق نہیں۔ کوئی اس سے پوچھے کہ جس کو الہام ہوتا ہے۔ وہی ملہم ہوتا ہے اور کیا ملہم انسان نہیں ہوتا؟

14- ''یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کی مجھ سے یہ عادت ہے کہ اکثر جو نقد روپیہ آنے والا ہو یا اور چیزیں تحائف کے طور پر ہوں۔ ان کی خبر قبل از وقت بذریعہ الہام یا خواب کے مجھ کو دے دیتا ہے اور اس قسم کے نشان پچاس ہزار سے کچھ زیادہ ہوں گے۔''

(حقیقت الوحی، ص:333، روحانی خزائن، ج:22، ص:346)

15- متشابہات الہام مرزا

''بعض وقت ایسا الہام ہوتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ اس کے کیا معنی ہیں اور ایک مدت کے بعد اس کے معنی کھلتے ہیں..... ایسا ہی ایک اور دوسرا الہام متشابہات میں سے ہے جو 4 اکتوبر 1899ء کو مجھے ہوا۔ اور وہ یہ ہے کہ قیصر ہند کی طرف سے شکریہ..... سو ایسے الہام متشابہات میں سے ہوتے ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:320 حاشیہ)

16- قطعی یقینی الہام

''اس کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر مجھ کو 6 دسمبر 1900ء روز پنج شبہ کو یہ الہام ہوا۔ بر مقام فلک شدہ یارب۔ گرامیدے دہم مدار عجب۔ بعد 11 انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نہیں جانتا کہ گیارہ دن ہیں یا گیارہ ہفتہ یا گیاراں مہینے یا گیارہ سال۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:483 حاشیہ)

ناظرین! اس کو کہتے ہیں قطعی اور یقینی۔

17- کمپنی کی مشہوری

''پہلے اس سے ضروری طور پر یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ ہر ایک صاحب جو کوئی خواب یا الہام اس عاجز کی نسبت دیکھ کر بذریعہ خط مطلع کرنا چاہئیں تو ان پر واجب ہے کہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اپنے خط کے ذریعہ سے

اس بات کو ظاہر کریں کہ ہم نے واقعی اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے۔''
(مجموعہ اشتہارت، ج:1،ص:269)

پھر اسی صفحہ پر استخارہ کرنے کا طریقہ لکھا ہے۔

18- ''بعض دفعہ الہام الٰہی ایسی سرعت کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ ایک پرندہ پاس سے نکل جاتا ہے۔'' (ملفوظات، ج:5،ص:151)

19- تازہ الہام.....راز کھل گیا کا ذکر تھا فرمایا: ''تفہیم یہی ہوئی ہے کہ یہ پیش گوئی ہے۔''
(ایضاً،ص:196)

اب مرزا کے ''عظیم الشان'' الہام بلا تبصرہ پیش خدمت ہیں۔

(i) کرنسی نوٹ۔(تذکرہ،ص:508)

(ii) تائی آئی۔(سیرت المہدی، ج:2،ص:334)

(iii) کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا۔

(تذکرہ،ص:574-577۔الاستفتاء،ص:76 روحانی خزائن، ج:22،ص:702)

مرزا الہام کیسے تراشتا تھا

ایک دن مرزا اپنی محفل میں سعد اللہ لدھیانوی کی وفات کو اپنی پیش گوئی کا نتیجہ بتا رہا ہے چونکہ اہل محفل کو معلوم تھا کہ مرزا نے ایسی کوئی پیش گوئی نہ کی تھی لہٰذا دل کے چور کی وجہ سے یہ بھی کہا کہ میں نے چاہا تھا کہ اس وحی کو تفصیل سے بیان کر کے لوگوں میں اس کی اشاعت کروں، لیکن ایک وکیل نے جو میری جماعت میں شامل تھا۔ مجھے اس کی اشاعت سے روکا اور اس کے متعلق بہت خوف اور خطرہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کی اشاعت کی صورت میں یہ معاملہ حکام تک ضرور پہنچے گا وغیرہ وغیرہ۔ وہ وکیل خواجہ کمال الدین تھا۔
(تذکرہ،ص:581 کا حاشیہ)

یہ باتیں ہو رہی تھیں تو حکیم نور دین نے ایک فقرہ عربی کا بول دیا۔ تین دن بعد مرزا نے اسی فقرہ کو وحی الٰہی بنا کر پیش کر دیا۔(تذکرہ،ص:580-581 کا حاشیہ)

کیا سچی خوابیں اور سچے الہام سچا نبی ہونے کا نشان ہیں؟

اس بارے میں مرزا ہی کے ''فتاویٰ'' حاضر ہیں۔

1- پرلے درجے کی زانیہ اور بدکار عورت، بازاری عورتیں، طوائف وغیرہ، کافر، فاسق، چوہڑے چماروں کو بھی سچی خوابیں آ جاتی ہیں۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ جس کو ایسی خواب آوے، اس کی عملی حالت بھی بڑی اعلیٰ ہے۔

(ملفوظات، مورخہ: 21 ستمبر 1907ء، ج:5، ص:308)

2- ابوجہل کو بھی خوابیں آتی تھیں اور اکثر سچی نکل آتی تھیں۔

(ملفوظات، مورخہ: 29 ستمبر 1907ء، ج:5، ص:317)

3- کنجریوں اور چوہڑی کی خوابیں سچی نکلیں۔ (ص:376، ایضاً)

4- خواب تو چوہڑوں، چماروں اور کنجروں کو بھی آ جاتے ہیں اور سچے بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسی چیز پر فخر کرنا لعنت ہے۔

(ملفوظات، مورخہ: 28 دسمبر 1907ء، ج:5، ص:421)

5- فرعون کو بھی جو اس وقت کا بادشاہ تھا خواب آئی اور سچی نکلی تو کیا حضرت یوسف d نے ان کی کوئی تعظیم کی یا ان کو نبی مان لیا؟

(ملفوظات، مورخہ: 6 مارچ 1908ء، ج:5، ص:466)

6- جن کے خوابوں کی تصدیق ہو چکی ہے اور ان میں سے بعض مشرک اور دھریہ بھی ہیں اور بعض فاسق و فاجر اور چور و زانی۔ ان کو بھی تو آپ کچھ جواب دیں کہ کیا آپ ان کو نبی یا ولی اللہ مان لیں گے؟ (ایضاً، ص:467)

7- شرمپت آریہ کی خوابیں بھی صحیح نکلیں۔ (ایضاً، ص:466)

8- وہ (محمد حسین بٹالوی) نہیں جانتا کہ خواب تو اکثر چوہڑے چماروں اور مردار خوروں کو بھی ہو جاتا ہے اور اکثر سچا بھی ہوتا ہے تو پھر اس میں کیا شیخی ہے کہ میرے گھر لڑکا ہوگا۔ (ایضاً، ص:465)

9- اس تمام تقریر سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ کسی شخص کا محض سچی خواب دیکھنا یا بعض سچے

الہامات کا مشاہدہ کرنا یہ امر اس کے کسی کمال پر دلیل نہیں ہے جب تک کہ اس کے ساتھ دوسری علامات نہ ہوں۔ (حقیقت الوحی، ص:10، روحانی خزائن، ج:22، ص:12)

10- چوہڑی، زانیہ عورتوں، قوم کے کنجر، مشرک ہندوؤں کی بھی خوابیں خود میرے سامنے بیان ہوئیں اور سچی نکلیں۔ (حقیقت الوحی، ص:3، روحانی خزائن، ج:22، ص:5)

11- بہت سے خبیث طبع اور بدمعاش بھی ایسی خوابیں اپنے لئے یا کسی اور کے لئے دیکھ لیتے ہیں۔ (ایضاً، ص:68)

مرزا کا خواب مرزائیوں کے بارے میں

''تب آپ نے (یعنی مخالف نے) نزول المسیح'' (روحانی خزائن، ج:18)

''میں سے حضرت مرزا صاحب کا وہ رؤیا پڑھا جس میں حضور نے لکھا ہے کہ میں نے دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے اردگرد بہت سے درندے بندر اور سؤر وغیرہ ہیں اور اس سے استدلال یہ کیا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں۔''

(لاہوری گروپ کا اخبار پیغام صلح، مورخہ:7 اپریل 1934ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:377)

مرزا نے یہ بھی لکھا کہ جوش عداوت میں جب دشمن خواب میں نظر آوے تو اکثر درندوں کی شکل میں یا سانپ کی شکل میں نظر آتا ہے۔ (مکتوبات، ج:2، ص:191-192)

مرزائیو! اپنی خیر مناؤ!

آپ نے مرزا کے الہام کے بارے میں ''اصولی خیالات'' مرزا کے الہام اور خواب کے نمونے دیکھ لئے۔ سچی خوابوں اور سچے الہامات کے بارے میں اس کے فتاویٰ پڑھ لئے۔ اب آپ غور فرمائیں کہ کیا ایسا شخص نبی ہوسکتا ہے؟

خود بدولت

(Him Self)

1- میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے۔
(تریاق القلوب، ص:70، روحانی خزائن، ج:15، ص:287)

2۔ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔
(کتاب البریہ، ص:144 تا146، خلاصہ حاشیہ، روحانی خزائن، ج:13، ص:162 تا165)

3۔ اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ کہ مغلیہ۔ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہوگیا۔(تذکرہ، ص:543 حاشیہ)

4- جو کچھ میری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا۔ میں ایک غریب آدمی تھا مجھے بے انتہاء دیا۔
(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:10، روحانی خزائن، ج:21، ص:19)

5۔ میں مالدار نہیں ہوں۔(نور الحق، حصہ اول، ص:28، روحانی خزائن، ج:8، ص:39)

6- اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے.....اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آ چکا ہے۔(حقیقت الوحی، ص:211، روحانی خزائن، ج:22، ص:221)

قارئین اس وقت ایک تولہ سونا کی قیمت تقریباً 25 روپے تھی، جب کہ تین لاکھ آیا تھا۔ موجودہ دور کے حساب سے قیمت کا اندازہ آپ خود کرلیں۔ تقریباً 12,000 تولہ سونا -/55,000۔ تقریباً 66 کروڑ روپیہ بنتا ہے۔

7- پھر ذرا سوچو کہ اب چرچا میرا کیسا ہوا۔ کس طرح سرعت سے شہرت ہوگئی در ہر دیار
(براہین احمدیہ، ص:112، حصہ پنجم، روحانی خزائن، ج:21، ص:142)

8- غدر میں ہمارے والد صاحب نے 50 گھوڑے اور پچاس مضبوط لائق سپاہی بطور

مدد کے سرکار انگریزی میں نذر کئے۔

(مختصراً براہین احمدیہ، حصہ سوم الف، روحانی خزائن، ج:1، ص:138)

9- مرزا کے والد غلام مرتضٰی کے دوست مولوی عبدالحکیم بن امان اللہ ساکن دھرم کوٹ رندھاوا تحصیل بٹالہ ضلع گورداس پور اپنے رسالہ تمغہ مرزائیہ میں لکھتے ہیں کہ مرزا غلام مرتضٰی والد غلام احمد قادیانی سکھوں کے عہد میں ایک چھوٹے سے ٹٹو پر سوار میرے پاس آئے۔ یہاں سے کشمیر چلے گئے اور 5 روپیہ ماہوار بمعہ روٹی کے وہاں ملازم ہوئے۔ پھر نوکری سے نکالے جانے کے بعد اپنے گھر موضع قادیان آ کر پیشہ طبابت شروع کر دیا۔ پھر ڈپٹی گوپال سہائے سے مرزا قادیانی کی دوستی ہوگئی۔ سرکار انگریزی کے وقت میں ملکیت آراضی قادیان مغل کی ان کے نام کر دی۔ اس وقت مفسدہ دہلی میں تو مرزا غلام مرتضٰی قادیانی نے اپنے پاس سے ایک سوار بھی نوکر رکھ کر سرکار کو مدد نہیں دی۔ اس وقت ان کے پاس ایک گھوڑی چھوٹی سی تھی۔ مرزا کا بڑا بھائی غلام قادر بھی ایک نوکری سے نکالے جانے کے بعد نوکری کی تلاش میں پھر رہا تھا۔ لہٰذا انگریزوں کی مدد کرنے کا قصہ جھوٹ ہے۔

(مختصراً از احتساب قادیانیت:20، ص:381-382 کا حاشیہ)

10- اگر مرزا کا والد اتنا بڑا جاگیردار تھا تو یہ خود دس پندرہ روپے ماہوار پر سیالکوٹ میں کیوں چار سال تک ملازمت کرتا رہا۔ اپنی جاگیر پر کیوں نہ بیٹھا رہا؟ اب معلوم ہوتا ہے کہ جیسے نبوت کے بارے میں جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ ایسے ہی باقی جھوٹ بھی گڑھ لیا کہ میں خاندانی رئیس ہوں۔

11- یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ میں ہمیشہ اپنے سفر کے دنوں میں مسجدوں میں حاضر ہونے سے کراہت ہی کرتا ہوں۔

(فتح اسلام، ص:40-41، حاشیہ۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:25)

12- جنوری1886ء میں ہوشیار پور جا کر40 دن تک چلہ کشی کی۔
(سیرت المہدی، ج:1،ص:62تا65،روایت:88)
میں نے آٹھ یا نو ماہ تک چلہ کشی کی اور بعد میں کبھی کبھی اس کو اختیار کیا۔
(تذکرہ،ص:18)

13- مرزا قادیانی نے اپنی جوانی کے زمانہ میں اپنے والد کی پنشن وصول کی اور مرزا امام دین کے ساتھ مل کر ساری رقم اڑا دی۔ پھر مارے شرم کے گھر نہ آیا اور سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازمت کر لی۔ وہاں1864ء تا1868ء ملازم رہا۔ (سیرت المہدی، ج:1،ص:38-39،روایت:49)
مرزا امام دین میں تمام دنیا کے عیب تھے۔ (ایضاً،ص:695)

14- گھڑی دیکھتے ہی وقت نہ پہچان سکتا تھا۔(ایضاً،ص:165،روایت:165)

15- گرگابی کے پاؤں الٹے سیدھے پہن لیتا تھا۔ پھر دائیں بائیں پر بیوی نے نشان لگا دیئے پھر بھی الٹے پہن لیتا تھا۔ (ایضاً،ص:60،روایت:83)

16- جراب پہنتے وقت ایڑھی اوپر کر لیا کرتا تھا۔ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوا ہوتا تھا۔اس طرح کھانا کھانے کا حال تھا کہ خود کہا ہمیں تو اس وقت پتہ چلتا ہے کہ کیا کھا رہے ہیں جب کھاتے کھاتے کوئی کنکر وغیرہ کا ریزہ دانت کے نیچے آ جاتا ہے۔ (ایضاً،ص:344روایت نمبر378)

17- مرزا کے تین استاد تھے۔عربی:فضل احمد،نحو منطق اور حکمت: گل علی شاہ،قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں:فضل الٰہی سے پڑھیں۔
(ایضاً،ص:109،روایت:129)

18- دو دفعہ قادیان سے چلے جانے کا ارادہ کیا۔(ایضاً،ص:126-127،روایت:135)

19- کھانے میں بٹیر، مرغ کا گوشت ہر طرح کا کباب، مرغ پلاؤ، انڈے، فرنی، دودھ، بالائی، مکھن، شہد، بادام روغن، یخنی، انگور، بمبئی کا کیلا، ناگ پوری سنگترے، سیب، سردے، سرولی آم، کرارے پکوڑے، سالم مرغ کا کباب، شہتوت بے

دانہ، بادام، برف اور لیمونیڈ جنجر، بازاری مٹھائیاں، دل کی تقویت کے لئے پان، سحری میں سالن یا مرغی کی ران اور فرنی، پراٹھا، مشک عنبر، زردہ پسند تھے۔
(ایضاً،ص:166-383-420-423-424 تا429-675-693 سے مختصراً)

20- جہاں تک میں نے غور کیا آپ کو لذیذ مزیدار کھانے کا ہرگز شوق نہ تھا۔
(ایضاً،ص:420،روایت:447)

21- والد صاحب اردو اور فارسی کے شعر کہا کرتے تھے اور فرخ تخلص کرتے تھے۔
(ایضاً،ص:200،روایت:194)

22- والد صاحب عموماً غرارہ پہنا کرتے تھے۔(ایضاً،ص:205،روایت:205،ص:695)

23- مرزا کے باپ نے خواب میں رسول کریم d کو ایک کھوٹے روپے کی نذر پیش کی۔(ایضاً،ص:111،روایت:129)

23- مختاری کا امتحان دیا مگر اس میں فیل ہو گیا۔(ایضا،ص:142،روایت:149)

24- پادری بٹلر کو مرزا سے بہت محبت تھی۔ ولایت جانے سے پہلے کچہری میں مرزا سے ملنے آیا۔اس وقت عمر 28 سال سے زیادہ نہ تھی۔(ایضاً،ص:141،روایت:150)

25- اپنی ہی چھڑی، جو مدت سے پاس تھی، نہ پہچان سکا۔(ایضاً،ص:226،روایت:246)

26- مرزا بیوی کی بات بہت مانتا تھا۔(ایضاً،ص:258،روایت:289)

27- مرزا نے بیوی سے زیور اور نقد لے کر اپنی زمین جائیداد 30 سال کے لئے اسے رہن کرا کے رجسٹری کرادی۔اس کے بیٹے نے لکھا کہ میعاد والے رہن کو عموماً فقہ والے جائز قرار نہیں دیتے۔اس طرح اس نے خود تسلیم کیا کہ مرزا نے سودی رہن کیا۔ (سیرت المہدی،ج:1،ص:263،روایت:294)

28- اخبار ٹائمز آف لندن نے جو ایک عالمگیر شہرت رکھتا ہے لکھا کہ.....ہمیں ڈاکٹر گرس فولڈ کی اس رائے سے اتفاق ہے کہ مرزا اپنے دعاوی میں دھوکہ خوردہ تھا دھوکہ دینے والا نہ تھا۔ (ایضاً،ص:264،روایت نمبر295)

29- مرزا نے فتویٰ دیا کہ بوڑھی عورت سے مصافحہ جائز نہیں۔
(ایضاً،ص:362-363،روایت:404)
ہاں جوان عورتوں سے رات کو جسم دبوانا، ساری رات پہرہ دلوانا، پنکھا جھلنا سب جائز ہے مرزا صاحب! (حوالے پہلے گزر چکے)

30- آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔فوٹو گرافر کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔(ایضاً،ص:364)

31- گرمی سردی میں گرم کپڑے پہنا کرتا تھا۔ (ایضاً،ص:415-417-566)

32- بارہا آپ نے فرمایا کہ ہمیں تو کھانا کھا کر یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ کیا پکا تھا۔
(ایضاً،ص:422،روایت:447)

33- دوسروں کو اپنے برابر کا نہیں بلکہ چارپایہ سمجھتا تھا۔
(ایضاً،ص:441،روایت:467۔ج:2،ص:85)

34- دوسروں سے رقم کا حساب بڑے اہتمام سے لیتا تھا۔(ایضاً،ص:529)
مگر اُس سے لنگر کا حساب مانگا گیا تو کہا میں کوئی منشی ہوں جو حساب رکھوں؟
(ملفوظات، ج:4،روایت:250)

35- مرزا کی ہر کتاب چھپنے سے پہلے قانونی نقطہ نظر سے خواجہ کمال الدین کو دکھائی جاتی تھی۔ (ایضاً،ص:531-532،روایت:534)

36- کتاب چھپنے تک بلکہ طباعت کے دوران بھی کاٹ کاٹ کر لکھتا رہتا تھا۔
(ایضاً،ص:796،روایت:924)

37- مرزا کا طریق علاج یہ تھا کہ کبھی ایک قسم کا علاج نہ کرتا بلکہ ایک ہی بیماری میں انگریزی اور یونانی دوا دیتا، جو دوا کسی اور نے بتائی وہ بھی دے دیتا۔جو خواب معلوم ہوئی وہ بھی دے دیتا۔بقول اس کے بیٹے کے ''علاج کو ایک عجیب رنگ کا مرکب بنا دیتے تھے۔'' (ایضاً،ص:786،روایت:906)

38- پہلی رات کا چاند نہ دیکھ سکتا تھا۔(ایضاً،ص:624،روایت:673)

39- براہین حصہ پنجم کی نظم لکھنے کے لئے دوسروں کو قافیے جمع کرنے کا کہا۔
(ایضاً،ص:643)

40- سیدنا عیسیٰ d کی توہین کر کے اتنا ہنستا تھا کہ آنکھوں میں پانی آ جاتا۔
(ایضاً،ص:809،روایت:946)

41- کبھی دروازہ کھول کر نہ بیٹھتا۔(سیرت المہدی،ج:2،ص:70،روایت:1089)

42- الہام حفاظت کے باوجود آخری وقت تک رات کو پہرہ لگا ہوتا تھا۔(ایضاً،ص:409)

43- اگر کسی نے ہمیں دجال کہا یا شیطان کہا یا کافر کہا تو اگر ہم فی الحقیقت ایسے ہی ہیں تو ایسے شخص کو ثواب کا مستحق سمجھنا چاہیے۔(مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:516 حاشیہ)

44- حافظہ ناقص ہے۔ (مکتوبات:2،ص:63)
میرا حافظہ بہت خراب ہے.....حافظہ کی ابتری بیان نہیں کر سکتا۔(ایضاً،ص:483)
قرأت میں شاید قل ہواللہ بمشکل پڑھ سکوں۔(ایضاً،ص:101)

45- جب میں نے نئی شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یہی یقین رہا کہ میں نامرد ہوں۔
(مکتوبات:2،ص:27)

46- اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنے والے ٹھہریں گے کہ ہم کو ملہم بنایا اور ہم حج کرنے چل پڑے۔مامورین کا اوّل فرض تبلیغ ہوتا ہے۔
(مفہوم ملفوظات،مورخہ:30اپریل1903ء،ج:3،ص:280)

47- مرزا کو مرزائی اعلیٰ حضرت بھی کہتے تھے۔(ملفوظات،ج:4،ص:446)

مرزائی چندے

چندہ کی اہمیت

''قوم کو چاہیے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہیے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا..... اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے؟''

(ملفوظات، مورخہ:5 جولائی 1903ء ج:3، ص:358)

''پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں۔ ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں۔'' (ایضاً، ص:361)

''اس دفعہ تبلیغ کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہیے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ میں اس قدر چندہ دیوے گا اور لنگر میں اس قدر۔'' (ایضاً، ص:360)

''آئے دن صدہا آدمی بیعت کر کے چلے جاتے ہیں لیکن دریافت کرنے پر بہت ہی کم تعداد ایسے اشخاص کی ہے جو متواتر ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں۔''

(ایضاً، ص:359)

''جو کہتے ہیں کہ چندہ کمیٹی کے سپرد ہونا چاہیے کیونکہ روپیہ کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے تو ان کا چندہ لینا قطعاً حرام ہے اور مثل گوشت خنزیر کے ہے..... میں تاجر نہیں کہ کوئی حساب رکھوں۔ میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں

کہ کسی کو حساب دوں۔''

(ملخصاً از ملفوظات، مورخہ 27 مارچ 1905ء ج:4،ص:249-250)

''رویاء میں دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے وہ کچھ بولتی ہے سب فقرات یاد نہیں.....اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے کیا الفاظ بولے ہیں۔ پھر الہام ہوا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو، اگر تم مسلمان ہو۔ فرمایا کہ مرغی کا خطاب اور الہام ہر دو جماعت کی طرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے.....سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز کو سنیں۔'' (ایضاً،ص:582-583)

''بعض شخصوں کے دل میں خیال پیدا ہوسکتا ہے کہ آئے دن ہم پر ٹیکس لگائے جاتے ہیں، کہاں تک برداشت کریں؟'' (ایضاً،ص:650)

''بعض اوقات کچھ بھی (نقد مال) نہیں رہتا اور ہمیں غم پیدا ہوتا ہے۔''

(ملفوظات، ج:5،ص:307۔ مورخہ 20-9-1907)

''دس ہزار غریب کسان آٹھ آنے ماہوار چندہ دیں تو بھی پانچ ہزار روپیہ ماہوار کی کافی امداد پہنچ سکتی ہے۔'' ''بیعت کے رجسٹروں میں تو روز افزوں ترقی ہے، مگر چندہ دہندگان کا رجسٹر اپنی اسی حالت پر ہے۔''

(ایضاً،ص:471، مورخہ:10 مارچ 1908)

یاد رہے کہ 1908ء کے پانچ ہزار موجودہ قیمت کے لحاظ سے 90 لاکھ سے زیادہ بنتے ہیں۔ مرزا نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ روحانی خزائن، ج:1،ص:59-60 پر بھی مالی امداد کے لئے اشتہار دیا جس کا نام رکھا ''عرض ضروری بحالت مجبوری'' یہ 1880ء کی بات ہے۔ مرزا نے اگر کسی کام میں مستقل مزاجی دکھائی تو وہ صرف چندہ مانگنا تھا۔ اس کام کے علاوہ ہر

بات میں اپنا موقف بار بار تبدیل کیا۔ آپ نے دیکھا کہ مارچ 1908ء میں بھی چندہ ہی کا مطالبہ ہے۔ شروع دن سے آخر وقت تک چندہ مانگتے گزری اور کاسۂ گدائی ساری زندگی ہاتھ میں رہا۔ اپنا حال یہ تھا کہ قرآن کی اشاعت کی انجمن علی گڑھ نے مرزا سے ایک روپیہ چندہ مانگا، مگر عبدالکریم سیالکوٹی کے بار بار اصرار کے باوجود مرزا نے یہ بھی دینے سے انکار کیا۔

(کشف اختلاف، ص:42، سرور شاہ قادیانی)

قادیانی جماعت میں آج کل 49 قسم کے چندے رائج ہیں جن کی تفصیل سابقہ قادیانی شیخ راحیل احمد (جرمنی) نے اپنے قبول اسلام کی داستان میں سنائی ہے۔

(ملاحظہ ہو کتاب قادیانیت سے اسلام تک مصنف محمد متین خالد، ص:365-368)

حالیہ سالوں میں چندہ دینے والے مرزائیوں کی کل تعداد 25 ہزار تھی۔

(منیر الدین احمد۔ ڈھلتے سائے)

مرزا کا سسر ناصر نواب جب ڈاک خانہ سے چندے کا منی آرڈر لینے آتا تو یہ شعر پڑھتا تھا۔

خوک باش و خرس باش یا سگ مردار باش
ہرچہ خواہی باش لیکن اندکے زردار باش

ترجمہ: ''سؤر بن اور ریچھ بن یا مرا ہوا کتا بن جو چاہے بن لیکن تھوڑا سا امیر ضرور بن۔''

(بیان سید عبدالمجید شاہ امجد بخاری سب پوسٹ ماسٹر قادیان بحوالہ ہم نے قادیان اور ربوہ میں کیا دیکھا، ص:28)

بہشتی مقبرہ

بڑے پیمانے پر لوگوں سے مال وصول کرنے کا نقطۂ عروج بہشتی مقبرہ ہے۔ مرزا نے 24 دسمبر 1905ء کو ایک رسالہ ''الوصیۃ'' لکھا۔ اس میں یہ لکھا کہ بہشتی مقبرہ نامی ایک قبرستان قائم کیا جائے گا۔ اس کے سلسلہ میں بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ (ص:20)

اس میں دفن ہونے کی شرائط میں سے ایک یہ ہے کہ اس قبرستان میں صرف وہی دفن ہوگا جو اپنی کل جائیداد کا 1/10 سلسلہ کے نام کر دے۔(ص:21)

چونکہ دل میں چور تھا کہ اپنے گھر والوں کی آمدنی کا ایسا مستقل انتظام پہلے کسی نے نہیں کیا تو اس کی صفائی دیتے ہوئے لکھا ''کوئی نادان اس قبرستان اور اسی انتظام کو بدعت نہ سمجھے.....اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا ہے..... بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن ہوگا۔(ص:23 کا حاشیہ)

مرزا نے اپنا خواب سناتے ہوئے کہا کہ اس کا نام بہشتی مقبرہ ہے جو اس میں دفن ہوگا۔بہشتی ہوگا۔(ملفوظات،مورخہ:18نومبر1902ء،ج:2،ص:527)

مرزا کے نشان

آج کل جو ایک پہاڑ کی وجہ سے جزائر غرب الہند میں سینٹ پیری اور مارٹینک (بحری جہاز) کے ڈوبنے کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا.....یہ مسیح کے زمانہ کا ایک نشان ہے۔ (ملفوظات،ج:2،ص:217)

''اگر خطوط بھی شامل کئے جائیں تو میرے نشان ایک کروڑ تک پہنچ جائیں گے۔''(براہین احمدیہ،حصہ پنجم،ص:58،روحانی خزائن،ج:21،ص:75)

سالانہ جلسہ(ابتداء27دسمبر1891ء)

''قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین .....تاریخ مقرر پر حاضر ہوسکیں.....اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔''

(مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:248)

''میں دیکھتا ہوں کہ جلسہ کے بعد کوئی بہت عمدہ اور نیک اثر اب تک اس جماعت کے بعض لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا.....اس علم کے بعد کہ اس اجتماع

سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔''

(اشتہار التوائے جلسہ: 27 دسمبر 1893ء، مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:360)

سالانہ جلسہ قادیانیت کا حج اکبر ہے اور اس حج کا تمتع مرزا قادیانی کی قبر پر جانا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان، مورخہ: 18 دسمبر 1922ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص 344)

اس اعلان کے عنوان میں اخبار الفضل نے مرزا قادیانی کو احمد مختار لکھا ہے۔

لفظ مرزائی پر اجماع ہے

1- مسلمان قادیانیوں کو طنزاً مرزائی نہیں کہتے بلکہ ان کے لئے مرزائی عزت کا نام ہے۔جس کی نہایت معتبر سند ہے اور وہ یہ کہ مرزا قادیانی کی زندگی میں سالانہ جلسے کے موقع پر پورے مجمع کے سامنے ایک قصیدہ پڑھا گیا جس میں مرزا کے مریدوں کی مبالغہ آمیز تعریف کی گئی۔ جب محمد علی لاہوری کا نام آیا تو اس کی تعریف میں یہ شعر تھا:

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں، یہی وہ ہیں، یہی ہیں پکے مرزائی

(اخبار بدر قادیان، 17 جنوری 1907ء، بحوالہ احتساب قادیانیت:1،ص:131)

یہ قصیدہ میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق نے مجمع عام میں پڑھا تھا، جس کو ہم اجماع امت مرزائیہ کہیں تو بجا ہے۔لطف یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے بھی اس پر اظہار ناراضگی نہیں کیا۔اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کے مرید اس نام کو پسند کرتے ہیں۔اس لئے قادیانی اور لاہوری دونوں مرزائی ہیں۔

2- دوسرا حوالہ حکیم نورالدین کا ہے۔اس نے ایک خط میں لکھا ''میرے خیال میں میں اور اکثر عقل مند مرزائی یہ نہیں مانتے کہ تمام مساوی ہیں۔''

(نورالدین، 5 جولائی 1907ء، بحوالہ کلمۃ الفصل،ص:153، مؤلفہ مرزا بشیر احمد بی اے ابن مرزا قادیانی)

3- تیسرا حوالہ خود مرزا کا ہے۔اس نے کہا ''آخر پر ان کا یہی جواب ہوتا ہے کہ مرزائیوں سے بات نہ کرو۔'' (ملفوظات، مورخہ:20 اکتوبر 1902ء ج:2،ص:427)

4- (مرزا نے) اندرونی مخالفوں کی حالت پر کہا ''اور کہتے ہیں کہ کوئی ان مرزائیوں سے نہ ملے۔ان کو جانے دو۔''(ملفوظات،مورخہ 21 اکتوبر 1902ء،ج:2،ص:433)
یہ الگ بات ہے کہ مرزا نے سارے مرزائی خصّی کر دیئے۔مگر ساری دنیا تو خصی نہیں ہے۔
(مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان،الفضل مورخہ 2 جنوری 1935ء بحوالہ قادیانی مذہب،ص:860-861)

اپنا اپنا ہے مقدر اپنا اپنا ہے نصیب
ہو گیا کوئی مسلماں کوئی مرزائی بنا
(ظفر علی خاں)

مسیح ہندوستان میں

1- اس بارے میں قادیانیوں کے شاہ کار دلائل ملاحظہ ہوں۔

مرزا قادیانی نے لکھا ہے

''اب حاصل کلام یہ کہ حضرت عیسیٰ d افغانستان سے ہوتے ہوئے پنجاب کی طرف آئے..... یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح d نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کا سیر کیا ہوگا اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف نکل گئے ہوں گے۔ چونکہ وہ ایک سرد ملک کے آدمی تھے، اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالبًا وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کی ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا.....اس لئے یہ بھی یقین ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کرنی ہوگی اور ساتھ یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کی ہو۔ افغانوں کی ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ وہ عیسیٰ d کی ہی اولاد ہوں.....اور جن لوگوں نے اپنی تالیفات میں اس کے برخلاف لکھا ہے، انہوں نے سخت دھوکا کھایا اور فکر دقیق سے کام نہیں لیا۔''

(مسیح ہندوستان میں، ص:69-70، روحانی خزائن، ج:15، ص:69-70)

ناظرین! آپ نے اس ہوگا ہوگا سے زیادہ یقینی تاریخی بات اس سے پہلے کبھی پڑھی ہے؟ قربان جایئے اس استدلال پر! نہ کسی پرانی تاریخ کا نام نہ حوالہ۔

سوال وصل پر وہ ہو گا ہوگا کہتے جاتے ہیں
تمنا میری ماضی احتمالی ہوتی جاتی ہے

قادیانیوں نے اپنے رسالہ میں لکھا کہ ''ایک امر کا ممکن ہونا اور چیز ہے اور فی الواقع اس امر کا واقعہ ہونا اور چیز ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز، ماہ ستمبر 1910ء، ص:348، بحوالہ احتساب:3، ص:83)

مرزا قادیانی اس اقتباس میں حضرت مسیح d کی شادی کرار ہا ہے جبکہ وہ خود لکھ چکا ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ d کی کوئی آل نہیں تھی۔

(تریاق القلوب، ص:99، حاشیہ، روحانی خزائن، ج:15، ص:363)

جس افسانے کی بنا پر مرزا نے بغیر رائی پہاڑ بنایا اس کا نام ہے ''یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات'' یہ مسٹر نکوسن نوڈوچ روسی سیاح کا کارنامہ ہے۔ اس کے مطابق حضرت عیسیٰ d واقعہ صلیب سے 20 سال پہلے ہندوستان آئے۔ (حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے بہرحال) اس سے مرزا کو کیا فائدہ ہوا کہتا ہے کہ حضرت مسیح d واقعہ صلیب کے بعد یہاں آئے۔ (احتساب:3، ص:93)

اس مسئلہ میں اور دوسری باتوں میں جھوٹ اوڑھنا، جھوٹ بچھونا اور جھوٹ ہی کا سرہانہ مرزا قادیانی کے پاس ہے۔ جس یوسف کو مسیح d بتاتا ہے وہ حضرت عیسیٰ d سے کئی سو سال پہلے ہوگزرا ہے۔

(تفصیل کے لئے بحث ملاحظہ ہو، احتساب قادیانیت، ج:سوم، ص:76 تا 146)

2- قادیانی مفتی صادق کی دلیل سنئے

''پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے ''ایسو گول تے کچھ نہ پھول۔'' (اصل الفاظ مثل کے یہ ہیں۔ اسبغول تے کچھ نہ پھول، یعنی ضرب المثل میں بھی حسب عادت تحریف کر دی) غالبًا مرور زمانہ سے اور اصلیت مثل کے بھولنے سے کول کا لفظ بدل کر گول بن گیا اور اصل یوں

تھا کہ ایسوکول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے۔ پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے۔ لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو۔ کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔''

(اخبار فاروق، مورخہ: 11-18-25 مئی 1916ء، بحوالہ احتساب: 3، ص: 120)

یہ وہ دلیل ہے جو مرزا قادیانی کو بھی نہ سوجھی۔ اس پر پنجابی زبان ہی کی دوسری مثل پیش خدمت ہے کہ ''گرو جنہاں دے پٹنے تے چیلے جان شڑپ۔''

3- قادیانیت کے ایک اور نابغہ غلام رسول راجیکی کی دلیل سنئے

''عیسیٰ خیل اور کوہ مری جو دراصل کوہ مریم ہے ایسے نشانوں کا پایا جانا ضرور اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہے کہ حضرت مسیح d اور حضرت مریم g کو ضرور ان مقامات سے کوئی تعلق اور نسبت ہے۔'' (رسالہ التنقید، ص: 33، بحوالہ احتساب قادیانیت، ج: 3، ص: 141)

اس ''دراصل'' کا جواب نہیں۔ تمام جغرافیہ دان سر دھنتے ہوں گے۔ اس طرح تو کوہ سلیمان کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ سیدنا سلیمان d یہاں تشریف لائے ہوں گے۔

ناظرین! ایسے شاہ کار دلائل سے قادیانی اپنا کام چلاتے ہیں۔

موتِ مرزا

''کہہ دو کہ جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں فلاح نہیں پائیں گے۔ ان کے لئے جو فائدے ہیں دنیا میں ہیں پھر ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اس وقت ہم ان کو عذاب شدید کے مزے چکھائیں گے۔ کیونکہ وہ کفر کی باتیں کیا کرتے تھے۔'' (سورہ یونس:10/69-70)

''اگر میں درحقیقت مفتری اور دجال ہوں اور اگر درحقیقت میں اپنے ان مراتب کے بیان کرنے میں جو میں خدا کی وحی کی طرف ان کو منسوب کرتا ہوں کاذب اور مفتری ہوں تو میرے ساتھ اس دنیا اور آخرت میں خدا کا وہ معاملہ ہوگا جو کاذبوں اور مفتریوں سے ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ محبوب اور مردود یکساں نہیں ہوا کرتے۔''

(اشتہار، مورخہ:8 اکتوبر 1905ء، مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:654)

''مومن کو تو اللہ رسوائی کی موت نہیں دیتا۔'' (ملفوظات، ج:2، ص:473)

''کم از کم یہ لوگ کچھ مدت کے لئے کف لسان اختیار کرتے اور ہمارے انجام کو دیکھتے۔'' (ملفوظات، ج:5، ص:353)

''چند روز ہوئے مجھے ایک قادیانی بزرگ سے جو لاہور میں سکونت پذیر ہیں، لاہور سے باہر ایک جگہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اثنائے گفتگو میرے منہ سے یہ نکل گیا کہ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم موت کے وقت بہت خوش تھے۔ وہ بزرگ جھٹ بول اٹھے کہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ محمود (خلیفہ

قادیان) کا دشمن موت کے وقت خوش ہو۔ موت کے وقت خواجہ کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا۔ میں نے اس بزرگوار سے دریافت کیا کہ آپ نے خواجہ صاحب کو دیکھا۔ ارشاد ہوا دیکھا تو نہیں مگر میں جو کہتا ہوں سچ ہے۔ میں نے آیت **ثقفنا مالیس لك به علم** کی طرف توجہ دلائی۔ مگر بے سود، مجھے بہت تعجب ہوا۔ بالکل ایسے ہی الفاظ (کہ موت کے وقت منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا) مخالفین مسیح موعود کے متعلق کہتے ہیں اور لاکھ تردید کرو نہیں مانتے۔''

(چوہدری محمد اسماعیل قادیانی لاہوری کا بیان، مندرجہ پیغام صلح اخبار لاہور، مورخہ:3 مارچ 1939ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:183)

''جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں۔ حالانکہ وہ نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام وکلام سے مشرف ہے، وہ بہت بری موت سے مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان، مورخہ:2 مارچ 1940ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:183)

''محمد عاشق نائب صدر مجلس احرار قصور جو مسیح موعود کی شان میں بے حد بدزبانی کیا کرتا تھا۔ 29 جولائی کو ہیضہ سے نہایت عبرت ناک موت مر گیا۔''

(اخبار الفضل قادیان، مورخہ:4 اگست 1936ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:183)

تفصیل آگے آئے گی مگر ہیضہ سے مرنا اگر عبرت ناک موت ہے تو مرزا کے اپنے اقرار سے اس کی موت وبائی ہیضہ سے ہوئی۔ (حیات ناصر، ص:14)

مرزا کی موت کی پیش گوئی

1- لیکھرام پشاوری ہندو نے مرزا کی موت کی پیش گوئی ہیضہ کی مرض سے کی تھی۔
(تریاق القلوب، ص:111 کا حاشیہ، روحانی خزائن، ج:15، ص:392)

2- ڈاکٹر عبدالحکیم خاں سابقہ مرید خاص مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی 12 جولائی 1906ء سے 3 سال کے اندر یعنی 12 جولائی 1909ء تک مر جائے گا۔

پیش گوئی ڈاکٹر عبدالحکیم خاں

یہ مرزا قادیانی کے مریدوں میں 20 سال تک رہے اور ان کا نام مرزا نے اپنے 313 خاص مریدوں میں 159 نمبر پر لکھا تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم، ص:43، روحانی خزائن، ج:11، ص:327)

ان کی پیش گوئی کا تفصیلی ذکر مرزا کی پیش گوئیوں کے باب میں ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے عنوان کے تحت گزر چکا۔ مختصراً یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ مرزا مسرف وعیار شخص ہے اور یہ کہ مرزا 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جائے گا۔

دوسری طرف مرزا نے پیش گوئی کی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خود مرزا کے سامنے عذاب میں مبتلا ہوگا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور مرزا اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ پھر مرزا نے لکھا:

''سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کرے گا۔''

(چشمہ معرفت، ص:321-322، روحانی خزائن، ج:23، ص:336-337)

مرزا قادیانی مورخہ 26 مئی 1908ء کو بروز منگل سوا دس بجے دن وبائی ہیضہ کی مرض میں مبتلا ہو کر اگلے جہاں روانہ ہو گیا۔ جبکہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں 1919ء تک زندہ رہے اور مرزا کے 11 سال بعد فوت ہوئے۔

یہ پیش گوئی مرزا کے سچ اور جھوٹ کا معیار مرزا کے بقول تھی۔ جیسا کہ اس نے لکھا ''اے رب سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کر کے دکھا دے کہ تو مصلح اور سچے کو دیکھتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:674)

نیز یہ کہ مباہلہ میں دشمن حق پہلے مرتا ہے۔ (مجموعہ اشتہارات:2، ص:565)

یہ بھی کہا اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا کہ کون راست باز ہے۔ (ملفوظات، ج:5، ص:680)

اس پیش گوئی کو بھی مرزا نے آخری فیصلہ قرار دیا تھا۔ (ملفوظات، ج:5، ص:242)

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی پیش گوئی اور ان کے بارے میں مرزا کی پیش گوئی کی تفصیل

کے لئے ملاحظہ ہو۔

(حقیقت الوحی ، روحانی خزائن، ج: 22، ص: 409 تا 411۔ چشمہ معرفت، ص: 321 تا 322، روحانی خزائن، ج:23، ص:336-337۔ مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:720۔ ملفوظات، ج:5، ص:242-256-680)

آخری فیصلہ(He Asked For It)

''قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیاء سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ ذلت و تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔'' (استفتاء حاشیہ، ص:8، روحانی خزائن، ج:12، ص:116)

''اگر ہم کذاب ہیں تو صبر کرو..... جب سے دنیا قائم ہوئی ہے یہ کبھی اتفاق نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کاذب کی تائید کر کے سچوں کو شکست دی ہو۔''

(ملفوظات:4، ص:234)

''پیش گوئیوں کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے۔'' (ایضاً، ص:265)

مرزا قادیانی نے مورخہ 15 اپریل 1907ء کو مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا جس کا عنوان تھا ''مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ'' یہ کوئی مباہلہ نہ تھا بلکہ محض دعاء کے طور پر تھا، جیسا کہ آپ ابھی مرزا کی تحریر پڑھیں گے۔ مرزا نے لکھا

''بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الہدیٰ۔ مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود و کذاب و دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجّال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اُٹھایا اور صبر کرتا رہا، مگر

چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں، بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوہوئی تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں۔ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے، جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون، وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے۔ جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا، مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی۔ وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں، جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت **لا تقف مالیس لك بہٖ علم** پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بيننا وبين قومنا الحق وانت خير الفاتحين۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم

عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد المسیح الموعود عافہ اللہ وایدہ

مرقوم تاریخ 15 اپریل 1907ء مطابق یکم ربیع الاول 1325ء روز دوشنبہ۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:705-706)

اس اشتہار میں کی گئی دعا کے مطابق مرزا قادیانی اس اشتہار کے شائع ہونے کے ایک سال ایک ماہ گیارہ دن بعد مورخہ 26 مئی 1908ء کو مر گیا اور مولانا ثناء اللہ امرتسری اس کے مرنے کے بعد پورے چالیس سال زندہ رہ کر 1948ء میں سرگودھا میں فوت ہوئے۔

چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم والی پیش گوئی کی طرح اس اشتہار نے بھی مرزا کے کذاب ہونے پر مہر لگا دی، لہٰذا قادیانی حضرات اس کی بہت تاویلات پیش کرتے ہیں۔

آگے بڑھنے سے پہلے چند ضروری نکات ذہن میں رکھیں۔

1- اس پورے اشتہار میں مباہلہ کا لفظ تک نہیں ہے، جبکہ قادیانی، خادم گجراتی سمیت اسے مباہلہ بناتے ہیں اور مولانا امرتسری کا انکار لکھتے ہیں۔ اس طرح خلطِ مبحث کی کوششیں کرتے ہیں۔ جبکہ مرزا نے خود مولانا ثناء اللہ کو لکھا کہ ''ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے، کیونکہ حکومت کا معاہدہ ہمیں ایسے چیلنج سے مانع ہے۔'' (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح، ص:18، روحانی خزائن، ج:19، ص:122)

2- مرزا نے خود کہا کہ فیصلہ محض دعا کے طور پر چاہا گیا ہے، مباہلہ نہیں ہے۔

(اخبار بدر قادیان، 22 اگست 1907ء، بحوالہ احتساب:8، ص:574)

3- آخر میں لکھا کہ ''اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔'' لہٰذا مولانا امرتسری کے مباہلہ

قبول کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مرزا نے یہ بھی کہا کہ ''یہ کاروبار اب زمین پر نہیں رہا بلکہ آسمان پر ہے۔'' (ملفوظات:3،ص:51)

4- مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم پر عذاب کی پیش گوئی کرتے ہوئے بھی یہی دعا کی تھی کہ اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا۔

(حقیقت الوحی، روحانی خزائن، ج:22،ص:411)

5- مرزا نے یہ اشتہار اسی طرح محض دعا کے طور پر دیا جیسا کہ ابوجہل نے جنگ بدر کو جاتے ہوئے کعبہ شریف کے دروازے کا کنڈا پکڑ کر جھوٹے کی بربادی کی دعا کی تھی، جس کی طرف سورہ انفال:8، آیت:19 میں اشارہ ہے۔

6- مرزا کے مرنے کے فوراً بعد ریویو آف ریلیجنز قادیان کا جو پہلا پرچہ نکلا اس میں محمد علی لاہوری اور محمد احسن امروھی نے لکھا کہ یہ اشتہار محض دعا تھی۔

(ریویو جون، جولائی 1908ء، بحوالہ احتساب:8،ص:574)

7- مرزا قادیانی کا بیان شائع ہوا تھا کہ مولوی ثناء اللہ سے مباہلہ اس وقت کریں گے جب ہماری کتاب حقیقت الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی اور مولوی ثناء اللہ اس کو پڑھ کر ہمیں امتحان بھی دے لے گا۔''

(اخبار بدر قادیان، مورخہ:4 اپریل 1907ء۔ الحکم قادیان، مورخہ 31 مارچ 1907ء)

حقیقت الوحی کے ٹائٹل پر تاریخ اشاعت:15 مئی 1907ء درج ہے۔ جبکہ مرزا کا زیر بحث اشتہار 15 اپریل 1907ء کا ہے۔

مولانا نے جب حقیقت الوحی کتاب مرزا سے خط لکھ کر طلب کی تو مرزا نے کہا کہ کتاب بھیجنے کا وعدہ اس صورت میں تھا جب آپ سے مباہلہ کرنے کا ارادہ تھا۔ اب چونکہ آپ کے ساتھ فیصلہ کے لئے ایک دعا بصورت اشتہار شائع کر دی ہے اس لئے اب مباہلہ کی ضرورت نہ رہی۔

(بدر قادیان، 13 جون 1907ء، بحوالہ فسانہ قادیان، ص:195۔ مولانا محمد ابراہیم کمیر پوری)

لہٰذا یہ مباہلہ تو نہ ہوا! بلکہ محض دعاء ہلاکت کاذب کے لئے ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ چونکہ مرزا نے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

8- مرزا نے کہا کہ ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے.....صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔
(ملفوظات، مورخہ:14اپریل1907ء، ج:5،ص:206)
اشتہار زیر بحث15اپریل کو شائع ہوا۔ مرزا نے یہ بات اشتہار لکھ لینے کے فوراً بعد کی۔

9۔ مرزا نے یہ بھی لکھا کہ ''صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے۔'' (اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح،ص:18، روحانی خزائی، ج:19،ص:122)

10۔ مرزا کی منہ مانگی موت کے الٰہی فیصلہ پر مرزائیوں نے بعد وفات مرزا جب چون و چرا کی اور اپنے آبائی طریق اور اسلاف کی قدیم سنت کے مطابق **ھذا سحر مستمر** کے رنگ میں انکار کیا تو خدا نے زمینی فیصلہ بھی کر دیا۔15اپریل1912ء کو لدھیانہ میں منشی قاسم علی مرزائی نے مرزا کے اس اشتہار پر مولانا ثناء اللہ سے مناظرہ کیا۔ یہ مناظرہ بعد از دوپہر3 بجے سے لے کر رات9 بجے تک 6 گھنٹے تحریری طور پر ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی اور منشی فرزند علی مرزائی، قادیانیوں کی طرف سے منصف تھے۔ جبکہ سردار بچن سنگھ کو فریقین نے سر پنچ مانا۔ سر پنچ کے فیصلہ کے مطابق مولانا ثناء اللہ جیت گئے اور مرزائیوں نے 300 روپیہ انعام مولانا کی نذر کیا۔ آج کے حساب سے تقریباً تین لاکھ روپے بنتے ہیں۔ مرزائی کو جھوٹا بھی ہونا پڑا اور مالی نقصان بھی اٹھانا پڑا۔ ایسی ہی صورت حال کے بارے میں وارث شاہ m نے لکھا کہ

نالے رن گئی نالے کن پاٹے
آکھ عشق تھیں نفع کی کھٹیا ای

مباحثہ لدھیانہ کی مکمل روداد مولانا ثناء اللہ کی کتاب فاتح قادیان (احتساب قادیانیت، ج:8) میں ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا ثناءاللہ کی تعریف پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے بھی کی (سیف چشتیائی، ص:36)

مرزا کی آخری لمحات کی روداد

مرزا کا سسر میر ناصر نواب بیان کرتا ہے کہ ''حضرت صاحب جس رات کو بیمار ہوئے، اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا۔ جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا۔ جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا اور آپ کا حال دیکھا تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات میرے خیال میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ دوسرے روز دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔'' (حیات ناصر، ص:14، دسمبر 1927ء ایڈیشن)

اگلے صفحہ پر لکھا کہ یہ واقعہ 26 مئی 1908ء کا ہے۔

مرزا کے ہیضہ کا دوسرا گواہ سیرت المہدی کے تتمہ کا مضمون نگار ہے۔ اس نے لکھا کہ

''پھر ایک دست ہوا جس کی وجہ سے ہم لوگ اوٹ میں ہو گئے۔ واپس پہنچے تو معلوم ہوا کہ حضور کو ایک قے بھی ہوئی اور ضعف اتنا بڑھا کہ حضور چارپائی پر گر گئے۔'' (سیرت المہدی، ج:2، ص:411)

اب اس کتاب کا جو ایڈیشن ربوہ سے شائع ہوا ہے اس میں سے وبائی ہیضہ والے دونوں فقرے نکال کر عبارت اسی طرح بے ربط چھوڑ دی گئی ہے۔ جو لوگ اس دور میں بھی تحریف سے باز نہیں آتے، انہوں نے اس وقت کیا کیا کام دکھائے ہوں گے، جب کتابیں اتنی عام نہیں ملتی تھیں۔ حکیم نورالدین کی کتاب فصل الخطاب کے، ص:6 اور 348 پر بھی اسی

طرح کی تحریف ہے۔تحریف کرنے والوں کومرزا قادیانی نے بھی بندراورسؤر لکھا ہے۔
(اتمام الحجت،ص:15،روحانی خزائن،ج:8،ص:291)

سچے نبی اور جھوٹے میں یہ فرق ہے کہ سچے نبی کے گھر فرشتہ بغیر اجازت داخل نہیں ہوتا اور جھوٹے کو لیٹرین سے باہر نکلنے نہیں دیتا۔
(قادیانی شبہات،ج:2،ص:359،مولفہ مولانا اللہ وسایا)

بوقت موت مرزا کی عمر 69 برس تھی۔ (ریویو قادیان، اگست 1908،ص:321۔
عسلِ مصفّٰی،حصہ دوم،ص:633،بحوالہ احتساب قادیانیت،ج:3،ص:159)

مرزا کے آخری لمحات کے بارے میں بھی قادیانیوں نے جھوٹ کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور لکھا کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو مرزا نے پوچھا کہ کیا صبح ہوگئی؟ جواب ملنے پر فجر کی نیت باندھی اور ادا کی۔پھر یہ الفاظ ادا کر کے فوت ہوگیا۔

''اے میرے پیارے اللہ،اے میرے پیارے اللہ۔''
(ملفوظات،ج:5،ص:695،مورخہ:26 مئی 1908ء)

اصل صورت حال کا کچھ اندازہ تو آپ کو ناصر نواب کے مندرجہ بالا بیان سے ہوگیا کہ مرنے تک پھر مرزا نے کوئی بات نہ کی۔مرزا کے آخری دنوں کی تفصیلی روداد ایک قادیانی کے قلم سے سیرت المہدی،ج:2،ص375 تا431 درج ہے۔اس کے ص:415 پر لکھا ہے کہ مرزا نے لکھ کر بات کرنا چاہی مگر اس کا لکھا پڑھا نہ گیا اور جو فقرہ پڑھا جا سکا وہ یہ تھا''تکلیف یہ ہے کہ آواز نہیں نکلتی دوائی پلائی جائے۔''

اسی کتاب کے ص:420 اور 421-423 پر مرزا کی موت پر لاہوریوں کے رویہ کا ذکر ہے۔لکھا ہے کہ لوگ مکان کے باہر جمع ہوگئے اور گالی گلوچ میں مصروف تھے۔انہوں نے ایسے ایسے آوازے کسے کہ قادیانیوں کا کلیجہ منہ کو آتا تھا۔حکیم نوردین نے پولیس طلب کر لی۔پھر بھی لوگ لب سڑک کھڑے گالیاں دیتے رہے۔

لاہوریوں کا یہ سلوک مرزا کی تحریر کے عین مطابق تھا۔مرزا نے لکھا تھا کہ''میرے

نزدیک بھی جھوٹے کی لاش ہر ایک ذلت کے لائق ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:85 کا حاشیہ اشتہار، مورخہ:16 اپریل 1897ء)

مرزا ساری زندگی کتابوں میں لکھتا رہا کہ دجال کے گدھے سے مراد ریل گاڑی ہے۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے دنیا میں ہی اس کو آخری سفر دجال کے گدھے پر کرایا۔ جس سے بقول مرزا ثابت ہو گیا کہ دجال کے گدھے پر سوار ہونے والا دجال ہی تھا۔ مرزا کی میت ریل گاڑی پر لاہور سے بٹالہ لے جائی گئی۔ (سیرت المہدی، ج:2،ص:423)

مرزا کو لاہور آنے کے بعد بقول اس کے الہام ہوا **الرحیل ثم الرحیل** تو مرزا بمعہ اہل وعیال ڈر کے مارے، خواجہ کمال الدین کے مکان سے ڈاکٹر محمد حسین شاہ کے مکان پر چلا گیا۔ کیونکہ مرزا قادیانی، الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہوری کے بارے میں کہہ چکا تھا کہ الرحیل انذاری الہام ہے یعنی عذاب کی خبر ہے۔ (ملفوظات، ج:5،ص:210)

اس وقت مرزا نے یہ بھی کہا تھا کہ اندازی خبر تو بجائے خود عذاب ہے۔ جس شخص کو بتا دیا جائے کہ تین دن بعد تم کو پھانسی ہو گی تو اس کے دل پر کیا گزرے گی۔ لہٰذا مرزا بھی اس الہام کے بعد کبھی مکان بدلتا، کبھی صدقے خیرات کرتا، مگر بقول اس کے ایک مرید کے یہ تقدیر مبرم تھی۔

مرزا کو الرحیل ثم الرحیل والا الہام ہونے اور اس کے بعد مرزا کی سرگرمیوں کا ذکر سیرۃ المہدی (تتمہ)، ج:2،ص:402-403 پر ہے۔ مرزا نے جو تشریح منشی الٰہی بخش کے بارے میں کی تھی وہ مرزا پر بالکل صادق آتی ہے۔ مرزا نے کہا تھا ''ممکن ہے الرحیل شیطان نے کہا ہو کہ لو اب میں رخصت ہوتا ہوں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب عذاب دیکھے گا تو شیطان کہے گا کہ میں تم سے جدا ہوتا ہوں، کیونکہ میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔''

(ملفوظات:5،ص:210)

خادم گجراتی نے ہر بات کی تاویل کی اور صفحوں کے صفحے لکھے مگر مرزا کی موت کا کوئی جواب اس کو نہ سوجھا اور ڈھائی سطروں میں جان چھڑا کر بھاگ گیا۔ (پاکٹ بک،ص:697)

مرزائی الگ امت ہیں

ہر قسم کے مرزائی یعنی قادیانی اور لاہوری وغیرہ مسلمانوں سے الگ امت ہیں۔ مرزائیت اسلام کے متوازی ایک نیا خود ساختہ دین ہے۔ جس کی نبوت، وحی، شعائر، امت، حج، خلافت، ام المومنین، صحابی، مقبرہ، اہل بیت اپنے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ جہاں نئی نبوت نکال لی وہیں نئی اصطلاحات بھی تراش لیں تاکہ دام ہم رنگِ زمیں سے مسلمان محتاط رہیں۔

1- **مرزائی حج۔** قادیان میں سالانہ جلسہ مرزائیوں کا حج اکبر ہے اور اس کا تمتع مرزا کی قبر پر جانا ہے۔ (اخبار الفضل، مورخہ: 18 دسمبر 1922ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:344)

2- احمد مختار۔ مرزائیوں کے نزدیک احمد مختار سے مراد مرزا قادیانی ہے۔ (حوالہ ایضاً، ص:343)

3- مرزا ناصر، مرزائیوں کے خلیفہ ثالث نے قومی اسمبلی میں کہا کہ اگر ہم کو دائرہ اسلام سے خارج بھی کر دیا جائے تو ہمیں اعتراض نہ ہوگا۔ (تاریخی قومی دستاویز، ص:71)

4- ان کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود نے کہا ''کیا مسیح ناصری نے اپنے پیروؤں کو یہودیوں سے الگ نہیں کیا۔ کیا وہ انبیاء جن کے زمانہ کا علم ہم تک پہنچا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ جماعتیں نظر آتی ہیں۔ انہوں نے اپنی جماعتوں کو غیروں سے الگ نہیں کیا۔ پس اگر حضرت مرزا صاحب نے جو ایک نبی و رسول ہے، اپنی جماعت کو منہاج نبوت کے مطابق غیروں سے الگ کر دیا تو یہ کون سی انوکھی بات ہے۔ (الفضل قادیان، 26 فروری 1918ء، بحوالہ تاریخ قومی دستاویز، ص:72)

یہ یاد رہے کہ قومی اسمبلی میں تمام اصل حوالے پیش کئے گئے تھے۔

5- مرزا نے نبی کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھا کہ

''جو شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا، اس دعویٰ میں ضرور ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرے اور نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوتی ہے اور نیز خلق اللہ کو وہ کلام سناوے جو اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور ایک امت بناوے جو اس کو نبی سمجھتی۔''

(آئینہ کمالات اسلام، ص:344، روحانی خزائن، ج:5، ص:344)

6- مرزا محمود نے ایک نمائندہ کی معرفت ایک انگریز کو پیغام بھیجا کہ پارسی، عیسائیوں کی طرح ہمارے بھی حقوق تسلیم کئے جائیں۔ جس پر افسر نے کہا کہ وہ تو اقلیتی مذہبی فرقے ہیں۔ اس پر میں نے کہا تم ایک پارسی پیش کرتے جاؤ، میں مقابلے میں دو احمدی پیش کرتا جاؤں گا۔''

(الفضل قادیان، مورخہ:13 نومبر 1946ء، بحوالہ تاریخی قومی دستاویز، ص:78)

7- مرزائیوں کا درود الگ ہے۔ قومی اسمبلی میں ضیاء الاسلام پریس قادیان کا شائع شدہ رسالہ درود شریف پیش کیا گیا تھا، جس کے ص:144 پر قادیانیوں کا مسلمانوں سے الگ تحریف شدہ درود لکھا ہوا تھا۔ وہ عبارت حافظ محمد نامی مرزائی نماز میں بالجہر مرزا قادیانی کے سامنے پڑھتا تھا اور مرزا نے اسے کبھی نہ ٹوکا۔ اس عبارت میں لفظ احمد کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ مرزا پر بھی درود پڑھا جا سکے۔ (ایضاً، ص:155 تا 157)

8- مرزا محمود نے ملائکۃ اللہ نامی کتاب کے ص 47-48 پر لکھا کہ جس دن سے تم احمدی ہوئے۔ تمہاری قوم احمدیت ہوگئی۔ (ایضا، ص:157)

9- قادیانیوں کا جھنڈا الگ ہے۔ یہ سیاہ کپڑے کا بنا ہوا ہے جس کے درمیان منارۃ المسیح ایک طرف بدر اور دوسری طرف ہلال کی شکل، سفید رنگ میں بنائی گئی ہے۔ کپڑے کا طول 18 فٹ اور عرض 9 فٹ ہے۔ یہ 1939ء کی ایجاد ہے۔

(الفضل قادیان، مورخہ:3 جنوری 1940ء، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:912-913)

10- مرزا کا حکم ہے کہ کوئی مرزائی اپنی لڑکی کسی غیر مرزائی کو نہ دے۔
(برکات خلافت، ص:75، مصنفہ بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:1059)

11- مسلمانوں کے بچے کا بھی جنازہ پڑھنا منع ہے جس طرح ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ مسلمان نہیں پڑھتے۔
(انوار خلافت، ص:93، مصنفہ بشیر الدین محمود، بحوالہ قادیانی مذہب، ص:1060)

12- مرزائیوں نے مہینوں کے نام بھی الگ رکھے ہوئے ہیں، جو یہ ہیں (جنوری تا دسمبر) صلح، تبلیغ، امان، شہادت، ہجرت، احسان، وفا، ظہور، اخاء، تبوک، نبوت، فتح۔
(تاریخی قومی دستاویز، ص:155)

13- قادیانیوں میں سے ظہیر الدین اروپی کی پارٹی کا قبلہ قادیان ہے۔ اور وہ کعبہ کی بجائے قادیان کی طرف منہ کر کے عبادت کرنے کو اولیٰ قرار دیتے ہیں۔
(رسالہ المبارک، ص:3، ظہیر الدین اروپی رئیس پارٹی وحاشیہ حق المبین، ص:2-3۔ بحوالہ احتساب قادیانیت، ج:17، ص:138)

14- سر ظفر اللہ خان قادیانی نے ہندوستانی نمائندہ سر سیتل واد سے مطالبہ کیا تھا کہ ہندوستان میں قادیانیوں کو اہم اقلیت قرار دیا جائے۔
(مرزائیت نئے زاویوں سے، ص:140، مصنفہ مولانا محمد حنیف ندوی m)

15- مرزائی کلمہ میں محمد رسول اللہ a سے مراد مرزا قادیانی لیتے ہیں، جیسا کہ اس کے بیٹے بشیر احمد نے کلمۃ الفصل میں لکھا کہ ''پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ a کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرور پیش آتی۔''
(کلمۃ الفصل، ص:158)

اس کی یہ تحریر مرزا قادیانی کی تحریر ''ایک غلطی کا ازالہ'' کے ص: 3-4-5-7-11 اور 12 پر مبنی ہے جس میں اس نے خود کو محمد رسول اللہ کہا ہے۔
(روحانی خزائن، ج:18، ص:206 تا 216)

قادیانی روزنامہ بدر میں 25 اکتوبر 1906ء کو قاضی ظہور الدین اکمل کی ایک نظم شائع ہوئی تھی جس کا ایک بند یہ ہے۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

یہ نظم مرزا قادیانی کو سنائی گئی تو اس نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور خوشخط لکھوا کر اپنے گھر لے گیا۔ (اخبار الفضل قادیان، 22 اگست 1944ء)

پاکستان میں مذہبی آزادی کا قانون

آئین پاکستان کی دفعہ 20 پاکستان کے تمام شہریوں کو اپنے مذہب کو ماننے، عمل کرنے اور اشاعت کرنے کا حق دیتی ہے۔ لیکن یہ حق قانون، امن عامہ اور اخلاق کے تابع ہے۔ (عدالتی فیصلے، ص:266)

قادیانیوں کو مسلم اصطلاحات کا استعمال کیوں منع کیا گیا

1- شراب کی بوتل پر آب زم زم اور خنزیر کے گوشت کو بکرے کے گوشت کا بورڈ لگا کر فروخت کرنا قابل اعتراض و گرفت ہے۔ کافر کے سینہ پر کلمہ طیبہ کا بیج بھی اسی طرح ہے۔ (عدالتی فیصلے، ص:506)

2- جب جسٹس منیر، چیف جسٹس آف پاکستان سے عدالت میں کہا گیا کہ چماروں کی پنچائت کا سرپنچ اگر کوئی فیصلہ کرے اور چمار لوگوں کو یہ بتاتے پھریں کہ ہمارے چیف جسٹس نے یہ فیصلہ کیا ہے تو کیا اس طرح کیا کہنا جائز ہوگا؟ تو جسٹس منیر نے کہا NEVER، قانوناً یہ لفظ عدالت عالیہ کے ججوں کے لئے مخصوص ہے۔
(عدالتی فیصلے، ص:507)

عدالت کے ان ریمارکس سے معلوم ہوا کہ اصطلاحات کا ناجائز استعمال منع ہے۔

3- صرف پاکستان نہیں دنیا بھر کے قوانین ایسے الفاظ اور جملوں کے استعمال کا تحفظ کرتے ہیں، جن کا مخصوص مفہوم و معنیٰ ہو اور اگر وہ دوسروں کے لئے استعمال کئے جائیں تو لوگوں کو دھوکہ دینے اور گمراہ کرنے کا سبب بن سکتے ہوں۔ برطانیہ کے کمپنی لاء میں صراحت کے ساتھ کہا گیا ہے کہ کوئی ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے جو مغالطہ پیدا کرے یا تاج، سرکاری محکمہ یا میونسپلٹی کے ساتھ کسی نوع کا تعلق ظاہر کرے۔''
(عدالتی فیصلے، ص:545)

بھارت کے کمپنی لاء کی دفعہ 20 میں بھی لازمی قرار دیا گیا ہے کہ کسی کمپنی کو ایسے نام سے رجسٹر نہیں کیا جائے گا، جو حکومت کے نزدیک ناپسندیدہ ہو یا اس نام کی کوئی کمپنی پہلے سے رجسٹر کی جا چکی ہو۔ بھارتی عدالتوں نے ایسی پابندی کو کبھی بھی بنیادی حقوق کے منافی قرار نہیں دیا۔ (ایضاً)

4- تجارتی و کاروباری ناموں اور نشانات کے تحفظ کیلئے دنیا کے ہر قانونی نظام میں کوئی نہ کوئی قانون موجود ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کسی فرم یا کمپنی کا کوئی رجسٹرڈ تجارتی نام یا نشان دوسرا ادارہ استعمال نہیں کر سکتا اور اس کی خلاف ورزی پر نہ صرف تجارتی نشان کا مالک خلاف ورزی کرنے والے سے ہرجانہ وصول کر سکتا ہے، بلکہ یہ قانون کی نظر میں بھی جرم ہے۔ (عدالتی فیصلے، ص:545 تا547 مختصراً)

5- شاہی نشانات، سرکاری علامات، قائداعظم کا لقب، علامت یا عنوان وغیرہ کوئی شخص جائز اختیار کے بغیر استعمال نہیں کر سکتا۔
(ٹریڈ مارک ایکٹ 1940ء کی دفعہ 69 کا خلاصہ، بحوالہ عدالتی فیصلے، ص:547-548)

6- امریکی سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ مذہب یا مذہبی عقیدہ کا لبادہ کسی شخص کو عام لوگوں کو فریب دینے پر تحفظ فراہم نہیں کرتا۔ (عدالتی فیصلے، ص:549)

7- سپریم کورٹ آف پاکستان نے فوجداری اپیل نمبر K31 تا35۔1988ء پر اپنے فیصلہ مورخہ 3-7-1993 میں قادیانیوں کو اپنے لئے نئے القاب وضع کرنے کو کہا

تھا۔ اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ان کا نیا مذہب ،اپنی طاقت، میرٹ اور صلاحیت کے بل پر ترقی نہیں کرسکتا۔ آخر دنیا میں اور بھی بہت سے مذہب ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں یا دوسرے لوگوں کے القاب پر کبھی غاصبانہ قبضہ نہیں کیا۔ بلکہ وہ اپنے عقائد کی تبلیغ اور پیروی بڑے فخر سے کرتے ہیں۔ نیز یہ کہ پاکستان کا کوئی قانون قادیانیوں کو نئے القاب تخلیق کرنے اور انہیں مخصوص افراد کے ساتھ استعمال کرنے سے نہیں روکتا۔ قادیانی قرآن مجید کی واضح آیت کی تاویل کے ذریعے تکذیب کرتے ہیں اور اسلام میں ظل، بروز اور حلول جسے مکاری پر مبنی تصورات کو فروغ دیتے ہیں۔ اس لئے انہیں حکم دیا گیا کہ وہ براہ راست یا بالواسطہ طور پر خود کو بطور مسلمان پیش کرنے سے باز رہیں۔ وہ نہ اسلامی اصطلاحات استعمال کر سکتے ہیں نہ ہی اسلامی شعائر اپنا سکتے ہیں۔

(مختصراً از عدالتی فیصلے،ص:549تا551-592)

8- امریکی سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ قوانین مذہبی عقائد اور آراء میں مداخلت نہیں کر سکتے، اعمال میں یقیناً کر سکتے ہیں۔ لہٰذا کورٹ نے نارمن فرقہ میں مروج تعدد ازدواج پر پابندی لگادی۔ بھارتی سپریم کورٹ نے بھی اس سے ملتے جلتے موقف کو قبول کر لیا۔ امریکی سپریم کورٹ نے قرار دیا کہ مذہبی آزادی ایسے کاموں کا جواز نہیں بن سکتی جو ریاست کے امن یا سلامتی سے مطابقت نہ رکھتے ہوں۔ جان سٹیورٹ ہل نے لبرٹی اور لائسنس میں فرق کیا ہے اور اعتراف کیا کہ آزادی سے مراد خود کو ہر کام کرنے کی چھٹی نہیں ہے جو اس کے دل میں آئے۔ کیونکہ ایسی آزادی سے امن وامان غارت ہو جائے گا اور آخر کار خود آزادی کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ ایسے معمولات اور طرز عمل پر پابندی لگانا ریاست کی طرف سے مذہبی آزادی قائم رکھنے کے عین مطابق ہے جو سول حکومت کے قیام سے مطابقت نہ رکھتے ہوں یا معاشرہ کے وجود کے لیے ضرر رساں ہوں۔ دستور میں جس مذہبی

آزادی کی ضمانت دی گئی ہے اور تحفظ کا اہتمام کیا گیا ہے وہ بعض پابندیوں کے تابع ہے جس کی تشریح کرنا عدالت ہائے قانون کا کام اور فرض ہے اور وہ پابندیاں ایسی ہوتی ہیں جو معاشرہ کے تحفظ کے لیے ضروری اور معاشرتی امن کے مفاد میں ہوں۔

(آسٹریلیا کے چیف جسٹس لاتھم کا فیصلہ ملخصاً از عدالتی فیصلے، ص:556 تا559)

9۔ بھارتی سپریم کورٹ نے 1984ء میں اپنے ایک فیصلہ میں لکھا کہ عدالتوں کو یہ طے کرنے کا اختیار حاصل ہے کہ آیا کسی خاص رسم یا رواج کو کسی مخصوص مذہب کے احکام کی رو سے اس کا لازمی جزو سمجھا جاتا ہے یا نہیں۔ (ایضاً،ص:562)

ایسا ہی فیصلہ برطانوی عدالت کا ہے۔ (ص:564)

بھارتی سپریم کورٹ نے 1958ء کے ایک فیصلہ میں مسلمانوں پر بقرعید کے روز گائے ذبح کرنے پر پابندی لگائی تھی اور 1984ء کے ایک فیصلہ میں اسی اصول کے تحت آنند مارگ فرقہ کے تنداواقص کو سرعام پیش کرنے پر پابندی لگائی تھی۔

(ایضاً،ص:565)

10۔ نامور برطانوی قانون دانوں نے لکھا کہ مذہبی آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ سلوک میں مطلق مساوات برتی جائے۔ حقیقتاً چرچ آف انگلینڈ کی خصوصی حیثیت کا خیال رکھنا ہوگا۔ (ایضاً،ص:566)

چونکہ قادیانی انگریزوں کی غیر مشروط اطاعت کا عقیدہ رکھتے ہیں لہٰذا برطانوی قانون دانوں کا یہ فیصلہ انہیں لازماً قبول کرنا پڑے گا۔

تلبیس شخصی (Personation)

مجموعہ تعزیرات پاکستان میں ایسے شخص کے لئے سزا رکھی گئی ہے، جو جھوٹ موٹ کسی اور شخص کا روپ دھار کر اس اختیار کردہ کردار میں کوئی اقبال کرے، بیان دے، یا اپنے آپ کو کسی دوسرے کا قائم مقام یا اس جیسا ظاہر کر کے دھوکہ دے، جو کوئی مسلح افواج جیسا لباس

پہنے یا نشان لگائے، یا سرکاری ملازمین کا مخصوص لباس پہنے۔تعزیراتِ پاکستان بڑی حد تک تعزیراتِ ہند سے ملتا جلتا ہے۔تعزیراتِ ہند کے نفاذ 1860ء سے لے کر اب تک کسی نے مذکورہ دفعات کے خلاف اعتراض نہیں کیا۔(مختصراً از عدالتی فیصلے،ص:578-579)

اصطلاح سے کیا مراد ہے؟

اصطلاح (Positive Law) سے بلیک (Blake) کی قانونی لغت کے مطابق وہ قانون مراد ہے جو اصلاً نافذ کیا گیا ہو یا کسی مجاز حاکم نے منظّم قانونی معاشرہ کی حکومت کے لیے اختیار کیا ہو۔(ایضاً،ص:581)

کیا کسی کو مذہب سے خارج کیا جا سکتا ہے؟

بھارتی سپریم کورٹ نے سیدنا طاہر سیف الدین بنام ریاست بمبئی (1962ء) میں ایک فیصلے کے تحت مذہبی سربراہ کا یہ اختیار تسلیم کیا تھا کہ وہ کسی مذہبی خلاف ورزی پر کسی کو اپنے گروہ سے خارج کر سکتا ہے اور اس اختیار پر پابندی کے قانون کو دستور کے خلاف قرار دیا تھا۔اسی طرح 1958ء میں ایسا فیصلہ دیا۔حتی کہ پریوی کونسل نے بھی حسین علی و دیگراں بنام منصور علی و دیگراں (1948ء) میں کسی مذہب کے بڑے حصہ کا ایسا ہی اختیار تسلیم کیا تھا۔ (عدالتی فیصلے،ص:573-574 سے مختصراً)

ہالسبری نے اپنی کتاب لاز آف انگلینڈ کے پیرا 1009 میں لکھا کہ دین کی تکفیر قانون عامہ کے تحت قابل مواخذہ جرم ہے۔(ایضاً،ص:608)

قادیانی طرزِ عمل

جب وہ قادیان میں تھے اور وہاں ان کی اکثریت اور قوت تھی تو انہوں نے مسلمانوں کو اپنی مساجد میں اذان دینے سے روک دیا تھا۔احرار نے قادیان میں اذان کہنے کے لئے کچھ رضا کار بھیجے،لیکن قادیانیوں نے ان پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا اور ان سب کو کئی زخم لگائے اور وہ ہسپتالوں میں پڑے رہے۔

(عدالتی فیصلے،ص:254۔بحوالہ تحریک ختم نبوت:1891تا1974،ص:78،ازشورش کاشمیری)

قادیانی اعتراف

معروف قادیانی سرظفراللہ خاں نے لکھا کہ ''اگر احمدی غیر مسلم ہیں تو پھر ان کو مسجد سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا۔''

(عدالتی فیصلے،ص:257۔بحوالہ تحدیث نعمت،ص:162،مصنف ظفراللہ خاں قادیانی)

تفصیل کے لئے سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ مورخہ 3 جولائی 1993ء جو کتاب ''قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے'' میں ص:509 تا595 شامل ہے، کا مطالعہ کریں۔ یہ کتاب جناب فیاض اختر ملک نے لکھی ہے اور اس باب میں اس کے مختصر نام ''عدالتی فیصلے'' کا حوالہ دیا گیا ہے۔

فیصلہ کن بات

مرزا قادیانی نے اپنی تمام تحریروں میں بے شمار دفعہ حکومت وقت کی فرماں برداری پر زور دیا ہے اور اس کو شرائط بیعت کا حصہ بنایا ہے۔ لہٰذا قادیانیوں پر لازم ہے کہ وہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ 1984ء قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم 1974ء سمیت تمام قوانینِ مُلکی کا احترام دل سے کریں۔ مرزا کے بیٹے بشیر احمد بی اے کا فتویٰ ان کے پیش نظر رہنا چاہیے کہ کسی کو کافر کہنے سے کسی کی ہتک مراد نہیں ہوتی، بلکہ صرف امر واقع کا اظہار ہوتا ہے۔ (کلمۃ الفصل،ص:94)

مرزا کو نہ ماننے والوں کی پوزیشن

وہ کافر نہیں ہیں

1- ''ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔''.....سو اگر مسٹر ڈوئی صاحب کے روبرو میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ میں ان کو کافر نہیں کہوں گا۔تو واقعی میرا یہی مذہب ہے کہ میں کسی مسلمان کو کافر نہیں جانتا۔''

(تریاق القلوب،ص:304تا306،روحانی خزائن،ج:15،ص:432تا434۔مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:342-341)

2- صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان لکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں۔ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔''

(تریاق القلوب،ص:304حاشیہ، روحانی خزائن،ج:15،ص:432۔مجموعہ اشتہارات حاشیہ، ج:2،ص:342-341)

مرزا کا انکار کرنے والے کافر ہیں

1- ''تکفیر کرنے والے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔کیا زندہ مردے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے؟ پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے،تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی ملکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ،ص:28،روحانی خزائن،ج:17،ص:64۔اربعین:3حاشیہ،ص:75،روحانی

خزائن، ج:17،ص:417)

2- ''اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدارِ نجات ٹھہرایا، جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔'' (اربعین:4 حاشیہ،ص:93، روحانی خزائن، ج:17،ص:435)

3- ''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا..... اور اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر اُن کے مناسب حال کون سی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے۔ کہ **مادعاء الکافرین الا فی ضلال**۔ (کافروں کی دعا تو بس رائیگاں ہی ہے)''

(دافع البلاء،ص:15-16۔ روحانی خزائن، ج:18،ص:231-232)

4- ''جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

(نزول المسیح،ص:4 حاشیہ، روحانی خزائن، ج:18،ص:382)

5- ''ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے، اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔'' (انجام آتھم،ص:62، روحانی خزائن، ج:11،ص:62)

6- ''آخر زمانہ میں ایک ابراہیم (مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں سے وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔''

(اربعین:3،ص:32، روحانی خزائن، ج:17،ص:421)

7- ''میں خدا کی راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے، کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔'' (کشتی نوح،ص:56، روحانی خزائن، ج:19،ص:61)

8- ''اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گزر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔''

(اربعین:4،ص:12، روحانی خزائن، ج:17،ص:441 حاشیہ)

9- ''سوال نمبر 6'' حضور عالیٰ نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مومنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں، صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہو سکتا۔ لیکن عبدالحکیم خاں کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس بیان اور پہلی کتابوں میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا ہے اور اب آپ لکھتے ہیں کہ میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔

الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں، حالانکہ خدا کے نزدیک ایک قسم ہے کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے..... پس جبکہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افتراء کیا ہے۔ اس صورت میں نہ میں صرف کافر بلکہ بڑا کافر ہوا..... علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا..... اب جو شخص..... مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیونکر ہو سکتا ہے۔'' (حقیقت الوحی، ص:163-164، روحانی خزائن، ج:22، ص:167-168)

اسی صفحہ 163 کے حاشیہ پر مرزا نے لکھا ہے ''سو جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔''

10- ''دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ پس اس لئے وہ خدا اور رسول a کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔'' (ایضاً، ص:179، روحانی خزائن، ج:22، ص:185)

یہ دس حوالے مرزا کی کتابوں سے تھے۔ اب اس کے بیٹے قادیانیوں کے قمر الانبیاء بشیر احمد بی۔ اے کی کتاب کے حوالے پیش خدمت ہیں۔

کلمۃ الفصل کے حوالے

1- ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ d کو نہیں مانتا یا عیسیٰ d کو مانتا ہے مگر محمد a کو نہیں مانتا اور یا محمد a کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (ص:110)

2- میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا ایک لعنتی آدمی کا کام ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے حضرت خلیفۃ المسیح اول کو **اولئك هم الكافرون حقاً** والی آیت کو غیر احمدیوں پر چسپاں کرتے ہوئے اور رسل کے لفظ میں حضرت مسیح موعود کو شامل کرتے ہوئے سنا ہے۔ (ص:120-121)

3- خود حضرت مسیح موعود عبدالحکیم خاں مرتد کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔'' (ص:125)

4- حکیم نوردین نے بدر قادیان مورخہ 4 مئی 1911ء میں ایک اعلان چھپوایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ میں مرزا صاحب کے تمام دعاوی کو دل سے مانتا اور یقین کرتا ہوں اور ان کے معتقدات کو نجات کا مدار ماننا میرا ایمان ہے۔
(ص:148)

5- نوردین نے بدر 11 جولائی 1912ء میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا ''اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی۔''
(ص:149)

6- ہم تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ صرف وہی سلوک جائز رکھا ہے جو نبی کریم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔'' (ص:169)

7- وہ شخص جو مسیح موعود کو نہیں مانتا جس کے ماننے کے لئے خدا اور اس کے رسول نے تاکید فرمائی ہے تو وہ کلمہ گو کس طرح ہوسکتا ہے۔ (ص:182)

8- اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کر کافر نہیں۔

(الفضل، 27 مئی 1914ء۔ بحوالہ قادیانی مذہب، ص:740)

مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیاں

قادیانی حکومت میں مسلمانوں کی حیثیت

مرزا بشیر الدین محمود نے سالانہ جلسہ قادیاں 1932ء کی افتتاحی تقریب میں کہا

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ بنیاد جو اس وقت بہت کمزور نظر آتی ہے، اس پر عظیم الشان عمارت تعمیر ہوگی۔ ایسی عظیم الشان کہ ساری دنیا اس کے اندر آجائے گی اور جو لوگ باہر رہیں گے ان کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگوں کی حیثیت چوہڑے چماروں کی ہوگی۔''

(بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از الیاس برنی m ، ص:737)

ظفر اللہ خاں قادیانی

اس نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح m کی نماز جنازہ پڑھنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اسے غیر مسلم ریاست کا مسلمان وزیر خارجہ یا مسلم ریاست کا غیر مسلم وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے۔

(روزنامہ زمیندار لاہور، مورخہ: 8 فروری 1950ء، منقول از عدالتی فیصلے، ص:571)

سرکاری مسلمان

قادیانی عام مسلمانوں کو ''سرکاری مسلمان'' کہتے ہیں، کیونکہ آئین میں ترمیم (1974ء) کے بعد ان کو کافر قرار دیا گیا۔'' (بحوالہ عدالتی فیصلے، ص:624)

معجزات کا اقرار اور انکار

1- ''سو واضح ہو کہ انبیاء f کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر جو ہمارے سید و مولیٰ نبی a کا معجزہ تھا اور خدا تعالیٰ کی غیر محدود قدرت نے ایک راست باز اور کامل نبی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے اس کو دکھایا تھا۔ دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اس خارق عادت عقل کے ذریعہ ظہور پذیر ہوتے ہیں، جو الہام الٰہی سے ملتی ہے۔''

(ازالہ اوہام حاشیہ، ص:153-154، روحانی خزائن، ج:3، ص:253-254)

2- مرزا نے حضور d کے جنگ بدر میں ایک مٹھی سنگریزے پھینکنے، شق القمر، تھوڑے سے پانی کو بہت زیادہ کر دینے، تھوڑی سی روٹی کو ہزارہا لوگوں کے لئے کافی ہو جانے، کھارے پانی کے کنویں کو میٹھا کرنے، سخت زخمی کو ہاتھ پھیر کر ٹھیک کر دینے، نکلی ہوئی آنکھ کو دوبارہ اپنی جگہ پر درست کر دینے والے معجزات کا اثبات کیا اور ان کے حق میں دلائل دیئے۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص:65-66، روحانی خزائن، ج:5، ص:65-66)

3- مرزا نے ملفوظات، ج:1، ص:89 پر بھی معجزہ شق القمر کا اقرار کیا ہے۔

4- ''پنڈت نند کشور صاحب سے معجزات پر گفتگو ہوئی۔ پنڈت صاحب نے شق القمر کی نسبت کہا کہ بھوج سوانح ایک کتاب سنسکرت میں ہے۔ مجھ سے پنڈتوں نے بیان کیا ہے کہ اس میں معجزہ شق القمر کی شہادت راجہ بھوج سے ہے کہ وہ اپنے محل پر تھا۔

یکا یک اس نے چاند کو ٹکڑے ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس نے پنڈتوں کو بلا کر پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ چاند اس طرح پھٹا۔ راجہ نے خیال کیا کہ کوئی عظیم الشان حادثہ ہوگا۔ پنڈتوں نے جواب دیا کہ کوئی خطرہ نہیں ہے۔ پچھّم کے دیس میں ایک مہاتما پیدا ہوا ہے وہ بہت یوگی ہے۔ اس نے اپنے یوگ بھاش سے چاند کو ایسا کر دیا۔ تب راجہ نے اسے تحائف ارسال کئے۔'' (ملفوظات، ج:3، ص:170)

5- ''ایک پل میں عرشِ بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے؟ اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دلوں میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں۔ جن کو خدا کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں آتا۔'' (ملفوظات، ج:5، ص:15-16)

6- ''سارے نبی ایمان بالغیب کی رعایت سے معجزے دکھلاتے رہے۔''
(مکتوبات، ج:1، ص:120)

7۔ بعض جگہ بعض معجزات کو تبصریح بیان کر دیا ہے جیسے معجزہ شق القمر جو ایک عظیم الشان معجزہ اور خدائی قدرت کا کامل نمونہ ہے۔ جس کی تصریح ہم نے کتاب سرمۂ چشم آریا میں بخوبی کر دی ہے۔ جو شخص مفصل دیکھنا چاہے اس میں دیکھ سکتا ہے۔''
(مکتوبات، ج:1، ص:128)

8۔ ابراہیم d چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لیے ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی۔ جبکہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدا نے آگ کو اس کے لیے سرد کر دیا۔ (حقیقت الوحی، ص:50، روحانی خزائن، ج:22، ص:52)

9۔ یونس d مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا۔ اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا''۔
(مسیح ہندوستان میں، ص:16، روحانی خزائن، ج:15، ص:16)

10- ''انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ بنا کر دکھلا دیا

اور کسی نے مردہ کو زندہ کر کے دکھلا دیا۔ یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔''

(براہین احمدیہ،ص:433-434،روحانی خزائن،ج:1،ص:518-519)

11- ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح d بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔

(اخبار الحکم:24 جون 1901ء۔ بحوالہ احتساب قادیانیت،ج:3،ص:415)

12- بعض عورتیں جو بہت ہی نادر الوجود ہیں۔ بباعث غلبہ رجولیت اس لائق ہوتی ہیں کہ ان کی منی دونوں طور پر قوت فاعلی وانفعالی رکھتی ہو اور کسی سخت تحریک خیال شہوت سے جنبش میں آ کر خود بخود حمل ٹھہرنے کا موجب ہو جائے۔

(سرمۂ چشم آریہ،ص:48،روحانی خزائن،ج:2،ص:96)

13- وہ (خدا) اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بدل بھی لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔

(چشمہ معرفت،ص:96،روحانی خزائن،ج:23،ص:104)

14- ہمیں حضرت مسیح d کے صاحب معجزہ ہونے سے انکار نہیں۔ بے شک ان سے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں.....قرآن کریم سے بہر حال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دیئے گئے۔

(شہادت القرآن حاشیہ،ص:77،روحانی خزائن،ج:6،ص:373)

15- اور یہ عجب بات ہے کہ حضرت مسیح d نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔

(تریاق القلوب،ص:89،روحانی خزائن،ج:15،ص:217)

16- ایسا ہی شق القمر کا عالی شان معجزہ جو خدائی ہاتھ کو دکھلا رہا ہے۔ قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت a کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے معجزہ کو دیکھا۔''

(تقریر مرزا ملحقہ چشمہ معرفت، ص:42۔ روحانی خزائن، ج:23، ص:411)

17- حضرت مسیح d کی چڑیوں کا معجزہ کے طور پر پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام، ص:68، روحانی خزائن، ج:5، ص:68)

18- یہ بھی ممکن اور جائز ہے کہ خدا تعالیٰ کسی حیوان یا انسان یا پرند کو ایسی حالت میں بھی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے، حقیقی موت سے بچاوے اور اس کی روح کا اس کے پاش پاش جسم سے وہی تعلق رکھے جو نیند کی حالت میں ہوتا ہے اور پھر اس کے جسم کو درست کر دیوے اور اس کو نیند کی حالت سے جگاوے۔ کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے۔

(ازالہ اوہام، حصہ دوم، ص:522-521، روحانی خزائن، ج:3، ص:622-621)

معجزوں کا انکار

1- خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز نہیں بدل سکتا۔

(کرامات الصادقین، ص:8، روحانی خزائن، ج:7، ص:50)

2- مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (عیسیٰ d) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔''

(ضمیمہ انجام آتھم، ص:6-7، روحانی خزائن، ج:11، ص:290-291)

3- یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں (حضرت عیسیٰ d کی چڑیاں) کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔

(ازالہ اوہام، ص:156-157، روحانی خزائن، ج:3، ص:256-257)

4- قرآن شریف کی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہو گیا تھا اور واقعی طور پر کسی قالب میں جان پڑ گئی تھی۔

(ازالہ اوہام، ص:404، روحانی خزائن، ج:3، ص:504)

5- ایک صاحب نے پوچھا شق القمر کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہماری رائے میں یہی ہے کہ وہ ایک قسم کا خسوف (گرہن) تھا۔ (ملفوظات، ج:5، ص:634)

6- کوئی اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ کبھی حقیقی اور واقعی طور پر کوئی مردہ زندہ ہو گیا ہو اور دنیا میں واپس آیا۔ (ازالہ اوہام، ص:345، روحانی خزائن، ج:3، ص:445)

7- ''سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔''
(ازالہ اوہام، حصہ اول، ص:26 کا حاشیہ، روحانی خزائن، ج:3، ص:126)

دروغ گورا حافظہ نہ باشد کی بہترین مثال مرزا کا قول اسی کتاب میں اسی واقعہ معراج کے بارہ میں یہ ہے ''آنحضرت کے رفع جسمی کے بارہ میں یعنی اس بارہ میں کہ وہ جسم کے سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ j کا یہی اعتقاد تھا۔'' (ایضاً، ص:147، روحانی خزائن، ج:3، ص:247)

اگر تمام صحابہ j کا یہی اعتقاد تھا تو مرزا کو معراج کا کشف ہونا کہاں سے معلوم ہو گیا۔ اگر وہ کشف تھا اور (نعوذ باللہ) رسول کریم d نے بھی اس کو کشف کے طور پر لوگوں کے سامنے پیش کیا تھا تو مرزا کے آباؤ اجداد یعنی کفار مکہ نے کیوں انکار کیا تھا؟

دنیا کا سب سے حیران کن واقعہ

(Three in one)

''اس نے (یعنی خدا نے) براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے۔ دو برس تک صفت مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص496 پر درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم ص556 میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور پر میں ابن مریم ٹھہرا۔'' (کشتی نوح، ص:47، روحانی خزائن، ج:19، ص:50)

کیا دنیا میں اس سے بڑا دجل کوئی اور ہوسکتا ہے؟

دجال

1- دجال شخص واحد بھی ہوسکتا ہے۔ (ملفوظات، ج:4، ص:67)

2- دجال ایک گروہ کا نام ہے۔

(تحفہ گولڑویہ، ص:150/87، روحانی خزائن، ج:17، ص:236)

3- دجال سے مراد عیسائی پادریوں کا گروہ ہے۔

(حمامۃ البشریٰ، ص:26، روحانی خزائن، ج:7، ص:202)

4- حدیثوں میں آیا ہے کہ دجال اول نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر خدائی کا۔''

(مکتوبات، ج:2، ص:184)

5- ''صحابہ j کا اسی بات پر اجماع ہو گیا تھا ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔''
(ازالہ اوہام، حصہ اول، ص:111، روحانی خزائن، ج:3، ص:211)

مرزا کے اس قول سے ثابت ہوا کہ دجال شخص واحد ہے۔

6- آنحضرت a فرماتے ہیں کہ دنیا کے آخر تک 30 دجال پیدا ہوں گے۔
(ازالہ اوہام، ص:97، روحانی خزائن، ج:3، ص:197)

7- دجال ہندوستان سے خروج کرے گا۔
(ایضاً، ص:392، روحانی خزائن، ج:3، ص:492، ص:457۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:557)

مرزا کے ان اقوال سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی دجال ہے اور ان 30 دجالوں میں سے ایک ہے۔ وہ ہندوستان سے ظاہر ہوا۔ اس نے پہلے نبوت اور پھر خدائی کا دعویٰ کیا۔ حوالے باب ''مرزا کے دعوے'' میں گزر چکے۔ مرزا دجال کے شخص واحد ہونے کا بھی قائل تھا۔ لہٰذا یہ تمام باتیں اسی پر چسپاں ہوتی ہیں۔

کسرِ صلیب اور مرزا

''میرا کام جس کے لیے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت a کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علتِ غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام بقلم خود مرزا غلام احمد قادیانی۔''

(اخبار بدر قادیاں، مورخہ: 19 جولائی 1906ء، منقول از المہدی، نمبر: 1، ص: 43، از حکیم محمد حسین قادیانی لاہوری۔ بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ، ص: 451، فیصلہ مرزا، ص: 21، مصنف مولانا ثناء اللہ امرتسری m)

کیا ایسا ہوا کہ تثلیث پرستی دنیا سے ختم ہو گئی ہو؟ ہرگز نہیں! بقول مرزا ''واقعات جس امر کی تفسیر کریں وہی تفسیر ٹھیک ہوا کرتی ہے۔'' (ملفوظات، ج: 3، ص: 191)

اعترافِ شکست از مرزا

''ہمارا سب سے بڑا کام تو کسرِ صلیب ہے اگر یہ کام ہو جاوے تو ہزاروں شبہات اور اعتراضات کا جواب خود بخود ہی ہو جاتا ہے اور اسی کے ادھورا رہنے سے سینکڑوں اعتراضات ہم پر وارد ہو سکتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ

چالیس یا پچاس کتابیں لکھی ہیں مگر ان سے ابھی وہ کام نہیں نکلا جس کے لیے ہم آئے ہیں۔اصل میں ان لوگوں نے جس طرح قدم جمائے اور اپنا دامِ فریب پھیلایا ہے وہ ایسا نہیں کہ کسی انسانی طاقت سے درہم برہم ہو سکے۔دانا آدمی جانتا ہے کہ اس قوم کا تختہ کس طرح پلٹا جا سکتا ہے۔یہ کام بجز خدائی ہاتھ کے انجام پذیر ہوتا نظر نہیں آتا۔اسی واسطے ہم نے ان ہتھیاروں یعنی قلم کو چھوڑ کر دعا کے واسطے یہ مکان (حجرہ دعائیہ) بنوایا ہے کیونکہ دعاء کا میدان خدا نے بڑا وسیع رکھا ہے۔''

(ملفوظات، ج:3،ص:191)

مرزا نے کہا کہ اس دور میں قلم سے حملے ہو رہے، لہٰذا ہمارا یہی فرض ہے کہ قلم کے ساتھ ان کو روکیں۔(ملفوظات، ج:4،ص:447)

پھر قلم کی لڑائی میں شکست تسلیم کر لی اور حجرۂ دعا میں

کنجے گرفت و یاد خدا را بہانہ ساخت

مرزا نے لکھا کہ قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی۔(ملفوظات، ج:3،ص:192)

قلم کام نہیں دیتا۔(ص:558)

آج تک 29 لاکھ مسلمان مرتد ہو گئے۔(ملفوظات، ج:3،ص:328)

پھر ص:561 پر لکھا کہ 30 لاکھ مرتد ہو چکے ہیں۔

مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے نفرت

1- اس گورنمنٹ کے ہم پر اس قدر احسان ہیں کہ اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ مکہ میں گزارہ ہوسکتا ہے اور نہ قُسطنطینیہ میں۔ تو پھر کس طرح سے ہوسکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دِل میں رکھیں۔'' (ملفوظات، ج:1،ص:208)

2- ہم یہاں وہ کام کر سکتے ہیں جو مکہ مدینہ میں ہرگز نہ کر سکتے۔
(ملفوظات، ج:2،ص:292)

3- خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو اس بات کے لئے چن لیا ہے کہ تا یہ فرقہ احمدیہ اس کے زیر سایہ ہو کر ظالموں کے خونخوار حملوں سے اپنے تئیں بچاوے اور ترقی کرے۔ کیا تم یہ خیال کر سکتے ہو کہ تم سلطان روم کی عملداری میں رہ کر یا مکہ اور مدینہ میں ہی اپنا گھر بنا کر شریر لوگوں کے حملوں سے بچ سکتے ہو، ہرگز نہیں۔ بلکہ ایک ہفتہ میں ہی تم تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ گے۔
(ملفوظات، ج:4،ص:221)

4۔ ''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر۔ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربّانی۔'' (آئینہ کمالات اسلام،ص:352۔ روحانی خزائن، ج:5،ص:352)

5۔ زمین قادیان اب محترم ہے۔ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے۔
(درثمین،ص:52۔ مرزائی قادیانی بحوالہ ثبوت حاضر ہیں،ص:359)

6۔ ''کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں۔''
(تقریر بشیرالدین محمود سالانہ جلسہ 1917ء مندرجہ۔ حقیقۃ الرویا،ص:46 بحوالہ ثبوت حاضر ہیں،ص:361)

7۔ قادیانیوں کے اخبار ''الفضل'' مورخہ 27 دسمبر 1934ء کے صفحہ اوّل پر قادیان کے سالانہ جلسہ میں آنے والوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے لکھا ''ارض حرم میں تشریف لانے والوں کو مبارک۔ مبارک۔ مبارک

اس سے پہلے ایک خطبہ میں بشیر الدین محمود نے قادیان سے شعائر اللہ کی فہرست گنوائی تھی۔

(لاہوری گروپ کا اخبار پیغام صلح مورخہ 3 جنوری 1935ء بحوالہ قادیانی مذہب، ص:904)

توہین مسیح d

مرزا قادیانی نے سیدنا عیسیٰ d کی بہت زیادہ توہین کی۔اس نے لکھا کہ کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔
(ضمیمہ نزول المسیح،ص:13۔روحانی خزائن،ج:19،ص:120)

مولانا نور محمد سہارنپوری نے اپنی کتاب ''مغلظات مرزا'' میں مرزا کی تمام کتابوں سے ان تمام گالیوں کو اکٹھا کر دیا ہے جو مرزا نے سیدنا مسیح d کے بارے میں لکھیں۔ان کی تحقیق کے مطابق مرزا نے 69 دفعہ آپ d کو گالی دی۔
(احتساب قادیانیت،ج:17،ص:520تا522)

چونکہ مرزا نے لکھا کہ اس عاجز کو حضرت مسیح d سے مشابہت تامہ ہے۔
(براہین احمدیہ،ص:499،حاشیہ روحانی خزائن،ج:1،ص:594)

لہٰذا جتنی بری باتیں حضرت مسیح d کے بارے میں مرزا نے لکھیں وہ سب خود اس میں پائی جاتی ہیں۔مرزا کا بیٹا بشیر احمد اپنی کتاب سیرت المہدی میں لکھتا ہے کہ مرزا قادیانی سیدنا مسیح d کی توہین کر کے اتنا ہنستا تھا کہ اس کی آنکھوں میں پانی آ جاتا۔
(ج:1،ص:809،روایت:946)

حالانکہ مرزا خود لکھ چکا تھا کہ ''حضرت عیسیٰ d سے مجھے مشابہت ہے تو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ میں نعوذ باللہ حضرت عیسیٰ کو برا کہتا تو اپنی مشابہت ان سے کیوں بتلاتا۔کیونکہ اس سے تو خود میرا برا ہونا لازم آتا ہے۔(کشف الغطاء،ص:50،روحانی خزائن، ج:14،ص:226 کا حاشیہ۔مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:257)

مرزا نے آپ d کو ہیجڑا، نامرد، بدکار، شرابی (نعوذ باللہ) لکھا ہے۔ (نقل کفر کفر نہ باشد)

مرزا نے یہ بھی لکھا کہ ''کیسا ہی خبیث اور ملعون ہے وہ شخص جو برگزیدہ بندوں کا انکار کرے یا کسی طرح سے اپنے قول اور فعل سے ان کی توہین کرے۔''

(ملفوظات، ج:5،ص:665)

گالیاں دینے کا صحیح طریقہ لکھتے ہوئے مرزا کہتا ہے ''شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت ایک تعریف کا لفظ بھی لے آتے ہیں۔ گویا وہ منصف مزاج ہیں۔

(ست بچن،ص:13، روحانی خزائن، ج:10،ص:125 حاشیہ)

یہ بھی لکھا کہ ''ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے کہ اپنی بزرگی کی پٹڑی جمنا اس میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ نخواہ تحقیر کریں۔

(ست بچن،ص:8، روحانی خزائن، ج:10،ص:120)

مرزا نے یہ بھی لکھا کہ مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے نبی a کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ d کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا اپنے نبی a سے محبت رکھتے ہیں، ایسا ہی وہ حضرت عیسیٰ d سے محبت رکھتے ہیں۔

(ضمیمہ :3، (منسلکہ کتاب تریاق القلوب)، ص: ج، تریاق القلوب، ص:363، روحانی خزائن، ج:15،ص:491)

مگر خود ہی آپ d کو ہیجڑہ لکھ دیا۔

(نورالقرآن نمبر:2،ص:17، روحانی خزائن، ج:9،ص:392)

مسمریزم کا ماہر بھی کہا۔

(ازالہ اوہام،ص:156-157 کا حاشیہ، روحانی خزائن، ج:3،ص:256-257)

یہ شعر بھی خود پڑھا:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(ملفوظات، ج:2،ص:278۔ دافع البلاء،ص:20، روحانی خزائن، ج:18،ص:240)

ابن مریم پر فضیلت کے دعویٰ کو یہ لوگ بڑی بری نگاہ سے دیکھتے ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ ''خدا تعالیٰ کی صریح وحی سے مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ محمدی سلسلہ کا خاتم الخلفاء (یعنی مرزا) موسوی سلسلہ کے خاتم الخلفاء (یعنی حضرت عیسیٰ d) سے بڑھ کر ہے۔''

(ملفوظات، ج:2،ص:291)

مرزا نے لکھا کہ لفظ عیسیٰ کا معنیٰ خوشہ انگور جس سے شراب بنائی جاتی ہے اور شراب انگوری ہے۔ لہٰذا میں نے اگر اپنا نام عیسیٰ رکھ لیا تو علماء کیوں چڑتے ہیں۔

(نشان آسمانی،ص:20، روحانی خزائن، ج:4،ص:380)

''عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم،ص:6، روحانی خزائن، ج:11،ص:290)

لفظ یسوع دراصل عبرانی میں ایشوع ہے۔ جس کا ترجمہ ہے نجات دھندہ۔ اس سے یسوع بنا اور اس کی تعریب ہو کر یعنی زبان عربی میں آ کر عیسیٰ بنا اور یہ تعریب قرآن پاک سے پہلے کی ہے جب عرب آپ d کو عیسیٰ بولتے تھے۔

(احتساب قادیانیت، ج:4،ص:65۔ بیان در مقدمہ بہاول پور از مولانا سید انور شاہ کشمیری m)

مرزا قادیانی کے سیدنا عیسیٰ d کے بارے میں خیالات ملاحظہ کرنے کے لئے مطالعہ کریں۔ (قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از الیاس برنی m ،ص:419 تا 432)

سیدہ مریم g کی توہین

مرزا نے سیدہ مریم g کی توہین کرنے میں بھی کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

قرآن مجید میں سورہ مائدہ:5، آیت:75 میں سیدہ مریم g کی شان میں فرمایا گیا ہے۔ ''اُمُّہ صدیقۃ'' یعنی سیدنا عیسیٰ d کی والدہ صدیقہ تھیں۔ اس آیت کا مذاق اڑاتے ہوئے مرزا نے کہا ''صدیقہ کا لفظ اس جگہ اس طرح آیا ہے جس طرح ہماری زبان میں

کہتے ہیں ''بھر جائی کا نئے سلام آکھناواں، جس سے مقصود کا نا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔ اسی طرح اس آیت میں اصل مقصود حضرت مسیح d کی والدہ ثابت کرنا ہے جو منافی الوہیت ہے نہ کہ مریم کی صدیقیت کا اظہار۔''

(سیرت المہدی، ج:1، ص:732-733، روایت:801)

یاد رہے کہ قرآن مجید نے یہود و نصاریٰ کے عقائد کی بیخ کنی کی ہے مگر ایک حرف بھی موسیٰ و عیسیٰ f کی ہتک کا اشارۃً یا کنایۃً ذکر نہیں فرمایا۔

توہین رسالت

1- ''اور مجھ پر خواہ مخواہ جھوٹ اور تہمت سے الزام لگاتے کہ نعوذ باللہ میں پیغمبروں کو گالیاں دیتا ہوں مگر کیسا ہی خبیث اور ملعون ہے وہ شخص جو کہ برگزیدہ بندوں کا انکار کرے یا ان کی کسی طرح سے اپنی قول سے فعل سے توہین کرے۔''
(ملفوظات، ج:5،ص:665)

2- ''خدا کی قدرت ہے کہ جس قدر انبیاء f دنیا میں آئے وہ دنیاوی معاملات میں ایسے تھے کہ ان کو پانچ روپے کی بھی نوکری نہ مل سکتی تھی۔'' (ایضاً،ص:61)

3- ''ہمیں ایک دفعہ خیال آیا کہ کرشن جی کو داؤد d کے ساتھ بالکل مشابہت معلوم ہوتی ہے۔ بلحاظ راگ، رقص، مجمع مستورات اور بہادری میں۔ خدا جانے یہ کیا بات ہے۔'' (ایضاً،ص:462)

4- غرض جو لوگ امام الزماں ہوں..... خدا تعالیٰ ان سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے اور ان کی دعا کا جواب دیتا ہے..... پھر سوال کے بعد جواب ایسے صفا اور لذیذ اور فصیح الہام کے پیرایہ میں شروع ہوتا ہے کہ صاحب الہام خیال کرتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے۔'' (ضرورۃ الامام،ص:13، روحانی خزائن، ج:13،ص:483)

5- کوئی نبی نہیں جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو۔''
(اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح،ص:29، روحانی خزائن، ج:19،ص:133)

6- توریت کی بعض عبارتوں سے ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ d نے بعض اپنی پیش گوئیوں کے سمجھنے اور سمجھانے میں اجتہادی طور پر غلطی کھائی۔''
(مجموعہ اشتہارات، ج:1،ص:144 حاشیہ)

7- حضرت مسیح d نے بشارتوں کے سمجھنے میں غلطی کھائی۔(ایضاً،ص:145 کا حاشیہ)

8- عجیب تر بات یہ کہ بائبل میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کو فتح کی نسبت خبر دی اور وہ غلط نکلی یعنی بجائے فتح کے شکست ہوئی۔ (ایضاً،ص:145-146حاشیہ)

مرزا دجال نے بت کے چار سو پجاریوں کو بنی اسرائیل کے نبی بنا دیا۔ حالانکہ سلاطین اول باب 22 کی جس آیت کا حوالہ دیا اس کو آگے پیچھے سے پڑھیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ یسیرت دیوی کے پجاری اور بت پرست تھے نہ کہ نبی۔

9- پس اگر اجتہادی غلطی قابل الزام ہے تو یہ الزام جمیع انبیاء واولیاوعلماء میں مشترک ہے۔ (ایضاً،ص:148)

10- حضرت عیسیٰ d نے پطرس حواری کی اصلیت سمجھنے میں ٹھوکر کھائی۔
(ایضاً،ص:244)

11- خدا تعالیٰ اپنے وعدے پورے کرنے کا پابند نہیں۔
(ایضاً،ص:446-447حاشیہ)

12- یونس d کو عذاب کی پیش گوئی سمجھنے میں غلطی لگی۔(ایضاً،ص:448 تا451)

13- حضور d کا اجتہاد غلط نکلا۔ (مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:481)

14- دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہاد میں غلطی نہیں کی۔
(تتمہ حقیقت الوحی،ص:137،روحانی خزائن،ج:22،ص:573)

15- ''خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح d کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔''
(ایضاً،ص:137،روحانی خزائن،ج:22،ص:575)

16- اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے کیونکہ یہ عاجز قید کی دعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا ہے،مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔
(براہین احمدیہ،حصہ:5،ص:76،روحانی خزائن،ج:21،ص:99)

17۔آسمان سے کئی تخت اُترے مگر سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا۔
(اربعین:3،ص:37۔روحانی خزائن،ج:17،ص:428)

18- میری آمد کی وجہ سے ہر نبی زندہ ہوگیا اور ہر رسول میری قمیض میں چھپا ہوا ہے۔

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیرا ہنم

(نزول المسیح،ص:100،روحانی خزائن،ج:18،ص:478)

19- آنحضرت پر ابن مریم دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت کاملہ منکشف نہ ہوئی۔
(ازالہ اوہام،ص:373،روحانی خزائن،ج:3،ص:473)

20- آنحضرت کے معجزات تین ہزار ہیں۔
(تحفہ گولڑویہ،ص:67،روحانی خزائن،ج:17،ص:153)

اور مرزا کے معجزات دس لاکھ ہیں۔
(نصرت الحق یعنی براہین احمدیہ،حصہ پنجم ص:56،روحانی خزائن،ج:21،ص:72)

29 نومبر 1902ء تک مرزا کے نشانات 50 لاکھ تک پہنچ چکے تھے۔
(ملفوظات،ج:2،ص:550)

جبکہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں دس لاکھ معجزات بیان کئے جو کہ 1905ء میں تین سال بعد چھپی۔

21- ''تقریباً تمام نبیوں اور رسولوں کی توجہ اسی بات کی طرف لگی رہی ہے کہ انہیں جمیلہ، حسینہ، صالحہ بیوی میسر آوے۔جس سے گویا انہیں ایک قسم کا عشق ہو۔''
(مکتوبات،ج:2،ص:59)

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ کے مصداق مرزا کے بیٹے بھی توہین رسالت میں پیچھے نہ رہے اور مرزا بشیر احمد بی۔اے نے کلمۃ الفصل میں لکھا کہ مرزا کا مرتبہ حضور d کے برابر ہے۔''پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم a کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا۔''
(کلمۃ الفصل،ص:113)

مرزا کے دوسرے بیٹے نے سوچا کہ میں کفر میں پیچھے کیوں رہوں؟ لہٰذا بشیر الدین محمود نے کہا ''کوئی بھی شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے، حتیٰ کہ حضرت محمد a سے بھی بڑھ سکتا ہے۔''

(اخبار الفضل قادیاں، مورخہ: 17 جولائی 1922ء، بحوالہ عدالتی فیصلے، ص: 427)

اب آخر میں مرزا کے کفر پر مرزا کا فتویٰ نقل کرتا ہوں۔

''اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے اور سب پر ایمان لانا فرض ہے..... کسی نبی کی اشارہ سے بھی تحقیر سخت معصیت ہے اور موجب نزول غضب الٰہی۔''

(تقریر مرزا ملحقہ چشمہ معرفت، ص: 18، روحانی خزائن، ج: 23، ص: 390)

سید نا رسول کریم d کا بلند مرتبہ تو یہ ہے کہ اس کائنات میں تین عظیم الشان اجتماع جو ہوئے یا ہوں گے، ان سب میں امام ہم سب کے آقا a ہیں۔ وہ اجتماع یہ ہیں۔

1- اجتماع انبیاء f شب معراج میں۔

2- میدان حشر میں

3- شفاعت کبریٰ کے وقت۔

تینوں جگہ آپ a کا منصب عالی ظاہر ہوا اور ہوگا۔

(رسالہ ختم نبوت از حضرت مولانا سید بدر عالم میرٹھی، احتساب قادیانیت، ج: 4، ص: 368-369)

تحریف قرآن، توہین قرآن

مرزا قادیانی کی پوری زندگی تحریف قرآن میں گزری اس نے معنوی تحریف اور لفظی تحریف دونوں بھرپور طریقے سے کیں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

1- معنوی تحریف

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (سورہ تکویر 4/81)

''جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں آوارہ پھریں گی''

عربوں کا سب سے قیمتی مال دس ماہ کی حاملہ اونٹنی ہوتی تھی جو کہ چند دنوں میں بچہ جننے والی ہو۔ جب قیامت کا صور پھونکا جائے گا تو لوگ ایسے قیمتی مال سے بھی لاتعلق ہو کر اپنی جان بچانے کی کوشش کریں گے اور ایسی قیمتی اونٹنیاں ان کے لئے بے کار ہو جائیں گی۔ اب ذرا مرزا کی تحریف معنوی دیکھیں۔ وہ لکھتا ہے کہ اس آیت میں ریل نکلنے کی طرف اشارہ ہے۔

(شہادت القرآن، ص:22، روحانی خزائن، ج:6، ص:318۔ ملفوظات، ج:5، ص:427)

خدا تعالیٰ اس سورہ تکویر میں قیامت کا منظر پیش فرما رہا ہے اور مرزا اس صور اسرافیل کے وقت ریل چلا رہا ہے۔

2- وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (سورہ تکویر 10/81)

''جب اعمال نامے کھولے جائیں گے''

مرزا کی تحریف: یعنی اشاعت کتب کے وسائل پیدا ہو جائیں گے۔ یہ چھاپا خانوں اور ڈاک خانوں کی طرف اشارہ ہے کہ آخری زمانوں میں ان کی کثرت ہو جائے گی۔

(شہادت القرآن، ص:22، روحانی خزائن، ج:6، ص:318)

3- وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (تکویر:7/81)

''اور جس وقت اعمال کے مطابق لوگوں کے گروہ بنائے جائیں گے۔''

مرزا کی تحریف: یہ تعلقات اقوام اور بلاد کی طرف اشارہ ہے۔ مطلب یہ کہ آخری زمانہ میں بباعث راستوں کے کھلنے اور انتظام ڈاک اور تار برقی کے تعلقات بنی آدمی کے بڑھ جائیں گے۔ تجارت بڑھ جائے گی۔ دوستانہ تعلقات بڑھ جائیں گے۔

(شہادت القرآن،ص:22، روحانی خزائن،ج:6،ص:318۔ ملفوظات،ج:5،ص:427)

4- وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (تکویر:5/81)

''اور جب وحشی جانور اکٹھے ہو جائیں گے''

مرزا کی تحریف: مطلب یہ کہ جب وحشی قومیں تہذیب کی طرف رجوع کریں گی اور ان میں انسانیت اور تمیز آئے گی۔ (شہادت القرآن،ص:22، روحانی خزائن،ج:6،ص:318)

بعد والے مرزائیوں نے اس سے چڑیا گھر مراد لئے۔

(قادیانی شبہات،ج:2،ص:381)

5- وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ (سورہ انفطار:3/82)

''اور جب سمندر پھٹ پڑیں گے۔''

مرزا کی تحریف: یعنی زمین پر نہریں پھیل جائیں گی اور کاشتکاری کثرت سے ہوگی۔

(شہادت القرآن،ص:22، روحانی خزائن،ج:6،ص:318)

6- وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ (سورہ مرسلات:10/77)

''اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے''

مرزا کی تحریف: یعنی جس وقت پہاڑ اڑائے جائیں گے اور ان میں سڑکیں پیادوں اور سواروں کے چلنے کی یا ریل کے چلنے کے لئے بنائی جائیں گی۔

(شہادت القرآن،ص:22، روحانی خزائن،ج:6،ص:318)

7- اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَت (سورہ تکویر:1/81)

''اور جب سورج لپیٹ لیا جائے گا۔''

مرزا کی تحریف: یعنی سخت ظلمت، جہالت اور معصیت کی دنیا پر طاری ہو جائے گی۔

(ایضاً، ص:318-319)

8- وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ (سورہ تکویر:2/81)

''اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے''

مرزا کی تحریف: یعنی علماء کا نور اخلاص جاتا رہے گا۔(ایضاً،ص:319)

9- وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ (سورہ انفطار:2/82)

''اور جب تارے جھڑ جائیں گے''

مرزا کی تحریف: یعنی علماء ربانی فوت ہو جائیں گے۔(ایضاً،ص:319)

10- اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ.....اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ

(انشقاق:1/84۔انفطار:1/82)

''جب آسمان پھٹ جائے گا۔''

مرزا کی تحریف: ان آیات سے یہ مراد نہیں کہ درحقیقت اس وقت آسمان پھٹ جائے گا..... بلکہ مدعا یہ ہے..... کہ آسمان سے فیوض نازل نہیں ہوں گے اور دنیا ظلمت اور تاریکی سے بھر جائے گی۔ (ایضاً،ص:319)

11- وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَت (مرسلات:11/77)

''اور رسولوں کے لئے (گواہی دینے کا) وقت مقرر ہوگا''

مرزا کی تحریف: یہ اشارہ درحقیقت مسیح موعود کے آنے کی طرف ہے۔

(ایضاً،ص:319-320)

12- وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (نمل:82/27)

''اور جب ان کے بارے میں عذاب کا وعدہ پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین میں سے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرے گا۔اس لئے

کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔''

مرزا کی تحریف: ''یعنی ایسے واعظوں کا بکثرت ہو جانا جن میں آسمانی نور ایک ذرہ بھی نہیں اور صرف وہ زمین کے کیڑے ہیں۔ اعمال ان کے دجال کے ساتھ ہیں اور زبانیں اسلام کے ساتھ۔'' (ایضاً، ص:321)

13- **لیلۃ القدر**۔ اس کو تمام مسلمان جانتے ہیں کہ ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

مرزا کی تحریف: تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے۔ (فتح اسلام، ص:54، روحانی خزائن، ج:3، ص:32)

آپ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ تو اس رات کی تعریف فرما رہا ہے کہ ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے اور یہ دجال اس کو بدترین زمانہ ٹھہرا رہا ہے۔ اس شخص نے خدا تعالیٰ کی کس حد تک مخالفت کی ہے۔ اس پر یہ دعویٰ ہے کہ میں قرآن کی غلطیاں نکالنے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں۔ (ازالہ اوہام، ص:382، روحانی خزائن، ج:3، ص:482)

اور یہ کہ قرآن آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا اور میں قرآن کو آسمان سے زمین پر لایا ہوں۔ (ایضاً، ص:393 حاشیہ، روحانی خزائن، ج:3، ص:493)

14- ''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''
(حقیقت الوحی، ص:84، روحانی خزائن، ج:22، ص:87)

15- ''اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر با آواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ **انا انزلناہ قریباً من القادیان**۔ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو، لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی

الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔مکہ اور مدینہ اور قادیان یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا۔''

(ازالہ اوہام، حصہ اول، ص: 40-41 حاشیہ، روحانی خزائن، ج: 3، ص: 140-141۔ مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:403 حاشیہ۔405 حاشیہ)

ناظرین! مرزا کا دعویٰ نبوت کا تھا۔ نبی کا ہر کشف، خواب وغیرہ سب وحی ہوتی ہے۔(حمامۃ البشریٰ، ص:24/13 حاشیہ، روحانی خزائن، ج:7، ص:190)

مرزا نے یہ لکھ کر قرآن مجید کی حرمت پر حملہ کیا۔لہٰذا خادم گجراتی سمیت مرزائیوں کا یہ عذر قابل قبول نہیں کہ یہ کشف اولیاء کی طرح تھا اور قابل اعتراض نہیں۔

16- قرآن مجید کی سورہ الحج:22 کی آیت:2 میں اللہ تعالیٰ نے صور اوّل کے پھونکنے کے وقت کی صورت حال کا نقشہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس دن تمام حمل والیوں کے حمل گر پڑیں گے اور دودھ پلانے والی مائیں اپنے بچوں کو بھول جائیں گی۔اس آیت کا مذاق اڑاتے ہوئے مرزا نے کہا''مگر یہ جو پیش گوئی ہے کہ حمل دار عورتوں کے حمل گر جائیں گے تو قیامت کے دن عورتوں کو حمل بھی ہوں گے؟ یہ بات کچھ بھوپال کے نواب صدیق حسن خاں نے سمجھی ہے، لیکن افسوس کہ اب تک کوئی مولوی نہیں سمجھا کہ قیامت کو عورتوں کے حمل کہاں ہوں گے۔''

(ملفوظات، ج:5، ص:34)

17- مرزا نے خواب میں یہ فقرہ سنا،

الفارق وماادرٰك ما الفارق۔

''اس وقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔''

(ملفوظات، ج:4، ص:192۔تذکرہ ص:439)

ناظرین یہ سورہ الطارق نمبر 86، کی آیت:1-2 کی تحریف ہے۔

18- سورہ البقرہ کی آیت 23 کی تحریف کرتے ہوئے مرزا نے اس میں لفظ بشفآءٍ شامل کر دیا۔ جبکہ آیت کے اصل الفاظ یہ ہیں

ان کنتم فی ریب ممانزلنا علیٰ عبدنا فاتو بسورۃ من مثلہٖ

اور لفظ **بسورۃ** نکال دیا۔ (ایضاً، ملفوظات، ج:4، ص:225)

19- مرزا نے کہا ''سارا قرآن ہمارے ذکر سے بھرا ہوا ہے۔ (ملفوظات، ج:2، ص:583)

20- قرآن بھی تو بظاہر قیل وقال ہی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص:356، روحانی خزائن، ج:5، ص:356)

21- سورہ غاشیہ (88) کی آیت:1، **ھل اتاك حدیث الغاشیہ** کو مرزا نے بدل کر **ھل اتاك حدیث الزلزلۃ** کر دیا۔ (تذکرہ، ص:527-552)

22- سورہ القمر:54 کی آیت:10 میں سیدنا نوح d کی دعا ان الفاظ میں مذکور ہے۔

رب انی مغلوب فانتصر

مرزا نے تحریف کر کے اس کو

رب انی مظلوم فانتصر کر دیا۔ (ملفوظات، ج:3، ص:279)

24- مرزا نے قرآن مجید کی بہت سی آیات جب بھی لکھیں غلط ہی لکھیں۔ محمدیہ پاکٹ بک کے مصنف حضرت مولانا عبداللہ معمار m کے مطابق ایسی آیات کی تعداد سو کے قریب ہے، جس میں یا تو مرزا نے لفظ زیادہ کر دیا یا کم کر دیا۔

(ص:591، محمدیہ پاکٹ بک)

ایسی آیات کی کچھ تفصیل احتساب قادیانیت، کی ج:3، ص:445 تا 459، (65 آیات) ج:17، ص:411 تا 412، قادیانی مذہب کا عملی محاسبہ از برنی m ص:1076 پر موجود ہے اور ص:1076-1077 پر قادیانی عذر لنگ بھی قابل ملاحظہ ہے۔

25- آپ نے مرزا رفیع سودا کا مشہور مصرعہ سنا ہوگا کہ

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں

اس کے مصداق مرزا نے انجیل تک کو تحریف سے نہ چھوڑا۔ اس نے کتاب سلاطین:1، باب:22، آیت:19 کا حوالہ دے کر یسیرت دیوی کے چار سو بت پرست پجاریوں کو بنی اسرائیل کے نبی بنا کر پیش کیا اور تمام سلسلہ انبیاء f پر پیش گوئی پوری نہ ہونے کی تہمت لگا دی۔ اگر اس میں خوف خدا ہوتا اور وہ کتاب سلاطین کو پوری پڑھ لیتا تو اسے معلوم ہوتا کہ چند صفحے پہلے ان چار سو افراد کو یسیرت دیوی کے پجاری کے طور پر بیان کیا گیا۔ ملاحظہ ہو سلاطین:1، باب:18، آیت:6۔ اس پر تفصیلی بحث کذبات کے باب میں ہو چکی ہے۔

26۔ مرزا کے بیٹے بشیر بی۔اے نے لکھا ''ہم کو یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید کے ہوتے ہوئے کسی شخص کو ماننا ضروری کیسے ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ قرآن کہاں موجود ہے۔ اگر قرآن موجود ہوتا تو کسی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ مشکل تو یہی ہے کہ قرآن دنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ اسی لیے تو ضرورت پیش آئی کہ محمد رسول اللہ a کو بروزی طور پر دوبارہ دنیا میں مبعوث کر کے آپ پر قرآن شریف اُتارا جاوے۔''

(کلمۃ الفصل، ص:173)

یہ صرف چند مثالیں ہیں جو مرزائی تحریفات کی آپ نے ملاحظہ فرمائیں۔ ورنہ تو مرزا کی ساری زندگی تحریف اسلام میں ہی گزری۔ دعوؤں کے باب میں آپ پڑھ چکے کہ اس نے کہا آدم d بھی میں ہوں۔ نوح d بھی میں ہوں۔ ابراہیم d اور بہت سے دوسرے انبیاء کرام f کے اسمائے پاک لکھ کر اپنے ناپاک وجود پر ان کا اطلاق کیا۔ اس کی ان بے جا جسارتوں پر خود اس کا فتویٰ لکھ کر اس باب کا اختتام کرتے ہیں۔

''جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے کون اس کو روکتا ہے۔''

(اعجاز احمدی، ص:5، ضمیمہ نزول المسیح، روحانی خزائن، ج:19، ص:109)

صحابہ کرام j کی توہین

1- ''تمام صحابہ نے جو اس وقت تمام حاضر تھے ان میں سے ایک بھی غائب نہ تھا۔ اس آیت کے یہی معنی سمجھے تھے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔ عیسائیوں کے اقوال سنکر جو ارد گرد رہتے تھے۔ پہلے کچھ یہ خیال تھا کہ عیسیٰ آسمان پر زندہ ہے جیسا کہ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجاز احمدی، ضمیمہ نزول المسیح، ص:22-23، روحانی خزائن، ج:19، ص:126-127)

3- مرزا نے کہا کہ مومن طاعون سے مرتا ہے تو وہ شہید ہے۔ شہید کے واسطے غسل کی ضرورت نہیں۔ (ملفوظات، ج:5، ص:193)

پھر کہا کہ طاعون کا عذاب ظالموں اور فاسقوں کے لئے ہے..... جب حضرت عمر h کے عہد میں طاعون پڑا تو کئی صحابہ بھی شہید ہوئے۔ وجہ یہ ہے کہ کامل مومن ہی ایسی باتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ (ملفوظات، ج:5، ص:203)

مرزا نے ان صحابہ j پر تعریض کی ہے کہ وہ کامل مومن نہ تھے، حالانکہ ان میں سیدنا معاذ ابن جبل h جیسے بلند مرتبہ عالم بھی شامل تھے، جن کو خود رسول کریم d نے تعلیم دینے کے لئے یمن بھیجا۔

4- قادیان آ کر مستقل رہائش رکھ لینے والوں کو مرزا نے اصحاب صفہ کا لقب دیا۔

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:72، روحانی خزائن، ج:21، ص:72)

5- ''غرض اس مرثیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کم تدبر کرنے والے صحابی جن کی

درایت اچھی نہیں تھی جیسے ابو ہریرہ وہ اپنی غلط فہمی سے عیسیٰ موعود کے آنے کی پیش گوئی پر نظر ڈال کر یہ خیال کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ ہی آ جائیں گے۔ جیسا کہ ابتداء میں ابو ہریرہ کو بھی یہی دھوکہ لگا ہوا تھا اور اکثر باتوں میں ابو ہریرہ بوجہ اپنی سادگی اور کمی درایت کے ایسے دھوکوں میں پڑ جایا کرتا تھا.....اور آیت کے ایسے الٹے معنے کرتا تھا جس سے سننے والے کو ہنسی آتی تھی۔''

(حقیقت الوحی،ص:34،روحانی خزائن،ج:22،ص:36)

6- حق بات یہ ہے کہ عبداللہ بن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔

(ازالہ اوہام،ص:322،روحانی خزائن،ج:3،ص:422)

احادیث مرزا کی نظر میں

احادیث پر عمل لازم ہے۔

1- جو شخص اس عاجز سے بیعت کرے.....آثار صحیحہ نبویہ کا اتباع کرے۔
(مکتوبات، ج:2،ص:150)

2- دیکھو بخاری اور مسلم کو کیسی محنت کی ہے۔ آخر انہوں نے اپنے باپ دادوں کے احوال تو نہیں لکھے۔ بلکہ جہاں تک بس چلا صحت وصفائی کے ساتھ رسول اللہ a کے اقوال وافعال یعنی سنت کو جمع کیا اور اکثر حدیثوں مثلاً بخاری کے پڑھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس میں برکت اور نور ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ یہ باتیں رسول اللہ a کے منہ سے نکلی ہیں۔ (ملفوظات، ج:2،ص:248)

3- حدیثوں کو بھی ردی کی طرح مت پھینکو کہ وہ بڑی کام کی ہیں اور بڑی محنت سے ان کا ذخیرہ تیار ہوا ہے۔(تذکرۃ الشہادتین،ص:64،روحانی خزائن،ج:20،ص:64)

4- آج کل کے زمانہ میں مرتد ہونے کے قریب جو خیالات پھیلے ہوئے ہین ان میں سے ایک خیال حدیث شریف کی تحقیر کا ہے۔ (ملفوظات، ج:5،ص:244)

5- ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن اور سنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنیٰ درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس کو ترجیح دیں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں۔
(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی وبٹالوی،ص:7،روحانی خزائن،ج:19،ص:212)

-6

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:42،روحانی خزائن،ج:17،ص:78)

احادیث کی تحقیر

1- خدانے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یالفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حَکم ہو کر آیا ہے۔ (یعنی مرزا) اس کا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر ردّ کر دے۔
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:15 حاشیہ،روحانی خزائن،ج:17،ص:51)

2- مولانا ثناءاللہ m اور مولانا محمد حسین بٹالوی m کے بارے میں مرزا لکھتا ہے
''ہر ایک مقام پر میں جب حیات ممات حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی ذکر آوے تو جھٹ حدیثوں کا ایک ڈھیر پیش کر دیتے ہیں کہ دیکھو صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، مسند امام احمد..... وغیرہ کتب حدیث۔ ان میں یہی لکھا ہے کہ عیسیٰ نازل ہوگا.....
دیکھو ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ متذکرہ بالا کتابوں میں جو حدیثیں ہیں ان کی دو ٹانگیں تھیں۔ ایک ٹانگ مہدی والی سو وہ مولوی محمد حسین صاحب نے توڑ دی۔ اب دوسری ٹانگ مسیح کے آسمان سے اترنے کی ہم توڑ دیتے ہیں۔
(اعجاز احمدی،ضمیمہ نزول المسیح،ص:32-33،روحانی خزائن،ج:19،ص:136-137)

3- ابتداء سے ہی حدیثوں کو بہت عظمت نہیں دی گئی۔
(ایضاً،ص:33،روحانی خزائن،ج:19،ص:137)

4- ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کر دیتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک

دیتے ہیں۔ (ایضاً،ص:36،روحانی خزائن،ج:19،ص:140)

5- افسوس آتا ہے کہ اس قدر تناقضات کا مجموعہ وہ حدیثیں ہیں کہ اس سے زیادہ ہفوات اور لغویات میں بھی تناقض ممکن نہیں۔ (ملفوظات،ج:1،ص:385)

6- مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر تو کیا انہیں مجھ سے یہ توقع ہوسکتی ہے کہ میں ان کے ظنیات بلکہ موضوعات کے ذخیرہ کو سن کر اپنے یقین کو چھوڑ دوں،جس کی حق الیقین پر بناء ہے۔

(مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:482)

7- تمہارے ہاتھ میں کیا ہے، بجز ان چند حدیثوں کے جو تہتر فرقوں نے بوٹی بوٹی کر کے باہم تقسیم کر رکھی ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات،ج:2،ص:483)

8۔ حکیم نوردن نے اپنی کتاب فصل الخطاب کے پہلے ایڈیشن میں لکھا ''حدیثیں تو ہمارے نزدیک حجت نہیں۔'' (ص:6،فصل الخطاب)

مگر اب تحریف کر کے نئے ایڈیشن پر فقرہ یوں کر دیا گیا ہے۔

''حدیثیں تو تمہارے نزدیک حجت نہیں۔''

یہ تحریف لفظی نہیں بلکہ تحریفِ حرفی ہے۔

وحی میں شیطانی دخل ممکن ہے

1- قرآن کریم کی رو سے الہام اور وحی میں دخل شیطان ممکن ہے اور پہلی کتابیں توریت اور انجیل اس دخل کی مصدق ہیں۔

(ازالہ اوہام، حصہ دوم، ص:339، روحانی خزائن، ج:3، ص:439)

2- اس ادنیٰ درجہ کی وحی میں جو حدیث کہلاتی ہے بعض صورتوں میں شیطان کا دخل بھی ہو جاتا ہے.....اور نبی کی اجتہادی غلطی بھی درحقیقت وحی کی غلطی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام، ص:353، روحانی خزائن، ج:5، ص:353)

3- جو شخص شیطانی الہام کا منکر ہے وہ انبیاء کی تمام تعلیموں کا انکاری ہے اور نبوت کے تمام سلسلہ کا منکر ہے۔ (ضرورۃ الامام، ص:18، روحانی خزائن، ج:13، ص:488)

4- شیطان کا تمثل انبیاء کے پیرایہ میں نہ صرف جائز بلکہ واقعات میں سے ہے اور شیطان لعین تو خدائے تعالیٰ کا تمثل اور اس کے عرش کی تجلی دکھلا دیتا ہے، تو پھر انبیاء کا تمثل اس پر کیا مشکل ہے۔

(آسمانی فیصلہ، ص:38، روحانی خزائن، ج:4، ص:348-349)

5۔ مرزا نے انبیاء کو شیطانی الہام ثابت کرنے کے لیے ایک روایت بھی محمد بن مناذر سے ابو ہریرہ h سے منسوب کر کے لکھی جس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت عیسیٰ d کے پاس شیطان آیا تھا۔ پھر اپنا خیال ظاہر کرتے ہوئے لکھا کہ شیطان حضرت جبرائیل d کی طرز پر آیا ہوگا۔

(ضرورۃ الامام، ص:16۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:486)

یہ قصہ انجیل سے ماخوذ ہے۔ (متی باب 4:5-6)

اس روایت میں محمد بن مناذر ہے۔اس کا پورا نام محمد بن مناذر الشاعر ہے۔اس کے بارے میں یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ جس میں ذرا بھی خیر ہے وہ اس راوی سے روایت نہ کرے۔ یہ شخص حرم میں بچھو چھوڑ دیتا تھا تا کہ طواف کرنے والوں کو ڈس لے۔ وضو کے ٹینکوں میں رات کو سیاہی ڈال دیتا تھا۔ جب لوگ صبح کو وضو کرتے تو ان کے چہرے سیاہ ہو جاتے۔اس راوی کا حال پڑھنے کے لئے ملاحظہ ہو میزان الاعتدال (راوی نمبر 8205)

مرزا قادیانی پوری عمر کسی ایک بات پر بھی قائم نہیں رہا۔اب مندرجہ بالا فتاویٰ کے خلاف اس کے فتوے سنئے!

1- وہ الہام جس کے شامل نصرت الٰہی ہو اور اکرام اور اعزاز کی اس میں صریح علامتیں پائی جائیں اور قبولیت کے آثار اس میں نمودار ہوں وہ بغیر مقبولان الٰہی کے کسی کو نہیں ہوسکتا اور شیطان کے اقتدار سے یہ باہر ہے کہ کسی جھوٹے مدعی کی تائید اور حمایت میں کوئی قدرت نمائی کا الہام اس کو کرے اور اس کو عزت دینے کے لئے کوئی خارق عادت اور مصفّا غیب اس پر ظاہر کرے تا اس کے دعویٰ پر گواہ ہو۔

(حقیقت الوحی،ص:1 حاشیہ،روحانی خزائن،ج:22،ص:3)

2- جو وحی میرے پر نازل ہوتی ہے وہ خدا کی طرف سے ہے نہ کہ شیطان کی طرف سے.....میں اس غلطی پر قائم نہیں رکھا جاتا۔(اشتہارات،ج:2،ص:307)

یہ الگ بات ہے کہ بقول مرزا 12 سال تک شدّ و مد سے سمجھائی جانے والی وحی سمجھ نہیں آئی۔(نزول المسیح،ص:9،روحانی خزائن،ج:19،ص:113)

اسلام کے لئے جہاد حرام ہے

1۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جودیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:41،روحانی خزائن،ج:17،ص:77)

2- بعض احمق اورنادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں۔سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا۔میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔

(شہادت القرآن،ص:84،روحانی خزائن،ج:6،ص:380)

3- ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا.....قطعی حرام ہے۔(اشتہارات،ج:1،ص:66)

مرزا کے ان فتوؤں پر پیر مہر علی شاہ گولڑی لکھتے ہیں ''غور فرماویں کیا قادیانی جو باقی رعایا کی طرح زیر سایہ گورنمنٹ برطانیہ بحفظ وامان ایام بسر کر رہا ہے۔یہ استحقاق رکھتا ہے کہ جہاد کرنا یا نہ کرنا یعنی اسے موقوف کر دینا اس کا منصب ہو؟''

(سیف چشتیائی،ص:175)

''آگے لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ کو بذریعہ تحریرات یہ خدمت گزاری جتلانا گویا دھوکا دینا ہے۔'' (ص:176)

4- ''اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں نے اس بات کا تقاضا کیا کہ وہ لڑائی اور جہاد کو منسوخ کر دے۔'' (اشتہارات، ج:2،ص:417)

انگریز کی حمایت میں جنگ حلال ہے

''بے شک ہم اس سلطنت برطانیہ کے زیر سایہ پوری آزادی سے زندگی بسر کررہے ہیں اور اس حکومت کی مہربانی سے ہمارے احوال ،ہماری جانیں، ہماری ملت اور ہماری عزتیں ظالموں کے ہاتھوں سے محفوظ ہیں۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہم اس کی مہربانی کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ اس نے ہم کو اپنی عمدہ خصال کی وجہ سے راحت کا جام پلایا ہے۔ تہ دل سے اس کا شکریہ ادا کریں اور ہم پر یہ بھی واجب ہے کہ ہم اس کے دشمنوں کو تلواروں کی چمک دکھائیں اور اس کے خلاف نہیں بلکہ اس کی خاطر اپنے غصہ کی آگ کو بھڑکائیں۔'' (مجموعہ اشتہارات، ج:2،حاشیہ،ص:417)

ایسی صورت میں جب کہ قلم کے حملے ہورہے ہمارا یہی فرض ہے کہ قلم کے ساتھ ان کو روکیں۔(ملفوظات، ج:4،:ص447)

فتویٰ ہے شیخ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر
ہم پوچھتے ہیں شیخ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر؟
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر
کرتے ہیں غلاموں کو غلامی پہ رضامند
تاویل مسائل کو بناتے ہیں بہانہ

مرزا نے اپنے ایک اشتہار واجب الاظہار میں 24 کتابوں کے نام لکھے ہیں جن میں جہاد کی ممانعت اور انگریز کی خیرخواہی کی تلقین کی اور وہ کتابیں نہ صرف ہندوستان بلکہ عرب ممالک میں بھی بھیجی تھیں۔ (کتاب البریہ،ص:8-9،روحانی خزائن،ج:13،ص:8-9)

مرزا نے انگریز کی حمایت اور جہاد کی ممانعت میں ایک الگ رسالہ بنام گورنمنٹ انگریزی اور جہاد بھی لکھا جو روحانی خزائن،ج:17 میں،ص:1 تا35 شامل ہے۔

مسیح موعود.....مہدی موعود

قرآن وحدیث میں صرف مسیح اور عیسیٰ ابن مریم کے الفاظ آئے ہیں۔کہیں بھی مسیح موعود کے الفاظ نہیں آئے۔مسیح موعود کے الفاظ صرف یہودی لٹریچر میں آتے ہیں یعنی (PROMISED MASEEH) مرزا نے ان کی اصطلاح خود استعمال کرلی۔ حضرت عیسیٰ d اور حضرت امام مہدی والی کوئی نشانی مرزا پر فٹ نہیں آتی۔

مسیح موعود کی اہمیت مرزا کی نظر میں

1- اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جز ویا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی،اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب یہ بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہوگیا۔

(ازالہ اوہام،ص:71،روحانی خزائن،ج:3،ص:171)

2- یہ یادرکھنا چاہیے کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ملہم من اللہ اور مجدد من اللہ ہونے کے دعویٰ سے کچھ بڑا نہیں۔ (مکتوبات،ج:2،ص:180)

3- نزول مسیح کے مسئلے کو اصل اور لُبِّ اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔

(مکتوبات،ج:1،ص:311)

مسیح دمشق میں بھی آسکتا ہے

میں اس سے ہرگز انکار نہیں کرسکتا اور نہ کروں گا کہ شاید مسیح موعود کوئی اور بھی ہو

اور.....شائد سچ مچ دمشق میں کوئی مثیل مسیح نازل ہو۔

(اشتہارات، ج:1،ص:177۔مکتوبات، ج:1،ص:424)

4- مجھے اس سے کچھ بھی انکار نہیں کہ خدا تعالیٰ درحقیقت مسیح بنا کر دمشق کی مشرقی طرف اسی طور پر اتار دے۔اس زمانے میں دجال بھی ہو۔حضرت مہدی بھی ہوں۔

(مکتوبات، ج:1،ص:320)

دس ہزار مسیح آ سکتے ہیں

1- میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال اور اقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اوّل وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔

(ازالہ اوہام،حصہ اوّل،ص:151،روحانی خزائن، ج:3،ص:251)

2- میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانے میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں۔(ایضاً،ص:97،روحانی خزائن، ج:3،ص197)

3- بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے،جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں۔(ایضاً،ص:97،روحانی خزائن، ج:3،ص:197)

مہدی بھی ممکن ہے

عیسیٰ ہی مہدی ہے،لیکن ممکن ہے کہ ہم اس طرح پر تطبیق کر دیں کہ جو شخص عیسیٰ کے نام سے آنے والا احادیث میں لکھا گیا ہے،اپنے وقت کا وہی مہدی اور وہی امام ہے اور ممکن ہے کہ اس کے بعد کوئی مہدی بھی آوے۔

(ایضاً،ص:304،روحانی خزائن، ج:3،ص:406)

اس کی تردید

مہدی کے متعلق جس قدر احادیث اس قسم کی ہیں وہ محدثین نے مجروح قرار دی ہیں۔صرف ایک حدیث **لا مھدی الا عیسیٰ** ہے یعنی بجز مسیح موعود کے اور کوئی مہدی

آنے والا نہیں ہے۔ (ملفوظات، ج:4،ص:446)

اس ایک روایت لا مہدی الا عیسیٰ کے بارے میں بھی مرزا نے لکھا کہ

''مہدی کی آمد کے بارے میں تمام روایات ضعیف اور مجروح ہیں۔ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔حتیٰ کہ ابن ماجہ کی روایت لا مہدی الا عیسیٰ بھی ان جیسی روایت ہے۔ان روایات پر کیسے اعتماد کرلیا جائے۔ان کے شدت اختلاف وتناقض اور ضعف کے بارے ان کے رجال میں سخت کلام ہے جیسا کہ محدثین پر مخفی نہیں۔

(حمامتہ البشریٰ،ص:148-149، روحانی خزائن، ج:7،ص:314-315)

حضرت امام مہدی d کے بارے میں تحقیقی کتابوں کے مطالعہ کے لئے ملاحظہ ہو۔

1- الخطاب المليح فی تحقیق المہدی والمسیح۔حضرت مولانا اشرف علی تھانوی m ،

(احتساب قادیانیت، ج:4،ص:95تا130)

2- سیدنا مہدی علیہ الرضوان۔محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد بدر عالم میرٹھی m ۔

(احتساب قادیانیت، ج:4،ص:445تا496)

ضروریات دین

ضروریات دین اصطلاح شریعت میں ان امور کو کہا جاتا ہے جو آنحضرت a سے بطریق تواتر ثابت ہوں اور عام طور پر مسلمان ان امور کو جانتے ہوں۔ ایمان اور اسلام کے لئے اِن امور کا تسلیم کرنا لازم اور ضروری ہے۔

ضروریات دین میں سے کسی ضروری امر کا کہ جس کا دین سے ہونا ہر خاص وعام مسلمان جانتا ہو، انکار کرنا ہی باتفاق امت کفر وارتداد ہے۔

(حموی شرح اشباہ، ص:263، شفاء، ج:2، ص:3، وغیرہ من کتب العقائد والفقہ)

مرزا نے لکھا کہ کوئی عمل نماز، روزہ وغیرہ بغیر میری اور میرے دعویٰ کی شناخت کے مفید نہیں۔

(نہج المصلیٰ مجموعہ فتاویٰ احمدیہ، ج:1، ص:269، بحوالہ احتساب قادیانیت، ج:17، ص:70)

ضروریات دین صرف اعلیٰ درجہ کے فرائض مؤکدہ ہی کو نہیں کہتے بلکہ مستحب بھی اگر صاحب شریعت سے بتواتر ثابت ہو، وہ بھی ضروریات میں سے ہے۔ بلکہ بعض مباحات کی اباحت مثلاً جو اور گندم کی اباحت ضروریات دینیہ میں سے ہے، جو کوئی ان کی اباحت اور حلال ہونے کا انکار کرے وہ قطعاً کافر ہے کیونکہ پیغمبر اسلام a کے عہد سے لے کر اب تک امت کھاتی آئی اور حلال کہتی آئی۔ کسی کو جو مرغوب طبیعت نہ ہو، وہ بخوشی ترک کر سکتا ہے، لیکن حلال کے انکار سے کافر ہو جائے گا۔

(سید محمد انور شاہ کشمیری m۔ دعوت حفظ ایمان:2، ص:9، احتساب قادیانیت، ج:4، ص:25)

کتب عقائد کا فیصلہ ملاحظہ ہو

1- جس نے شرائع اسلام میں سے کسی امر کا انکار کر دیا، اس نے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کو

توڑ دیا۔ (امام محمد۔السیر الکبیر، ج:5،ص:368)

2- ضروریات اسلام میں اختلاف کرنے والے کی تکفیر میں کسی کا اختلاف نہیں، اگر چہ وہ اہل قبلہ ہی ہو۔

(شرح تحریر بحوالہ ردالمحتار کتاب الصلوٰۃ، ج:1،ص:414، باب مطلب البدعۃ)

3- مسائرہ میں ہے کہ ضروریات اسلام واصول دین میں خلاف کرنے والے کی تکفیر پر سب کا اتفاق ہے۔(ردالمحتار کتاب البغاۃ، ج:3،ص:339)

4- امام ابن حزم m لکھتے ہیں کہ ہر وہ شخص کافر ہے جس نے ایسے امر کا انکار کیا جو اجماع امت سے ثابت ہو چکا ہو کہ اس امر کو رسول اللہ a خدا کی طرف سے لائے، اس پر اجماع ہے۔(الفصل، ج:2،ص:275)

5- متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ اس شخص کو کہتے ہیں جو ضروریات دین کی تصدیق کرے اور ضروریات دین وہ امور ہیں جن کا ثبوت شریعت میں معلوم ہو گیا اور ان کا شرع سے ہونا ہر خاص وعام مسلمان جانتا ہو۔ پس جس نے ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کر دیا، وہ اہل قبلہ نہیں اگر چہ بہت عبادت گزار ہو۔

(نبراس،ص:342)

6- ضروریات دین کا انکار کرنا یا ان کی کوئی تاویل کرنا کفر ہے۔(ایثار الحق،ص:241)

7- ضروریات دین میں تاویل کفر کو نہیں روک سکتی۔(حاشیہ عبدالحکیم علی الخیالی،ص:148)

8- جو امور نص سے ثابت ہوں اور ان کے نقل پر امت کا اجماع ہو ان کا منکر کافر ہے اور جو ان کے ظاہری معنوں کے علاوہ معنیٰ کرے وہ بھی کافر ہے۔

(شفا قاضی عیاض m ،ج:2،ص:251)

9- اگر کوئی شخص ضروریات دین کا اعتراف تو کرتا ہے لیکن بعض ضروریات کی تفسیر صحابہ j وتابعین n کے خلاف کرتا ہے، جس پر امت نے اجماع کیا ہے وہ زندیق ہے۔(شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔مسوّیٰ شرح موطا، ج:2،ص:130)

10- حضرت امام ابوحنیفہ m فرماتے ہیں کہ زندیق کو حداً قتل کر دو، کیونکہ اس کی توبہ معلوم نہیں ہوسکتی۔(عمدۃ القاری شرح بخاری، ج:1،ص:212)

ان سب فتاویٰ کی بنیاد سورہ نساء:4 کی آیت:65 ہے جس میں فرمایا گیا کہ تیرے رب کی قسم یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں (اے رسول a) تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں، بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں۔

11- ضروریات دین وہ ہیں جن کو سب خاص وعام پہچانتے ہوں کہ یہ دین محمد a سے ہیں، جیسے توحید، رسالت کا عقیدہ اور پانچ نمازیں اور ان کے مثل اور چیزیں۔
(ردالمحتار،ص:247، ج:1، باب الامامت)

12- اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے اتفاق کیا ضروریات دین پر جیسے حدوث عالم، حشر اجساد، علم الٰہی وغیرہ پس جس نے ساری عمر عبادت اور اطاعت کی مگر قدم عالم کا عقیدہ رکھا یا نفی حشر اجساد کی تو ایسا شخص اہل قبلہ میں سے نہیں۔
(شرح فقہ اکبر بیان موجبات الکفر ،ص:123)

13- شریعت کے کسی لفظ کو بحال رکھ کر اس کی حقیقت کو بدل دینا بھی کفر ہے۔ مثلاً مرزا نے لفظ خاتم النبیین تو اسی طرح رہنے دیا، مگر اس کا معنیٰ یہ کر دیا کہ حضور a کی مہر سے نبی بن بن کر آئیں گے۔
(حقیقت الوحی،ص:97، روحانی خزائن، ج:22،ص:100 حاشیہ)
(سید انور شاہ کشمیری m کا بیان در مقدمہ بہاول پور مندرجہ احتساب قادیانیت، ج:4،ص:51)

14- اہل قبلہ سے مراد یہ ہے کہ وہ کل متواترات اور ضروریات دین پر ایمان لایا ہو۔
(فتاویٰ عالمگیری، کتاب السیر ،ص:420)

متواترات اور ضروریات دین میں تاویل نہیں ہوسکتی

جو حکم شرعی ایسی دلیل سے ثابت ہو کہ جو قطعی الثبوت اور قطعی الدلالت بھی ہو اس میں تاویل معتبر نہیں، بلکہ ایسے امور میں تاویل کرنا انکار کے ہم معنیٰ ہے۔ خبیب بن الربیع

فرماتے ہیں کہ صریح الفاظ میں تاویل کا دعویٰ مقبول نہیں۔اس میں رسول کریم a کی توہین اور تحقیر ہے۔ (شرح الشفاء للعلامۃ القاری، ج:2،ص:397)

ایمان اور کفر کی حقیقت

کسی کے قول کو اس کے اعتماد پر باور کرنے اور غیب کی خبروں کو انبیاء f کے اعتماد پر باور کرنے کو ایمان کہتے ہیں اور کفر کہتے ہیں حق ناشناسی اور منکر ہو جانے یا مکر جانے کو۔ ہمارے دین کا ثبوت دو طرح سے ہے۔یا تواتر سے یا خبر واحد سے۔

تواتر

تواتر اسے کہتے ہیں کہ کوئی چیز ایسی ثابت ہوئی، نبی کریم a سے اور ہم تک پہنچی ہو علی الاتصال کہ اس میں احتمال خطا کا نہ ہو۔

اقسام تواتر

ہمارے دین میں تواتر چار طرح کا ہے۔

1- تواتر اسنادی

کہ کسی حدیث کی سندیں بہت زیادہ ہوں۔مثلاً حدیث کہ جو شخص جان بوجھ کر میری طرف جھوٹی بات کی نسبت کرے اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے۔اس کی سندتیں(30) صحابہ j سے صحیح مذکور ہے۔اسی طرح نزول مسیح d کی چالیس احادیث ہیں۔یہ متواتر ہیں۔اگر کوئی اس کا انکار کرے تو کافر ہے۔

2- تواتر طبقہ

جب ناموں کی بجائے پورے طبقہ نے پورے طبقہ سے کوئی چیز اخذ کی ہو اور یہی معلوم ہو کہ پچھلی نسل نے اگلی نسل سے سیکھا جیسا کہ قرآن مجید کا تواتر۔اس کا انکار بھی کفر ہے۔

3- تواتر قدر مشترک

کئی احادیث میں ایک قدر مشرک متفق علیہ ہو مثلاً معجزات نبی کریم d ،ان اخبار

احاد میں مضمون مشترک ہے جو قطعی ہو جاتا ہے۔اس کا انکار بھی کفر ہے۔

4- تواتر توارث

جو علم ایک نسل نے پہلی نسل سے لیا ہو۔مثلاً ساری امت اس علم میں شریک رہی ہے کہ حضور a کے بعد کوئی نبی نہیں۔اس کا انکار بھی کفر ہے۔

اگر متواترات کے انکار کو کفر نہ کہا جائے تو اسلام کی کوئی حقیقت قائم نہیں رہ سکتی نہ کسی اور یقینی چیز کی۔متواترات کو تاویل سے پلٹنا کفر ہے۔اسی کا نام باطینت، زندیقیت اور الحاد ہے۔

تواتر کی اہمیت

جب کسی بات کو اتنے زیادہ لوگ ہر زمانہ میں بیان کرتے چلے آ رہے ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا عقلاً ناممکن ہو تو اس کو تواتر کہتے ہیں۔

تواتر کے بارے میں مرزا اور اس کے نائب حکیم نور دین کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

1- ''تواتر ایک ایسی چیز ہے کہ اگر غیر قوموں کی تواریخ کی رو سے بھی پایا جائے تو تب بھی ہمیں قبول کرنا ہی پڑتا ہے۔''

(ازالہ اوہام،ص:299،روحانی خزائن،ج:3،ص:399)

2- ''سلف خلف کے لئے بطور وکیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننا پڑتی ہیں۔''(ازالہ اوہام،ص:193،روحانی خزائن،ج:3،ص:293)

3- ''چودہ صدیوں کا تعامل حجت ہے۔''(مفہوم ملفوظات،ج:3،ص:461)

4- ''اسلامی مختلف مذاہب میں بطور اشتراک وجود معجزات تواتر سے ثابت ہے اور اگر تواتر حجت نہیں تو عیسیٰ ابن مریم اور موسیٰ نبیٔ بنی اسرائیل کے نفس وجود سے انکار ممکن ہوگا۔جو ایک سفسطہ ہے۔''(فصل الخطاب،حکیم نور دین،ص:78)

سوت کاٹ کر توڑنے والی عورت کی طرح مرزا نے اپنی بات کی تردیدیوں کی۔

''لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا یہ معنے قرآن اور حدیثوں کے جو تم کرتے ہو، ہمارے پہلے علماء اور اکابر کو معلوم نہ تھے اور تمہیں معلوم ہو گئے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ یہ دیتا ہے کہ ہاں حقیقت میں یہی ہوا، مگر ایسا ہونا بعید نہیں ہے۔ تمہارے علماء تو کچھ نبی نہیں تھے۔''

(دافع البلاء، ص:20، روحانی خزائن، ج:18، ص:236)

5- جبکہ مرزا نے خود لکھا کہ وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے۔ ہر زمانہ میں برابر شائع ہوتی رہی ہیں۔''

(کرامات الصادقین، ص:20، روحانی خزائن، ج:7، ص:62)

6- مومنوں کو قرآن کریم کا علم اور نیز اس پر عمل عطا کیا گیا ہے۔

(شہادۃ القرآن، ص:55، روحانی خزائن، ج:6، ص:351)

7- ایسے آئمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے قرآن کی پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔

(ایام الصلح، ص:55، روحانی خزائن، ج:14، ص:288)

8- ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو اس سے بچاوے۔ (ازالہ اوہام، ص:401، روحانی خزائن، ج:3، ص:501)

9- کسی اجماعی عقیدہ سے انکار کرنے والے پر خدا، فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ (انجام آتھم، ص:144، روحانی خزائن، ج:11، ص:144)

کفر کی اقسام

1- **کفر قولی**۔ مثلاً کوئی کہہ دے کہ خدا کے ساتھ کوئی شریک ہے۔

2- **کفر فعلی**۔ مثلاً کوئی ساری زندگی نمازیں پڑھتا ہے مگر ایک دفعہ بت کے سامنے سجدہ کر دے۔

اختلاف مراتب

1- برابر والے کی توہین پر کفر لازم نہیں آتا۔
2- استاد یا والدین کی توہین کو عقوق کہتے ہیں۔
3- پیغمبر کی توہین کفر صریح ہے۔
4- بغیر نیت کے ہنسی مذاق میں کلمہ کفر کہا تو بھی وہ کافر ہو گیا۔
5- اگر سبقت لسانی ہوئی تو معاف ہے۔

اس کی تائید میں سورہ توبہ:9 کی آیت:66 اور 74 ہے

مرزا قادیانی کا کفر

اس نے مہمات دین کے بہت سے اصولوں میں تبدیلی کر دی اور بہت سے اسماء کا مسمیٰ بدل دیا۔(جیسا کہ تاویلات باطلہ کے تحت گزر چکا ہے)

امت محمدیہ میں پہلا اجماع

اس امت میں پہلا اجماع اس بات پر ہوا کہ مدعی نبوت کو قتل کر دیا جائے۔ نبی کریم a کے دور میں مسیلمہ کذاب نے دعویٰ نبوت کیا۔خود حضور a نے اس کے دعویٰ کو ردّ فرمایا اور حضرت ابوبکر h نے اپنی خلافت کے زمانہ میں مسیلمہ کے قتل کے لئے لشکر بھیجا اور کسی صحابی نے اس میں تردد نہ کیا۔ حالانکہ مسیلمہ یہی اذان واقامت کہتا تھا اسی طرح نماز پڑھتا تھا۔(تاریخ طبری، ج:3،ص:244)

لہٰذا جو شخص خاتم النبین a کے بعد دعویٰ نبوت کرے تو وہ مرتد، کافر اور زندیق اور واجب القتل ہے۔اسود عنسی کو حضور a کے حکم سے دعویٰ نبوت کی بنا پر قتل کیا گیا۔

اسلام عقیدہ ختم نبوت متواتر ہے

ختم نبوت کا عقیدہ دین محمدی میں قرآن، حدیث اور اجماع امت بالفعل سے متواتر ہے۔ ملا علی قاری کلمات کفر کی بحث میں فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی a کے بعد دعویٰ

نبوت کرنا بالا جماع کفر ہے۔(شرح فقہ اکبر،ص:191)

جوکوئی محمد a کو آخری نبی نہ مانے تو وہ مسلمان نہیں ہے۔

(فتاویٰ عالمگیری، باب:9،ج:2،ص:263 کتاب السیر)

جس نے دعویٰ کیا کہ اس کی طرف وحی آتی ہے اگر چہ دعویٰ نبوت نہ کرے، وہ کافر ہے۔(نسیم الریاض شرح ملا علی قاری، ج:4،ص:508)

ختم نبوت کا عقیدہ نسلاً بعد نسلٍ، قرناً بعد قرنٍ اور عصراً بعد عصرٍ ہر زمانہ میں نقل ہوتا آیا ہے۔مفتی محمد شفیع دیوبندی m نے اپنی کتاب ختم نبوت میں یہ تمام تواتر نقل کر دیا ہے۔ یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں 99 آیات قرآنی سے ختم نبوت فی القرآن، دوسرے حصہ میں 210 احادیث سے ختم نبوۃ فی الحدیث اور تیسرے حصہ میں اجماع صحابہ، آئمہ، محدثین، فقہآء، مفسرین، متکلمین، صوفیاء سے ختم النبوۃ فی الآثار سے ثبوت پیش کئے گئے ہیں۔

ان احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم d نے ہر ممکن طریقہ سے سمجھا دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔خود مرزا نے بھی اس کا اقرار کیا اور ہر ہر طریقہ سے ختم نبوۃ ثابت کی۔حوالے پہلے گزر چکے۔(باب ختم نبوۃ کا اقرار)

ایک شبہ کا ازالہ

مرزائی عام طور پر کہتے ہیں کہ لفظ خاتم محض مجاز پر محمول ہے۔جیسا کہ اس کے دوسرے نظائر خاتم المحدثین، خاتم المفسرین، خاتم الشعرآء وغیرہ میں بالاتفاق یہی مجازی معنیٰ مراد ہیں، کیونکہ ان الفاظ سے کسی کی یہ مراد نہیں ہوتی کہ ان کے بعد کوئی اور محدث، مفسر اور شاعر پیدا نہ ہوگا۔اس سلسلہ میں تین باتیں پیش نظر رہیں۔

1- لفظ خاتم کے معنیٰ از مرزا والے باب میں اس کے بارے میں مرزا کے تمام حوالے درج ہیں، جن میں مرزا نے اس کو ختم کرنے کے معنوں میں تسلیم کیا ہے۔

2- یہ القاب انسانوں کے دیئے ہوئے ہیں جن کو کل کی کچھ خبر نہیں، مگر اللہ تعالیٰ کے کلام

کوانسانوں کے کلام کی طرح نہیں سمجھا جا سکتا، کیونکہ وہ عالم الغیب والشہادۃ اور علم محیط کا مالک ہے۔

3- خود رسول کریم a نے لفظ خاتم کی تفسیر ختم کرنے والا کہہ کر فرمادی، جس کے 210 حوالے مولانا محمد شفیع m نے جمع کر دیئے، لہٰذا اب کسی کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہی کہ وہ مجازی معنیٰ لے۔

امکان کی بحث

خلط مبحث کے لئے مرزائی امکان نبوت کی بحث چھیڑ دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ بحث امکان کی نہیں وقوع کی ہے۔ امکان ووقوع کے سلسلہ میں مرزا ہی کا ایک اقتباس حاضر ہے۔

''مثلاً ایک شخص جو قوم کا چوہڑہ یعنی بھنگی ہے اور ایک گاؤں کے شریف مسلمانوں کی تیس، چالیس سال سے یہ خدمت کرتا ہے کہ دو وقت ان کے گھروں کی گندی نالیوں کو صاف کرنے آتا ہے اور ان کے پاخانوں کی نجاست اٹھاتا ہے اور ایک دو دفعہ چوری میں بھی پکڑا گیا ہے اور چند دفعہ زنا میں بھی گرفتار ہو کر اس کی رسوائی ہو چکی ہے اور چند سال جیل خانہ میں قید بھی رہ چکا ہے اور چند دفعہ ایسے برے کاموں پر گاؤں کے نمبرداروں نے اس کو جوتے بھی مارے ہیں اور اس کی ماں اور دادیاں اور نانیاں ہمیشہ سے ایسے ہی نجس کام میں مشغول رہی ہیں اور سب مردار کھاتے اور گوہ اٹھاتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت پر خیال کر کے ممکن تو ہے کہ وہ اپنے کاموں سے تائب ہو کر مسلمان ہو جائے اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایسا فضل ہو کہ وہ رسول اور نبی بھی بن جائے اور اسی گاؤں کے شریف لوگوں کی طرف دعوت کا پیغام لے کر آوے اور کہے کہ جو شخص تم میں سے میری اطاعت نہیں کرے گا۔ خدا اسے جہنم میں ڈالے گا۔ لیکن باوجود اس امکان کے جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی ہے کبھی خدا نے ایسا نہیں کیا۔''

(تریاق القلوب، ص:152، روحانی خزائن، ج:15، ص:280)

قادیانیوں سے ایک سوال

مرزا کہتا ہے کہ اتباع رسول a سے اسے نبوت مل گئی۔ کیا اتباع رسول a سے نجات نہیں ہوسکتی؟ اگر اتباع سے اسے نبوت مل سکتی ہے تو نجات بھی اتباع سے ممکن ہے، پھر اسے نبی ماننے کی کیا ضرورت؟

اور یہ کہ پوری امت میں تیرہ سو سال میں اور کوئی متبع رسول a نہ ہوا تھا کہ اسے بھی نبوت ملتی؟ کیا حکیم نور دین اور مرزا کی اولاد بھی متبع سنت نہ تھے؟ کیونکر وہ بھی نبی مقرر نہ ہوئے۔

قتل مرتد کا ثبوت

صحیح بخاری، ابوداؤد، سنن نسائی وغیرہ کتب حدیث میں قتل مرتد کا ثبوت ملتا ہے۔ خلافت راشدہ میں بھی مرتدوں کو قتل کیا گیا۔ فقہاء ومحدثین کا اس پر اجماع ہے کہ مرتد کی سزا موت ہے۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو، احتساب قادیانیت، ج:2، ص:444 تا463 پر مولانا محمد ادریس کاندھلوی m کا رسالہ احسن البیان فی تحقیق مسئلۃ الکفر والایمان یعنی مسلمان کون ہے اور کافر کون ہے۔

موجبات ارتداد

خدا تعالیٰ اور انبیاء کرام f کی شان میں گستاخی یا ضروریات دین میں سے کسی کا انکار کر کے انسان مرتد ہوجاتا ہے۔

اسباب ارتداد

ہمارے مشاہدہ وتحقیق کے مطابق لوگ مندرجہ ذیل اسباب کی بنا پر مرتد ہوتے ہیں۔

1- مالی لالچ 2- عورت کا لالچ 3- مرد کا لالچ
4- تھوڑے علم والے کا غیر مسلموں سے مناظرہ کرنا 5- تحقیق کا شوق
6- مطالعے کا بے لگام شوق 7- عقل تھوڑی، علم زیادہ

8- نمایاں ہونے کا شوق 9- شرط لگا لینا کہ اگر میں ہار گیا تو نیا دین اختیار کرلوں گا

10- خود کو عقل کل سمجھنا 11- بے استاد ہونا

ہمارے تجربہ کے مطابق دین اور دنیا کے معاملات میں کامل استاد سے رابطہ انسان کو بے شمار پریشانیوں اور لغزشوں سے بچالیتا ہے۔ اسی مفہوم کو بلھے شاہ m نے یوں ادا کیا

جاگ بناں دُدھ جمدا نا ہیں بھانویں لال ہووے کڑھ کڑھ کے

اور

بناں مرشداں راہ نئیں ہتھ آوَندے ددھاں باجھ نہ پک دی کھیر سائیں

شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی m اور ختم نبوت

1- ''رسول اللہ a نے ہم کو خبر دی کہ (سچا) خواب اجزائے نبوت میں سے ایک جز ہے تو لوگوں کے لئے نبوت میں سے یہی جز باقی رہ گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی نبوت کا لفظ اور نبی کا نام بجز صاحب شریعت کے کسی اور پر نہیں بولا جا سکتا۔ تو نبوت میں ایک خاص وصف معین کی موجودگی کی وجہ سے اس نام (یعنی لفظ نبی) کی بندش کر دی گئی ہے۔'' (فتوحات مکیہ، ج:2، ص:495)

2- جیسے کسی کی طرف مبشرات الہام کئے گئے اور مبشرات اجزاء نبوت میں سے ہیں۔ اگر چہ صاحب مبشرۃ نبی نہیں ہو جاتا۔ پس رحمت الٰہیہ کے مفہوم کو سمجھو تو نبوت کا اطلاق اسی پر ہو سکتا ہے جو تمام اجزائے نبوت سے متصف ہو۔ وہی نبی اور وہی نبوت ہے، جو منقطع ہو چکی اور ہم سے روک دی گئی، کیونکہ نبوت کے اجزاء میں سے شریعت بھی ہے، جو وحی آسمانی سے ہوتی ہے اور یہ بات صرف نبی کے ساتھ مخصوص ہے۔ (فتوحات مکیہ، ج:3، ص:568)

3- نبوت اُٹھ جانے کے بعد آج اولیاء کے لئے سوائے تعریفات کے کچھ باقی نہیں رہا

اور اوامر ونواہی کے سب دروازے بند ہو چکے۔ اب جو کوئی محمد a کے بعد امر ونہی کا مدعی ہو، وہ اپنی طرف وحی شریعت آنے کا مدعی ہے۔

(فتوحات مکہ، ج:3،ص:39)

4- امام عبدالوہاب شعرانی m شیخ اکبر کے حوالہ سے لکھتے ہیں ''شیخ فتوحات مکیہ کے اکیسویں باب میں فرماتے ہیں کہ جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کسی چیز کا حکم دیا ہے تو یہ دعویٰ صحیح نہیں، یہ محض تلبیس ہے کیونکہ امر کلام کی قسم اور اس کی صفات سے ہے اور یہ دروازہ لوگوں پر بند کیا جا چکا ہے۔

(الیواقیت والجواہر، ج:2،ص:38)

خادم گجراتی نے پاکٹ بک میں امکان نبوت کے تحت شیخ اکبر کی عبارات نقل کی ہیں۔ ان میں سے دو کا ترجمہ بھی ساتھ کر دیا ہے، مگر تیسری عبارت میں چونکہ نزول عیسیٰ d کا ذکر تھا، لہٰذا اس نے ترجمہ ہی نہیں کیا۔ (پاکٹ بک،ص:274، خادم گجراتی)

5- ابن عربی m اعلیٰ مرتبہ والے ولی کو غیر شریعت والا نبی کہتے ہیں، جو مقام نبوت کے خصوصیات تو رکھتا ہے، لیکن منصب نبوت نہیں رکھتا۔ نہ وہ خود دعویٰ کر سکتا ہے، نہ دوسروں کو خود پر ایمان لانے کی دعوت دے سکتا ہے۔ یعنی مقام نبوت الگ شے ہے اور منصب نبوت الگ ہے۔ (ملخصاً فتوحات مکیہ، ج:11، جز:75، باب:73، حرف:243)

6- شیخ اکبر لکھتے ہیں کہ انبیاء f واولیاء n کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر خاصہ (وحی والہام) عطا ہوتی ہے۔ یعنی شریعت، خبر واحکام انبیاء f کے لئے ہے۔

(فتوحات مکیہ، ج:2، باب:158،ص:257)

اس سے پہلے شیخ لکھ چکے کہ جو خبر (الہام ورہنمائی) اولیاء کو حاصل ہے وہ تو حیوانات میں بھی جاری ہے۔ ''اور ایسی نبوت تو حیوانوں میں بھی جاری وساری ہے۔ مثلاً قول تعالیٰ کہ تیرے رب نے شہد کی مکھی کو وحی کی۔'' (فتوحات مکیہ، ج:2، باب:155،ص:254)

7- شیخ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ a کے بعد اسم نبی کسی پر نہیں بولا جا سکتا، کیونکہ

آپ a کے بعد وحی شریعت جو صرف نبی پر آتی ہے، ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے۔ (فتوحات مکیہ، ج:1، ص:58، باب:73، سوال نمبر:25)

حضرت مجدد الف ثانی m

مرزا قادیانی نے حضرت مجدد الف ثانی m کی عبارت میں صریح تحریف کی اور اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے عبارت میں لفظ نبی خود بڑھا دیا۔ مرزا نے لکھا:

''مجدد صاحب سرہندی m نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔''

(حقیقت الوحی، ص:390، روحانی خزائن، ج:22، ص:406)

حالانکہ حضرت مجدد کی اصل عبارت یہ ہے:

''اور جب اللہ کی طرف سے اس قسم کا کلام کسی کے ساتھ بکثرت ہونے لگے تو اسے محدث کہا جاتا ہے۔'' (مکتوبات، ج:2، ص:99، بحوالہ ملت اسلامیہ کا موقف، ص:123)

اس تحریف کا اقرار مرزا کے خاص چیلے محمد علی لاہوری کو بھی ہے۔ اس نے لکھا:

''جب ہم مجدد صاحب سرہندی کے مکتوبات کو دیکھتے ہیں تو وہاں یہ نہیں پاتے کہ کثرت مکالمہ مخاطبہ پانے والا نبی کہلاتا ہے، بلکہ وہاں لفظ محدث ہے اور یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ حضرت مسیح موعود کو غلطی لگ گئی ہو کیونکہ اس سے پیشتر دو دفعہ وہ خود اس حوالہ کو اپنے اصل الفاظ میں نقل کر چکے ہیں۔''

(النبوۃ فی الاسلام، ص:248)

مرزا قادیانی نے اس حوالہ کو ازالہ اوہام، ص:500 (پرانا:914-915) روحانی خزائن، ج:3، ص:600) اور تحفہ بغداد، ص:21 حاشیہ، روحانی خزائن، ج:7، ص:28 پر اس کے اصل الفاظ میں نقل کیا ہے۔ جو شخص اس کتاب کی تحریف پر اتنا جری ہو جو خود دو دفعہ

صحیح نقل کر چکا اور جو عام آدمیوں کے پاس موجود ہے تو اس کی بد دیانتی کا حال ان کتابوں کی نقل میں کیسا ہوگا جو عام لوگوں کے پاس نہیں ہیں۔

عبارات صوفیاء

قادیانی لٹریچر اور دلائل کا دارومدار بہت حد تک اقوال صوفیاء اور ہر بات کی تاویل پر ہے۔ عبارات صوفیاء پر حضرت مجدد الف ثانی m کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں:

''یہ باتیں خواہ شیخ کبیر یمنی نے کہی ہوں، یا شیخ اکبر شامی نے، ہمیں محمد عربی a کا کلام چاہیے نہ کہ محی الدین ابن عربی، صدرالدین قونوی اور عبدالرزاق کاشی کا کلام، ہمیں نص (قرآن وحدیث) سے غرض ہے، نہ کہ فص سے (اس سے شیخ اکبر کی کتاب فصوص الحکم کی طرف اشارہ ہے) ہمیں فتوحات مدینہ نے فتوحات مکیہ سے مستغنی کر دیا ہے۔''

(مکتوبات، حصہ اول دفتر اول، مکتوب: 10، بحوالہ ملت اسلامیہ کا موقف، ص: 122)

مزید یہ کہ قومی اسمبلی میں 1974ء کی بحث کے دوران شاہ احمد نورانی m نے مرزا ناصر کے جواب میں کہا کہ قرآن وحدیث کسوٹی ہے، تذکرۃ الاولیا، القلائد الجواہر وغیرہ کتابیں ہمارے لئے کوئی اتھارٹی نہیں ہیں۔ (تاریخ قومی دستاویز، ص: 107)

علامہ اقبال m کی رائے

1- ''اس امت کی سالمیت صرف عقیدۂ ختم نبوت کی رہین منت ہے۔''

(Thoughts and Reflections of Iqbal P-249) 1973 Edition)

2- اگر جماعت کی وحدت وسالمیت ہی کو خطرہ لاحق ہو تو اس کے لئے صرف ایک چارہ کار رہ جاتا ہے کہ وہ انتشار انگیز قوتوں کے خلاف اپنا دفاع کرے اور اپنے دفاع کے کیا طریقے ہیں؟ مدلل تحریریں اور ایسے شخص کے دعوؤں کا ابطال جو اپنی اصل جماعت کی نگاہوں میں مذہبی مہم جو ہو، تو کیا یہ معقولیت ہے کہ جس اصل جماعت کی سالمیت خطرہ میں ہو، اسے برداشت کی تلقین کی جائے اور باغی ٹولی کو تحفظ کے

ساتھ اپنا پراپیگنڈہ جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔خواہ یہ پروپیگنڈہ سخت غلیظ بھی ہو۔ (ایضاً،ص:253)

3- مسلمانوں کے مذہبی افکار کی تاریخ میں مرزائیت کا کردار یہ ہے کہ وہ ہندوستان کی موجودہ سیاسی غلامی کے لئے الہامی بنیاد فراہم کرنا چاہتی ہے۔''(P-31)

4- میں قادیانی تحریک کے بارہ میں اس وقت شکوک وشبہات کا شکار ہو گیا، جب نئی نبوت کا دعویٰ جو پیغمبر اسلام a کی نبوت سے بڑھ کر ہے، قطعی طور پر پیش کیا گیا اور مسلم دنیا کو کافر قرار دیا گیا۔ بعدازاں میرا شک اس وقت عملی بغاوت میں بدل گیا جب میں نے خود اپنے کانوں سے تحریک کے ایک پیروکار (یعنی مرزائی) کو پیغمبر اسلام a کا ذکر توہین آمیز لہجے میں کرتے سنا۔(ایضاً،ص:293)

5- میں اس بارے میں کوئی شک وشبہ اپنے دل میں نہیں رکھتا کہ یہ احمدی اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔

(جواہر لال نہرو کے نام خط، مورخہ: 21 جون 1936ء بحوالہ عدالتی فیصلے،ص: 655)

1- میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

توفّی کا معنیٰ از مرزا

(براہین احمدیہ،ص:520 کا حاشیہ،روحانی خزائن،ج:1،ص:620)

2- پھراس کے بعد یہ الہام ہے اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

(ایضاً،ص:557 حاشیہ،روحانی خزائن،ج:1،ص:664-665 حاشیہ)

3- ثابت ہوگیا کہ توفی کے معنیٰ موت دینا اور فنا کرنا ہے،نہ کہ رفع اور پورا پورا لینا یا دینا

(انجام اتھم،ص:131،روحانی خزائن،ج:11،ص:131)

جبکہ خود مرزا نے توفّی کے معنیٰ قبضہ میں لینا کئے ہیں۔

(چشمہ معرفت،ص:154،روحانی خزائن،ج:23،ص:162)

4- اس نے مجھے براہین احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر یک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کردوں گا۔

(اربعین:3،ص:77 کا حاشیہ،روحانی خزائن،ج:17،ص:419)

5- توفی کے معنیٰ کے متعلق شہر بغداد میں ایک بڑا مباحثہ ہوا تھا کہ اس لفظ کے کیا معنیٰ ہیں۔اس مباحثہ میں بالآخر یہی فیصلہ ہوا کہ جہاں اللہ تعالیٰ فاعل ہو اور مفعول بہ علم ہو وہاں سوائے مارنے کے اور کوئی معنے نہیں آتے۔اگر آج تم قرآن وحدیث یا لغت سے کوئی اور معنےٰ دکھادو تو میں آج بھی مان لینے کے واسطے تیار ہوں۔لغت بھی زبان عربی کی کلید ہے،کوئی مثال لغت سے ہی دکھادو۔تب بھی مان لوں گا۔

(ملفوظات،ج:4،ص:510)

بلا شبہ قطعی اور یقینی طور پر اول سے آخر تک قرآنی محاورہ یہی ثابت ہے کہ ہر جگہ

درحقیقت توفی کے لفظ سے موت ہی مراد ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:170،روحانی خزائن،ج:3،ص:270)

''اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ a سے یا اشعار وقصائد ونظم ونثر قدیم وجدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدائے تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنیٰ پر بھی اطلاق پا گیا ہے۔یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر اقرار شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا۔''

(ازالہ اوہام: حصہ دوم،ص:503،روحانی خزائن،ج:3،ص:603)

لیجئے مرزا جی! آپ ہی کا حوالہ حاضر ہے۔آپ نے تو جب اپنے آپ کو خدا بنایا تو لکھا کہ **اخذنی ربی و استوفانی**

(آئینہ کمالات اسلام،ص:564،روحانی خزائن،ج:5،ص:564)

اس جگہ فاعل اللہ تعالیٰ ہے۔مفعول بہ علم یعنی خود مرزا قادیانی اور اس سے مراد موت نہیں،لہٰذا مرزا کا کہنا کہ ایسی صورت میں سوائے موت کے کوئی معنے نہیں آتے،بالکل غلط اور مردود ٹھہرا۔اب تو مان جایئے!

قرآن مجید سے ثبوت

قرآن مجید میں ہر جگہ موت اور حیات کو تو مقابل ٹھہرایا ہے مگر کسی ایک مقام پر بھی توفّی کو حیات کا مقابل قرار نہیں دیا بلکہ توفّی کا مقابلہ دوسری چیزوں کے ساتھ کیا ہے۔اس طرز کا بکثرت ہونا اس کی دلیل ہے کہ توفّی کا معنی موت نہیں ہے۔

(عقیدۃ الاسلام (اردو)،ص:132)

1- سورہ انعام:6،آیت:60 میں فرمایا خدا وہ ذات ہے جو تم کو رات کو قبض کرتا ہے اور

جانتا ہے جو تم دن کو کرتے ہو۔ پھر تم کو دن کے وقت اٹھا کھڑا کرتا ہے تا کہ زندگی کی مقررہ مدت پوری کی جائے۔

2- خدا ہی قبض کرتا ہے جانوں کو موت کے وقت اور جو ابھی نہیں مریں ان کو ان کی نیند میں۔ پس جس پر موت کا حکم جاری کیا، اس کو تو بند رکھتا ہے اور دوسری کو مدت مقررہ تک بھیجتا رہتا ہے۔ (سورہ زمر:42/39)

ان دونوں آیات کے متعلق مرزا نے لکھا:

''سو ان دونوں مقامات میں نیند پر توفی کا لفظ کا اطلاق کرنا ایک استعارہ ہے، جو بہ نصب قرینہ نوم استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی صاف لفظوں میں نیند کا ذکر کیا گیا ہے تا ہر ایک شخص سمجھ لیوے کہ اس جگہ توفی سے مراد حقیقی موت نہیں بلکہ مجازی موت مراد ہے جو نیند ہے۔

(ازالہ اوہام: حصہ اول، ص:169، روحانی خزائن، ج:3، ص:269)

قرآن مجید میں تین قسم کی توفی کا ذکر ہے:

1- توفی مع الارسال اس کا سورہ زمر 39 کی آیت 42 میں ذکر ہے۔

2- توفی مع الامساک۔ اس کا بھی اسی آیت میں ذکر ہے۔

3- توفی مع الرفع۔ اس کا آل عمران 3 کی آیت 55 میں ذکر ہے۔

لغت سے ثبوت

توفی وفا سے مشتق ہے، جس کے معنیٰ پورا کرنے کے ہیں، جیسا کہ البقرہ:2 کی آیت:40 بنی اسرائیل:17 کی آیت:35، آل عمران:3 کی آیت:185 اور سورہ دہر:76 کی آیت:7 میں یہ پورا کے معنوں میں استعمال ہوا۔ لسان العرب، ج:15، ص:359 میں توفی المیت کے معنی مدت حیات پورا کرنا اور اس کی دنیاوی زندگی کے دنوں، مہینوں اور سالوں کو پورا کر دینا کے معنی لکھے ہیں۔ امام زمخشری m نے اساس البلاغہ، ج:2، ص:304 پر توفی کے حقیقی معنیٰ استیفاء اور استکمال اور مجازی معنیٰ موت لکھے

ہیں۔علامہ زبیدی نے تاج العروس شرح قاموس، ج:20،ص:301 پر مادہ و ف ی کے تحت یہی معنی لکھے ہیں۔

حدیث سے ثبوت

بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الاذان بعد ذہاب الوقت (حدیث:595) میں حضرت حارث بن ربعی ابوقتادہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم (خیبر سے لوٹ کر) نبی a کے ساتھ سفر کررہے تھے، اتنے میں بعض لوگوں نے کہا کاش یارسول اللہ a آپ رات کو کہیں رک جائیں۔آپ a نے فرمایا میں ڈرتا ہوں کہیں تمہاری آنکھ نہ لگ جائے اور نماز کے لئے نہ اٹھو۔ بلال h نے کہا میں آپ کو جگادوں گا۔ پھر سب لیٹ گئے اور بلال h نے اپنی اونٹنی سے ٹیک لگالی اور ان کو بھی نیند آ گئی۔ نبی a جاگے تو اس وقت سورج کا کنارہ نکل آیا تھا۔آپ a نے فرمایا اے بلال h تو نے کیا کہا تھا؟ بلال h کہنے لگے مجھے ایسی نیند کبھی نہیں آئی۔آپ a نے فرمایا اللہ نے جب چاہا تمہاری جانیں قبض کرلیں اور جب چاہا پھر تم کو دے دیں۔اے بلال h اٹھ اور نماز کی اذان دے۔ پھر بلال h نے اذان دی۔آپ a نے وضو کیا اور جب سورج بلند ہوا اور سفید ہوگیا تو آپ a کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔(بخاری، ج:1،ص:398)

اس حدیث میں **ان اللہ قبض ارواحکم** میں وہی امر بیان کیا گیا ہے جو **اللہ یتوفیٰ الانفس** میں مذکور ہے۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ خود آنحضرت a نے بھی آیت **اللہ یتوفیٰ الانفس** کو قبض روح سمجھا نہ کہ موت۔

توفی کے بارے میں تحقیق کے لئے شہادت القرآن مصنفہ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی m ،ص:140 تا178 اور قادیانی شبہات کے جوابات، ج:2 ص:117 تا123، ص:388 تا390، مولفہ مولانا اللہ وسایا ملاحظہ فرمائیں۔

ایک ہی لفظ کے مختلف معانی میں استعمال کی قرآن مجید سے مثالیں پیش خدمت ہیں۔

1- لفظ اصحاب النار قرآن مجید میں ہر جگہ دوزخ میں جلنے والے کفار وفساق کے لئے

استعمال ہوا ہے۔سوائے سورہ مدثر:74، آیت:31 کے جہاں پر ان فرشتوں کے لئے استعمال ہوا جو دوزخ پر مقرر ہیں۔

2- بعل کے معنیٰ سورہ بقرہ:228/2 اور نساء:128/4 میں شوہر کے ہیں اور سورہ صافات 125/27 میں ایک بت کا نام ہے۔

3- عود اور عادۃ کے معنیٰ سارے قرآن مجید میں تکرار فعل کے ہیں، مگر سورہ مجادلہ:58 کی آیت:3، اس سے مراد توبہ و پشیمانی ہے۔

4- ریب کے معنیٰ ہر جگہ شک کے ہیں، مگر سورہ طور:52 کی آیت:30 میں اس سے مراد حوادث زمانہ ہیں۔

5- بروج سے مراد ہر جگہ نمایاں ستارے ہیں، مگر بروج مشیدہ سے مراد اونچے اور مضبوط محل ہیں۔ (سورہ نساء:78/4)

6- صلوٰۃ کا لفظ کثرت سے نماز کے لئے آیا ہے، مگر **ان اللّٰہ وملائکۃ یصلون علی النبی**۔ (احزاب:56/33) میں کسی طرح بھی نماز کا معنیٰ نہیں بن سکتا۔ اسی طرح سورہ حج:22 کی آیت:40 میں لفظ **صَلَوَات** آیا ہے، مگر یہ **صَلُوتا** کی جمع ہے اور **صَلُوتا** یہودیوں کی عبادت گاہ کو کہتے ہیں۔

ان مثالوں سے یہ ثابت ہوا کہ کثرت استعمال کوئی قرینہ نہیں کہ ایک لفظ خاص معنوں میں بہت جگہ آیا تو اب اس کے دوسرے معنیٰ نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا کسی لفظ کا خاص معنوں میں بار بار استعمال یہ پابندی نہیں لگاتا کہ اس کے دوسرے معنیٰ نہیں ہو سکتے۔ صرف دلیل بتاتی ہے کہ کسی موقع پر کیا معنیٰ ہیں۔

1- ''جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں

نزول مسیح d کا اقرار

آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔''

(براہین احمدیہ حاشیہ، ص: 499، حصہ چہارم، روحانی خزائن، ج:1، ص: 593)

2- پھر میں قریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے..... حضرت عیسیٰ m کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا۔'' (ضمیمہ نزول المسیح، ص:6، روحانی خزائن:19، ص:113)

3- حضرت مسیح نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خش وخاشاک سے صاف کر دیں گے۔

(براہین احمدیہ حاشیہ، ص: 505-506، حصہ چہارم، روحانی خزائن، ج:1، ص: 601-602)

4- مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے، جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں، کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔'' (ازالہ اوہام، ص:300، روحانی خزائن، ج:3، ص:400)

5- براہین احمدیہ، جس میں نزول مسیح کا اقرار ہے، بقول اس کے مرزا نے خواب میں بارگاہ رسالت میں پیش کی اور وہاں سے اس کتاب کا نام قطبی عطا ہوا، یعنی جو قطبی ستارہ کی طرح مستحکم ہے۔

(براہین احمدیہ، ص: 249 کا حاشیہ، روحانی خزائن، ج:1، ص: 275)

لہٰذا وہ اور اس کے ماننے والے نزول مسیح کے عقیدہ کا انکار نہیں کر سکتے، کیونکہ بقول مرزا کے براہین احمدیہ بارگاہ رسالت سے مصدقہ ہے۔

6- آپ a نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔'' (ملفوظات، ج:5،ص:33، تاریخ ملفوظ بعداز 31 مئی 1906ء)

7- (اے عیسیٰ) میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

(براہین احمدیہ،ص:520 کا حاشیہ درحاشیہ، روحانی خزائن:1،ص:620)

تبصرہ ازمولف: اگر بقول مرزا، فاعل اللہ اور مفعول ذی روح کی صورت میں توفّی کے معنیٰ موت ہی کے ہوتے تو الہامی کتاب براہین احمدیہ میں خلافِ لغت ترجمہ کیوں کیا گیا؟

8- بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے، وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیاء اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔

(توضیح مرام،ص:4، روحانی خزائن:3،ص:52)

نوٹ: مرزا کی عقل اور علم کا اندازہ کریں کہ تین الگ الگ انبیاء f کو ایک تصور کرتا ہے۔ حالانکہ یوحنا سیدنا یحییٰ d کو، ایلیاء سیدنا الیاس d کو کہتے ہیں۔ اس نے سیدنا یحییٰ d، سیدنا الیاس d، سیدنا ادریس d کو ایک ہی تصور کر کے نئی تاریخ بنا دی۔ اس کی غلطی کا احساس جلال الدین شمس کو بھی ہے۔ لہٰذا اس نے حاشیہ پر لکھا کہ ادریس کو الیاس پڑھا جائے۔

9- حضرت مسیح d تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔

(براہین احمدیہ حاشیہ،ص:361، روحانی خزائن، ج:1،ص:431)

10- احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ ابن مریم ہوگا اور یہ پیش گوئی بخاری اور مسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے، جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے۔''

(شہادت القرآن،ص:2، روحانی خزائن، ج:6،ص:298)

11- حنوک (ادریس d) زندہ آسمان پر چلے گئے۔

(تفسیر کبیر، ج:5،ص:53-310،از بشیر الدین محمود خلیفہ قادیاں)

دوبارہ آمدِ مسیح کا اقرار

1- میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے، اس لئے میں نے خدا کی وحی کو ظاہر پر حمل کرنا نہ چاہا، بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا، جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا۔

(حقیقت الوحی،ص:149،روحانی خزائن،ج:22،ص:153)

2- صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔

(ازالہ اوہام،حصہ اول،ص:42،روحانی خزائن،ج:3،ص:142)

3- اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی اور راستبازی ترقی کرے گی۔

(ایام الصلح،ص:126،روحانی خزائن،ج:14،ص:381)

4- اب تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی موجود ہے۔(ازالہ اوہام،ص:364،روحانی خزائن،ج:3،ص:464)

5- اور یہ آیت

ھوالذی ارسل رسول بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہٖ

درحقیقت اس مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے۔(ایضاً)

6- اور حضرت عیسیٰ d کا نازل ہونا بھی حق ہے، کیونکہ احادیث اس بارہ میں متواتر ہیں اور یہ امر مختلف طریقوں سے ثابت ہے۔

(انجام آتھم،ص:158،روحانی خزائن،ج:11،ص:158)

7- واضح ہو کہ اس امر سے دنیا میں کسی کو بھی انکار نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کی کھلی کھلی پیش گوئی موجود بلکہ قریباً تمام مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ احادیث کی رو سے ضرور ایک شخص آنے والا ہے جس کا نام عیسیٰ بن مریم ہوگا اور یہ پیش گوئی

بخاری ومسلم اور ترمذی وغیرہ کتب حدیث میں اس کثرت سے پائی جاتی ہے جو ایک منصف مزاج کی تسلی کے لئے کافی ہے۔

(شہادت القرآن،ص:2،روحانی خزائن،ج:6،ص:298)

8- یہ بھی واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیش گوئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ جس کو صرف آئمہ حدیث نے چند روایتوں کی بنا پر لکھا ہو، بس بلکہ یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیش گوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ وریشہ میں داخل چلی آئی ہے۔ (ایضاً،ص:8،روحانی خزائن،ج:6،ص:304)

مرزا قادیانی کے ان اقوال سے ثابت ہو گیا ہے کہ مسیح ابن مریم یا عیسیٰ ابن مریم کے نزول کا عقیدہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ دنیا کے مسلمان ابتداء سے ہی یہی عقیدہ رکھتے ہیں اور اس پر مسلمان امت کا اجماع ہے۔

9- مرزا کا بیٹا بشیر الدین محمود لکھتا ہے'' پچھلی صدیوں میں قریباً تمام مسلمانوں میں مسیح کے زندہ ہونے پر ایمان رکھا جاتا تھا اور بڑے بڑے بزرگ اسی عقیدہ پر فوت ہوئے ہیں۔ (حقیقت النبوت،ص:142)

10- حکیم نوردین نے فصل الخطاب میں حضور d کی بعثت تک سیدنا مسیح d کا قیام آسمان پر تسلیم کیا ہے اور مسیح d کی آمد اول وثانی دونوں کا ذکر کیا ہے۔

(فصل الخطاب،ص:205)

11- پھر حضرت عیسیٰ d کے وقت میں یہودیوں نے حضرت عیسیٰ کو جھوٹا قرار دیا اور ناپاک تہمتیں ان پر اور ان کی ماں پر لگائیں۔ آخر خدا نے ان کے منصوبوں سے حضرت عیسیٰ کو بچالیا۔''

(چشمہ معرفت دوسرا حصہ،ص:166،روحانی خزائن،ج:23،ص:174)

12- ''انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جور وکرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر میں اٹھائے گئے، ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقش قدم پر چلتے۔''

(آئینہ کمالات اسلام،ص:283 حاشیہ،روحانی خزائن،ج:5،ص:283)

13- خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے صلیب سے بچاؤں گا اور اپنی طرف تیرا رفع کروں گا۔'' (اربعین3،ص:9،روحانی خزائن،ج:17،ص:394)

14- اس بات پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسیٰ جب نازل ہوگا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم،ص:307،روحانی خزائن،ج:3،ص:407)

1- کسی حدیث میں حضرت عیسیٰ d کے آسمان سے نزول کا ذکر نہیں۔

نزول مسیح کا انکار

(حمامۃ البشریٰ،ص:26،روحانی خزائن،ج:7،ص:202)

2- حدیث میں آسمان سے نزول کا لفظ نہیں ہے۔
(انجام آتھم،ص:129،روحانی خزائن،ج:11،ص:129)

3- آنحضرت a کی تقریر میں آسمان سے نزول کا لفظ نہیں ہے۔(ایضاً،ص:148)

4- اگر حضرت عیسیٰ d درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ حاشیہ،ص:178،روحانی خزائن،ج:17،ص:264)

5- کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ d آسمان سے نازل ہوگا۔''
(حقیقت الوحی،ص:45 کا حاشیہ،روحانی خزائن،ج:22،ص:47)

بقول مرزا ملہم وہ ہے جو سچائی مان لے۔ (مجموعہ اشتہارات،ج:1،ص:326)

تفصیلی بحث تو حیات مسیح کے باب میں ہوگی۔ یہاں پر ایک صحیح مرفوع متصل حدیث کا حوالہ پیش خدمت ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ مرزا قادیانی ڈٹ کر جھوٹ بولتا تھا اور جھوٹ لکھتا تھا۔لوگ سچ اتنے اعتماد سے نہیں بولتے جتنے اعتماد سے وہ جھوٹ بولتا تھا۔ بہرحال،حدیث میں آتا ہے کہ **ثم ینزل عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم من السمآء** (پھر عیسیٰ ابن مریم a آسمان سے نازل ہوں گے)
(کشف الاستار عن زوائد البزار،ج:4،ص:142،حدیث:3396،سندہ صحیح)

6- یہ حضور d کی بے ادبی ہے کہ کہا جائے کہ عیسیٰ d نہیں مرے اور یہ کہنا شرک عظیم ہے۔ (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی،ص:39،روحانی خزائن،ج:22،ص:660)

واضح رہے کہ مرزا 50 سال کی عمر تک حیات ونزول مسیح کا قائل رہا،لیکن بقول خود

مشرک عظیم رہا اور جو مشرک رہا ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا، کیونکہ سچے انبیاء قبل از نبوت بھی شرک سے پاک ہوتے ہیں۔

7- حضرت عیسیٰ d کے دوبارہ آنے کا مسئلہ عیسائیوں نے محض اپنے فائدے کے لئے گھڑا تھا۔'' (حقیقت الوحی، ص:29، حاشیہ، روحانی خزائن، ج:22، ص:31)

8- اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو، بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہوگیا۔''

(ازالہ اوہام، ص:71، روحانی خزائن، ج:3، ص:171)

9- وفات مسیح d کا عقیدہ مجھ سے پہلے پردہ اخفاء میں تھا۔''

(آئینہ کمالات اسلام، ص:426، روحانی خزائن، ج:5، ص:426۔ ملفوظات:4، ص:625-631)

پہلے اگر یہ عقیدہ پردہ اخفاء میں تھا، تو مرزا قادیانی یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ پہلے بزرگ حضرت عیسیٰ d کی وفات کے قائل تھے۔ اگر وہ وفات مسیح d کے قائل تھے تو پھر پردہ اخفاء کیا؟ اگر یہ اکیلا ہی وفات مسیح d کا قائل ہوا ہے تو پھر یہ بھی اپنے اقرار سے جھوٹا ہے، کیونکہ اس نے ہی لکھا تھا ''سچ کی یہی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی۔''

(تحفہ گولڑویہ، ص:9، روحانی خزائن، ج:17، ص:95)

9۔ امام مالک h نے کھلے کھلے طور پر بیان کر دیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے ہیں اور اسی وجہ سے امام ابن حزم بھی ان کے فوت ہونے کے قائل ہوئے۔

(ایام الصلح، ص:137، روحانی خزائن، ج:14، ص:381)

10۔ متذکرہ بالا کتابوں میں جو حدیثیں تھیں ان کی دو ٹانگیں تھیں۔ ایک ٹانگ مہدی والی سو وہ مولوی محمد حسین صاحب نے توڑ دی۔ اب دوسری ٹانگ مسیح کے آسمان سے

اترنے کی ہم توڑ دیتے ہیں۔ (نزول المسیح ص:33، روحانی خزائن، ج:19، ص:137)

11۔ صحابہ کا اجماع رسول اللہ a کی وفات پر، مسیح d کی وفات پر ہو چکا ہے۔
(ملفوظات، ج:1، ص:294)

12۔ سوءِ ادب میں سے یہ بھی ہے کہ کوئی یہ کہے عیسیٰ فوت نہیں ہوئے اور یہ شرک عظیم ہے۔ (ضمیمہ حقیقت الوحی، ص:39، روحانی خزائن:22، ص:660)

13۔ مرزا کی کوئی شاذ و نادر ہی مجلس ایسی ہوتی ہوگی۔ جس میں ہر پھر کر وفات مسیح ناصری کا ذکر نہ آ جاتا ہو۔ (سیرت المہدی:1، ص:823، روایت:971)

14۔ ہم پہلی کتابوں میں ذکر کر چکے ہیں کہ امام بخاری اور امام ابن حزم اور امام مالک h اور دوسرے آئمہ کبار کا یہی مذہب ہے کہ حضرت عیسیٰ درحقیقت فوت ہو گئے ہیں۔ اب واضح رہے کہ شیخ محی الدین ابن عربی کا بھی یہی مذہب ہے۔
(کتاب البریہ، ص:4 حاشیہ، روحانی خزائن، ج:13، ص:22)

15۔ ایسا ہی فاضل و محدث و مفسر ابن تیمیہ و ابن قیم جو اپنے اپنے وقت کے امام ہیں حضرت عیسیٰ d کی وفات کے قائل ہیں۔ ایسا ہی رئیس المتصوفین شیخ محی الدین ابن عربی صریح اور صاف لفظوں سے اپنی تفسیر میں وفات حضرت عیسیٰ d کی تصریح فرماتے ہیں۔ اسی طرح اور بڑے بڑے فاضل محدث اور مفسر برابر یہ گواہی دیتے آئے ہیں۔
(کتاب البریہ، ص:203 کا حاشیہ، روحانی خزائن، ج:13، ص:221)

16۔ امام مالک کا قول ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے مر گیا۔ یہی قول امام ابن حزم کا ہے۔
(تحفہ غزنویہ، ص:54، روحانی خزائن، ج:15، ص:587)

17۔ بڑے بڑے اکابر علماء جیسے ابن حزم اور امام مالک h ان کی وفات کے قائل ہیں۔
(مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:152)

18۔ امام ابن حزم اور امام مالک h اپنی جلالت شان کے باوجود عیسیٰ d کی وفات کے قائل ہیں۔ نہ صرف یہ دو امام بلکہ امام بخاری اور دیگر اکابر وفات کے عقیدے

کی طرف گئے ہیں۔ (ایضاً،ص:27 کا حاشیہ)

19۔ حضرت عیسیٰ کے دوبارہ آنے کا مسئلہ عیسائیوں نے محض اپنے فائدہ کے لئے گھڑا تھا۔(حقیقت الوحی،ص:29 کا حاشیہ،روحانی خزائن،ج:22،ص:31)

20۔ حضرت عیسیٰ d کا زندہ آسمان پر جانا محض گپ ہے۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ،حاشیہ،ص:100،روحانی خزائن،ج:21،ص:262)

21۔ اگر آپ یہ ثابت کردیں گے کہ مسیح زندہ بجسدہٖ العنصری آسمان کی طرف اٹھایا گیا تو پھر آپ نے سب کچھ ثابت کردیا۔ (مکتوبات،ج:1،ص:328)

22۔ اصلی امر اس بحث میں مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات ہے..... مسیح کی زندگی کے ثبوت سے دوسرا دعویٰ میرا خود ٹوٹ جائے گا۔ (مکتوبات،ج:1،ص:332)

23۔ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور ان کا زندہ آسمان پر معہ جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت مع جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب ان پر تہمتیں ہیں۔
(ضمیمہ براہین احمدیہ،ج:5،ص:230،روحانی خزائن،ج:21،ص:406)

24۔ مرزا نے لکھا کہ عقیدہ وفات مسیح اس کے سلسلہ کا نکالا ہوا حربہ ہے۔
(مکتوبات،ج:1،ص:234)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے یہ عقیدہ نہ تھا، بلکہ اسی کا ایجاد کردہ ہے۔دوسری جگہ مرزا نے لکھا کہ وفات مسیح کا عقیدہ مجھ سے پہلے پردہ اخفاء میں تھا۔
(آئینہ کمالات اسلام،ص:426،روحانی خزائن،ج:5،ص:426)

25۔ وفات مسیح کا معاملہ تو جملہ معترضہ کی مانند درمیان میں آ گیا تھا۔مولوی لوگوں نے خواہ مخواہ اپنی ٹانگ درمیان میں اڑالی.....لیکن ہمارا اصلی امر بھی دیگر ہے۔یہ تو صرف خس وخاشاک کو درمیان سے اٹھایا گیا ہے۔ (ملفوظات:4،ص:504)

26۔ یہ سچی بات ہے کہ حضرت عیسیٰ d وفات پا چکے ہیں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جو موعود آنے والا تھا۔وہ میں ہی ہوں اور یہ بھی پکی بات ہے کہ اسلام کی زندگی عیسیٰ کے مرنے میں ہے۔ (ملفوظات:4،ص:562)

27۔ میرے نزدیک وفات یا حیات مسیح ایسی بات نہیں کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ اتنا بڑا سلسلہ قائم کرتا.....حضرت عیسیٰ کی موت کی غلطی کچھ آج پیدا نہیں ہوئی، بلکہ یہ غلطی تو آنحضرت a کی وفات کے تھوڑے ہی عرصہ بعد پیدا ہوگئی تھی اور خواص اولیاء اللہ، صلحاء اور اہل اللہ بھی آتے رہے اور لوگ اس غلطی میں گرفتار رہے۔
(ملفوظات:4،ص:625)

اس کتاب کا مرتب حاشیہ میں لکھتا ہے کہ موت کی غلطی کی جگہ لفظ حیات کی غلطی ہے۔ اس لئے میں نے یہ حوالہ یہاں لکھا ہے، ورنہ عبارت سے تو مرزا حیات مسیح d کا قائل ثابت ہوتا ہے۔

28۔ وفات مسیح کے مسئلہ کو مشیت ایزدی نے مخفی رکھا کے عنوان کے تحت لکھا ہے۔''میں یہ نہیں کہتا کہ حیات مسیح کے متعلق اسی زمانہ کے لوگوں پر الزام ہے۔ نہیں بعض پہلوں نے غلطی کھائی ہے۔ (ملفوظات:4،ص:631)

چند ضروری باتیں

عام بیانات یا عام آیات کسی خاص معاملہ میں پیش نہیں کئے جا سکتے۔ کسی خاص معاملہ میں دلیل بھی خاص ہونی چاہیے۔ مثلاً ہر ایک نے مرنا ہے، ایک عام کلیہ ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ d ایک خاص وقت تک اس کلیہ سے مستثنیٰ ہیں۔ لہٰذا ان کی ذات کے بارہ میں یہ دلیل پیش نہیں کی جا سکتی۔ قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ d کے خدا ہونے کا بہت ردّ کیا ہے۔ ان کی وفات کا بیان اس ردّ کی سب سے مضبوط دلیل ہے۔ اگر وہ فوت ہو چکے ہیں تو قرآن کو واضح کر دینا چاہیے تھا مگر قرآن نے کہیں یہ بیان نہیں کیا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو قرآن مجید براہ راست بیان کرتا نہ کہ بالواسطہ، جیسا کہ قادیانی استنباط کر لیتے ہیں۔ عادت اللہ اور آیت اللہ (معجزہ) دونوں الگ الگ ہیں۔ لہٰذا عادت اللہ کو آیت اللہ کے مقابل نہیں لایا جا سکتا۔ مثلاً عادت اللہ یہ ہے کہ اولاد ماں اور باپ دونوں سے پیدا ہوتی ہے، لیکن سیدنا عیسیٰ d بن باپ پیدا ہوئے۔ ان کے بارے میں عام کلیہ

پیش نہیں کیا جا سکتا۔ سیدنا مسیح d کی لمبی عمر کے بارے میں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بات لمبی عمر کی نہیں ثبوت کی ہے۔ چونکہ حضرت عیسیٰ d کی لمبی عمر کا ثبوت قرآن وحدیث میں ہے۔ لہٰذا ہم مانتے ہیں، چونکہ حضرت امام مہدی d کی لمبی عمر تو کجا ان کی پیدائش ہی کا مصدقہ ثبوت نہیں لہٰذا نہیں مانتے۔

قادیانی قرآن مجید کی آیت **ولن تجد لسنته الله تبديلا اور ولا تجد لسنتنا تحويلا** کا حوالہ دے کر حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے اور ان کے اب تک زندہ ہونے کی تردید کرتے ہیں۔ پہلی آیت سورہ حزاب:33 میں آیت:62، فاطر:35 کی آیت:43 اور فتح:48 کی آیت:23 ہے۔ جب کہ دوسرا فقرہ بنی اسرائیل:17 کی آیت:77 اور فاطر:35 کی آیت:43 کا حصہ ہے۔ ان آیات کا تعلق انبیاء f کی تکذیب کرنے والوں سے ہے کہ ایسے لوگ ضرور ہلاک ہوں گے، چاہے نبی کی زندگی میں ہوں یا بعد میں ہوں اور یہ کہ نبی اور ان کے پیرو کا رغلبہ پائیں گے، چاہے نبی کی زندگی میں یا بعد میں۔ ان آیات کا تعلق اس سے نہیں کہ آگ ضرور جلائے گی یا باپ کے بغیر بچہ پیدا نہیں ہوسکتا یا عصا سانپ نہیں بن سکتا وغیرہ۔

انجیل سے ثبوت

سیدنا عیسیٰ d کو صلیب نہیں دی گئی بلکہ آپ بچا لئے گئے۔ انجیل میں اس کی

رفع، حیات ونزول مسیح d کے دلائل

شہادتیں اب بھی موجود ہیں، جو کہ پیش خدمت ہیں۔انجیل سے ثبوت دینا مرزا پر بھی حجت ہے کیونکہ اس نے لکھا

فاسئلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

یعنی اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو، جو تم میں پیدا ہوں تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتابوں کے واقعات پر نظر ڈالو تا اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جاوے۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم،ص:333،روحانی خزائن،ج:3،ص:433)

مرزا نے دوسری جگہ لکھا:

''زبردستی سے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ یہ ساری کتابیں محرّف ومبدّل ہیں.....
اور پھر ہمارے امام المحدثین حضرت اسمٰعیل بخاری صاحب اپنی صحیح بخاری میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان کتابوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں۔''

(ازالہ اوہام،حصہ اوّل،ص:139۔روحانی خزائن،ج:3،ص:239)

حضرت مولانا سید عبدالماجد دریابادی m نے اپنی تفسیر ماجدی میں سورہ نساء:4 کی آیت:157 کے الفاظ **وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبهٔ لهم** کے تحت انجیل سے نہایت قیمتی بحث لکھی ہے۔اس کو یہاں لکھا جاتا ہے۔آپ لکھتے ہیں کہ شبہ میں کون پڑ گئے یا حقیقت کن پر مشتبہ ہوگئی۔ظاہر ہے کہ وہی یہود یا دشمنان مسیح d ہیں جن کا ذکر اوپر سے چلا آ رہا ہے۔بہرحال اس پر ہمارے مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہود کو دھوکہ ہوا اور وہ حضرت مسیح d کے دھوکے میں کسی اور کو سولی چڑھا گئے۔لیکن یہ شخص کون تھا اور دھوکے کی صورت

کیا ہوئی۔اس کا تصریحی جواب نہ قرآن مجید میں ہے نہ کسی صحیح حدیث میں۔اب اس کے سوا چارہ نہیں رہتا کہ تاریخ کی روشنی میں واقعہ کی جزئیات کو ایک ایک کر کے لایا جائے۔اس وقت کے پس منظر کو سامنے لے آیا جائے اور جو صورت نسبتاً زیادہ قرین وقیاس اور مطابق مقتضائے حال معلوم ہو اسی کو ترجیحی طور پر اختیار کیا جائے۔

1- پہلی بات اس سلسلہ میں یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ d یروشلم کے لوگوں سے ملتے جلتے کم تھے۔نتیجہ یہ تھا کہ عوام تو عوام،خواص بھی آپ کو پوری طرح پہچانتے نہ تھے۔چنانچہ جب آپ کی گرفتاری کا وقت آیا تو اس کے لئے اکابر یہود اور متعدد سپاہوں کا ایک پورا گروہ مل کر بھی اس ضرورت کے لئے کافی نہ ہوا۔بلکہ آپ کی شناخت کے لئے آپ ہی کی مختصر پارٹی کے ایک منافق وغدار کو ساتھ لینا پڑا۔یہ ایک خالص تاریخی حقیقت ہے۔لیکن امام رازی اس راز سے بھی واقف ہیں۔اور یہی خیال انہوں نے تفسیر کبیر میں ظاہر کیا ہے۔

متی اور مرقس دونوں انجیلوں میں ہے کہ گرفتار کرنے والی پارٹی میں سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے ایک بڑی بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے ہوئے سپاہیوں میں شامل تھی۔اس پر بھی گرفتاری اور شناخت کے لئے انہیں یہودا منافق کا سہارا ڈھونڈنا پڑا اور انجیل یوحنا میں ہے کہ جب یہ پلٹن اور پیادے وہاں پہنچے تو ''یسوع نے ان سے پھر پوچھا کہ تم کسے ڈھونڈتے ہو؟ وہ بولے یسوع ناصری کو۔یسوع نے جواب دیا میں تم سے کہہ تو چکا کہ میں ہی ہوں۔

(یوحنا،باب:18،آیت:3اور8)

حضرت مسیح d کا تعظیمی تخیل تو بہت بعد کی پیداوار ہے۔معاصرین ومعاندین کی نظر میں تو آپ کی حیثیت صرف یسوع ناصری نامی ایک بدنام وغیر معروف مجرم کی تھی۔وہ سامنے موجود تھا اور پھر بھی کوئی پہچان نہیں رہا تھا،حالانکہ سب اسی کی تلاش میں آئے تھے۔

2- دوسری بات اس سلسلہ میں یہ خیال رکھنے کی ہے کہ حضرت عیسیٰ d کو یا بہ الفاظ یہود یسوع ناصری کو صورت تبدیل کرنے پر خاص قدرت تھی۔ انجیلوں میں حضرت d کو اس قدرت کو بطور معجزہ کے بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً انجیل متی میں ہے۔ ''چھ دن بعد یسوع نے پطرس اور یعقوب اور اس کے بھائی یوحنا کو ہمراہ لیا اور انہیں ایک اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا اور ان کے سامنے اس کی صورت بدل گئی اور اس کا چہرہ سورج کی مانند چمکا۔'' (متی، باب:17، آیت:1-2)

انجیل لوقا اور مرقس میں ہے کہ ''جب وہ دعا مانگ رہا تھا تو ایسا ہوا کہ اس کے چہرہ کی صورت بدل گئی اور اس کی پوشاک سفید براق ہوگئی۔''

(لوقا، باب:9، آیت:29۔ مرقس، باب:9، آیت:2)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تبدیلی صورت پر آپ d کو قدرت تھی۔

3- یہ تاریخی حقیقت ذہن میں رہنی چاہیے کہ ملک (شام و فلسطین) کی عام آبادی اس وقت اسرائیلیوں (یہود) ہی کی تھی اور اسی برادری کے ایک فرد حضرت عیسیٰ d تھے۔ لیکن ملک پر حکومت رومیوں کی تھی اور اعلیٰ عہدہ دار اور پولیس اور فوج رومیوں پر مشتمل تھی اور یہ رومی نہ صرف مشرک یعنی دین وعقیدہ میں اسرائیلیوں سے مختلف تھے۔ بلکہ صورت شکل، وضع ولباس، نسل وزبان، معیشت ومعاشرت وغیرہ میں بھی ان سے ایسے ہی الگ تھے جیسے ہندوستان کے انگریز حاکم ہندوستانیوں سے نمایاں طور پر مختلف وممتاز تھے۔ جس طرح ہندوستانیوں کو سب گورے ایک جیسے اور گوروں کو سارے کالے ایک سے معلوم ہوتے تھے، اسی طرح حکمران رومیوں کی نظر میں سارے یہود یا اسرائیلی بھی ایک ہی سے تھے۔

4- جس مقام پر رومی عدالت تھی، وہاں سے سرکاری پھانسی گھر فاصلہ پر تھا اور سولی یا صلیب جس کی شکل انگریزی میں حرف T کے مشابہ ہوتی تھی، وہ سولی گھر میں پوری گڑی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔ صرف اس کا سیدھا کھڑا ستون زمین میں گڑا ہوا رہتا

تھا، باقی جولکڑی اس کے اوپر آڑی پڑتی تھی، وہ مجرم کو عدالت سے اپنے اوپر لاد کر سولی گھر تک لانی پڑتی تھی۔

5- حضرت عیسیٰ d کو سزائے موت کا حکم جب سنایا گیا تو وہ جمعہ کا دن تھا اور دن ختم ہو رہا تھا۔ یہود کو جلدی تھی کہ ہر طرح سے فراغت پا کر شاموں شام گھر واپس آ جائیں، کیونکہ جمعہ کی شام ہی سے ان کا یوم السبت شروع ہو جاتا تھا۔ ان کی شریعت میں سبت کے روز مجرم کو سزا دینا منع تھا اور پھر یہود کا اہم تہوار یعنی عید فسح (PASSOVER) بھی شروع ہو رہی تھی۔ غرض یہود کو اس بات کی بہت جلدی تھی کہ کسی طرح ان کا یہ مجرم جلد سے جلد سولی پا کر شام سے پہلے ہی دفن ہو جائے۔

6- جسمانی طور پر کمزور مجرم (یعنی خود سیدنا مسیح d) کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ اتنی وزنی لکڑی لاد کر اتنا فاصلہ یہود کی خاطر خواہ تیزی سے طے کر سکیں۔ خصوصاً جب کہ یہودی بچے اور شریر قسم کے یہود خود ہی قدم قدم پر انہیں چھیڑتے جاتے اور ان کا راستہ کھوٹا کرتے جاتے۔

7- اب اس ساری صورت حال میں رومی سپاہی تو اپنے اوپر سولی والی لکڑی کا بوجھ ڈالنے سے رہے۔ انہوں نے وہی کیا جو حاکم قوم کے افراد محکوم قوم کے افراد کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے ایک اور اسرائیلی جو کہ طاقت ور آدمی تھا کو بیگار میں پکڑ لیا۔ متی، مرقس اور لوقا کی انجیل میں اس کی تصریح ہے۔ متی کی انجیل میں ہے کہ ''انہیں شمعون نامی ایک کرینی آدمی ملا۔ اسے بیگار پکڑا کہ اس کی صلیب اٹھائے۔ (متی، باب:27، آیت:32)

مرقس میں ہے کہ ''اور شمعون نامی ایک کُرینی آدمی اسکندر اور رُوکس کا باپ دیہات سے آتے ہوئے اُدھر سے گزرا، انہوں نے اسے بیگار میں پکڑا کہ اس کی صلیب اُٹھائے۔'' (مرقس باب 15، آیت نمبر 21)

لوقا کی انجیل میں ہے''اور جب اس کو لئے جاتے تھے،تو انہوں نے شمعون نام ایک کُرینی کو جو دیہات سے آتا تھا، پکڑ کر صلیب اسی پر رکھ دی کہ یسوع کے پیچھے پیچھے چلے۔ (لوقا،باب:23،آیت:26)

جب یہ مجمع، جو یقیناً کوئی باقاعدہ ومنظّم مجمع نہیں، بلکہ عوام کی ایک بھیڑ تھا، اس افراتفری کے ساتھ ایک دوسرے کو ریلتا، پیلتا، مجرم کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتا، اس سے تمسخر کرتا ہوا، سولی گھر کے پھاٹک پر پہنچا تو رومی پولیس کی گارد جو ساتھ تھی، اس کی ڈیوٹی ختم ہو گئی۔اب یہاں سے جیل کے سنتریوں کا عمل دخل شروع ہوتا ہے۔وہ کیا جانیں کہ یسوع ناصری کس شخصیت کا نام ہے۔وہ اپنے حسب دستور مجرم اسی کو سمجھے جس کے اوپر صلیب لادی ہوئی تھی۔ایک مرتبہ پھر اس حقیقت کو مستحضر کر لیجئے کہ جیل کے رومی سپاہیوں کی نظر میں سب یہودی اجنبی ہی تھے۔اس لئے انہیں یسوع ناصری اسرائیلی اور دوسرے اسرائیلی (شمعون کُرینی) کے درمیان اشتباہ نہایت آسان تھا۔انہیں دونوں کے درمیان کوئی نمایاں فرق نظر نہیں آ سکتا تھا۔شمعون نے یقیناً واویلا مچایا ہوگا۔لیکن ادھر مجمع کا شور، ادھر جیل کے سپاہیوں کی اسرائیلی زبان سے ناواقفیت اور پھر سولی پر لٹکا دینے کی جلدی، اسی افراتفری کے عالم میں اسی شمعون کرینی کو پکڑ کر سولی چڑھا دیا گیا اور وہ چیختا چلاتا رہا۔ حضرت مسیح d قدرتاً اس ہڑبونگ میں دشمنوں کے ہاتھ سے رہا ہو گئے اور دشمن دھوکے میں پڑے ہوئے ٹامک ٹوئیاں مارتے رہے۔

مسلمان اکابرین نے حضرت ابن عباس h کے حوالہ سے اس شخص کا نام یودس لکھا ہے،جس کو سیدنا عیسیٰ d کی جگہ سولی چڑھایا گیا اور یہی عقیدہ بعض مسیحیوں کی جانب سے منسوب کیا ہے۔(البدایہ والنہایہ،ج:2،ص:93)

ولکن شبہ لھم ۔یہ عقیدہ نو ایجاد نہیں۔خود مسیحیوں ہی کا ایک قدیم ترین فرقہ باسلیدیہ(BASILIDIES) کے نام سے گزرا ہے،جس کے بانی کا سن وفات 140ء ہے۔وہ اسی عقیدہ کا قائل تھا اور کھلم کھلا کہتا تھا کہ مصلوب حضرت مسیح d نہیں ہوئے بلکہ

شمعون کرینی ہوا ہے۔قرآن مجید نے اس عقیدہ کے درست ہونے کی طرف اشارہ کر دیا ہے،مگر پولوسی عسائیت اور کلیسائی مسیحیت نے تمام قدیم صحیح العقیدہ مسیحی فرقوں کو بدعتی اور مبتدع قرار دے کر کلیسا سے خارج کر دیا اور خود ہی کہنے لگے جو دشمنان مسیح یعنی یہود پہلے ہی سے کہہ رہے تھے یعنی یہی کہ عیسیٰ d صلیب پر وفات پا گئے،مگر اشتراک عقیدہ کے باوجود دونوں کی نیتیں مختلف ہیں۔ یہود اس واقعہ کو سیدنا مسیح d کی تحقیر واہانت میں بیان کرتے ہیں اور مسیحی اس سے آپ کی عظمت پر دلیل لاتے ہیں۔مندرجہ بالا واقعات کے بعد سیدنا مسیح d کو آسمان پر اٹھالیا گیا۔

(مرقس باب:16،آیت:19،لوقا،باب:24،آیت:51)

حضرت مسیح d کے آسمان پر جانے کے متعلق علمائے اسلام کا ایک دوسرا نقطہ نظر بھی ہے۔ وہ یہ کہ مندرجہ بالا واقعات روایوں کی اپنی اختراع ہیں۔حضرت عیسیٰ d آخری دفعہ وعظ فرمانے کے بعد لوگوں سے الگ ہو گئے اور پھر اپنے آپ کو چھپایا۔

(یوحنا،باب:12،آیت:36)

مولانا حمید الدین فراہی m اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ ''واقعہ کی اصل صورت یہی ہے لیکن یوحنا کے سوا کسی نے اس طرح بیان نہیں کیا۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ d غائب ہو گئے ۔ یہود اُن کو گرفتار نہ کر سکے۔ میرے نزدیک حضرت مسیح d کے غائب ہو جانے پر واقعات کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن راویوں نے اس میں ملا جلا کر ایک پورا گورکھ دھندا بنا دیا ہے۔'' (مجموعہ تفاسیر فراہی (اردو)''صفحہ 318،حاشیہ نمبر 5)

قرآن مجید سے ثبوت

1- ہم نے عیسیٰ ابن مریم d کو معجزات دیئے اور اس کی جبریل d (روح القدس) کے ذریعہ تائید اور مدد کی۔ (البقرہ:253/2)

امام رازی تفسیر کبیر ،ج:6،ص:217 پر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جبریل d کے نفخ سے ہی حضرت عیسیٰ d کی پیدائش ہوئی۔انہوں نے ان کو تعلیم دی

اور دشمنوں سے بچا کر رکھا اور آخر میں یہودیوں نے جب ان کو قتل کرنا چاہا تو وہ ان کو آسمان پر اٹھا کر لے گئے۔

2- وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (ال عمران 3/45)

''جو دنیا و آخرت میں با آبرو اور خدا کے مقربوں میں سے ہوگا۔''

یہ آپ کے رفع الی السمآء اور صحبت ملائکہ کی طرف اشارہ ہے۔

(ابوسعود، ج:2،ص:37،تفسیر کبیر، ج:8،ص:54،کشاف، ج:1،ص:364)

3- اور ماں کی گود اور بڑی عمر کا ہو کر دونوں حالتوں میں لوگوں سے یکساں گفتگو کرے گا اور نیکوکاروں میں ہوگا۔ (آل عمران:3/46)

آپ جلد زمین پر نزول فرمائیں گے۔(تفسیر کبیر، ج:8،ص:55)

یہ نص ہے کہ آپ جلد آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ (خازن، ج:1،ص:250)

ادھیڑ عمر نزول کے بعد ہوگی۔(ابوسعود، ج:2،ص:37)

یہ دلیل ہے کہ آپ جلد نزول فرمائیں گے اور آپ ادھیڑ عمر سے پہلے ہی اٹھائے گئے۔ (بیضاوی، ج:1،ص:251)

4- انہوں نے خفیہ تدبیر کی اور اللہ نے بھی خفیہ تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ (آل عمران:3،آیت:54)

یہ یہودیوں کے مکر برائے قتل مسیح d کی طرف اشارہ ہے۔خدا کی تدبیر سیدنا عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لینا تھی۔

(کشاف، ج:1،ص:366،تفسیر کبیر، ج:8،ص:69،ابوسعود، ج:2،ص:42،شاہ ولی اللہ تاویل الاحادیث،ص:60)

اگر آپ کو صلیب دینا تسلیم کر لیا جائے تو پھر یہودیوں کا اپنی تدبیر میں کامیاب ہونا ماننا پڑے گا۔

5- جس وقت اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ d سے کہا میں تجھے پورے کا پورا لینے والا اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے کفار (کے نجس ہاتھوں) سے پاک رکھوں گا۔ (یعنی یہ کافر تجھے ہاتھ تک نہ لگا سکیں گے) اور تیرے پیروکار (یعنی عیسائی اور مسلمان) قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔

(ال عمران:3، آیت:55)

مفسر ابوحیان m نے تفسیر البحر المحیط میں ان چاروں وعدوں کی ترتیبِ ذکری میں بلاغت کے نکتے بیان کرتے ہوئے لکھا کہ اس آیت کی ترتیب انتہائی بلاغت کی آئینہ دار ہے۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ d کو اس بات کی خبر دی کہ میں آپ کو پورا پورا لینے والا ہوں لہٰذا آپ دشمنوں سے گھبرائیں نہیں۔ یہ آپ پر غلبہ وقدرت تو کجا آپ کو ہاتھ تک نہیں لگا سکیں گے اور میں ان کے ناپاک ہاتھوں سے آپ کو پاک رکھوں گا۔ بچانا کس طرح سے تھا؟ اس کیلئے فرمایا کہ آپ کو آسمان پر اٹھالوں گا۔ یہ بشارت رفع سے لے کر قرب قیامت میں نزول فرمانے تک پورے زمانہ کو شامل ہے۔ یہ عظیم بشارت ہے کہ آپ ابتدا اور آخر میں بھی دشمنوں سے محفوظ رہیں گے۔ چونکہ رفع اور توفی دونوں ایک ہی زمانے سے خاص ہیں تو ان کو پہلے بیان فرمایا جبکہ تطہیر ہر زمانہ کو شامل ہے تو اس کے ذکر کو موخر کیا۔ ان تین بشارتوں کے بعد آپ کے ماننے والوں (عیسائی اور مسلمانوں) دونوں کے یہود پر غلبہ کی خوشخبری دی تاکہ آپ خوشی کامل ہو جائے۔ چونکہ یہ پیروکاروں کے اوصاف میں سے تھی لہٰذا اس کو سب سے موخر فرمایا اور آپ کے ذاتی اوصاف پہلے بیان فرمائے۔ (عقیدۃ الاسلام، ص:199) رفع اور توفی کے الفاظ سوائے حضرت عیسیٰ d کے کسی اور کے لیے قرآن نے اکٹھے استعمال نہیں کئے۔

توفی کے معنیٰ پورے کا پورا لینا ہے۔

(تفسیر کبیر، ج:8، ص:72، جلالین، اساس البلاغہ، لسان العرب، ج:15، ص:259)

توفی کے مجازی معنوں میں موت اور نیند شامل ہیں۔
(تاج العروس شرح قاموس، ج: 20،ص: 301۔لسان العرب، ج:15،ص: 359-360، اساس البلاغہ، بیضاوی، ج:1،ص: 253)
سورہ زمر میں انہی مجازی معنوں میں نیند پر توفی کا لفظ بولا گیا ہے۔(آیت:42/39)
توفی کی تفسیر بلا وفات آسمان پر اٹھائے جانے سے کی گئی ہے۔
(فتح البیان، ج:2،ص:49،تفسیر ابوالسعود، ج:2،ص:43، بحوالہ تفسیر قرطبی، بیضادی، ج:1، ص: 140،تفسیر کبیر ج: 8،ص: 71-72-73، درمنثور، ج: 2،ص: 36، خازن ،ج: 1، ص: 255،کمالین،مجمع البحار، ج:5،ص:99)
رافعك اِلَیّ کا معنی رفع درجات لینا درست نہیں۔اس صورت میں اِلَیّ کا لفظ بے ضرورت ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ قرآن مجید میں کوئی لفظ بے ضرورت استعمال نہیں ہوا۔ جہاں بھی یہ لفظ بلندی درجات کیلئے ہوا ہے، اِلیٰ کے بغیر استعمال ہوا ہے مثلاً سورہ بقرہ:253/2۔اعراف:176/7۔سورہ مریم:57/19 ملاحظہ ہو۔اور یہ کہ رفع درجات تو ہر مومن کو حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ ان کے درجے بلند کرے گا۔''(مجادلہ:11/58)

6- وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (سورہ نساء 157/4)
اور نہ انہوں نے اس کو قتل کیا اور نہ سولی دی، بلکہ معاملہ ان پر مشتبہ کر دیا گیا اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا، وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں۔انہیں اس کے بارے میں کوئی علم نہیں، محض ظن کی پیروی کرتے ہیں اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔
اس بات کے بیان کے لئے کہ حضرت عیسیٰ d کی موت کس طرح واقع ہوئی، یہ آیات سب سے زیادہ موزوں مقام رکھتی تھیں۔اس لئے کہ قرآن نے بڑی تاکید اور شدت کے ساتھ ان لوگوں کی تردید کی ہے جو ان کے قتل یا ان کی سولی کے مدعی تھے۔اگر آپ کی موت واقع ہوئی ہوتی تو اس موقعہ پر قرآن صاف صاف یوں کہتا

کہ نہ ان کو قتل کیا گیا اور نہ ان کو سولی دی گئی۔ بلکہ اللہ نے ان کو وفات دے دی۔ لیکن قرآن نے نہ صرف یہ کہا بلکہ توفی کا لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔ صرف **رفعہ اللہ الیہ** کے الفاظ استعمال کئے۔ ہر صاحب علم اندازہ کرسکتا ہے کہ قتل اور سولی کی بل ابطالیہ سے نفی کے بعد اس رفع سے موت مراد لینے کی کس حد تک گنجائش ہے۔

وما قتلوہ کے بعد **وما صلبوہ** میں قادیانیوں کا ردّ ہے کہ حضرت مسیح d صلیب پر چڑھائے گئے مگر زخمی حالت میں زندہ اتار لئے گئے اور بعد میں مرہم کے ذریعے ان کے زخم مندمل ہوگئے۔ پھر وہ کشمیر تشریف لے آئے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے ''قرآن کریم کا منشاء **ما صلبوہ** کے لفظ سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں چڑھایا گیا، بلکہ منشاء یہ ہے کہ جو صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا، یعنی قتل کرنا اس سے خدا تعالیٰ نے مسیح کو محفوظ رکھا۔'' یہ استدلال محض باطل ہے۔ خدا تعالیٰ نے **وما صلبوہ** فرما کر یہ واضح کر دیا کہ آپ صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے، کیونکہ قرآن میں کوئی لفظ فالتو نہیں ہے۔

وما قتلوہ کے الفاظ سے مفسرین نے یہ استدلال بھی کیا ہے کہ آپ تو قتل نہیں ہوئے، بلکہ کوئی اور وہاں سولی کے ذریعہ قتل کیا گیا۔ لہٰذا قتل کیا جانا غیر کے واسطے ہوا۔

(تفسیر کبیر، ج:11،ص:99، ابوالسعود، ج:2،ص:251، بیضاوی، ج:1،ص:215)

خدا تعالیٰ نے سورہ المائدہ:5، آیت:110 میں **اذا کففت بنی اسرائیل عنك** میں بھی قتل اور صلیب اور ہر طرح کی ہتک عزت کی نفی فرما دی کہ جب میں نے بنی اسرائیل کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا یعنی وہ آپ d کو چھو بھی نہ سکے۔ حکیم نوردین نے آیت:157-158 کا بالکل یہی ترجمہ کیا ہے کہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔ (فصل الخطاب،ص:236)

یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ عیسائیوں اور یہودیوں، دو قوموں کا تواتر ہے کہ حضرت عیسیٰ d کو صلیب دی گئی لہٰذا قرآن کیسے اس کا انکار کرتا ہے۔ یاد رکھیں کہ تواتر

اس کو کہتے ہیں جب ہر عہد کے بے شمار لوگ ایک ہی بات کہیں اور وہ بات جہاں سے شروع ہو اس کی بنیاد مشاہدہ پر ہو۔ یعنی ابتداء میں بتانے والے بہت سے ہوں اور ان سب کی آنکھوں دیکھی بات ہو۔ اگر عیسائیوں نے اپنی آنکھوں سے حضرت عیسیٰ d کو صلیب چڑھتے دیکھا ہوتا تو پھر قرآن پر اعتراض ہوسکتا تھا۔ لیکن انجیل ہی سے ثابت ہے کہ اس وقت وہاں کوئی عیسائی موجود نہ تھا اور یہودیوں نے جھوٹا پراپیگنڈہ کر دیا۔ یاد رکھو تواتر کسی مشہور گپ کو نہیں کہتے۔

7۔ ''اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا اور وہ قیامت کے دِن ان پر گواہ ہوں گے۔'' (النساء:159/4)

سیدنا مسیح d کے بارے میں سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رفع الی السماء کے بعد اگلا قدم یہ ہوگا کہ قیامت کے نزدیک وہ آسمان سے نازل ہوں گے اور اس وقت دنیا میں موجود تمام اہل کتاب حضرت کی موت سے پہلے آپ d پر ایمان لے آئیں گے۔ اس طرح تین قوموں کا فیصلہ ہو جائے گا۔ یہود آپ کے منکر تھے وہ بھی ایمان لے آئیں گے یا قتل ہوں گے۔ عیسائی آپ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں ان کے عقیدہ کی غلطی ان پر واضح فرمائیں گے۔ وہ بھی یا ایمان لے آئیں گے یا قتل ہوں گے۔ آپ مسلمانوں کا ساتھ دے کر ان کا حق پر ہونا واضح کر دیں گے۔ یہی مفہوم مفسرین نے بیان کیا ہے۔ مثلاً شاہ ولی اللہ دہلوی، ابن حجر m عن ابن عباس h فتح الباری، ج:6، ص:492۔ تفسیر ابن جریر، ج:6، ص:14۔ کشاف، ج:1، ص:589، ابن کثیر، حاشیہ عثمانی، البحر المحیط، ج:3، ص: 554-555۔ بیضاوی، ج:1، ص:255۔ الجواب الصحیح ابن تیمیہ m، ج:1، ص:341۔ ج:2، ص:113 ملاحظہ ہو۔)

حدیث سے بھی اسی کی تائید ہوتی ہے مثلاً بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ ابن مریم، حدیث نمبر 3448، مسلم باب نزول عیسیٰ ابن مریم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ حدیث نمبر 7278 میں حضرت ابو ہریرہ h نے بخاری والی روایت میں

یہی آیت پڑھ کر سید عیسیٰ d کے نزول من السمآء کے بارے میں بتایا۔
حکیم نوردین، قادیانیوں کے خلیفہ اوّل نے بھی اس آیت کا وہی ترجمہ کیا ہے جو عام مفسرین نے کیا اور وہی درست ہے۔ وہ لکھتا ہے ''اور نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا اوپر ان کے گواہ۔'' (فضل الخطاب، ص:237)
خود مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ موتہ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ d ہیں۔
(ازالہ اوہام حصہ اوّل، ص:191۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:291)
آئمہ اسلام اور مفسرین کرام جو تفسیر 1,400 سو سال سے کرتے چلے آ رہے ہیں وہ قادیانیوں پر حجت ہے کیونکہ مرزا نے لکھا کہ خدا تعالیٰ نے ایسے آئمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر ایک صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے۔ جنہوں نے قرآن شریف کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی رو سے تفسیر کر کے خدا کے پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔
(ایام الصلح، ص:62۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:288)
مرزا نے آیت **انا نحن نزلنا الذکر و انالہ لحافظون** کا حوالہ دے کر لکھا: ''غرض یہ آیت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ کوئی حصہ قرآن کا برباد اور ضائع نہیں ہوگا اور جس طرح روز اوّل سے اس کا پودا دلوں میں جمایا گیا۔ یہی سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔'' (شہادت القرآن، ص:55۔ روحانی خزائن، ج:6، ص:351)

8۔ مسیح d اس بات سے عار نہیں رکھتے کہ وہ خدا کے بندے ہوں اور نہ مقرب فرشتے عار رکھتے ہیں اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کرے گا۔'' (النساء:172/4)
اس پر تمام دنیا کا اتفاق ہے کہ تثلیث اور الوہیت مسیح d کا عقیدہ نصاریٰ میں حضرت عیسیٰ d کی موجودگی میں پیدا نہیں ہوا بلکہ ان کے آسمان پر تشریف لے

جانے کے بعد پیدا ہوا۔ آپ کو اس باطل عقیدہ کی تردید کا موقعہ نہیں ملا۔ لہٰذا ایسا وقت ضرور آنا چاہیے جب وہ نصاریٰ کے عقائد باطلہ کی تردید کریں۔ ایسا زمانہ نزول کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ لہٰذا حدیث میں بھی کسر صلیب اور قتل خنزیر سے اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

9۔ اور جب میں نے بنی اسرائیل کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا۔ (المائدہ:110/5)

یہود کے ہاتھوں سے بچا لینے کا احسان اسی صورت میں ظاہر ہوسکتا ہے جبکہ عیسیٰ d کو یہودیوں کے مکروفریب اور دست درازی سے بالکل بچالیا گیا ہو۔ لہٰذا ان کو یہودیوں کے ہاتھوں میں جانے سے پہلے آسمان پر اٹھالیا گیا۔ ایسا ہی مفسرین نے لکھا ہے مثلاً فتح البیان، ابن کثیر، تفسیر کبیر خازن وغیرہ

10۔ اور وہ (عیسیٰ d) قیامت کی نشانی ہیں۔ (زخرف:61/43)

عیسیٰ d کے نزول اور آمد سے قرب قیامت کا علم ہوگا اور وہ قیامت کی علامت ہیں۔ ایسا ہی مفسرین نے لکھا ہے مثلاً تفسیر کبیر امام رازی، روح المعانی، ابن کثیر، ابن جریر بحوالہ ابن عباس h ، شاہ ولی اللہ، لغت لسان العرب (ج:9،ص:372)

خود مرزا نے اسی آیت کا حوالہ دے کر سیدنا مسیح d کو قیامت کی نشانی لکھا ہے۔ (نزول المسیح ضمیمہ،ص:21/60۔ روحانی خزائن، ج:19،ص:130۔ حمامۃ البشریٰ،ص:90۔ روحانی خزائن، ج:7،ص:316)

مرزا کے چیلوں میں سے سرور شاہ قادیانی (اخبار بدر قادیان 6 اپریل 1911ء) احسن امروہی (اخبار الحکم 28 فروری 1909ء اور اعلام الناس حصہ دوم،ص:56) میں بھی یہی کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ d قیامت کی علامت ہیں۔ اگرچہ سرور شاہ نے مثیل مسیح لکھ کر اپنا لچ تل لیا مگر دل کا چور واضح ہے۔

انجیل کو مرزا حجت مانتا ہے جیسا کہ حوالہ گزر چکا۔ انجیل متی میں باب 24 کی آیت 3 میں ہے کہ جب شاگردوں نے آپ d سے پوچھا کہ تیرے آنے اور دنیا کے

آخر ہونے کا نشان کیا ہے تو آپ نے خود اپنی آمد کو دنیا کا آخر ہونے کا نشان بتایا (آیت نمبر 30)

ایسا ہی مرقس باب 13 آیت 26 اور لوقا باب 21 آیت 27 میں مذکور ہے۔ ان سب حوالوں سے خود سیدنا مسیح d کا آنا ثابت ہوتا ہے نہ کہ کسی مثیل کا متی کا حوالہ خود مرزا نے بھی لکھا ہے۔

(مسیح ہندوستان میں، ص:38۔ روحانی خزائن، ج:15، ص:38)

مرزا لکھتا ہے ''مسیح کا جسم کے ساتھ آسمان سے اترنا اس کے جسم کے ساتھ چڑھنے کی فرع ہے لہٰذا یہ بحث بھی (کہ مسیح اسی جسم کے ساتھ آسمان سے اترے گا جو اسے دنیا میں حاصل تھا) اس دوسری بحث کی فرع ہوگی جو مسیح جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا تھا..... کیونکہ اگر اصل کا کما حقہ تصفیہ ہو جائے گا تو پھر اس کی فرع ماننے میں کچھ تامل نہ ہوگا۔'' (ازالہ اوہام، حصہ اوّل، ص:136۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:236)

مندرجہ بالا دلائل سے حضرت عیسیٰ d کا بمعہ جسم آسمان پر جانا اور دوبارہ تشریف لانا ثابت ہو چکا ہے۔ خود مرزا اور مرزائیوں کے مسلّمات سے دلائل دیئے گئے لہٰذا قادیانیوں کو اصل اور فرع دونوں کو تسلیم کر لینا چاہیے۔ مرزا قادیانی سے پہلے تیرہ صدیوں میں کوئی مسلمہ مجدد و امام و مفسر محدث ایسا نہیں جو ختم نبوت کا منکر ہو، حیات عیسیٰ d کا منکر ہو یا اجرائے نبوت کا قائل ہو۔ پوری امت جن مسائل پر متفق رہی ہے، اور ہے، ان میں یہ عقائد بھی شامل ہیں۔ امت کا تواتر ماننا سب پر لازم ہے۔ کیونکہ متواترات سے انکار کرنا گویا اسلام کا انکار ہے۔

(کتاب البریہ، ص:188۔ روحانی خزائن، ج:13، ص:206)

اس کا اقرار خود مرزا قادیانی کو بھی ہے۔ اس کے چند حوالے درج ذیل ہیں۔

(1) مومنوں کو قرآن کا علم اور نیز اس پر عمل عطا کیا گیا۔

(شہادت القرآن، ص:55۔ روحانی خزائن، ج:6، ص:351)

(2) ایسے آئمہ اور اکابر کے ذریعہ سے جن کو ہر صدی میں فہم قرآن عطا ہوا ہے۔

جنہوں نے قرآن کے اجمالی مقامات کی احادیث نبویہ کی مدد سے تفسیر کر کے قرآن مجید کے پاک کلام اور پاک تعلیم کو ہر ایک زمانہ میں تحریف معنوی سے محفوظ رکھا۔

(ایام الصلح، ص:55۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:288)

(3) وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر طور پر شائع ہوتی رہی ہیں۔

(کرامات الصادقین، ص:20۔ روحانی خزائن، ج:7، ص:62)

(4) غرض برخلاف اس متبادر اور مسلسل معنوں کے جو قرآن شریف سے توفی کے لفظ کی نسبت اوّل سے آخر تک سمجھے جاتے ہیں ایک نئے معنی اپنی طرف سے گھڑنا یہی تو الحاد اور تحریف ہے۔

(ازالہ اوہام، ص:401، حصہ دوم۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:501)

(5) جس نے اجماعی عقیدے کا انکار کیا اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔ (انجام آتھم، ص:144۔ روحانی خزائن، ج:11، ص:144)

مرزا نے خود اقرار کیا کہ جو معنی قرآن وحدیث کے وہ خود کرتا ہے، پہلے علماء اور اکابر وہ معنی نہیں کرتے تھے۔ اس نے لکھا: ''لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ کیا یہ معنی قرآن اور حدیثوں کے جو تم کرتے ہو ہمارے پہلے علماء اور اکابر کو معلوم نہ تھے اور تمہیں معلوم ہو گئے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ دیتا ہے کہ ہاں حقیقت میں یہی ہوا۔

(دافع البلاء، ص:20۔ روحانی خزائن، ج:18، ص:236)

اللہ تعالیٰ پر تو اس نے یہ تہمت لگائی کہ وہ یہ معنے مجھے بتاتا ہے البتہ یہ اقرار کر لیا کہ وہ ساری امت سے الگ ہو کر اپنی ڈفلی بجا رہا ہے۔

مرزا دنیا کا واحد شخص ہے جو پوری زندگی کسی ایک بات پر قائم نہیں رہا۔

امکان رفع الی السمآء از مرزا

مرزا نے لکھا: ''مضمون پڑھنے والے نے قرآن شریف پر یہ اعتراض کیا کہ

اس میں لکھا کہ عیسیٰ مسیح معہ گوشت پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب کافی ہے کہ اوّل تو خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے۔''

(چشمہ معرفت دوسرا حصہ،ص:219۔روحانی خزائن،ج:23،ص:228)

امکان نزول من السمآء از مرزا

مرزا جب کسی بات کو ماننے پر آتا ہے تو پھر نہ تو کرہ زمہریر مانع ہوتا ہے نہ کرہ ناریہ، جیسا کہ اس نے گرونانک کے مفروضہ چولہ کے آسمان سے اترنے کی وکالت کرتے ہوئے لکھا:

''بعض لوگ انگد کے جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ آسمان سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی کون انسان کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں اس سے آگے نہیں۔''

(بابانانک صاحب کا وصیت نامہ،ص:37،مشمولہ ست بچن۔روحانی خزائن،ج:10،ص:157)

حضرت مسیح d کے آنے کی پیش گوئی کو مرزا اوّل درجہ کی پیش گوئی لکھتا رہا اور یہ کہ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے اور یہ کہ انجیل بھی اس کی مصدق ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:300۔روحانی خزائن،ج:3،ص:400)

پھر مرزا نے لکھا کہ میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ d آسمان سے نازل ہوں گے۔ (حقیقت الوحی،ص:149۔روحانی خزائن،ج:22،ص:153)

پھر خود ہی لکھا کہ حضرت عیسیٰ d کو فوت شدہ نہ ماننا شرک عظیم ہے۔

(الاستفتاء،ص:39۔روحانی خزائن،ج:22،ص:660)

گویا مرزا مثیل مسیح بننے سے پہلے شرک عظیم کا مرتکب رہا۔

احادیث سے ثبوت

اجمالی فہرست

امام بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی سب میں سیدنا موسیٰ d کے نزول میں السمآء کے متعلق احادیث ہیں۔ محدثِ شام ابوغُدّہ m نے 100 کتابوں کی فہرست دی ہے جن سے براہ راست مراجعت کر کے **التصریح بما تواتر بنزول المسیح** مصنفہ مفتی محمد شفیع دیوبندی کی تخریج کی اور مزید احادیث وآثار کو تتمہ واستدراک کے نام سے اس میں شامل کر دیا۔

ان کے علاوہ بابو پیر بخش لاہوری m نے اپنی کتاب الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح (مشمولہ احتساب قادیانیت، ج:12) میں 187 حضرات کی روایات وکتب سے شہادتیں جمع کیں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی m نے کتاب ''عقیدہ حیات ونزول چودہ صدیوں کے اکابر کی نظر میں'' (مشمولہ تحفہ قادیانیت، ج:3) لکھی جس میں 225 حضرات کی شہادتوں کو جمع کیا۔ گویا امت کے سینکڑوں اکابر نے اپنی کتب میں حیات مسیح d کے عقیدہ کو بیان کیا۔ حدیث کی کتابوں میں سے کوئی ''جامع'' ایسی نہیں جس میں حضرت عیسیٰ d کے رفع ونزول کا ذکر نہ ہو۔ ایسی روایات عموماً کتاب التفسیر، کتاب الانبیاء، کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ یا باب نزول عیسیٰ d ابن مریم کے تحت ملیں گی۔ یہ روایات 34 صحابہ کرام j، 22 تابعین سے منقول ہیں۔ ان تمام احادیث میں سیدنا عیسیٰ d ابن مریم کے تشریف لانے کی خبر دی گئی ہے۔ کسی مثیل مسیح کی خبر نہیں دی گئی نہ کوئی دوسرا مسیح مراد ہے۔ اس موضوع پر اتنی زیادہ احادیث ہیں کہ مرزا خود لکھتا ہے ''مولوی محمد حسین صاحب (بٹالوی)..... ہر ایک مقام میں جب حیات ممات حضرت عیسیٰ کے متعلق کوئی ذکر آوے تو جھٹ حدیثوں کا ایک ڈھیر پیش کر دیتے ہیں کہ دیکھو صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، مسند امام احمد، طبرانی، معجم کبیر، نعیم بن حماد، مستدرک

حاکم، صحیح ابن خزیمہ، نوادر الاصول ترمذی، ابوداؤد طیالسی، احمد، مسند الفردوس، ابن عساکر، کتاب الوفا ابن جوزی، شرح السنہ بغوی، ابن جریر، بیہقی، اخبار المہدی، مسند ابی یعلیٰ وغیرہ کتب حدیث۔'' (ضمیمہ نزول المسیح ص:32۔روحانی خزائن، ج:19،ص:136)

ان احادیث کے تفصیلی مطالعہ کیلئے ملاحظہ فرمائیں حیات سیدنا عیسیٰ d ، قادیانی شبہات کے جواب، ج:2،ص:179 تا209 مولفہ مولانا اللہ وسایا۔

نزول من السمآء کے الفاظ کے ساتھ احادیث

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا۔''

(حقیقۃ الوحی، ص:45 حاشیہ۔روحانی خزائن، ج:22،ص:47۔ ازالہ اوہام ۔ ص:144۔ روحانی خزائن، ج:3،ص:244۔چشمہ معرفت ص:220۔روحانی خزائن، ج:23،ص:229۔ مجموعہ اشتہارات، ج:2،ص:152)

یہ بھی اس کا صریح جھوٹ ہے جس طرح ساری زندگی اور جھوٹ بولتا اور لکھتا رہا۔ ایسی احادیث کے حوالے مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ نبی d نے فرمایا پھر عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔
(کشف الاستار عن زوائد البزار، ج:4۔ص:142 حدیث نمبر3396 سندہ صحیح)

2۔ اس وقت (خوشی کے باعث) کیا عالم ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم d آسمان سے تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا (عن ابی ہریرہ h)
(الاسماء والصفات، ص:424 از امام بیہقی m)

3۔ ابن عباس h ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ a نے فرمایا اس وقت میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم d آسمان سے نازل ہوں گے۔
(کنز العمال، ج:14،ص:619 روایت نمبر39726)

4۔ ابن عباس h سے آیت **ان تعذبھم فا انھم عبادك** کی تفسیر میں روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ d آسمان سے زمین پر نازل ہوں گے۔(درمنثور، ج:2،ص:350)

5۔ اس امت میں بھی رفع الی السمآء کا نمونہ اللہ تعالیٰ نے دکھادیا۔حضرت عامر بن فہیرہ جب غزوہ بئر معُونہ میں شہید ہوئے تو ان کی لاش آسمان کی طرف اٹھالی گئی۔ آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہی اور پھر زمین پر رکھ دی گئی۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ الرجیع ورعل وذکوان وبئر معونۃ حدیث نمبر4093)

یہی صاحب ہجرت کے سفر میں رسولِ کریم a کو دودھ پہنچاتے تھے اور جب مدینہ کو سفر شروع ہوا تو ساتھ تھے۔

حضرت عیسیٰ d کا آسمان سے نازل ہونا خود مرزا کو بھی مسلّم ہے اگرچہ بات کر کے مکر جاتا ہے۔حوالے ملاحظہ ہوں۔

1۔ اور تحقیق میں ہی وہ مسیح ہوں جو آسمان سے نازل ہونے والا ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،ص:31۔روحانی خزائن،ج:17،ص:83)

2۔ صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ مسیح d جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد ہوگا۔ (ازالہ اوہام،ص:42۔روحانی خزائن،ج:3،ص:142)

یہ یاد رہے کہ مسلم کی حدیث میں ''آسمان سے'' کے الفاظ نہیں ہیں۔صرف نزول کا لفظ ہے جس سے مرزا نے آسمان سے نزول مراد لیا ہے۔لہٰذا اب وہ کہہ نہیں سکتا کہ صرف نزول سے مراد نزو ل من السمآء نہیں ہے۔

3۔ حضرت عیسیٰ d کا نزول متواتر احادیث سے مختلف طریقوں سے ثابت ہے۔

(انجام آتھم،ص:158۔روحانی خزائن،ج:11،ص:158)

جب سیدنا عیسیٰ d کا نزول ثابت ہوگیا تو پھر رفع جسمانی خود بخود ثابت ہوگیا کیونکہ مرزا نے ہی لکھا کہ ''تم جانتے ہو کہ نزول رفع کا نتیجہ ہے۔

(انجام آتھم،ص:168۔روحانی خزائن،ج:11،ص:168)

اور دوسری جگہ لکھا کہ ''اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح کا جسم کے ساتھ آسمان

سے اترنا اس کے جسم کے ساتھ چڑھنے کی فرع ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:136۔روحانی خزائن،ج:3،ص:236)

مرزا کی فرمائش

''اس جگہ نزول کے لفظ سے اگر یہ مقصود تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے دوبارہ آئیں گے تو بجائے نزول کے رجوع کہنا چاہیے تھا۔ کیونکہ جو شخص واپس آتا ہے اس کو زبان عرب میں راجع کہا جاتا ہے نہ نازل''

(ایام الصلح،ص:166۔روحانی خزائن،ج:14،ص:392)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

''اگر کوئی شخص آسمان سے واپس آنے والا ہوتا تو اس موقعہ پر رجوع کا لفظ ہونا چاہیے تھا نہ کہ نزول کا لفظ۔''

(چشمہ معرفت دوسرا حصہ،ص:220۔روحانی خزائن،ج:23،ص:229)

خدا نے مرزا کی یہ فرمائش بھی پوری کردی اور رسول اللہ a کا یہ معجزہ ہے کہ دجال کو بھاگنے کی راہ نہ چھوڑی۔ حسن بصری m روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ a نے یہود کو مخاطب کر کے کہ یقیناً عیسیٰ d فوت نہیں ہوئے اور بے شک وہ تمہاری طرف واپس آئیں گے۔(**وانه راجع اليكم**.....)

(درمنثور،ج:2،ص:36 زیر آیت **يا عيسىٰ انى متوفيك**)

صحابہ کرام سے ثبوت الگ سے اس لئے نہیں لکھا جارہا کیونکہ یہ احادیث صحابہ j ہی سے مروی ہیں۔ تمام صحابہ کرام j اس پر متفق تھے کہ سیدنا عیسیٰ d زندہ بمع جسم آسمان پر اٹھائے گئے اور آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔

مرزا اور حج بیت اللہ

احادیث میں آیا ہے کہ سیدنا مسیح d جب دوبارہ تشریف لائیں گے تو حج بیت اللہ کریں گے۔ (مسلم کتاب،الحج باب جواز التمتع فی الحج والقران)

مرزا نے حج نہیں کیا اگر چہ اس کے پاس بہت مال و دولت تھا۔ اس نے خود اقرار کیا کہ میرے پاس اب تک 3 لاکھ روپیہ آ چکا ہے۔ (حوالہ ایضاً گزر چکا) جو آج کے حساب سے 66 کروڑ سے زیادہ رقم بنتی ہے۔ حکومت وقت بھی اس کی حامی تھی۔ اس کے سفر حج کیلئے کوئی رکاوٹ نہ تھی مگر اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دیا۔ حج نہ کرنے کے کئی بہانے مرزا نے بنائے۔ چند ایک ملاحظہ ہوں۔ یہ یاد رہے کہ مرزا نے بیماری کا بہانہ نہیں بنایا۔

1۔ ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے..... اچھا یہ تمام مسلمان علماء اول ایک اقرار نامہ لکھ کر دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں شامل ہو جائیں گے..... اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ (ملفوظات، ج:5، ص:248)

اس صفحہ پر اپنی وسعتِ علمی کا ثبوت دیتے ہوئے مرزا نے لکھا کہ مدینہ سے مکہ کا راستہ دو دن کا ہے۔ حالانکہ اس دور میں اونٹ پر راستہ 2 ہفتوں کا تھا۔

2۔ آپ حج کیوں نہیں کرتے؟ کا جواب دیتے ہوئے اس نے کہا میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے..... ان سے فرصت اور فراغت ہو لے۔ (ملفوظات، ج:2، ص:283)

3۔ حج نہ کرنے پر اعتراض کا جواب: اب اگر ہم حج کو چلے جاویں تو گویا اس خدا کے حکم کی مخالفت کرنے والے ٹھہریں گے..... اگر نماز فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو حج ساقط ہے۔ حالانکہ اب جو لوگ جاتے ہیں ان کی کئی نمازیں فوت ہوتی ہیں..... مامورین کا اوّل فرض تبلیغ ہوتا ہے۔'' (ملفوظات، ج:3، ص:280)

4۔ بے وقت حج بھی فائدہ نہیں کرتا۔ (مکتوبات، ج:1، ص:517)

نہ صرف یہ کہ مرزا خود حج کو نہیں گیا بلکہ عبداللطیف کابلی مرتد حج کو جانے سے پہلے ملنے آیا تو اسے بھی حج پر نہ جانے دیا۔ (الفضل قادیان 5 جنوری 1933ء)

5۔ قادیانیوں کا حج اکبر سالانہ جلسہ ہے اور اس کا تمتع مرزا کی قبر پر جانا ہے۔
(اخبار الفضل قادیان مورخہ 18 دسمبر 1922ء بحوالہ قادیانی مذہب، ص:344)
خادم گجراتی قادیانی نے پاکٹ بک میں، ص:665-666 پر مرزا کے حج نہ کرنے کے وہ بہانے لکھے ہیں جو مرزا کو بھی نہ سوجھے۔

یہاں پر ایمان کی تازگی کیلئے ایک پیش گوئی کا ذکر برمحل ہوگا۔ مشہور اہل حدیث عالم حضرت مولانا قاضی سلیمان منصور پوری m نے اپنی کتاب تائید الاسلام حصہ دوم غایت المرام کے صفحہ 116 پر مرزا قادیانی کی زندگی میں 1891ء میں پیش گوئی فرمائی جو اللہ تعالیٰ نے پوری کی ''مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث ابو ہریرہ h جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک ہے، شاہد ہے کہ حضرت مسیح d مقام روحاء میں آ کر حج وعمرہ کریں گے۔ میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں۔ کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔''

ناظرین! پیش گوئی اس کو کہتے ہیں جو مرزا جیسی اگرچہ مگرچہ کے بغیر ہو۔ مرزا اس کے بعد 17 سال زندہ رہا مگر حج نہ کر سکا۔

آئمہ مجددین امت کے اقوال سے ثبوت

تمام آئمہ ومجددین امت سیدنا عیسیٰ d کے رفع الی السماء حیات اور نزول الی الارض کے قائل ہیں۔ ان کے اقوال مرزا اور اس کے پیروکاروں پر حجت ہیں کیونکہ مرزا نے خود لکھا کہ:

1 یہ کہنا کہ مجدّدوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے، وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ O (سورہ النور:55/24)
''یعنی بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔'' (شہادت القرآن، ص:48۔ روحانی خزائن، ج:6، ص:344)

2۔ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو

دین کو تازہ کرے گا اور اس کی کمزوریوں کو دور کر کے پھر اپنی اصلی طاقت پر لے آئے گا۔ (آئینہ کمالات اسلام، ص:340۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:340)

ان بزرگوں کے بارے میں مرزا نے ایسے ہی خیالات کا اظہار اپنی دوسری کتابوں میں بھی کیا ہے۔

اب بزرگان امت کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

1۔ حضرت امام ابوحنیفہ m

مرزا بھی آپ کو امام تسلیم کرتا ہے۔

(ازالہ اوہام، ص:285۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:385)

حضرت امام فرماتے ہیں۔

''دجال اور یاجوج ماجوج کا نکلنا، سورج کا مغرب سے نکلنا اور عیسیٰ d کا آسمان سے اترنا اور دیگر علامات قیامت جیسا کہ احادیث صحیحہ و آثار صحابہ j میں آچکی ہیں، وہ سب کی سب حق ہیں اور واقع ہونے والی ہیں۔''

(الفقہ الاکبر، ص:8-9)

2۔ حضرت امام مالک m

آپ فرماتے ہیں کہ لوگ نماز کی اقامت کو سن رہے ہوں گے۔ بس ان پر ایک بادل سایہ کرے گا اور اچانک عیسیٰ d نازل ہو جائیں گے۔''

(اکمال الاکمال شرح مسلم، ج:1، ص:446 باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

اسی طرح آپ کی اپنی کتاب موطا امام مالک میں وفات مسیح کی کوئی روایت نہیں ہے۔ علامہ زرقانی مالکی m شرح مواہب قسطلانی میں مالکی حضرات کا عقیدہ نزول عیسیٰ d من السماء ہی بیان فرماتے ہیں۔ (ج:5، ص:347)

اسی طرح امام محمد طاہر گجراتی m مجدد صدی دہم بھی امام مالک کا قول نقل کرتے ہیں ''سیدنا عیسیٰ d آخری زمانہ میں نازل ہوں گے کیونکہ ان کے نزول کی خبر احادیث

متواترہ سے ثابت ہے۔'' (مجمع البحار، ج:1،ص:534)

امام مالک m کا قول عتبیہ میں ہے کہ کہ لوگ اقامت سننے کے لیے کھڑے ہوں گے کہ اچانک بادل لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ دیکھیں گے کہ عیسیٰ d نازل ہو چکے ہیں۔
(عقیدۃ الاسلام،ص:63اردو)

3۔حضرت امام احمد بن حنبل m

آپ مسند احمد میں کئی روایات لائے ہیں جن سے سیدنا عیسیٰ d کے نزول من السمآء، دجال کو قتل کرنا ثابت ہوتا ہے۔

4۔امام محمد بن ادریس شافعی m

آپ حضرت امام مالک m اور امام محمد m کے شاگرد تھے۔ اگر آپ کو حیات مسیح d میں آئمہ ثلاثہ سے اختلاف ہوتا تو ضرور اس کا اظہار کرتے آپ کی خاموشی اجماع سکوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ آپ کے مسلک کے تمام مجددین مثل امام سیوطی m وغیرہ حیات عیسیٰ d کی تصریح کرتے ہیں۔ حوالہ آگے آ رہا ہے۔

5۔امام حسن بصری m

آپ کو قادیانی بھی مجدد تسلیم کرتے ہیں۔
(خدا بخش مرزائی کی کتاب عسل مصفیٰ، ج:1،ص:91-92)

امام کا عقیدہ یہ ہے کہ ''ابن جریر نے امام حسن بصری m سے روایت کیا کہ سب اہل کتاب حضرت عیسیٰ d کی موت سے پہلے ایمان لے آئیں گے۔ خدا کی قسم وہ آسمان پر اب تک زندہ موجود ہیں اور جب وہ نازل ہوں گے تو سب اہل کتاب ان پر ایمان لے آئیں گے۔'' (تفسیر ابن کثیر، ج:1،ص:576)

امام موصوف کی اس قسمیہ تصریح کو امام ابن حجر m نے فتح الباری میں بھی بیان کیا ہے۔

ابن جریر m نے امام حسن سے روایت کیا ہے کہ **انہ لعلم اللساعۃ** سے مراد

عیسیٰ d کا نازل ہونا ہے۔ (درمنثور، ج:6،ص:20)

6۔امام بخاری m

مرزا نے (ازالہ اوہام ،ص:411۔روحانی خزائن، ج:3،ص:511۔ص:482۔روحانی خزائن،ج:3۔،ص:582۔ص:73۔روحانی خزائن،ج:3،ص:173) پر امام بخاری کی عظمت کا اعتراف کیا ہے۔آپ نے بخاری میں نزول عیسیٰ d کے تحت احادیث درج کی ہیں۔

8۔امام مسلم m

امام مسلم m بھی مرزا کے مسلمہ امام میں جیسا کہ اس نے ازالہ اوہام،ص:482۔ روحانی خزائن،ج:3،ص:582 پر لکھا ہے۔حضرت امام نے بھی نزول عیسیٰ d کے متعلق روایات اپنی صحیح میں درج کی ہیں۔

9۔حافظ ابونعیم اصفہانی m

آپ کو مرزائی چوتھی صدی کا مجدد تسلیم کرتے ہیں۔(عسل مصفیٰ،ج:1،ص:163)

حافظ موصوف روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ a نے فرمایا حضرت عیسیٰ d نازل ہوں گے۔پھر مسلمانوں کے امیر کہیں گے آیئے نماز پڑھایئے پس حضرت عیسیٰ d کہیں گے نہیں تمہارے امیر تم میں سے ہیں۔اور یہ اس امت کی شان ہے۔

(رواہ ابونعیم الحاوی للفتاویٰ امام سیوطی m ،ج:2،ص:64)

حضرت حافظ ابونعیم m کی کتاب الفتن کنز العمال،ج:14،ص:266،حدیث نمبر38671 اور اخبار المہدی میں بھی نزول مسیح d کی روایات موجود ہیں۔

10۔امام بیہقی m

آپ بھی قادیانیوں کے نزدیک چوتھی صدی کے مجدد تھے۔

(عسل مصفیٰ،ج:1،ص:163-165)

آپ کے حوالہ سے حضرت عیسیٰ d کے نزول من السمآء کی حدیث پہلے گزر

چکی۔شعب الایمان کے حوالہ سے کنز العمال میں حدیث نمبر 38808 درج ہے۔

11۔امام حاکم نیشاپوری m

آپ کو بھی قادیانیوں نے چوتھی صدی کا مجدّد تسلیم کیا ہے۔

(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:163-165)

آپ اپنی کتاب مستدرک حاکم میں حدیث نمبر 3260،4218،8520اور 8679 نزول مسیح d اور قتل دجال کے سلسلہ میں لائے ہیں۔

12۔امام غزالی m

آپ قادیانیوں کے نزدیک صدی پنجم کے مجدد اور امام ہیں۔

(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:164)

امام نے اپنی کسی کتاب میں وفات مسیح d کا عقیدہ ظاہر نہیں کیا۔

13۔امام فخر الدین رازی m

آپ بھی قادیانیوں کے نزدیک چھٹی صدی کے مجدد تھے۔

(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:164)

آپ نے تفسیر کبیر میں **انی متوفیك، بل رفعه الیه، ولا کن شبه لهم** کی تفسیر میں سیدنا مسیح d کے رفع الی السمآء اور نزول کو ثابت کیا ہے۔

14۔امام ابن کثیر m

خدا بخش مرزائی نے عسل مصفیٰ، ج:1،ص:164 پر آپ کو چھٹی صدی کا مجدد و امام تسلیم کیا ہے۔آپ نے از **کففت بنی اسرائیل عنك، انه لعلم اساعة** وغیرہ آیات کی تفسیر میں امام حسن بصری m کی روایت اور ابن جریر m کا قول درج کر کے سیدنا عیسیٰ d کے نزول کو ثابت کیا ہے۔

15۔امام عبدالرحمٰن ابن جوزی m

قادیانیوں کے نزدیک آپ چھٹی صدی ہجری میں اصلاح عقائد اور تجدید دین

کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ (عسل مصفیٰ، ج:1،ص:164)

آپ نے ابن عمر h کی ایک روایت بیان کی کہ رسول اللہ a نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم d ایک خاص زمین میں نازل ہوں گے۔

(رواہ ابن جوزی فی کتاب الوفا مشکوٰۃ،ص:480 باب نزول عیسیٰ d)

16۔حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی m

آپ کو چھٹی صدی کے مجددین میں شمار کیا گیا ہے۔(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:164)

آپ اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں سیدنا مسیح d کا آسمان پر اٹھایا جانا تحریر فرماتے ہیں۔

17۔امام ابن جریر m طبری

مرزا قادیانی آپ کو رئیس المفسرین نہایت معتبر اور آئمہ حدیث میں شمار کرتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام،ص:168۔روحانی خزائن، ج:،ص:5)

آپ کے کچھ حوالے پہلے گزر چکے۔ان کے علاوہ آپ ان من اھل الکتاب الالیومنن بہ کی تفسیر میں سیدنا مسیح d کا دوبارہ نزول اور آپ پر اہل کتاب کا ایمان لانا تسلیم کرتے ہیں۔ (تفسیر ابن جریر، ج:6،ص:18-23)

اسی طرح انی متوفیک کی تفسیر میں لکھا ہے۔ (ج:3،ص:290-291)

18۔امام ابن تیمیہ m حنبلی

آپ بھی قادیانیوں کے نزدیک ساتویں صدی کے مسلمہ مجدد وامام ہیں۔

(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:164)

مرزا نے آپ کے متعلق لکھا ''فاضل ومحدث ومفسر ابن تیمیہ..... جو اپنے وقت کے امام ہیں۔'' (کتاب البریہ حاشیہ،ص:203۔روحانی خزائن، ج:13،ص:221)

مرزا نے جو سفید جھوٹ لکھے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ''امام ابن تیمیہ m حضرت عیسیٰ d کی وفات کے قائل ہیں۔'' (حوالہ ایضاً) اب ذرا امام m کا موقف

سنیں۔آپ لکھتے ہیں۔کہ

1۔ روم اور یونان وغیرہ میں اشکال علویہ و بتان ارضیہ کو پوجتے تھے۔پس مسیح d نے اپنے نائب بھیجے جوان کو دین الٰہی کی طرف دعوت دیتے تھے۔پس بعض تو حضرت عیسیٰ d کی زمینی زندگی میں گئے اور بعض آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد گئے۔انہوں نے لوگوں کو خدا کے دین کی طرف دعوت دی۔''

(الجواب الصحیح لمن بدل دین المسیح، ج:1،ص:115-116۔ص:209 تا287)

2۔ اور صحیح (حدیث) میں یہ بھی ثابت ہے کہ نبی a نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ d ابن مریم d آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی سفید مینارہ پر اتریں گے۔'' (ایضاً،ص:177۔ص:324)

3۔ آپ نے **وان من اهل الكتاب الاليومنن به قبل موته اور وانه لعلم للساعة** کا حوالہ دے کر ج:1،ص:329 پر دوبارہ تشریف لانے اور ان کے کاموں کے متعلق لکھا ہے۔

4۔ آگے چل کر امام لکھتے ہیں''جب مسیح ابن مریم d آنحضرت a کی امت میں نازل ہوں گے تو شرع محمدی کے مطابق حکم فرمائیں گے۔''(ایضاً،ص:349)

5۔ ''اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ d کے ہاتھ پر معجزات ظاہر کئے اور تحقیق وہ آسمان کی طرف چڑھ گئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن) میں خبر دی ہے اور جیسا کہ پہلے گزر چکا۔''(ایضاً،ج:2،ص:186۔ص:212)

6۔ مندرجہ بالا نمبر 3 میں مذکور آیات کا حوالہ دے کر امام تفصیل لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔''پس ثابت ہوا کہ تمام اہل کتاب یہود و نصاریٰ مسیح d کی موت سے پہلے مسیح d پر ایمان لے آئیں گے اور یہ اس وقت ہوگا جب مسیح d اتریں گے تمام یہود و نصاریٰ ایمان لائیں گے کہ مسیح ابن مریم d اللہ کا رسول ہے کذاب نہیں جیسے یہودی کہتے ہیں اور خدا نہیں جیسے نصاریٰ کہتے ہیں۔

(ایضاً،ج:2،ص:283-284)

7۔ اس کے بعد امام انا متوفیك اور وما قتلوه و ماصلبوه کی تشریح صحیحین کے حوالہ سے کرتے ہیں اور آپ کے رفع، حیات ونزول کو ثابت کرتے ہیں کہ آپ کی آسمان پر زندگی زمینی زندگی کی طرح نہیں۔'' (ایضاً،ص:284)

8۔ ''میں (ابن تیمیہ) کہتا ہوں کہ آدمی کا جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ جانا مسیح d کے بارہ میں پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔ پس وہ آسمان پر چڑھ گئے اور عنقریب زمین پر اتریں گے اور نصاریٰ بھی اس بیان میں مسلمانوں سے متفق ہیں۔ (ایضاً،ج:4،ص:169-170)

9۔ سیدنا ادریس d بھی زندہ آسمانوں پر تشریف لے گئے اور اسی طرح یہود ونصاریٰ حضرت الیاس d کے بارہ میں کہتے ہیں۔ (ایضاً،ج:4،ص:170 در بحث معراج)

11۔ اور نبی d نے مسلمانوں کو خبر دی ہے کہ عیسیٰ d آسمان سے اتریں گے۔'' (ایضاً)

اب ذرا مرزا کا بیان دوبارہ پڑھ لیں کہ حضرت امام ابن تیمیہ m بھی حضرت عیسیٰ d کی وفات کے قائل ہیں اور پھر مرزا کے جھوٹ کی مذمت میں اقوال بھی پڑھ لیں۔ ان میں سے ایک درج ذیل ہے۔ ''جھوٹ بولنا اور گوہ (پاخانہ) کھانا ایک برابر ہے۔'' (حقیقۃ الوحی،ص:206۔ روحانی خزائن،ج:22،ص:215)

19۔ امام ابن قیم m

امام ابن قیم m ساتویں صدی کے مجدد تھے۔ (عسل مصفیٰ،ج:1،ص:164)

مرزا نے بھی آپ کو فاضل ومحدث ومفسر لکھا ہے جو اپنے وقت کے امام تھے۔ (کتاب البریہ حاشیہ،ص:203۔ روحانی خزائن،ج:13،ص:221)

آپ نے امام ابن قیم m کے استاد امام ابن تیمیہ m کا عقیدہ ملاحظہ فرمایا۔ قدرتی بات ہے کہ امام اس قدر ضروری عقیدہ میں اپنے استاد کے مخالف نہیں ہو سکتے۔ ذیل میں ابن قیم m کے حوالے پیش خدمت ہیں۔

1۔ مسیح d فوت نہیں ہوئے، زندہ ہیں اور ان کی غذا وہی ہے جو فرشتوں کی ہے۔ (کتاب التبیان)

2۔ بس یہی وہ مسیح d ہے جن کا انتظار مسلمان کر رہے ہیں اور دمشق میں شرقی منارہ پر اس حالت میں نازل ہونے والے ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوں گے لوگ آپ کو اپنی آنکھوں سے آسمان سے اترتے ہوئے دیکھیں گے۔آپ اللہ کی کتاب اور رسول a کی سنت کے مطابق حکم چلائیں گے۔''
(ہدایۃ الحیاریٰ)

3۔ جب عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو وہ شریعت محمدی پر ہی عمل کریں گے۔''
(مدارج السالکین، ج:2،ص:243-313)

20۔امام ابن حزم m ظاہری

مرزا قادیانی نے فتوحات مکیہ باب 223 کے حوالہ سے آپ کی بہت تعریف کی اور فنافی الرسول ثابت کیا۔ (ازالہ اوہام،ص:262۔روحانی خزائن،ج:3،ص:232)

اور یہ لکھا کہ امام ابن حزم m بھی موت عیسیٰ کے قائل ہیں اور ان کا قائل ہونا تمام اکابر کا قائل ہونا ہے کیونکہ اس زمانہ کے اکابر علماء سے مخالفت منقول نہیں۔
(ایام الصلح،ص:39۔روحانی خزائن،ج:14،ص:269)

امام ابن حزم m فرماتے ہیں کہ کوئی دوسرا شخص حضرت عیسیٰ d کی جگہ قتل کیا گیا اور آپ قتل اور صلیب سے بالکل بچا لئے گئے۔ (الملل والنحل،ج:1،ص:77)

آپ اس کتاب کے صفحہ 95 پر حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ d دوبارہ تشریف لائیں گے اور ان کے علاوہ اور کوئی نبی اس امت میں نہ ہوگا۔اور جس نے یہ کہا کہ عیسیٰ d ابن مریم کے علاوہ کوئی اور نبی ہوگا تو اس کے کافر ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں۔(ج:2،ص:269)

21۔امام عبدالوہاب شعرانی m

مرزا قادیانی کے مطابق آپ محدث صوفی، معرفت میں کامل اور تفقہہ تام کے مالک تھے اور وہ آپ کو لفظ امام سے یاد کرتا ہے۔
(ازالہ اوہام،ص:149تا151۔روحانی خزائن،ج:3،ص:176)

امام نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر میں شیخ اکبر کی کتاب فتوحات مکیہ باب 369 کے حوالہ سے اور اپنی رائے دیتے ہوئے لکھا کہ حضرت عیسیٰ d دجال کو قتل کرنے کے بعد فوت ہوں گے۔ پھر آپ نے اسی صفحہ پر قرآنی آیات کے حوالوں سے سیدنا مسیح d کا دوبارہ نزول اور بعد کے کاموں کی تفصیل درج کی ہے۔
(الیواقیت والجواہر، ج:2،ص:146 بحث نمبر 65)

امام شعرانی m نے اسی صفحہ پر سیدنا مسیح d کی آسمانی زندگی میں صرف تسبیح کو غذا ثابت کرتے ہوئے ایک واقعہ کا حوالہ دیا کہ شیخ ابوطاہر m نے فرمایا کہ ایک شخص خلیفہ فراط کو ہم نے دیکھا ہے کہ وہ شہر الیہبر میں جو مشرقی بلاد سے ہے، رہتا تھا۔ اس نے 23 سال تک کچھ نہیں کھایا اور دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول رہا تھا اور اس سے اس میں کچھ ضعف نہیں آیا تھا۔ لہٰذا جب یہ بات ممکن ہے تو عیسیٰ d کیلئے آسمانوں میں تسبیح وتہلیل کی غذا ہو تو کیا بعید ہے اور ان باتوں کا اللہ ہی اعلم ہے۔'' آگے چل کر امام لکھتے ہیں کہ ''حق یہ ہے کہ عیسیٰ d اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔'' (ایضاً)

22۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی m

مرزا نے حضرت شیخ کی بڑی تعریف کی اور آپ کو بڑا محقق، فاضل، اہل زبان، اور رسول اللہ a سے بذریعہ کشف احادیث کی تصحیح کرانے والا لکھا ہے۔ (ازالہ اوہام ،ص:77۔ روحانی خزائن، ج:3،ص:177)

شیخ فرماتے ہیں۔

1۔ حضرت عیسیٰ d ابھی تک فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھالیا اور ان کو وہیں رکھا ہوا ہے۔'' (فتوحات مکیہ، ج:3،ص:341 باب 367)

2۔ اس بات میں کسی کا اختلاف نہیں کہ حضرت عیسیٰ d قربِ قیامت میں نازل ہوں گے۔'' (فتوحات مکیہ، ج:2،ص:3، باب 73)

3۔ پھر آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ d زمین پر نزول فرمائیں گے۔''
(ایضاً، ج:3،ص:514باب نمبر382)

4۔ پکی بات ہے کہ عیسیٰ d آخر زمانہ میں اس امت میں نازل ہونگے اور سنت محمدی کے مطابق حکم کریں گے جیسے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کرتے رہے۔ وہ صلیب کو توڑنے، خنزیر کو قتل کرنے کا حکم فرمائیں گے اور اہل کتاب کی خلقِ کثیر اسلام میں داخل ہوجائے گی۔''(ایضاً، ج:2،ص:125، باب نمبر73 سوال نمبر145)

5۔ شیخ اکبر چار انبیاء کو بمعہ جسم زندہ تسلیم کرتے ہیں'' آسمان میں یعنی حضرت ادریس d اور حضرت عیسیٰ d اور دو زمین میں یعنی حضرت الیاس d اور خضر d (فتوحات مکیہ، ج:11، جز نمبر75 باب نمبر73 حرف (پیرا) نمبر263-265)

6۔ شیخ ابن عربی m اعلیٰ رتبہ والے ولی کو غیر شریعت والا نبی کہتے ہیں جو مقام نبوت کی خصوصیات تو رکھتا ہے مگر منصب نبوت نہیں رکھتا، نہ وہ دعویٰ کرسکتا ہے نہ دوسروں کو ایمان لانے کی دعوت دے سکتا ہے۔ یعنی مقام نبوت الگ شے ہے اور منصب نبوت الگ ہے۔(فتوحات مکیہ ایضاً حرف نمبر243)

7۔ شیخ نے حضرت عیسیٰ d کے رفع الی السماء آخری زمانہ میں بطور خاتم الاولیاء نزول اور شرع محمدی کے مطابق حکم کرنے کا باب نمبر575 میں بھی ذکر فرمایا ہے۔ شیخ نے حیات مسیح d کا ذکر فتوحات مکیہ، ج:1،ص:135-144-185-224۔ ج:2،ص:49،135۔ ج:3،ص:513 پر بھی کیا ہے۔

23۔امام ابن حجر عسقلانی m صاحب فتح الباری

آٹھویں صدی میں آپ کا مجدد ہونا قادیانیوں کو بھی مسلم ہے۔
(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:164)

آپ لکھتے ہیں۔

1۔ عیسیٰ d کے بارے میں محدثین ومفسرین امت کا اجماع ہے کہ جسم عنصری کے

ساتھ اٹھائے گئے تھے۔اگر کسی نے اختلاف کیا تو اس میں کہ وہ رفع جسمانی سے پہلے فوت ہو گئے تھے یا سو گئے تھے۔

(تلخیص الحبیر ،کتاب الطلاق ،ج:3،ص:462)

2۔ صحیح یہی ہے آپ d زندہ ہیں۔(فتح الباری،ج:6،ص:267باب ذکرادریس d)

3۔ امام مہدی d حضرت عیسیٰ d سے کہیں گے کہ ہمیں نماز پڑھایئے وہ عذر کریں گے.....مسیح d مہدی d کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔(ایضاً،ج:6،ص:358)

4۔ عیسیٰ ابن مریم d نازل ہوں گے درآں حالیکہ وہ تصدیق کرنے والے ہوں گے رسول a کی اور آپ a کی ملت پر ہوں گے۔(ایضاً،ج:6،ص:358)

24۔امام جلال الدین سیوطی m

قادیانی امت نے آپ کو نویں صدی ہجری کا امام اور مجدد ہونا تسلیم کر لیا ہے۔

(عسل مصفیٰ ،ج:1،ص:164)

مرزا نے لکھا ہے کہ امام موصوف 75 دفعہ حالت بیداری میں زیارت نبوی سے مشرف ہوئے تا کہ احادیث کی تصحیح کرا سکیں۔

(ازالہ اوہام،ص:77۔روحانی خزائن،ج:3،ص:177)

امام موصوف اپنی تفسیر درمنثور میں آیت **مکرو ومکر اللہ، انی متوفیك، وما قتلوہ وما صلوۃ تکلم الناس فی المھدو کھلا** کے تحت سیدنا عیسیٰ کا رفع الی السمآء زندہ ہونا اور دوبارہ نازل ہونا ثابت کرتے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں کہ یقیناً عیسیٰ d فوت نہیں ہوئے اور یقیناً وہ اٹھائے گئے آسمان کی طرف اور نازل ہوں گے قیامت سے پہلے۔ (درمنثور،ج:2،ص:36)

آپ اپنی کتاب ''الاعلام'' میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ d ہمارے نبی d کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے نہ کہ اپنی شرع کے مطابق جیسا کہ نص سے ثابت ہے۔ اس پر علماء امت کا اجماع ہے۔اس کی تاکید میں حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور اس پر امت

محمدی کا اجماع بھی ہو چکا ہے۔ (الحاوی للفتاویٰ، ج:2،ص:155)

25۔ملا علی قاری حنفی m

قادیانیوں کے نزدیک ملا علی قاری m دسویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔
(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:165)

آپ کے اقول مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ حضرت عیسیٰ d جب آسمان سے نازل ہوں گے تو اس وقت (ان کو دیکھ کر) دجال اس طرح پگھلے گا جس طرح پانی میں نمک پگھلتا ہے۔
(شرح فقہ اکبر،ص:136)

2۔ حضرت عیسیٰ d آنحضرت a سے پہلے کے نبی ہیں اور آپ a کے بعد نازل ہوں گے اور شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔
(شرح شفاء استنبول، ج:2،ص:519)

26۔شیخ محمد طاہر محی السنۃ گجراتی m

آپ کو دسویں صدی ہجری کا مجدد تسلیم کیا گیا ہے۔(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:165)

آپ لکھتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ d آخری زمانہ میں آئیں گے کیونکہ احادیث ان کے نزول کے بارہ میں متواتر ہیں۔'' (مجمع البحار، ج:1،ص:534بلفظ حکم)

یہ یاد رہے کہ مات بمعنی نام یعنی سو گیا مرزا قادیانی کو بھی مسلّم ہیں
(ازالہ اوہام،ص:345،ص:3،ص:445بحوالہ قاموس)

27۔امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی m

مرزا قادیانی نے آپ کو کامل ولی، صاحب خوارقِ وکرامات، اولیاء کبار میں شامل کیا ہے۔ (کتاب البریہ،ص: 4 7۔ روحانی خزائن، ج: 1 3،ص: 2 9۔ آئینہ کمالات اسلام ،ص:607۔روحانی خزائن،ج:5،ص:607)

خدا بخش قادیانی نے آپ کو گیارہویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔
(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:165)

حضرت مجدّد فرماتے ہیں کہ

1۔ حضرت عیسیٰ d نزول فرما کر آنحضرت a کی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے اور آپ a کے امتی ہو کر رہیں گے۔ (مکتوبات مترجم دفتر 2 مکتوب نمبر 67)

2۔ قیامت کی علامتیں جن کی مخبر صادق a نے خبر دی ہے سب حق ہیں۔ ان میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں یعنی آفتاب عادت کیخلاف مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا، حضرت مہدی علیہ الرضوان ظاہر ہوں گے اور حضرت عیسیٰ d نزول فرمائیں گے۔'' (ایضاً)

3۔ انبیاء f کا حکم متفق ہے اور ان کے دین کے اصول واحد ہیں۔ حضرت عیسیٰ d جب آسمان سے نزول فرمائیں گے تو حضرت خاتم الرسل a کی شریعت کی پیروی کریں گے۔ (ایضاً)

28۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی m

آپ کو مرزا قادیانی نے رئیس المحدثین تسلیم کیا ہے۔

(ازالہ اوہام، ص:78۔ روحانی خزائن، ج:3،ص:178۔ ص:79۔ روحانی خزائن، ج:3،ص:179۔ کتاب البریہ، ص:74۔ روحانی خزائن، ج:13،ص:92)

عسل مصفیٰ میں خدا بخش مرزائی نے آپ کو بارہویں صدی کا مجدد و امام لکھا ہے۔
(ج:1،ص:165)

اب آپ شاہ ولی اللہ m کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ ان کی گمراہی ایک یہ تھی کہ انہوں نے یقین کر لیا کہ عیسیٰ d قتل کئے گئے حالانکہ فی الواقع حضرت عیسیٰ d کے معاملہ میں انہیں اشتباہ واقع ہوا اور حضرت کے آسمان پر اٹھائے جانے کو انہوں نے قتل خیال کر لیا۔ (الفوز الکبیر، ص:10)

2۔ **وان من اهل لکتاب الالیومنن به** کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کوئی اہل کتاب ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ d پر حضرت عیسیٰ d کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور حضرت عیسیٰ d قیامت کے روز ان پر گواہ ہوں گے۔ (فتح الرحمٰن)

3۔ **انـی متـوفیك** کا ترجمہ شاہ صاحب نے موت نہیں بلکہ برگزیندہ تو ام یعنی تجھے اپنے قبضہ میں لینے والا ہوں کیا ہے۔ (فتح الرحمٰن)

4۔ **وما قتلو ہ وما صلبوہ** کے تحت لکھتے ہیں کہ یہودیوں نے نہ تو قتل کیا عیسیٰ d کو اور نہ سولی پر چڑھایا۔ ان کو.....یقینی بات ہے کہ نہیں قتل کر سکے یہود بلکہ اٹھالیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف۔ آپ نے لکھا برداشت اُورا۔ پھر حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ اہل کتاب سے مراد یہودی ہیں جو حضرت عیسیٰ d کے نزول کے زمانہ میں ہوں گے۔

5۔ **وانه لعلم للساعة** کا ترجمہ یہ لکھا ''بے شک عیسیٰ d قیامت کی نشانی ہیں۔ (ایضاً)

29۔امام شوکانی m

قادیانی جماعت نے آپ کو بارہویں صدی کا امام اور مجدد تسلیم کیا ہے۔
(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:165)

آپ کا فرمانا یہ ہے کہ

1۔ وہ احادیث نبوی جو حضرت عیسیٰ d کے نزول کے بارے میں آئی ہیں وہ متواتر ہیں۔ (کتاب الاذاعہ نواب صدیق حسن خاں بحوالہ شوکانی m)

2۔ حضرت عیسیٰ d کے زندہ جسم عنصری کے ساتھ نازل ہونے کے بارہ میں احادیث متواتر ہیں۔ (بحوالہ تفسیر فتح البیان جلد اوّل)

30۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی m

آپ کو قادیانیوں نے تیرہویں صدی ہجری کا مجدّد تسلیم کیا ہے۔
(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:165)

شاہ صاحب تفسیر عزیزی میں تفسیر زیتون کے تحت لکھتے ہیں کہ ام المومنین صفیہ k بیت المقدس تشریف لے گئیں۔ مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں تو مسجد سے نکل کر طور زیتا پر تشریف لے گئیں اور وہاں نماز بھی پڑھی۔ پھر اس پہاڑ کے کنارہ پر کھڑے ہو کر فرمایا یہ وہی پہاڑ ہے کہ حضرت عیسیٰ d یہاں سے آسمان پر تشریف لے گئے تھے۔ (تفسیر عزیزی پارہ30)

31۔شاہ رفیع الدین محدث دہلوی m

آپ کو بھی قادیانیوں نے تیرہویں صدی کا مجدد تسلیم کیا ہے۔
(عسل مصفیٰ، ج:1،ص:165)

1۔ آپ اپنے ترجمہ قرآن میں **انی متوفیك** والی آیت کے تحت لکھتے ہیں ''تحقیق میں لینے والا ہوں تجھ کو اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تجھ کو ان لوگوں سے جو کافر ہوئے۔''

2۔ **وان من اهل الكتاب** کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں ''نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے۔''

3۔ **وانه لعلم للساعة** کا ترجمہ: اور تحقیق وہ البتہ علامت ہے قیامت کی۔ ان آیات کا ترجمہ ثابت کرتا ہے کہ شاہ صاحب حضرت عیسیٰ d کو زندہ تسلیم کرتے تھے۔

32۔شاہ عبدالقادر دہلوی m

آپ کو بھی قادیانی مجدّد تسلیم کرتے ہیں۔ (عسل مصفیٰ، ج:1،ص:165)

شاہ صاحب کا ترجمہ آیات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ **انی متوفیك** .....اے عیسیٰ d میں تجھ کو بھر لوں گا اور اٹھا لوں گا اپنی طرف اور پاک کروں گا تجھ کو کافروں سے۔ (موضح القرآن)

2۔ **وما قتلوه وما صلبوه**.....اور نہ یہود نے اس کو مارا اور نہ سولی پر چڑھایا ہے لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے.....اور اس کو مارا نہیں بے شک بلکہ اس کو

اٹھالیااللہ نے اپنی طرف۔

3۔ وانہ لعلم للساعۃ کاترجمہ''اوروہ نشان ہے اس گھڑی کا(فائدہ) حضرت عیسیٰ d کا آنانشانِ قیامت ہے۔

33۔شیخ محمد اکرم صابری m کاعقیدہ

مرزانے آپ کوا کابرصوفیہ میں سے شمار کیا ہے۔

(ایام الصلح،ص:38۔روحانی خزائن،ج:14،ص:382)

پھر مرزانے صفحہ 383 پر شیخ کا ادھورا حوالہ دیااور فیصلہ کن فقرہ کاٹ دیا۔آپ اپنی کتاب اقتباس الانوار میں لکھتے ہیں۔

''بعضے برانند کہ روح عیسیٰ درمہدی بروز کند۔ونزول عبارت ازہمیں بروز است مطابق ایں حدیث لا مہدی الاعیسیٰ وایں مقدمہ بغایت ضعیف است۔'' (اقتباس الانوار،فارسی،ص:52۔اردو،ص:113)

مرزا نے اپنی کتاب ایام الصلح ،ص: 157۔ روحانی خزائن، ج: 14، ص:383 الصلح پر فارسی عبارت کا حوالہ دیتے ہوئے آخری فقرہ کاٹ دیا جس کا معنی ہے کہ یہ بات بہت غیر معتبر ہے۔اسی طرح شیخ اپنی اس کتاب کے صفحہ 72 (فارسی) اور صفحہ 166 (اردو) پر لکھتے ہیں کہ''ایک فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ مہدی آخرالزمان حضرت عیسیٰ d بن مریم ہوں گے لیکن یہ بات بہت ضعیف ہے اس وجہ سے کہ آنحضرت a کی اکثر صحیح اور متواتر احادیث میں امام مہدی آخرالزماں کا بنی فاطمہ سے ہونا ثابت ہے اور یہ کہ عیسیٰ ابن مریم ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔تمام عارفان صاحب تمکین اس بات پر متفق ہیں۔''

حضرت شیخ نے آخری فقرہ لکھ کر صوفیا کا تواتر اس مسئلہ کے بارہ میں نقل کردیا ہے۔

34۔اجماع امت

تمام امت یعنی تمام محدثین ومفسرین وفقہاءاس بات پر متفق ہیں کہ عیسیٰ d بمعہ جسم زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔آپ آسمان پر زندہ موجود ہیں اوراخیر زمانہ میں نازل ہوں گے جیسا کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے۔اس سلسلہ میں چند حوالے درج ذیل ہیں۔

امام ابن حجر m ، تلخیص الحبیر ،ج: 3،ص: 462۔تفسیر البحر المحیط ،ج: 2، ص:473۔تفسیر وجیز برحاشیہ جامع البیان،ص:52،امام ابوالحسن الاشعری، **کتاب الابانۃعن اصول الدیانۃ** ،ص:46،علامہ سفارینی،عقیدہ سفارینیہ،ج:2،ص:90۔امام ابن جریر طبری،تفسیر جامع البیان ،ج:3،ص:291، علامہ آلوسی m ، روح المعانی ، پارہ 22 زیر آیت خاتم النبیین ، امام ابن کثیر زیر آیت امن اہل الکتاب..... امام المعتزلہ زمخشری m ۔تفسیر کشاف،ج:3،ص:544-545)

مرزا کی پیش کردہ تیس آیات کا جواب

مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام حصہ دوم ،ص:323 تا 338۔ روحانی خزائن، ج:3،ص:423 تا438) میں قرآن مجید کی 30 آیات پیش کی ہیں جن سے اس کے خیال میں حضرت مسیح ابن مریم d کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مرزا کی پیش کردہ آیات تین قسم کی ہیں۔اوّل وہ آیات جن میں خاص عیسیٰ d کا ذکر ہے دوم وہ آیات جو دیگر انبیاء f کی وفات پر دلالت کرتی ہیں اور مرزا قادیانی نے اس خیال سے کہ مسیح d بھی ایک پیغمبر تھے،ان آیات سے ان کی بھی وفات ثابت کرنا چاہی۔سوم وہ آیات جن میں نہ تو حضرت مسیح d کی وفات کا خاص طور پر ذکر ہے، نہ ضمنِ عموم میں بلکہ صرف مرزا کی اختراع ہے۔

اس کے استدلال کا جواب نمبروار درج ذیل ہے۔

1۔ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ(آل عمران :55/3)

اس آیت سے قادیانی استدلال کا جواب پچھلے باب میں قرآن مجید سے ثبوت کے عنوان کے تحت نمبر5 میں گزر چکا ہے۔

2۔ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًام O بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا O وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ

مَوْتِہٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَکُوْنُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا O (سورہ النساء :4/157تا 159)

ان آیات سے استدلال کا جواب بھی مندرجہ بالا باب میں نمبر 6-7 کے تحت گزر چکا۔

3۔ فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ط (المائدہ :5/117)

''جب تو نے مجھے دنیا سے اٹھالیا تو تو اُن کا نگران تھا اور تو ہر چیز سے خبردار ہے۔''

اس آیت کے بارے میں یہ یاد رکھیں کہ اس میں حضرت عیسیٰ d نے علم کی نہیں بلکہ ذمہ داری کی نفی فرمائی ہے۔ مرزا نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ d کو عیسائیوں کے کفر کا علم نہیں۔ (نصرۃ الحق ،ص:40۔ روحانی خزائن، ج:21،ص:51۔ چشمہ معرفت ،ص:221۔ روحانی خزائن، ج:23،ص:229)

حالانکہ خود مرزا قادیانی لکھ چکا تھا کہ حضرت عیسیٰ کو عیسائیوں کے کفر کی خبر ہے۔

(ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام،ص:254,268۔ روحانی خزائن، ج:5،ص:ایضاً)

مرزا نے اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے لفظ تَوَفَّیْتَنِیْ کے معنی وفات پر ہی زیادہ زور دیا ہے جس کا جواب گزشتہ باب میں قرآن مجید سے ثبوت کے تحت نمبر 5 میں گزر چکا۔ سیدنا عیسیٰ d سے یہ سوال قیامت کے دن ہوگا۔ اس بات کا اقرار مرزا کو بھی ہے ملاحظہ ہو۔ (حقیقت الوحی،ص:31۔ روحانی خزائن، ج:22،ص:33۔ نصرۃ الحق ،ص:40۔ روحانی خزائن، ج:21،ص:51)

مرزا نے لفظ اذا کے ماضی کے صیغہ سے استدلال کیا ہے کہ یہ واقعہ ماضی کا ہے۔

(ازالہ،ص:325۔ روحانی خزائن، ج:3،ص:425)

حالانکہ مرزا خود ہی لکھ چکا ہے کہ

''جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھ ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آ جاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلّم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ،ص:6۔ روحانی خزائن، ج:21،ص:159)

پھر مثال میں مرزا نے یہی آیت زیر بحث پیش کی۔اس کے علاوہ حاشیہ میں مرزا نے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے، دو مثالیں بھی پیش کیں، ملاحظہ ہو''مثلاً جس شخص کو بہت سی زہر قاتل دی گئی ہو وہ کہتا ہے کہ میں تو مر گیا۔اور ظاہر ہے کہ مر گیا ماضی کا صیغہ ہے، مضارع کا صیغہ نہیں ہے۔اس سے یہ مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ میں مر جاؤں گا۔اور مثلاً ایک وکیل جس کو قوی اور کھلی کھلی نظیر فیصلہ چیف کورٹ کی اپنے موکل کے حق میں مل گئی ہے وہ خوش ہو کر کہتا ہے کہ بس اب ہم نے فتح پالی ہے۔حالانکہ مقدمہ ابھی زیر تجویز ہے کوئی فیصلہ نہیں لکھا گیا۔پس مطلب اس کا یہ ہوتا ہے کہ ہم یقیناً فتح پالیں گے۔اسی لئے وہ مضارع کی جگہ ماضی کا صیغہ استعمال کرتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم،ص:6۔روحانی خزائن،ج:21،ص:159حاشیہ)

4۔وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (سورہ النساء:159/4)

اس آیت کا جواب اوپر نمبر 2 میں گزر چکا۔مزید یہ کہ علماء نحو کا اس قاعدے پر اتفاق ہے کہ جب مضارع پر لام تاکید اور نون ثقیلہ واقع ہوتے ہیں تو فعل مضارع اُس جگہ خالص مستقبل کیلئے ہو جاتا ہے۔یہ ایسا قاعدہ ہے جس کو مرزا قادیانی غلط ثابت نہ کر سکا۔بلکہ جب بالکل بے دست و پا ہو گیا تو علم نحو کو بدعت قرار دے کر اس کو ترک کرنے کا مشورہ دے دیا۔ (الحق۔مباحثہ دہلی،ص:53۔روحانی خزائن،ج:4،ص:183)

یہ الگ بات ہے کہ جب نحو سے اپنا کام نکلتا نظر آیا تو اذا اور قال پر نحوی بحث کی جیسا کہ اوپر نمبر 3 کے تحت گزرا۔

5۔ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ (المائدہ :75/5)

''مسیح ابن مریم تو صرف خدا کے پیغمبر تھے۔ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے۔اور ان کی والدہ مریم صدیقہ تھیں۔دونوں انسان تھے اور کھانا کھاتے تھے۔''

اس آیت اور اس سے پہلے والی آیات میں دراصل حضرت عیسیٰ d کے خدا ہونے کی نفی ہے کیونکہ جس میں کسی قسم کی احتیاج ہو مثلاً کھانے کی ،تو وہ کبھی خدا نہیں ہوسکتا۔اس کو زمانہ حال یا مستقبل میں کھانے کی نفی یا اثبات سے یا موت وحیات سے کوئی تعلق نہیں۔مفسرین بھی یہی لکھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو تفسیر کبیر،ج:3،ص:436)

دوسری بات یہ کہ مرزا کا استدلال ہے کہ ''کان کا لفظ اس پر دلالت کررہا ہے جو حال کو چھوڑ کر گزشتہ زمانہ کی خبر دیتا ہے۔''(ازالہ،ص:326۔روحانی خزائن،ج:3،ص:426)
مرزا کا یہ استدلال بالکل غلط ہے۔اگر یہ صحیح ہے تو قادیانی اور اس طرح کی دوسری بہت سی آیات کا ترجمہ کرکے دکھائیں۔

اس آیت میں حضرت مریم d کے متعلق فرمایا کہ آپ صدیقہ تھیں۔یہ آپ کی شان میں فرمایا گیا مگر مرزا قادیانی نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا''صدیقہ کا لفظ اسی جگہ اسی طرح آیا ہے۔جس طرح ہماری (پنجابی) زبان میں کہتے ہیں۔''بھرجائی کا نئے سلام آکھناں واں''جس سے مقصود کانا ثابت کرنا ہوتا ہے نہ کہ سلام کہنا۔''
(سیرت المہدی،ج:1،ص:733 روایت نمبر801)

6۔**وَمَاجَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ**(الانبیاء:8/21)

''اور ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے تھے کہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔''

مرزا نے اس سے استدلال کیا کہ''کوئی جسم خاکی بغیر طعام کے نہیں رہ سکتا،یہی سنت اللہ ہے تو پھر حضرت مسیح کیوں اب تک بغیر طعام کے زندہ موجود ہیں اور اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے **ولن تجد لسنة الله تبديلا**۔''

(ازالہ اوہام،ص:326۔روحانی خزائن،ج:3،ص:426)

یہ آیات دراصل مشرکین مکہ کا جواب ہے جن کو اس بات پر بڑا تعجب تھا کہ کیا بشر ہمارا رسول بن کر آ گیا ہے؟ فرشتہ آنا چاہیے تھا اور یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا اور

بازاروں میں چلتا ہے۔(سورہ التغابن:6/64) میں کفار کا اعتراض نقل فرمایا کہ کیا بشر ہمارا ہادی بنتا ہے؟ (سورہ الفرقان:7/25) میں کفار کا اعتراض نقل ہوا کہ یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ (سورہ بنی اسرائیل:94/17-95) میں کفار نے حضور a کے بشر ہونے پر اعتراض کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا اگر زمین پر فرشتے رہتے ہوتے تو ہم فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے۔تو کفار کے ان خیالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ a سے پہلے رسول بھی (بشر تھے اور) مرد تھے۔وہ کھانا کھاتے تھے یعنی فرشتے نہیں تھے جو کھانے سے بے نیاز ہیں اس سے ثابت ہوا کہ اس آیت کا کوئی تعلق سیدنا مسیح d کی وفات سے نہیں ہے۔بلکہ کفار ومشرکین کے غلط خیالات کی تردید ہے۔

پھر مرزا کا ایک اور آیت سے استدلال کرنا قطعاً غلط اور اس کے قلتِ علم وتدبر پر دلالت کرتا ہے وہ آیت یہ ہے کہ **ولن تجد لعنة الله تبديلا** (احزاب:62/33) اسی مفہوم کی آیت سورہ فاطر:43/35۔الفتح:23/48۔بنی اسرائیل:77/17 میں بھی آئی ہے۔ان سورتوں میں ان آیات کا سیاق وسباق بتاتا ہے کہ قانون کا تعلق انبیاء f کی تکذیب کرنے والوں سے ہے کہ ایسے لوگ ضرور ہلاک ہوں گے، چاہے نبی d کی زندگی میں ہوں یا بعد میں۔ان آیات کا کوئی تعلق ان باتوں سے نہیں ہے کہ آگ ضرور جلائے گی، بچہ بن باپ پیدا نہیں ہوسکتا، یا کھائے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔اصحاب کہف کے سینکڑوں سال تک بن کھائے پیئے ہوئے اپنے سے مرزا کا یہ استدلال بھی غلط ثابت ہوگیا کہ حکماء کے مطابق زیادہ سے زیادہ ابن آدم 70 دن تک بلا طعام رہ سکتا ہے اور اسّی یا نوّے سال کی عمر میں آدمی ضرور نادان محض ہوکر رہ جاتا ہے۔دجال کے دور میں اہل ایمان صرف تسبیح وحمد کی غذا پر زندہ رہیں گے۔ (مشکوٰۃ باب علامات بین یدی الساعۃ)

خود سیدنا رسول کریم صوم وصال کئی کئی دن کا رکھتے تھے۔جو خدا سیدنا عیسیٰ d کی دعا پر آسمان سے کھانا نازل کرنے کا وعدہ فرما سکتا ہے۔(المائدۃ:115/5) وہ اپنے رسول کو اپنے پاس آسمان پر بلا کر کھلا نہیں سکتا؟

7۔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ط قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰیٓ اَعْقَابِكُمْ ط (آل عمران 144/3)

''اور محمد(a)تو صرف خدا کے رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہوگزرے ہیں بھلا اگر یہ وفات پا جائیں یا قتل ہوجائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟''

مرزا نے اس آیت کا ترجمہ کرتے ہوئے **قد خلت من قبله الرسل** کا ترجمہ'' ان سے پہلے سب نبی فوت ہوگئے ہیں'' کیا ہے۔ اسکا یہ ترجمہ قطعاً غلط ہے۔ خلت کا معنیٰ جدا ہونا یا تنہا ہونا ہے جیسا کہ سورہ بقرہ: 76/2 سے معلوم ہوتا ہے کہ جب منافقین ایک دوسرے کے پاس تنہا ہوتے ہیں تو یہ کہتے ہیں۔ پھر اس کا معنیٰ ہوتے رہنا ہے جیسا کہ سورہ فاطر 24/35 میں ہے کہ کوئی امت نہیں جس میں ڈرانے والا نہ ہوا ہو۔ اگر اس کا معنیٰ بقول مرزا فوت ہوجانا ہی ہو تو قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ (آل عمران:137/3)

وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ط (آل عمران:119/3)

اور وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ (سورہ بقرہ:14/2)

کا کیا ترجمہ قادیانی کریں گے؟ **قد خلت من قبله الرسل** کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ ہوتے رہے ہیں ان سے پہلے رسول یا ان سے پہلے بھی بہت سے رسول ہوگزرے ہیں'' ہوگا۔

اگر بقول مرزا آنحضرت a سے پہلے سب رسول فوت ہوچکے ہیں تو مرزا نے سیدنا موسیٰ d کو کس حساب سے زندہ قرار دیا ہے؟ ملاحظہ ہو۔

(حمامۃ البشریٰ، ص:35۔ روحانی خزائن، ج:7، ص:221۔ اور نور الحق حصہ اوّل، ص:50۔۔ روحانی خزائن، ج:8، ص:69)

مرزا قادیانی کے مسلمہ مجددین امت نے 13 صدیوں میں اس آیت سے حضرت عیسیٰ d کی وفات نہیں سمجھی۔ خود مرزا کے خاص چیلے بلکہ استاد حکیم نور دین نے بھی قد خلت کا ترجمہ ''ہوچکے'' کیا ہے۔ (فصل الخطاب، حصہ اوّل، ص:23 کا حاشیہ نمبر 2)

8۔ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ

(الانبیاء :34/21)

''ہم نے آپ سے پہلے کسی آدمی کو بقائے دوام نہیں بخشا۔ بھلا اگر تم فوت ہو جاؤ تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے۔''

اس آیت میں ہمیشہ رہنے کی نفی ہے وجود کی نفی نہیں ہے۔ مسلمان بھی سیدنا عیسیٰ d کے ہمیشہ زندہ رہنے کے قائل نہیں بلکہ دوبارہ آمد کے بعد وفات کے قائل ہیں۔

9۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (البقرہ :141/2)

مرزا نے اس آیت کا ترجمہ کر دیا ہے اور وجہ استدلال تحریر نہیں کی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی قدخلت پر زور ہے جس کی وضاحت اوپر آیت نمبر 7 کے تحت ہو چکی ہے۔

10۔ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَادُمْتُ حَيًّا (مریم :31/19)

جب تک زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا ارشاد فرمایا ہے۔

اس آیت سے مرزا نے استدلال کم اور مذاق زیادہ اڑایا ہے کہ حضرت عیسیٰ d عیسائیوں کی طرح نماز پڑھتے ہوں گے اور حضرت یحییٰ d پاس یونہی پڑے رہتے ہوں گے، مردے جو ہوئے۔

مرزا کے استدلال کا جواب یہ ہے کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لئے اہلیت شرط ہے۔ چونکہ آسمان کے رہنے والے کسی شریعت کے مکلّف نہیں ہیں اسی لئے وہاں کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں ہوا۔ لہٰذا جب تک حضرت عیسیٰ d آسمان پر تشریف فرما رہیں گے، کسی شریعت کا کوئی حکم ان کی طرف متوجہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ ما دمت حیاً سے یہ مراد ہرگز نہ تھی کہ زندگی کے ہر حصہ میں نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی میرے ذمہ واجب ہے۔ ورنہ بچپن میں بھی ان کو نماز ادا کرنا ہوتی اور بغیر کسی چیز کے مالک ہوتے زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوتا۔

مرزا نے لکھا کہ حضرت عیسیٰ d عیسائیوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں اس دور کی نماز کا بیان سیدہ مریم d کے بارے میں یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کی نماز کی طرح تھی جیسا کہ فرمایا گیا

''اے مریم! اپنے رب کیلئے قیام کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔'' (آل عمران:43/3)

نماز اور زکوٰۃ تو تمام انبیاء f کی شریعت میں فرض رہی اب مرزا قادیانی بتائے۔

11۔وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا

(سورہ مریم 33/19)

اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔ مرزا قادیانی کا استدلال اس سے یہ ہے کہ اس آیت میں سیدنا عیسیٰ d کی زندگی کے عظیم واقعات پیش کئے گئے اگر رفع ونزول واقعات صحیحہ میں سے ہیں تو اُن کا بیان بھی اس آیت میں ضروری تھا۔ اس کے بقول کیا رفع ونزول حضرت مسیح d کا مورد اور محلِ سلام الٰہی نہیں ہونا چاہیے تھا؟ سو اُس جگہ رفع ونزول کا ذکر ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ خلاف واقعہ ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ''عدم ذکر سے عدم شے لازم نہیں آتا۔'' (براہین احمدیہ، باب نمبر 1، ص:545 حاشیہ در حاشیہ۔ روحانی خزائن، ج:1، ص:651)

چونکہ یہ مرزا نے خود لکھا ہے لہٰذا قادیانیوں پر حجت ہے۔ کسی اہم واقعہ کے عدم ذکر سے اس واقعہ کی نفی لازم نہیں آیا کرتی ورنہ چاہئے کہ نبوت اور بغیر باپ کے پیدا ہونا، گہوارے میں باتیں کرنا جو یہاں مذکور نہیں ہوئیں، ان میں سے کوئی بھی تسلیم نہ کی جائے۔ تمام واقعات اسی جگہ بیان کر دیئے جاتے تو طوالت کا باعث ہوتے۔ رفع کی خبر حضرت کو حالتِ نبوت میں دی گئی تھی جب فرمایا گیا یا عیسیٰ انی متوفیك ورافعك اِلیّ۔ یہ بات مرزا قادیانی کو بھی تسلیم ہے کہ ''یہ آیت حضرت مسیح d پر اس وقت نازل ہوئی تھی کہ

جب ان کی جان یہودیوں کے منصوبوں سے نہایت گھبراہٹ میں تھی اور یہودی اپنی خباثت سے ان کے مصلوب کرنے کی فکر میں تھے۔

(سراج منیر،ص:41۔روحانی خزائن، ج:12،ص:43)

زیر بحث آیت اس وقت کا کلام ہے جب رفع کا وعدہ ابھی نہیں ہوا تھا۔خدا کے رسول خدا کے حکم کے سوا نہیں بولتے تو آپ d اس وقت کیسے رفع کا ذکر فرماتے۔اگر رفع ونزول کا ذکر اس آیت میں نہ ہونا مرزا کے خیال میں عدمِ وقوع کی وجہ سے ہے تو مرزا کے تراشیدہ واقعات یعنی صلیب پر لٹکایا جانا، پھر وہاں سے اتار کر مرہم عیسیٰ لگایا جانا، تندرست ہوکر براستہ افغانستان کشمیر میں چلے آنا وغیرہ واقعات کا بھی تو اس آیت میں ذکر نہیں، ان کو مرزا کیوں تسلیم کرتا ہے اور ان کی اشاعت کیوں کرتا ہے؟ اگر ان کے عدم ذکر سے مرزا کو کوئی اشکال نہیں تو رفع ونزول کے عدمِ ذکر سے اس آیت میں اسے کیا اشکال ہے؟

12۔ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ م بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ط (سورہ الحج:5/22)

اور بعض بڑھاپے سے پہلے مرجاتے ہیں اور بعض (بہت بوڑھے ہوکر) بڑھاپے کی نہایت خراب عمر کی طرف لوٹائے جاتے ہیں کہ بہت کچھ جاننے کے بعد بالکل بے علم ہوجاتے ہیں۔

اس آیت سے قادیانی استدلال یہ ہے کہ لمبی عمر کی وجہ سے سیدنا عیسیٰ بوڑھے ہوکر فوت ہوچکے ہیں۔یہ آیت مرزا کی دلیل تب بن سکتی ہے جب وہ سیدنا عیسیٰ d کی لمبی عمر کا قائل ہو۔چونکہ لمبی عمر کے ساتھ رفع الی السماء بھی ملا ہوا ہے لہٰذا یہ بھی مرزا کو تسلیم کرنا پڑے گا۔دوسری بات یہ کہ مرزا پر لازم ہے کہ لمبی عمر کی کوئی حد مقرر کرے جس کے بعد کوئی انسان ضرور ہی ارذل عمر میں داخل ہوجائے گا۔کیونکہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے سیدنا نوح d 950 سال کی عمر تک نبوت کرتے رہے۔(عنکبوت:14/29)

تیسری بات یہ کہ آسمان پر سیدنا عیسیٰ d کا بڑھاپا اور کمزوری ظاہر کرنے کیلئے

پہلے آسمان کا محلِ تغیر ہونا کسی شرعی دلیل سے مرزا ثابت کرے پھر اگلی بات کرے۔ چوتھی بات یہ کہ انسان کا حالتِ جوانی سے بوڑھا ہونا اور عقل کامل کے بعد پیرانہ سالی کی وجہ سے نادان ہوجانا بہ مقتضائے طبیعت نہیں بلکہ اللہ فاعلِ مختار کے فعل سے ہے۔ سیدنا عیسیٰ d کو فاعل مختار نے اثر عمر سے مستثنیٰ فرمادیا، جس کے دلائل قرآن وحدیث واجماع امت کے حوالہ سے آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ صورتِ مستثنیٰ کیلئے ضروری نہیں کہ اسی عبارت میں ہو بلکہ سارے قرآن وحدیث میں جہاں کہیں جس امر کو کسی حکم سے مستثنیٰ کیا گیا ہو، وہ مستثنیٰ ہی شمار کیا جاتا ہے، خواہ عبارت کے ساتھ ہو خواہ کسی اور جگہ پر ہو۔

اسی طرح اصحاب کہف سینکڑوں سال کیلئے اثرِ عمر سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے تھے۔

13۔ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ (البقرہ:36/2)

''تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش مقرر کردیا گیا ہے۔''

مستقر کا ٹھیک ٹھیک ترجمہ صدر مقام یا ہیڈ کوارٹر ہے۔ کسی شخص کا اپنے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہونا اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ وہ دوسری جگہ نہیں جاسکتا۔ فرشتوں کا مستقر آسمان ہے مگر وہ سارا دن اور رات زمین پر آتے جاتے رہتے ہیں۔ خود رسول کریم a شب معراج آسمان پر تشریف لے گئے۔ اگر مرزا کے بقول یہاں لکم تخصیص کا فائدہ دیتا ہے تو پھر اس کے مخاطب تو صرف انسان ہیں لہٰذا انسان کے علاوہ اور کچھ زمین پر موجود نہیں ہونا چاہیے، مگر یہاں حیوانات وغیرہ بہت کچھ ہے۔ خاص دلائل سے حضرت عیسیٰ d کی حیات ثابت ہوچکی ہے اور علم اصول میں مقرر ومسلّم ہے کہ خاص دلیل عام پر مقدم ہوتی ہے اور ان دونوں کے مقابلہ میں دلیل خاص کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ سیدنا عیسیٰ d کا آسمان پر قیام عارضی ہے۔ وہ ان کا مستقر نہیں ہے۔ انسان کیلئے رہائش کا اصلی مقام زمین ہے مگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو عارضی طور پر کسی خاص مدت تک آسمان پر رکھے تو کیا تعجب ہے۔

14۔ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ (یٰس 68/36)

''اور جس کو ہم بڑی عمر دیتے ہیں تو اسے خلقت میں اوندھا کر دیتے ہیں۔''

اس آیت سے مرزائی استدلال کا جواب آیت نمبر 12 کے تحت گزر چکا ہے۔

15۔ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً (الروم 54/30)

''اللہ ہی تو ہے جس نے تم کو ابتد میں کمزور حالت میں پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد طاقت عطا کی پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔''

اس آیت سے استدلال کا جواب بھی وہی ہے جو آیت نمبر 12 کے تحت گزرا۔

16۔ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ (یونس:24/10)

''دنیا کی زندگی کی مثال بارش کی سی ہے کہ ہم نے اس کو آسمان سے برسایا۔ پھر اس کے ساتھ سبزہ جسے آدمی اور جانور کھاتے ہیں۔''

مرزا کا استدلال یہ ہے کہ کھیتی کی طرح انسان پیدا ہوتا ہے اوّل کمال کی طرف رخ کرتا ہے پھر اس کا زوال ہو جاتا ہے کیا قانون قدرت سے مسیح باہر رکھا گیا ہے؟

(ازالہ اوہام، ص:330۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:430)

مرزائی استدلال کا جواب آیت نمبر 12 کے تحت گزر چکا۔ سیدنا عیسیٰ d کے زندہ ہونے کا مرزا خود بھی قائل ہے وہ کہتا ہے: ''ایک بار میں نے اور مسیح نے ایک ہی پیالہ میں گائے کا گوشت کھایا۔'' (تذکرہ، ص:349۔ بحوالہ الحکم قادیان مورخہ 17 اگست 1902ء)

17۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ (المومنون:15/23)

''پھر اس کے بعد تم مر جاتے ہو۔''

اس آیت میں بھی سیدنا مسیح d کا صراحۃً ذکر نہیں ہے بہر حال اس سے مرزائی استدلال کا جواب نمبر 12 کے تحت گزر چکا ہے۔

18۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا

ط اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِاُولِی الْاَلْبَابِ(الزمر:21/39)

''کیاتم نے نہیں دیکھا کہ خدا آسمان سے پانی نازل کرتا ہے پھراس کوزمین میں چشمے بنا کر جاری کرتا پھراس سے کھیتی اگاتا ہے جس کے طرح طرح کے رنگ ہوتے ہیں۔ پھر وہ خشک ہوجاتی ہے تو تم اس کو دیکھتے ہو کہ زرد ہوگئی ہے پھراسے چوراچورا کردیتا ہے۔ بے شک اس میں عقل والوں کے لیے نصیحت ہے۔''

مرزائی استدلال یہ ہے کہ انسان کھیتی کی طرح رفتہ رفتہ اپنی عمر پوری کرلیتا ہے اور پھر مرجاتا ہے۔اس استدلال کا جواب آیت نمبر 12 کے تحت گزر چکا ہے۔

19۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَیَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَیَمْشُوْنَ فِی الْاَسْوَاقِ۔ (فرقان:20/25)

''اور ہم نے تم سے پہلے جتنے پیغمبر بھیجے ہیں وہ سب کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔''

مرزا قادیانی کا استدلال یہ ہے کہ

''دینوی حیات کے لوازم میں سے طعام کا کھانا ہے سوچونکہ وہ اب تمام نبی طعام نہیں کھاتے لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سب فوت ہوچکے ہیں جن میں بوجہ کلمہ حَصر مسیح بھی داخل ہے۔''

(ازالہ اوہام، حصہ دوم، ص:331۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:431)

چونکہ مرزا نے دینوی حیات کی بات کی ہے لہٰذا مسیح d اس میں شامل نہیں ہوسکتے کیونکہ ان کو آسمانی حیات حاصل ہے۔کھانا کھانے کی بحث آیت نمبر 6 کے تحت گزر چکی ہے۔

20۔ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ O اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ O(النحل:16/20-21)

''اور جن لوگوں کو یہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز بھی تو نہیں بناسکتے

بلکہ خود ان کو بناتے ہیں۔ وہ لاشیں ہیں بے جان ان کو یہ بھی تو معلوم نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔''

اس آیت سے مرزا کا استدلال یہ ہے کہ

''یہ آیتیں کس قدر صراحت سے مسیح اور ان سب انسانوں کی وفات پر دلالت کر رہی ہیں جن کو یہود و نصاریٰ اور بعض فرقے عرب کے اپنا معبود ٹھہراتے تھے اور ان سے دعائیں مانگتے تھے۔''

(ازالہ اوہام، ص:331۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:431)

لفظ اموات کے متعلق اصل نکتہ یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے سوائے ان سب معبودوں پر جو اس وقت مردہ ہیں اور جو اس وقت زندہ ہیں، دونوں پر صادق آ سکتا ہے۔ فوت شدہ پر اس طرح کہ وہ موت چکھے ہوئے ہیں اور مردہ خدائی کے لائق نہیں ہے۔ جو زندہ ہیں، ان پر اس طرح کہ جو آخر کار مر جائے گا'' وہ بھی خدائی کے لائق نہیں ہے کیونکہ جو اپنی بقا اور زندگی پر قادر نہیں وہ کس طرح معبود ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں زندوں پر بھی لفظ میت آیا ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ ان سب کو آخر کار موت چکھنی ہوگی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (الزمر:30/39)

''تو بھی میت ہے اور یہ (کافر) بھی میت ہیں۔

مراد اس سے یہ ہے کہ اے پیغمبر آپ a بھی وفات پا جائیں گے اور یہ کافر بھی مر جائیں گے۔ کیونکہ نزول آیت کے وقت رسول کریم a پر لفظ میت بولا گیا حالانکہ آپ a اس وقت زندہ اس دنیا میں تشریف فرما تھے۔ اسی طرح سیدنا عیسیٰ d بھی آیت زیر بحث کے حکم میں اس لحاظ سے داخل ہیں کہ وہ بھی آخر کار فوت ہو جائیں گے جیسا کہ حدیث صحیح سے ثابت ہے نہ اس لحاظ سے کہ نزول آیت کے وقت وفات پا چکے تھے۔ چونکہ دوسرے دلائل سے حضرت عیسیٰ d کی حیات ثابت ہے لہٰذا وہ ابھی فوت شدہ نہیں۔ جیسے رسولِ کریم a پر زندگی میں لفظ میت اس آیت میں بولا گیا۔

21۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ۔
(احزاب 40/33)

''محمد(a)تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر رسول اللہ اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔''

(یہ ترجمہ مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام،ص:331۔روحانی خزائن،ج:3،ص:431 پر کیا ہے۔)

مرزا قادیانی کا استدلال یہ ہے کہ'' یہ آیت بھی صاف دلالت کررہی ہے کہ بعد ہمارے نبی a کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا..... یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تابقیامت منقطع ہے۔اس سے ضروری طور پر ماننا پڑتا ہے کہ مسیح ابن مریم ہرگز نہیں آئے گا اور یہ امر خود مستلزم اس بات کو ہے کہ وہ مر گیا۔''

(ایضاً۔روحانی خزائن،ج:3،ص:431-432)

اور یہ کہ''اس کی رسالت جو اس کے لیے لازم غیر منفک ہے اسے دنیا میں آنے سے روکتی ہے۔''(ایضاً)

اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ حضور a کے خاتم النبیین ہونے میں حضرت عیسیٰ d کے نزول سے کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔کیونکہ آپ a کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ a کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور عیسیٰ d تو ان میں سے ہیں جو آپ a سے پہلے نبی بنائے گئے۔اس کے علاوہ یہ کہ جب وہ نازل ہوں گے تو آپ a کی شریعت پر عمل کریں گے اور آپ ہی کے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں گے،گویا وہ آپ a کی امت میں سے ہیں۔

خود مرزا قادیانی 29 ویں آیت کے تحت لکھتا ہے کہ''یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے۔''

(ازالہ اوہام،ص:336۔روحانی خزائن،ج:3،ص:436)

علامہ آلوسی''روح المعانی''میں لکھتے ہیں کہ خاتم النبیین کا معنی یہ ہے کہ آپ a کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائے گا۔رہے عیسیٰ d تو وہ آپ a سے

پہلے نبی بنائے جا چکے ہیں، اس لیے ان کی آمد آپ a کی ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔

سیدنا عیسیٰ d کی آمد سے انبیاء d کے شمار میں کوئی اضافہ نہ ہوگا بلکہ ایک نبی ماقبل آپ a کی امت میں شامل ہوں گے۔

اگر مرزا کے بقول، حضرت عیسیٰ d کی آمد سے ختم نبوت میں کچھ حرج ہوتا ہے تو کیا مرزا کے دعوائے نبوت سے حرج نہیں ہوتا؟ حضرت عیسیٰ d کے نزول کے انکار کے لیے مرزا قادیانی کے پاس کوئی معقول وجہ اور دلیل نہیں ہے، صرف شکوک وشبہات ہیں جن سے لوگوں کو بہکاتا تھا۔

ایک وقت میں دو نبیوں کا ہونا۔ اور ایک کا امام ہونا اور دوسرے کا تابع ہونا ممتنع نہیں ہے بلکہ قرآن مجید سے بالتصریح ثابت ہے جیسے سیدنا موسیٰ d وہارون d دونوں ایک وقت میں ہوئے، دونوں نبی تھے۔ حضرت موسیٰ d اصل صاحبِ شریعت اور امام تھے اور سیدنا ہارون d آپ d کے تابع اور خلیفہ تھے۔ چنانچہ سورہ الفرقان: 35/25 میں فرمایا ''ہم نے موسیٰ d کو کتاب دی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو اس کا وزیر بنایا'' اسی طرح سورہ اعراف: 141/7 میں بات اور کھول کر بیان فرمادی کہ کوہ طور کو جاتے وقت سیدنا موسیٰ d نے سیدنا ہارون d کو کہا: ''میرے بعد میری قوم میں میرا خلیفہ رہنا'' یعنی قوم سیدنا موسیٰ d کی شمار ہوئی۔

اسی طرح سیدنا ابراہیم d کی موجودگی میں سیدنا لوط d نبی بنائے گئے مگر ابراہیم d امام تھے جیسا کہ سورہ عنکبوت: 26/29 میں فرمایا: ''لوط، ابراہیم پر ایمان لائے۔''

ان مثالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ دورِ نبوت محمدی میں سیدنا عیسیٰ d کی آمد سے ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑتا نہ نبوت محمدی میں کوئی حرج ہوگا۔ حضور a امام ہیں اور سیدنا عیسیٰ d تابع ہو کر رہیں گے۔

اگر یہ کہا جائے کہ مثالیں ان انبیاء f کی دی ہیں جو ایک ہی وقت میں دنیا میں

تشریف فرما تھے جبکہ سیدنا عیسیٰ d کی آمد کے وقت رسول کریم a اس دنیا میں تشریف فرما نہ ہوں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید سے ہی یہ امکان بھی ثابت ہے کہ ایک نبی تو باعتبار زمانِ نبوت موجود ہو اور دوسرا نبی اپنی حقیقی زندگی سے موجود ہو تو کوئی حرج نہیں۔ سورہ بقرہ:87/2 میں فرمایا:

''ہم نے موسیٰ d کو کتاب دی اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے کئی رسول بھیجے۔''

وہ رسول f سیدنا موسیٰ d کی شریعت کے تابع تھے جیسا کہ سورہ المائدہ:44/5 میں فرمایا:

''ہم نے توریت نازل کی، اس میں ہدایت اور نور تھا، اس کے مطابق فیصلے کرتے تھے خدا کے فرماں بردار نبی۔''

لہٰذا سیدنا عیسیٰ d کی دوبارہ آمد ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔ ہاں نیا نبی ختم نبوت کے منافی ہے۔

22۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل 43/16)

''اور ہم نے تم سے پہلے مردوں ہی کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے، اگر تم لوگ نہیں جانتے تو اہلِ کتاب سے پوچھ لو۔''

مرزا کا استدلال یہ ہے کہ

''اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کتابوں پر نظر ڈالو تا اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جاوے۔''

اور یہ کہ ایلیا اور یوحنا ایک ہی تھے۔

(ازالہ اوہام، ص:333۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:433)

مرزا کے استدلال کا پہلا جواب یہ ہے کہ جب آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے

حضرت عیسیٰ d کی حیات حقیقی، رفع آسمانی اور نزول عیسیٰ ثابت ہے اور ہمیں اس میں کوئی تردّد اور بے علمی کا خدشہ نہیں ہے، تو ہم اہل کتاب کی طرف کیوں رجوع کریں؟ مرزا نے ازالہ میں مذکورہ صفحہ پر ایلیا d ، (سیدنا الیاس d) کے آسمان سے اترنے کا کتاب سلاطین، کتاب ملاکی اور انجیل کا حوالہ دیا ہے۔ مراد اس کی یہ ہے کہ ایلیا آسمان سے نہ اترے بلکہ مسیح d نے یوحنا (سیدنا یحییٰ d) کو ایلیا بتایا۔

اس طرح ''یوحنا ہی ایلیا ہے۔'' کی اوٹ میں Two in One کا بہانہ بنا کر خود کو مسیح موعود اور مہدی معہود ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔ اگر چہ مسلمانوں کو اہل کتاب کی کتابوں کی طرف اس مسئلہ میں رجوع کرنے کی کوئی حاجت تو نہیں لیکن قادیانی کا شوق پورا کرنے کے لیے اس کے پیر و مرشد اور اس کو نبی بنانیوالوں یعنی عیسائیوں کی بائبل سے ہی اس کی تسلی کرا دیتے ہیں۔

(1) پہلی بات یہ کہ بائبل سے سیدنا الیاس d (ایلیاء) کا آسمان پر بمعہ جسم جانا ثابت ہوتا ہے۔ سیدنا الیسع d کے سامنے آتشی رتھ میں سوار ہو کر آسمان پر چلے گئے۔
(کتاب سلاطین، ج:2، باب نمبر2، آیت1 تا12)

(2) دوسری بات یہ کہ مرزا کے بقول سیدنا مسیح d نے سیدنا یحییٰ d کو ہی ایلیاء کہا۔ جبکہ سیدنا یحییٰ سے جب کاہن اور لاوی پوچھنے گئے کہ کیا تو ایلیاء ہے تو انہوں نے کہا میں نہیں ہوں۔ (یوحنا، باب1 آیت نمبر21)

پھر پوچھا کیا تو وہ نبی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں (ایضاً) یاد رہے کہ وہ نبی آنحضرت a کا ترجمہ ہے۔

آپ دیکھیں کہ مسیح d جو دوسرے کے بارے میں کہہ رہے ہیں وہ سچ ہے یا یوحنا جو خود اپنے حال کی خبر دے رہے ہیں، وہ سچے ہیں۔ نبی دونوں ہیں۔ تو پھر کیا نتیجہ نکالا جائے گا؟ یہی کہ نبی تو دونوں سچے ہیں۔ ہاں، مسیح d کے قول میں تحریف ہوگئی ہے۔ لہٰذا ایلیاء کا یوحنا ہونا غلط ثابت ہو چکا۔

(3) مرزا نے ملا کی نبی کی کتاب کا حوالہ دیا ہے۔ ملا کی باب 4 آیت 5 کے مطابق ایلیاء d کا آنا قیامت سے پہلے ہے نہ کہ مسیح d سے پہلے.....آیت یہ ہے'' دیکھو خداوند کے بزرگ اور ہولناک دن کے آنے سے پیشتر میں ایلیاء نبی کو تمہارے پاس بھیجوں گا۔''

مرزا نے یا تو ملا کی کی کتاب دیکھی تک نہ تھی یا خبثِ باطن کی وجہ سے حسب معمول جھوٹا حوالہ دیا۔

(4) اناجیل کے مطابق عیسیٰ d آسمان پر تشریف لے گئے اور دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

(i) متی کی انجیل میں ہے کہ شاگردوں نے حضرت مسیح d سے پوچھا''اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آ کر کہا ہم کو بتا کہ یہ باتیں کب ہوں گی اور تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا۔'' (باب 3:24 پھر آیت 29 تک آپ نے نشانیاں بیان فرمائیں ۔اور آیت نمبر 30 میں آسمان سے اپنی دوبارہ آمد کے متعلق بتایا۔

(ii) مرقس کی انجیل کے باب 13 آیت 26 میں مسیح d نے اپنی دوبارہ آمد کا ذکر کیا۔اسی انجیل کے باب 16 آیت 19 میں آپ d کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔

(iii) لوقا کی انجیل کے باب کے باب 17 ایت 24 اور 30 میں آپ نے اپنے دوبارہ ظاہر ہونے کا ذکر کیا۔ باب 24 آیت 51 میں آپ d کے آسمان پر اٹھائے جانے کا ذکر ہے۔

(iv) یوحنا کی انجیل کے باب 14 آیت 28 میں حضرت عیسیٰ d نے فرمایا کہ ''جاتا ہوں اور تمہارے پاس پھر آتا ہوں۔''

پھر آپ نے باب 20 آیت 17 میں فرمایا:''میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور

اپنے خداوند اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔'' اس میں انہوں نے رفع آسمانی کا ذکر فرمایا۔

ناظرین! آپ نے دیکھا کہ چاروں اناجیل سیدنا مسیح d کی دوبارہ آمد اور رفع آسمانی پر متفق ہیں۔

23۔ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُO اِرْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةًOفَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْO وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْO (الفجر:27/89تا30)

''اے مطمئن روح اپنے رب کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے ممتاز بندوں میں شامل ہوجا اور میری بہشت میں داخل ہوجا۔''

مرزا کا استدلال یہ ہے کہ شب معراج سیدنا عیسیٰ d کی ملاقات حضور a سے ہوئی ان کے ساتھ سیدنا یحییٰ d بھی تھے جو بالاتفاق فوت ہو چکے ہیں، چونکہ مسیح d بھی فوت شدہ لوگوں کے ساتھ پائے گئے لہٰذا انہیں بھی فوت شدہ تسلیم کرنا پڑے گا۔

رسول کریم a تو بوقت معراج زندہ اپنے جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر سیدنا عیسیٰ d سے ملے اور دوسرے انبیاء f سے بھی۔ جب آپ a اپنے جسم اطہر کے ساتھ فوت شدہ انبیاء سے ملاقات کر سکتے ہیں تو سیدنا عیسیٰ d کی بمعہ جسم ان کے ساتھ رہائش پر مرزا کو کیا عقلی استحالہ ہے؟ جب مرزا حضرت عیسیٰ d کے ساتھ بقول اپنے، کئی بار کھانا اور گائے کا گوشت ایک ہی پیالے میں کھا چکا ہے تو پھر سیدنا عیسیٰ d کی حیات میں اسے کیا شک ہے؟ کیا کھانا کھاتے وقت مرزا بھی مردہ تھا۔

(ملاحظہ ہو تذکرہ، ص:205 اور نور الحق حصہ اوّل، ص:41۔ روحانی خزائن، ج:8، ص:56-57)

24۔ اَلَّذِیْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْ۔ (الروم:40/30)

''خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا، پھر زندہ کرے گا۔''

مرزا کا استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں بیان شدہ چاروں واقعات (یا مراحل) سے حضرت عیسیٰ d کے استثنا کا کوئی کلمہ نہیں ہے کہ وہ ان واقعات سے باہر رکھے گئے ہوں۔اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ استثناء کیلئے ضروری نہیں کہ اسی عبارت میں موجود ہو بلکہ قرآن وحدیث میں جہاں کہیں کسی امر کی تصریح پائی جائے اور وہ کسی عام حکم کے خلاف نظر آئے تو وہ اس حکم عام سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔سیدنا عیسیٰ d **انی متوفیك وارافعك الی، بل رفعه الله الیه اور وان من اهل الکتاب الایومنن به قبل موته** والی آیات میں اس کلیہ سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے۔

یہ بھی یاد رہے کہ دلیل خاص دلیل عام پر مقدم ہوتی ہے اور عبارت النص کے مقابلہ میں **اشارۃ النص اور دلالۃ النص** کا اعتبار نہیں ہوتا۔اسی طرح منطوق کے مقابلہ میں مفہوم کو پیش نہیں کر سکتے۔

دوسری بات یہ کہ ان چاروں مراحل میں مخلوق داخل ہے مگر حرف ثمّ جو ہر حالت کے ساتھ لگا ہوا ہے، بتاتا ہے کہ یہ تمام واقعات آن واحد ہی میں شخص واحد پر نہیں گزر جاتے بلکہ سب میں تراخی (دیر اور فاصلہ) اور ترتیب کا ہونا ضروری ہے۔سب نے مرجانا ہے مگر یہ نہیں کہ سب مر گئے۔آج کل سیدنا مسیح d ثم رزقکم کے مرحلہ میں ہیں، جب خدا تعالیٰ کا حکم ہوگا تو **ثم یمیتکم** کے مرحلہ میں داخل ہوں گے اور پھر سب کے ساتھ ثم تحسیکم کے مرحلہ میں۔

25۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍO وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِO

(الرحمن :55/26-27)

''جو مخلوق زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمہارے رب کی ذات بابرکت جو صاحبِ جلال وعظمت ہے، باقی رہے گی۔''

مرزا کا استدلال یہ ہے کہ اس قانون قدرت سے کوئی باہر نہیں.....اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی مسیح کو کائنات الارض سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا۔

(ازالہ اوہام،ص:334۔روحانی خزائن، ج:3،ص:434)

اس آیت کا جواب نمبر 12 کے تحت گزر چکا ہے۔اس آیت سے زیادہ سے زیادہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح d بھی آخر کار فوت ہوں گے اور اس سے کسی کو انکار نہیں۔ جب قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ d کی موت کا وقت قرب قیامت میں آسمان سے نازل ہونے کے بعد ہے تو پھر قبل نزول اس آیت سے ان کی موت پر استدلال کرنا بالکل غلط ہے۔ بات امکان کی نہیں، وقوع کی ہے۔

26۔ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍO فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍO

(القمر :54/54-55)

''جو پرہیزگار ہیں وہ باغوں اور نہروں میں ہوں گے یعنی پاک مقام میں ہر طرح کی قدرت رکھنے والے بادشاہ کی بارگاہ میں۔''

مرزا کا استدلال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ d مقعد صدق کے ساتھ ساتھ جنت میں داخل ہو چکے ہیں لہٰذا اس آیت سے ان کا فوت ہونا ہی ثابت ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:335۔روحانی خزائن، ج:3،ص:435)

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت میں بھی حضرت مسیح d کی وفات کا ذکر نہیں ہے، مرزا نے اپنی رائے اور قیاس سے نتیجہ نکالا ہے۔اور اس کا یہ قیاس ان آیات کے منطوق کے خلاف ہے جو خاص طور پر حضرت عیسیٰ d کی زندگی اور نزول ثابت کر رہی ہیں لہٰذا یہ استدلال درست نہیں ہے۔ جنت میں داخلہ روز قیامت ہوگا۔ مرنے کے ساتھ ہی نہیں۔اگر جنت میں داخلہ مرنے کے فوراً بعد ہے تو پھر قیامت کس لئے ہے۔ قران مجید میں سورہ ق: 50/30-31 سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ دوزخ اور جنت میں داخلہ قیامت کے دن ہوگا۔رفع الی السمآء سے دخول جنت لازم نہیں آتا۔

27۔ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ Oلَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا۔ وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَO

(الانبیاء :21/101-102)

''جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے پہلے بھلائی مقرر ہو چکی ہے وہ اس (دوزخ) سے دور رکھے جائیں گے یہاں تک کہ اس کی آواز بھی تو نہیں سنیں گے اور جو کچھ ان کا جی چاہے گا اس میں یعنی ہر طرح کے عیش اور لطف میں ہمیشہ رہیں گے۔''

مرزا کا خیال یہ ہے کہ ''اس آیت سے مراد حضرت عزیر d اور حضرت مسیح d ہیں اور ان کا بہشت میں داخل ہو جانا اس سے ثابت ہوتا ہے جس سے ان کی موت بہ پایہ ثبوت پہنچی ہے۔ (ازالہ اوہام، ص:336۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:435-436)

اس سے مرزا کے استدلال کا جواب آیت نمبر 26 کے تحت گزر چکا ہے۔

28۔ اَیْنَ مَاتَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍ ط

(النساء:78/4)

''تم کہیں بھی رہو موت تو تمہیں آ کر رہے گی خواہ بڑے بڑے محلّوں میں رہو۔''

اس آیت سے مرزا کا استدلال یہ ہے کہ ''اس جگہ بھی استثناء کے طور پر کوئی ایسی عبارت بلکہ ایک ایسا کلمہ بھی نہیں لکھا گیا ہے جس سے مسیح باہر رہ جاتا۔ پس بلاشبہ اشارۃ النص بھی مسیح ابن مریم کی موت پر دلالت کر رہے ہیں۔''

(ازالہ اوہام، ص:336۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:436)

اس استدلال کا جواب نمبر 24 کے تحت گزر چکا۔ اس آیت میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے ثابت ہو کہ حضرت مسیح d فوت ہو چکے ہیں۔ یہ صرف مرزا کا دجل اور تحریف ہے۔ مرزا کے دل کا چور بھی مرزا کو ملامت کرتا تھا کہ تم غلط استدلال کر رہے ہو اس لئے مجبوراً اسے اشارۃ النص کا سہارا لینا پڑا۔ اس آیت میں اشارۃ النص نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی شرارۃ النفس نے اسے اس تحریف پر مجبور کیا۔ مرزا نے اس آیت کے تحت مذکورہ صفحہ پر لکھا ہے کہ ''موت کے تعاقب سے مراد زمانہ کا اثر ہے جو ضعف اور پیری یا امراض و

آفات منجرالی الموت تک پہنچاتا ہے۔اس سے کوئی نفس مخلوق خالی نہیں۔'' (ایضاً)

ہمارا سوال یہ ہے کہ مرزا کے مرشد ابلیس پر تو زمانہ کا یہ اثر نہیں ہوا، اس کا مرزا کے پاس کیا جواب ہے؟ مرزا سے پہلے گزرے ہوئے کفار بھی یہی کہتے تھے کہ ہم کو صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے۔(سورہ جاثیہ:24/45)

دہریوں کا یہی قول مرزا نے دھرا دیا۔ جبکہ مسلمانوں کے نزدیک موت صرف مشیتِ الٰہی کا نتیجہ ہوتی ہے۔ یہ خالق کی مرضی پر ہے کہ کس کو کب تک زندہ رکھے اور جس کو چاہے موت دے۔ یدرککم الموت یہ مضارع ہے یعنی موت تم کو پائے گی نہ کہ پا چکی۔

29۔ وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

(الحشر :7/59)

''اور جو چیز پیغمبر تم کو دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔''

مرزائی استدلال: یعنی رسول a جو کچھ تمہیں علم و معرفت عطا کرے لے لو اور جس سے منع کرے وہ چھوڑ دو۔ مرزا نے ترمذی و ابن ماجہ کی ایک روایت کا حوالہ دے کر لکھا کہ میری امت کی عمریں 60 سے 70 برس تک ہوں گی اور ایسے لوگ کم تر ہوں گے جو ان سے تجاوز کریں۔ یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں۔ پھر مرزا نے لکھا کہ ان کی عمر 2 ہزار برس کے قریب ہو چکی اور اب تک مرنے میں نہیں آتے۔(یہ مرزا نے لکھا ہے)۔اس کے علاوہ مرزا نے حدیث مسلم کے حوالہ سے لکھا کہ فرمان رسالت سے لے کر 100 برس کے اندر اندر زمین پر موجود سب لوگ مر جائیں گے۔'' (مفہوم ازالہ اوہام،ص:336-337۔روحانی خزائن،ج:،ص:436-437)

اس استدلال کا جواب یہ ہے حضرت عیسیٰ d کی رفع آسمانی اور نزولِ آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے اور مرزا کا قیاس نصوصِ قطعیہ کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ مرزا نے اس آیت کے ترجمہ میں علم و معرفت کی تخصیص کہاں سے نکالی؟ کیونکہ آیت سے پہلے اور بعد تو فئے اور غنیمت کا ذکر ہے۔ لہٰذا اس آیت کا مطلب یہ ہوگا

کہ غنیمت اور فئے میں سے جو کچھ تم کو رسول a دیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ۔

مرزا نے جو احادیث ذکر کی ہیں ان میں بتائے گئے قانون سے حضرت عیسیٰ d کے استثنیٰ کی بحث آیت نمبر 24 کے تحت گزر چکی ہے۔ مزید یہ کہ جن احادیث میں حضرت عیسیٰ d کے رفع ونزول کی خبر دی گئی ہے کیا مرزا کے نزدیک وہ وما آتکم الرسول میں داخل ہیں یا نہیں؟ اگر ہیں تو ان پر ایمان کیوں نہیں لاتا؟

مرزا نے جو پہلی روایت لکھی ہے اس میں بھی یہ الفاظ ہیں کہ کم تر لوگ 70/60 برس کی عمر سے تجاوز کریں گے۔ انہی میں سیدنا عیسیٰ d بھی شامل ہیں۔ دوسری روایت جو مسلم شریف سے مرزا نے پیش کی اس میں ما علی الارض کے الفاظ ہیں۔ یعنی یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جو اس دن زمین پر موجود تھے ورنہ ما علی الارض کی شرط کا کیا فائدہ تھا؟ اس دن سیدنا عیسیٰ d زمین پر نہیں بلکہ آسمان پر تشریف فرما تھے۔

30۔ **اَوْ تَرْقٰی فِی السَّمَآءِ ؕ وَلَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِیِّكَ حَتّٰی تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ ؕ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا** (بنی اسرائیل :93/17)

''یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کہ کوئی کتاب نہ لاؤ جسے ہم پڑھ لیں۔ کہہ دو کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔''

مرزا کا استدلال: ''اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کفار نے آنحضرت a سے آسمان پر چڑھنے کا نشان مانگا تھا اور انہیں صاف جواب ملا کہ یہ عادت اللہ کی نہیں کہ کسی جسم خاکی کو آسمان پر لے جاوے۔ اب اگر جسم خاکی کے ساتھ ابن مریم کا آسمان پر جانا صحیح مان لیا جائے تو یہ جواب مذکورہ بالا سخت اعتراض کے لائق ٹھہر جائے گا اور کلام الٰہی میں تناقض اور اختلاف لازم آئے گا۔ لہٰذا قطعی اور یقینی یہی امر ہے کہ حضرت مسیح بجسدہ العنصری آسمان پر نہیں گئے بلکہ موت کے بعد

آسمان پر گئے ہیں۔'' (ازالہ اوہام،ص:338۔روحانی خزائن،ج:3،ص:438)

مرزا نے حسبِ عادت ایک ٹکڑا لے کر تحریف قرآن کا شوق پورا کرلیا۔

آیت نمبر 90 سے ایک ہی سلسلہ کلام جاری ہے۔ کفار کے فرمائشی معجزات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''اور (کافر) کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ (عجیب وغریب باتیں نہ دکھاؤ یعنی) یا تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری کردو یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا کوئی باغ ہو اور اس کے بیچ نہریں جاری ہوں یا (جیسا کہ تم کہا کرتے ہو) ہم پر آسمان کے ٹکڑے لا گراؤ یا خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ یا تمہارا سونے کا گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھنے کو بھی نہیں مانیں گے جب تک کوئی کتاب نہ لاؤ جسے ہم پڑھ بھی لیں کہہ دو کہ میرا رب پاک ہے میں تو صرف ایک بشر اور رسول ہوں۔''

(بنی اسرائیل:90/17 تا93)

رب کے پاک ہونے سے یہاں مراد یہ ہے کہ خدا پر کوئی زبردستی اپنی بات مسلط نہیں کرسکتا کہ جو فرمائش میں کررہا ہوں ہو لازماً پوری ہو اور یہ کہ ان سب فرمائشوں کو وہ پورا کرسکتا ہے کیونکہ وہ ہر قسم کی کمی سے پاک ہے۔

اگر یہ جواب آسمان پر چڑھ جانے کے محال ہونے پر دلالت کرتا ہے تو پھر باقی سب امور بھی ناممکن ماننا پڑیں گے کیونکہ سب کا ذکر اکٹھا ہی آیا ہے اور جملہ سوالات کا ایک ہی جواب سکھایا گیا ہے۔

لیکن قرآن مجید سے ثابت ہے کہ یہ امور ناممکن نہیں اور خدا کے حکم سے انبیاء f سے ایسے معجزات ظاہر ہوتے رہے مثلاً چشمہ پھوٹنا (البقرہ:60/2) سیدنا اسمٰعیل d کیلئے زم زم جاری ہونا تو آج تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ باغات وانہار بھی ناممکن نہیں۔ سورہ الفرقان:10/25 میں فرمایا:

''وہ خدا بہت بابرکت ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لیے اس سے بہتر چیزیں بنادے یعنی باغات جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں اور تمہارے لیے کئی محل بنادے۔''

بلکہ یہاں تک فرمایا کہ

اگر تمام لوگوں کے کافر ہوجانے کا خیال نہ ہوتا تو ہم کافروں کے گھروں کی چھتیں، سیڑھیاں، دروازے، تخت اور تکیہ گاہ سب چاندی کی بنادیتے اور دیگر اسباب بھی کچھ سونے کا عطا کردیتے

(سورہ زخرف:33/43 تا35 مفہوم)

آسمان سے کوئی ٹکڑا عذاب کے طور پر نازل ہونا بھی قرآن کی رو سے ناممکن نہیں جیسا کہ سورہ سباء:9/34 میں فرمایا:

کہ اگر ہم چاہیں تو ان کو زمین میں دھنسادیں یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرادیں۔''

کفار کا مطالبہ بھی بالذات ممکن ہے کہ خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آو مگر یہ ہوگا قیامت کے روز۔ سورہ بقرہ:210/2 میں فرمایا

''کیا یہ لوگ اسی بات کے منتظر ہیں کہ ان پر خدا کا عذاب بادل کے سائبانوں میں آنازل ہو اور فرشتے بھی اتر آئیں اور کام تمام کردیا جائے۔

اسی طرح سورہ فجر میں روزِ قیامت کا منظر ان الفاظ میں بیان ہوا ہے کہ

''تو جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کردی جائے گی اور تمہارا رب جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار باندھ کر آموجود ہوں گے۔

(فجر:89/21-22)

جہاں تک آسمان پر چڑھنے کا تعلق ہے تو خدا کے ارادہ واذن سے یہ کفار تک کے حق میں ممکن ہے۔ سورہ حجر میں فرمایا:

''اور اگر ہم کفار پر آسمان کا دروازہ بھی کھول دیں اور وہ اس میں چڑھنے بھی لگیں تو بھی یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھیں مخمور ہوگئی ہیں بلکہ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے۔ (الحجر:15/14-15)

اسی طرح کتاب کا لکھی ہوئی صورت میں آسمان سے نازل ہونا بھی ممکن ہے جیسا کہ فرمایا:

''اور اگر ہم تجھ پر کاغذوں پر لکھی ہوئی کتاب نازل کرتے اور یہ اسے اپنے ہاتھوں سے ٹٹول بھی لیتے تو جو کافر ہیں وہ یہی کہہ دیتے کہ یہ تو صاف اور صریح جادو ہے۔'' (الانعام:7/6)

الغرض یہ سب آیات بتا رہی ہیں کہ امور مسئولہ کفار ممکن وغیر ممتنع ہیں اور کفار جانتے تھے کہ یہ امور انبیاء کرام f سے ممکن ہیں تو پھر **سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولاً** کیوں فرمایا؟ تو اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اللہ اس امر سے پاک ہے کہ کوئی اس کی بادشاہی میں پہل کر کے بات کر سکے بلکہ وہ خود جس امر کو چاہتا ہے خود کرتا ہے۔ لہٰذا وہ چاہے گا تو اے کفار تمہارا سوال قبول کرے گا ورنہ نہیں کرے گا۔ اور میں تو صرف اس کے حکم کا مطیع اور اس کا رسول ہوں۔ میرا کام صرف تبلیغ رسالت ہے جو میں کر چکا اور جو سوال تم نے کئے ہیں ان کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ (ابن کثیر)

چونکہ قرآن مجید میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ

''کوئی رسول بغیر اذنِ الٰہی کوئی نشانی اور معجزہ نہیں دکھا سکتا۔''

(سورہ مومن:40/78)

لہٰذا کفار کے مطالبوں کے جواب میں معاملہ خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ کیونکہ معجزات اللہ ہی کے اختیار میں ہیں۔ (عنکبوت:29/50)

انبیائے سابقین f سے بھی یہی منقول ہے کہ ہم بغیر اذن الٰہی کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے۔ (ابراہیم:14/11)

مندرجہ بالا امور سے ثابت ہوا کہ اس آیت کا بھی حضرت عیسیٰ d کی وفات سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ یاد رہے کہ مرزا نے شروع میں لکھا تھا اگرچہ حضرت مسیح d کے بہشت میں داخل ہونے کا ذکر قرآن شریف میں بہ تصریح کہیں نہیں لیکن ان کی وفات کا ذکر تین جگہ ہے۔ پھر اس نے مندرجہ ذیل تین آیات حاشیہ میں لکھیں۔

1۔فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِىْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ط (المائدہ:117/5)

2۔وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء:159/4)

3۔يٰعِيْسٰى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ (آلِ عمران:55/3)

(توضیح مرام،ص:8۔روحانی خزائن،ج:3،ص:54)

جب یہ جھوٹ اپنے مریدوں سے منوالیا تو اسی جلد میں پھر لکھ دیا کہ قرآن شریف کی 30 آیات سے مسیح ابن مریم d کا فوت ہونا ثابت ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:323۔روحانی خزائن،ج:3،ص:423)

آخر میں حضرت عیسیٰ d کو زندہ ماننا شرکِ عظیم قرار دے دیا۔

(الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی،ص:39۔روحانی خزائن،ج:22،ص:660)

اور ساتھ ہی دعویٰ کر دیا کہ مسئلہ وفات مسیح صدیوں تک مخفی رہا اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ حقیقت منکشف کی۔(آئینہ کمالاتِ اسلام،ص:426۔روحانی خزائن،ج:5،ص:ایضاً)

آپ نے مرزا کی پیش کردہ 30 آیات اور اس کے استدلال کا جواب ملاحظہ فرمالیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی ایک آیت سے بھی حضرت عیسیٰ d کا اِس وقت فوت شدہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

تردید اجرائے نبوت

'نبوت جاری نہیں ہے' کا سب سے بڑا ثبوت تو یہ ہے کہ بقول مرزا 13 سو سال میں اور کوئی نبی نہیں آیا اور نہ مرزا کے بعد کوئی نبی آیا۔ خود مرزائیوں میں سے، مرزا کی زندگی میں کئی لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مگر خود مرزا نے ہی ان کو جھوٹا قرار دیا اور ان کے دعویٰ کو دماغ کی خشکی اور مراق کا نتیجہ کہا۔ اس بارے میں تمام حوالے پہلے گزر چکے ہیں۔ مرزا کے بعد بھی قادیانی کسی کو نبی تسلیم نہیں کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا نے خاتم النبین کی کرسی پر خود بیٹھنے کی ناکام کوشش کی۔ اگر نبوت جاری ہے تو 13 صدیوں کے لوگوں اور بعد کے لوگوں کو نبی سے کیوں محروم رکھا گیا؟

نئے نبی کی ضرورت کب پیش آتی ہے؟

مندرجہ ذیل اسباب ہیں جن کی بنا پر نئے نبی آتے رہے۔

1- جب کتاب اللہ اصلاً مفقود ہو جائے۔

2- جب کتاب اللہ محرف و مبدّل ہو جائے۔

4- جب شریعت نامکمل ہو اور اس کی تکمیل کی ضرورت ہو۔

5- جب ساری دنیا کے لئے نبی نہ آیا ہو بلکہ الگ الگ امتوں اور علاقوں کے لئے نبی مبعوث ہوں۔

6- کتاب الٰہی ہمیشہ محفوظ رہنے کا وعدہ نہ ہو۔

7- جب نبی کا فیض روحانی بند ہو جائے اور دین میں انسان کامل بنانے کی طاقت نہ رہے۔

8- جب احکام الٰہی کسی خاص قوم یا زمانے سے مخصوص ہوں اور اس وجہ سے احکام میں تنسیخ وترمیم ہونا باقی ہو۔

9۔ جب ساری امت کافر یا گمراہ ہوجائے۔

خداتعالیٰ نے سورہ المائدہ:5 کی آیت:3 میں تکمیل دین کا اعلان فرمادیا۔سورہ اعراف:7 کی آیت:158 میں عموم بعثت کا اعلان ہے کہ حضور d تمام انسانوں کے لئے رسول ہیں۔اسی طرح سورہ سبا:34 کی آیت:28 میں فرمایا۔کسی نئے نبی کی آمد کے متعلق قرآن خاموش ہے۔ختم نبوت وحدت امت کی ضمانت ہے، کیونکہ ہر نئے نبی کے آنے پر لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہوتے رہے، کچھ ماننے والے، کچھ نہ ماننے والے۔تکمیل دین کا لازمی نتیجہ ختم نبوت ہے۔اس عقیدہ نے امت کو فکری انارکی سے بچایا ہے۔سورہ الحجر:15 کی آیت:9 میں قرآن مجید کی تاقیامت حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔سورہ آل عمران:3 کی آیت:31 میں رسول کریم a کے فیض روحانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ a کی پیروی انسانوں کو خدا کا محبوب بنادے گی۔

چونکہ نیا نبی آنے کا کوئی سبب موجود نہیں۔لہٰذا نیا نبی نہیں آسکتا۔

قادیانی کہتے ہیں کہ ختم نبوت کی وجہ سے، جیسے عام مسلمان مانتے ہیں، تمام انعامات بند ہوگئے۔مثلاً پہلی امتوں میں وحی آتی تھی، بلکہ عورتوں تک پر وحی آتی تھی اب وحی بند، معجزے بند، لہٰذا ایسی ختم نبوت انعام نہیں سزا ہے۔یہی سوال انہوں نے 1953ء میں خواجہ ناظم الدین وزیراعظم پاکستان سے درود ابراہیمی پڑھ کر کیا تھا کہ ابراہیم d اور آلِ ابراہیم d پر تو انعام ہوا کہ نبوت ان کی نسل میں جاری رہی، جبکہ مسلمان نبوت کو بند مانتے ہیں۔خواجہ صاحب پریشان ہوگئے۔اصل صورتحال یہ ہے کہ پہلی امتوں والے تمام انعام اس امت میں جاری ہیں۔

1- وحی، الہام کی شکل میں اللہ کے نیک بندوں میں جاری ہے، مگر وہ وحی نبوت نہیں۔صحیح

بخاری میں حضور a کا فرمان ہے کہ پہلی امتوں میں محدث ہوتے تھے، اگر میری امت میں ہوئے تو عمر h بھی ان میں سے ایک ہیں۔

2- معجزات۔اولیاء کی کرامات کی شکل میں جاری ہیں۔

3- تیسرا انعام شریعت۔اجتہاد کی شکل میں جاری ہے۔

یہ امت خیر الامم ہے اور حضور a نے فرمایا ہے کہ یہ ساری کی ساری امت کبھی گمراہ نہ ہوگی بلکہ اِس میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر قائم رہے گا۔نیز یہ کہ اس امت میں مجددین ہمیشہ آتے رہیں گے۔ملاحظہ ہو''تاریخ دعوت وعزیمت مولانا ابوالحسن علی ندوی m ''

اس امت میں ایک شخص ایسا بھی ہوگا جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ d نماز پڑھیں گے۔

جس طرح مرزا نے 30 آیات سے حضرت عیسیٰ d کی وفات کا غلط استدلال کیا اسی طرح مرزائیوں نے اجرائے نبوت کے دلائل فراہم کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے۔ان آیات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔جن سے مرزائی اجرائے نبوت پر استدلال کرتے ہیں۔

1۔ یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاۡتِیَنَّکُمۡ رُسُلٌ مِّنۡکُمۡ یَقُصُّوۡنَ عَلَیۡکُمۡ اٰیٰتِیۡ (اعراف:35/7)

''اے بنی آدم جب تم میں سے رسول تمہارے پاس آیا کریں اور ہماری آیات تم کو سنایا کریں تو ان پر ایمان لایا کرو۔''

جب آدم d کو زمین پر اتارا گیا اس وقت یہ فرمایا گیا تھا جیسا کہ سورہ بقرہ :38/2 سورہ طٰہٰ:123/20 میں فرمایا گیا۔لہٰذا حضور a تک انبیاء f تشریف لاتے رہے۔یہ قیامت تک نبوت جاری رہنے کی بات نہیں ہے۔

استمرار کا تسلسل جائز نہیں کہ قیامت آ بھی جائے تب بھی نبی آتے رہیں گے۔ آخر کہیں اور کبھی تو نبی آنے کا سلسلہ ختم ہوگا۔

سورہ انبیاء:79/21 میں فرمایا:

وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ یُسَبِّحۡنَ وَالطَّیۡرَ ؕ وَکُنَّا فٰعِلِیۡنَ

''اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کر دیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور جانوروں کو بھی مسخر کر دیا اور ہم ایسا ہی کرنے والے تھے۔''

یہ تسبیح سیدنا داؤد d کی زندگی تک رہی پھر بند ہوگئی۔ اس آیت سے پہلے بہاء اللہ ایرانی نے پھر اس کی نقل کر کے مرزائیوں نے اجرائے نبوت ثابت کرنے کی کوشش کی۔

2۔ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

(آل عمران 179/3)

''اللہ تم کو غیب کی باتوں سے مطلع نہیں کرے گا البتہ اللہ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے۔''

مرزائی استدلال یہ ہے کہ چونکہ مرزا نے چند پیش گوئیاں کیں (اگرچہ سب کی سب جھوٹی ثابت ہوئیں) لہٰذا مرزا کو بھی رسول مانو۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ جو پیش گوئی کرے یا غیب کی خبر دے دے وہ رسول ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے رسول بنالیتا ہے اور پھر اس کے ذریعہ مغیبات کی اطلاع دیتا ہے۔ (بیضاوی)

جو پیش گوئی کرے یا غیب کی خبر دے وہ رسول ہے تو پھر بقول مرزا قادیانی فاسق و فاجر اور فاحشہ عورتیں، چوہڑے چمار وغیرہ جن کی پیش گوئیاں اور خوابیں سچی ثابت ہوتی ہیں، (حوالے پہلے گزر چکے) ان کو بھی مرزا کی طرف سے معزز خطاب ملنا چاہیے۔

يجتبى فعل مضارع ہے جو استمرار الی یوم القیامۃ کو نہیں چاہتا۔ جیسا کہ اس آیت میں ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِىْٓ اِلَيْهِمْ

(سورہ یوسف 109/12)

''نہیں بھیجے ہم نے آپ سے پہلے رسول مگر مرد جن کی طرف وحی کی جاتی تھی۔ لفظ نوحی میں اگرچہ استمرار ہے مگر من قبلك استمرار الی یوم

القیامہ مراد لینے سے مانع ہے۔

3۔ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ (اعراف :56/7)

قادیانی استدلال یہ ہے کہ خدا کی رحمت نیکوں سے قریب ہے اور نبوت بھی ایک رحمت ہے، لہٰذا وہ بھی ملنی چاہیے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ رحمت سے مراد جملہ رحمتیں نہیں ہیں۔ نیز رحمت سے خصوصیت کے ساتھ نبوت ہی مراد لینے کا کوئی قرینہ بھی موجود نہیں۔ خود مرزا نے بھی لکھا کہ

فلا حاجة لنا الی نبی بعد محمد (a)

(حمامہ البشریٰ، ص:49۔ روحانی خزائن، ج:7، ص:244)

دوسری بات یہ کہ بڑی رحمت تو تشریعی نبوت ہے اس کو آیت کے مفاد سے نکال کر نبوت غیر تشریعی کو اس کا مصداق بنانا زبردستی اور ترجیح بلا مرجح ہے۔

4۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (سورہ فاتحہ :5/1)

قادیانی استدلال کے مطابق نبوت بھی ایک ہدایت ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ

(الانعام :85/6)

اور ہم نے ان کو اسحٰق اور یعقوب بخشے اور سب کو ہدایت دی اور پہلے نوح d کو بھی ہدایت دی تھی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں ہدایت سے وہی معنٰی مراد لینے پڑیں گے جو بطور قدر مشترک سب میں پائے جائیں۔ چونکہ نبوت قرب الٰہی کا ایک خاص درجہ ہے جو انبیاء f ہی کیلئے مخصوص ہے اور ہر خاص و عام میں نہیں پایا جاتا، اس لئے سیدھے راستہ پر قائم رکھنا ہی مراد ہوگا، جس کے لئے ہر شخص دعا کر سکتا ہے۔

دوسری بات یہ اس آیت منعم علیھم کی نعمت طلب کرنے کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ ان کے راستہ پر قائم رہنے کی دعا کے لئے سکھائی گئی ہے۔ ان کا راستہ شریعت اور دین

ہےاور وہ اس کی پابندی اور اتباع کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں، جیسا کہ سورہ السجدہ 24/32: میں فرمایا کہ ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے۔

تیسری بات یہ کہ نبوت دعاؤں سے نہیں ملا کرتی۔ یہ وہبی چیز ہے۔

5۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ (النساء:69/4)

اور جولوگ خدا اور اس کے رسول a کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے روز ان لوگوں کیساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء f اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ ''مع'' رفاقت اور معیت کے لیے ہے، عینیت کیلئے نہیں آتا۔ ورنہ

اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا (توبہ :40/9)

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرہ:153/2)

میں اللہ تعالیٰ اور انسان میں معاذ اللہ عینیت لازم آئے گی۔

نبوت وہبی اور عطائی چیز ہے، کسبی شے نہیں جیسا کہ آیت

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (انعام :124/6)

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط (البقرہ:105/2)

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ط (الزخرف:32/43) سے ظاہر ہے۔

لہٰذا نبوت کو اکتسابی کہنا ان آیات کی وجہ سے کفر ہے۔

6۔ هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ O وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ (جمعہ:2/62-3)

''وہی (اللہ) تو ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے رسول بنا کر بھیجا جو ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھتے اور ان کا تزکیہ کرتے اور خدا کی کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے اور ان میں سے اور لوگوں کی طرف بھی ان کو بھیجا ہے جو ابھی ان مسلمانوں سے نہیں ملے اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔''

قادیانی استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں آخرین کی بعثت کا بھی ذکر ہے اور ان میں سے ایک (نعوذ باللہ) مرزا قادیانی بھی ہے۔

اصل صورت حال یہ ہے کہ آخرین کا لفظ لانے سے حضور a کی بعثت عامہ کا ذکر کیا گیا ہے (بیضاوی زیر آیت ھذا) جب رسول کریم a خود سینکڑوں احادیث میں فرما گئے۔ کہ میں آخری نبی ہوں تو پھر بعد والوں میں رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

7۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وَیُنْذِرُوْنَکُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا (انعام 130/6)

''اے جنوں اور انسانوں کی جماعت، کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے رسول نہیں آتے رہے جو میری آیات تم کو پڑھ پڑھ کر سناتے اور اس دن کے سامنے آموجود ہونے سے ڈراتے تھے۔''

قادیانی استدلال یہ ہے کہ رسولوں کا آنا جائز ہے اسی لئے الم یاتکم سوال کیا گیا ہے۔

یہ سوال کافروں سے قیامت کے دن ہوگا۔ ان آیات میں فعل مضارع حکایت ماضیہ کے لیے ہے لہٰذا اس آیت کو اجرائے نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔ خود رسول کریم a ختم نبوت کے ذریعہ نیا نبی و رسول نہ آنے کا فرما کر گئے ہیں لہٰذا نیا نبی نہیں آ سکتا۔

8۔ وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل :15/17)

''جب تک ہم رسول نہ بھیج لیں، عذاب نہیں دیا کرتے۔''

قادیانی استدلال یہ ہے کہ جب دنیا میں سخت درجہ کی گمراہی اور غفلت پھیلی ہوئی ہو

تو خدا کی طرف سے رسول آتا ہے جس کے آنے پر لوگوں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے قیامت کے دن کی بات ہے کہ اس دن عذاب صرف ان کو ہوگا جن کی طرف رسول مبعوث ہوئے اور ان پر حجت تمام ہوگئی۔ اس آیت کا سیاق وسباق آیت نمبر 13 تا 15 ملاحظہ کریں تو بات واضح ہو جائے گی۔

9۔ وَعَدَاللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ (النور :55/24)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا کہ ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا۔''

قادیانی استدلال یہ ہے کہ پہلے لوگوں میں خلافت نبوت کے رنگ میں تھی اس امت میں بھی ایسا ہی ہونا چاہیے۔

جواب یہ ہے اس آیت اور دوسری آیات میں فرمایا گیا ہے کہ ان مخالفوں کو ہلاک کر کے ان کی جگہ تم کو آباد کر دے گا جیسا کہ سورہ اعراف :129/7، سورہ ہود:57/11 میں فرمایا گیا ہے۔

10۔ درود ابراہیمی

اس سے قادیانی یہ استدلال کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم d اور ان کی اولاد پر خیر و برکت نبوت اور رسالت تھی۔ اسی قسم کی برکات اور رحمتیں آل محمد a پر بھی ہونی چاہئیں ورنہ لفظ کما کا لانا صحیح نہ رہے گا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کما تعلیلیہ ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کیونکہ ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں کہ محمد و آل محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام پر بھی صلوٰۃ اور برکت بھیج کیونکہ تو نے ابراہیم d و آل ابراہیم علیہم الصلاۃ والسلام پر بھی صلوٰۃ اور برکت بھیجی تھی۔ اس میں ہم عادت الٰہی کا حوالہ دے کر حضور a کے لئے دعا کرتے ہیں۔

کما تعلیلیہ کی مثالیں قرآن مجید سے پیش خدمت ہیں

1۔ البقرہ :200/2 میں فرمایا گیا کہ خدا کو اُس طرح یاد کرو جیسے اپنے باپوں کا ذکر کرتے ہو۔ یہاں صرف اس کام کا حوالہ ہے ورنہ اللہ کو اس کی شان کے مطابق یاد کرو۔ تشبیہ صرف ایک جز میں مماثلت کی وجہ سے بھی دی جاتی ہے۔

2۔ سورہ بنی اسرائیل :24/17 ''میرے ماں باپ پر رحم کر جیسے انہوں نے مجھے پالا ''

یہ دونوں مثالیں صرف تاکیدِ وجود یعنی یقینی ہونے کے لیے ہیں ورنہ مقدار کا ذکر نہیں۔

صلوٰۃ سے مراد پُر شفقت توجہ ہے اور برکت سے مراد **کثرت خیرات مع الدوام** یعنی بھلائیوں کو ہمیشہ کیلئے کثرت عطا کرنا ہے۔

درود شریف میں برکت سے مراد نبوت اس لئے نہیں ہوسکتی کہ یہ معنی لینے کی صورت میں دعا کا ترجمہ یہ ہوگا اے اللہ تو محمد a کو نبوت عطا فرما اور یہ بداہتہً غلط ہے۔ پھر آل نبی نہ ہونے کی وجہ سے مرزا قادیانی پر یہ دعاء صادق ہی نہیں آتی۔ اس کے علاوہ سیدنا ابراہیم d کی آل میں نبوت مستقل اور کثیر تعداد میں ہوتی آئی جبکہ امتِ محمدیہ میں بقول مرزا سوائے اس کے اور کوئی بھی نبی نہیں ہوا۔ اور یہ کہ ظلّی اور بروزی نبی کا آل ابراہیم d میں نشان تک ثابت نہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی کی تحریف تسلیم کرتے ہوئے کما کے معنیٰ صحیح نہیں ہوتے۔

11۔ مریدوں کی کثرت

قادیانی مریدوں کی کثرت کو بھی مرزا کے سچے ہونے کا معیار بتاتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی معیار نہیں ہے۔ خود مرزا کے بقول ہندو جوگی اور پنڈتوں کے لاکھ لاکھ چیلے اس نے پنجاب میں پائے ہیں۔ (حوالہ پیچھے گزر چکا) سب سے بڑھ کر یہ کہ شیطان کے چیلے دنیا میں کروڑوں اربوں ہیں یعنی دھریئے اور دوسرے کفار، تو کیا اس سے شیطان کا حق پر ہونا ثابت ہو جائے گا؟

12۔ يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ط اِنِّىْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ
(سورہ المومنون:51/23)

''اے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور عمل نیک کرو۔ جو عمل تم کرتے ہو میں اس سے واقف ہوں۔''

قادیانی دلیل یہ ہے کہ اس آیت میں حضور a کے بعد آنے والے رسول مخاطب ہیں ورنہ کیا خدا تعالیٰ وفات یافتہ رسولوں کو حکم دے رہا ہے کہ اٹھو پاک کھانے کھاؤ اور نیک کام کرو۔ (پاکٹ بک خادم گجراتی، ص:260)

جواب: سیاق وسباق کی آیات میں حکایت ماضیہ کے ضمن میں یہ بتایا گیا ہے کہ پاک چیزیں استعمال کرو۔ اور انبیائے سابقین کا ذکر کر کے یہ بھی فرمادیا کہ یہ تمہاری جماعت حقیقت میں ایک ہی جماعت ہے۔ (آیت نمبر 52) یعنی اصول دین کا طریق کسی شریعت میں مختلف نہیں ہوا۔ انبیاء کرام f کو اپنی امتوں کا نمونہ بننے کے لئے رزق حلال وطیب اور اپنا کردار صالح اپنانے کا ارشاد ہو رہا ہے۔ دراصل حکم امتوں کو دینا مقصود ہے۔ اگلی آیت نمبر 53 سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکم امتوں کیلئے ہے کیونکہ اس آیت میں تفرقہ بازی کا ذکر ہے۔ یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ تفرقہ بازی کا شکار امت ہوتی ہے نہ کہ انبیاء f ۔

پھر ایک حدیث بھی اس آیت کی تشریح کرتی ہے جس میں حضرت ابو ہریرہ h سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سوائے پاکیزگی کے کچھ قبول نہیں کرتا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنین کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے انبیاء کرام کو دیا تھا کہ اے رسول! کھاؤ پاک چیزیں اور عمل صالح کرو اور ایسا ہی مسلمانوں کو فرمایا کہ اے ایمان والو! کھاؤ پاک رزق میں سے جو میں نے تمہیں عطا کیا ہے۔

(مسلم کتاب، الزکاۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا حدیث نمبر 2346۔ ترمذی حدیث نمبر 2989 ابواب التفسیر القرآن باب ومن سورۃ البقرہ)

اس آیت میں نئے رسول آنے کا ذکر نہیں ہے۔ پھر اس میں رسل (رسول کی جمع) کا

لفظ آیا ہے جبکہ خود مرزا اور اس کے پیروکار صرف ایک ہی نیا نبی مانتے ہیں اور وہ مرزا ہے۔

13۔ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ اللّٰہُ اَحَدًا (سورہ جن :7/72)

''اور یہ کہ ان کا بھی یہی اعتقاد تھا جس طرح تمہارا تھا کہ خدا کسی کو دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔''

اس آیت میں بعثتِ انبیاء f کا نہیں بلکہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونیکا انکار ہے۔اس بعثت کا ذکر قرآن مجید میں دوسری جگہ ہے کہ

''جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ دوبارہ ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو کہ ہاں ہاں میرے رب کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے۔''

(سورہ التغابن :7/64)

اگر قادیانی تحریف تسلیم کر بھی لی جائے تو بھی ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ قول کافر جنوں کا ہے، خدا کا فیصلہ نہیں۔جس وقت نبوت جاری تھی تو اس کو بند کہنے والے کافر تھے اب بند ہے تو جاری کہنے والے کافر ہوں گے۔

14۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَ کُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ ط قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ (آل عمران :81/3)

''اور یاد کرو جب کہ خدا نے تم سے نبیوں کے بارے میں میثاق لیا۔ ہرگاہ میں نے تمہیں کتاب اور حکمت عطا فرمائی، پھر آئے گا تمہارے پاس ایک رسول مصداق بن کر ان پیش گوئیوں کا جو تمہارے پاس موجود ہیں تو تم اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ پوچھا کیا تم نے اس امر کا اقرار کیا اور اس پر میری ڈالی ہوئی ذمہ داری تم نے اٹھائی، بولے ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔تو جو لوگ اس

عہد کے بعد پھر جائیں وہی لوگ نافرمان ٹھہریں گے۔''

(ترجمہ مولانا امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، ج:2،ص:132-133)

مولانا اس آیت کی شرح میں لکھتے ہیں کہ یہ مطلب نہیں کہ انبیاء سے میثاق لیا گیا بلکہ یہ مطلب ہے کہ انبیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا۔ اس میثاق کا ذکر المائدہ:12/5، اعراف:156/7-157 میں بھی ہے۔

لہٰذا یہ آیت اجرائے نبوت کے بارے میں نہیں بلکہ تمام امتیں بالعموم اور بنی اسرائیل بالخصوص مذکور ہیں کہ سب سے عہد لیا گیا تھا کہ جب بھی تمہارے پاس میرا کوئی رسول آئے تو تم اُس پر ایمان لانے اور مدد کرنے کے پابند ہو۔

خود مرزا قادیانی نے اس آیت کو اپنے بارے میں نہیں بلکہ رسول کریم d کے بارے میں قرار دیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی،ص:130-131۔ روحانی خزائن، ج:22،ص:133-134)

لہٰذا مرزا کے کسی چیلے کا اس آیت کو مرزائی نبوت ثابت کرنے کے لئے پیش کرنا مدعی سست اور گواہ چست والی بات ہے۔

15۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا (احزاب :7/33)

''اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے اور عہد بھی ان سے پکّا لیا۔

اگلی آیت میں فرمایا:

''تاکہ سچ کہنے والوں سے ان کی سچائی کے بارے میں دریافت کرے اور اس نے کافروں کیلئے دکھ دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

ان آیات میں جس عہد کا تذکرہ ہے وہ امت تک تمام احکام بغیر کسی کمی وبیشی کے پہنچانے کا عہد تھا جو انبیاء کرام f سے لیا گیا تاکہ پھر امت میں سے جو سچے ہوں ان کی سچائی کے بارے میں قیامت میں سوال کیا جائے یعنی ان کو انعام دیا جائے اور کفار کے لئے

عذاب الیم تیار ہے۔اس آیت کوسورہ آل عمران:81/3 والے عہد سے ملانا درست نہیں۔ وہ الگ عہد ہے جوامتوں سے لیا گیا کہ تم ہر آنے والے رسول پر ایمان لاؤ گے اور اس آیت میں جس عہد کا ذکر ہے وہ انبیاء f سے لیا گیا کہ تم تمام احکام بلا کمی وبیشی امت تک پہنچاؤ گے۔ (مزید تشریح کیلئے ملاحظہ ہو تدبر قرآن، ج:6،ص:191-192)

اس آیت کا بھی اجراء نبوت سے کوئی تعلق نہیں۔

16۔ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ O (البقرہ:4/2)

قادیانی اجرائے نبوت کی دلیل میں یہ آیت پیش کرتے ہیں اور اس کا یہ ترجمہ کرتے ہیں۔''یعنی وہ پچھلی وحی پر ایمان لاتے ہیں۔''

اور یہ کہتے ہیں کہ اس سے حضور a کے بعد وحی کا ثبوت ملتا ہے۔

اب اس کا درست ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

''اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔''

یہی ترجمہ بشیر الدین محمود سے منسوب تفسیر صغیر میں اس آیت کا کیا گیا ہے کہ''اور آخرت پر بھی وہ یقین رکھتے ہیں۔''

لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ اس آیت میں آخرت سے مراد قیامت ہے جیسا کہ دوسری جگہ صراحتاً فرمایا گیا کہ''آخرت کی زندگی ہی ہمیشہ رہنے والی ہے۔''(عنکبوت:64/29)

17۔ وَجَعَلْنَا فِيْ ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ (العنکبوت:27/29)

''اور ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب مقرر کر دی۔''

قادیانی استدلال یہ ہے کہ جب تک ابراہیم d کی اولاد دنیا میں موجود ہے تب تک ان میں نبوت ہے۔ اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ یہ ماضی کی بات ہے کہ ابراہیم d سے لے کر حضور a تک جتنے نبی آئے انہی کی نسل سے آئے۔ یہ قیامت تک کیلئے ہیں۔ کیا 1300 سال تک یہ آیت معطل رہی؟ اسی طرح اگر آئندہ بھی کوئی نبی نہ آئے تو کیا حرج ہے؟

18۔ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ (الروم:41/30)

''خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا۔''

قادیانی تحریفات کا نچوڑ یہ ہے کہ جب دنیا میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ نبی بھیجتا ہے۔ (پاکٹ بک خادم گجراتی،ص:264-265)

جبکہ مرزا نے خود لکھا کہ صرف فساد و بدعقیدگی و بداعمالیاں، باعثِ بعثتِ نبی نہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ ''اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا تو جواب یہ ہے کہ وہ زمانہ تو حید اور راست روی سے بالکل خالی ہوگیا تھا اور اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں اور اس زمانہ کو بھی خدا تعالیٰ نے مجدد کے بھیجنے سے محروم نہیں رکھا۔''

(نورالقرآن، ج:1 حاشیہ،ص:10۔روحانی خزائن، ج:9،ص:339)

مرزا کی ذریت اس آیت سے اجرائے نبوت ثابت کر رہی ہے جبکہ مرزا اس سے ختم نبوت ثابت کر رہا ہے

من چہ می سرائم و طنبورۂ من چہ می سرائید

رہا اصلاح و تبلیغ کا کام تو یہ اس امت کے (صالحین و علماء) کے سپرد ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

''تم ان سب اُمتوں سے بہتر ہو کہ نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو۔'' (آل عمران:110/3)

19۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (انفال:53/8)

''یہ اس لیے کہ جو نعمت خدا کسی قوم کو دیا کرتا ہے جب تک وہ خود اپنے دلوں کی حالت نہ بدل ڈالیں خدا اسے نہیں بدلا کرتا اور اس لیے کہ خدا

سنتا جانتا ہے۔''

اس آیت کا سیاق وسباق اور مفہوم یہ ہے کہ قوموں کے عزل ونصب میں اللہ تعالیٰ کا معاملہ اندھے کی لاٹھی کی طرح نہیں بلکہ تمام تر سمع وعلم پر مبنی ہے۔ وہ قوموں کو اختیار و اقتدار اور اسباب ووسائل دے کر برابر ہر چیز کو دیکھتا، سنتا اور جانتا رہتا ہے کہ وہ کیا بنا رہی ہیں اور کس راہ پر جاری ہیں۔

اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر انعام فرماتا ہے تو وہ انعام کچھ صفات و کردار پر مبنی ہوتا ہے۔ جب قوم ان صفات وکردار سے خود کو محروم کر لیتی ہے تو اس انعام سے محروم کر دی جاتی ہے۔ یہی تنبیہ ان آیات میں قریش کو بھی ہے کہ ابھی موقع ہے سنبھل جاؤ، اپنی اصلاح کر کے اپنے استحقاق کو بحال کر لو۔ (تدبر القرآن، ج:3، ص:497 سے مختصراً وملخصاً)

نبوت ایک نعمت ہے مگر نبوت تشریعی اور نزول کتاب وشریعت اس سے بڑھ کر نعمت ہے۔ کیا قادیانی اس بات کے قائل ہیں کہ حضور a کے بعد کوئی نبی یا شریعت نازل ہوسکتی ہے؟ ان کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ تو پھر اعتراض لازم آیا کہ آنحضرت a کی تشریف آوری کے بعد دنیا فیض شریعت جدید سے محروم کر دی گئی۔

قادیانی یہ بتائیں کہ ان کے پاس شریعت لانے والے نبی بند ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اور یہ کہ مرزا کے آنے سے پہلے 13 سو سال اور بعد میں نیا نبی کیوں نہیں آیا؟ ان ادوار کے لوگوں کو فیضان نبوت جدید سے محروم کیوں رکھا گیا؟

20۔ وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّىْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ؕ قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِى الظّٰلِمِيْنَ

(البقرہ 124/2)

اس آیت سے قادیانی استدلال کا جواب 17 نمبر کے تحت گزر چکا ہے جس میں عنکبوت:27/29 سے استدلال کا جواب ہے۔ اگر نبوت نہ ملنے سے امت ظالم ٹھہرتی ہے تو پھر مرزا سے پہلے 13 سو سال تک تمام امت اور مرزا کے مرنے کے بعد تمام قادیانی ظالم

ٹھہرتے ہیں۔

21۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (المائدہ:3/5)

قادیانی استدلال یہ ہے کہ جب نعمت کی تکمیل ہوتی تو پھر سب سے اعلیٰ نعمت نبوت کی نعمت ہے۔ وہ ضرور اس امت کو ملنی چاہیے۔ قادیانی امت کے استدلال کا جواب مرزا ہی کی تحریر سے پیش خدمت ہے۔ مرزا نے لکھا:

''ایسا ہی آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور آیت ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں صریح نبوت کو آنحضرت a پر ختم کر چکا اور صریح لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت a خاتم الانبیاء ہیں جیسا کہ فرمایا ہے ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ۔

(تحفہ گولڑویہ، ص:51۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:174)

22۔ وَیَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ (ھود:17/11)

قادیانی استدلال یہ ہے کہ آنحضرت a کی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے ایک نبی شاہد کی ضرورت ہے اور وہ گواہ بقول ان کے مرزا ہے۔

(مرزائی تفسیر کبیر، ج:3، ص:166 و تفسیر صغیر، ص:272 حاشیہ نمبر 6 از بشیر الدین محمود)

پہلے آیت نمبر 17 ان الفاظ کی صحیح تفسیر ملاحظہ فرمائیں پھر قادیانی استدلال کی صحت کا اندازہ لگائیں۔

تلا یتلو کے معنیٰ یہاں کسی چیز کے بعد اور پیچھے آنے کے ہیں اور مِنہ میں ضمیر کا مرجع اللہ تعالیٰ ہے۔ یہاں ایک کے بعد ایک سامان ہدایت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ شاہد سے مراد یہاں ابن عباس h نے جبریل امین d کو لیا ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ وحی، قرآن جبرائیل d اور پیغمبر a میں

فرق صرف تعبیر کا ہے۔ خدا کی طرف سے شاہد ہونے کے اعتبار سے ان میں کوئی خاص فرق نہیں ہے۔ چنانچہ قرآن میں یہ لفظ سب کیلئے استعمال ہوا ہے۔ (ملخصاً از تدبر قرآن، ج:4، ص:116-117)

قادیانیوں کا یہ کہنا ہے کہ ہر نبی کی شہادت دوسرا نبی ہی دیتا چلا آیا ہے۔ اگر یہ صحیح مان لیا جائے تو تسلسل لازم آئے گا یعنی یہ سلسلہ کہیں ختم نہ ہوگا، جو کہ باطل ہے۔

دوسری بات یہ کہ جب تک مرزا نے گواہی نہ دی تو کیا 13 سو سال تک یہ اہم امر جو مدارِ ایمان تھا، گم رہا۔ جبکہ خود مرزا نے لکھا ہے کہ ''مگر وہ باتیں جو مدار ایمان ہیں اور جن کے قبول کرنے اور جاننے سے ایک شخص مسلمان کہلا سکتا ہے وہ ہر زمانہ میں برابر شائع ہوتی رہی ہیں۔ (کرامات الصادقین، ص:20۔ روحانی خزائن، ج:7، ص:62)

24۔ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ (آل عمران:179/3)

بلکہ چننا اور برگزیدہ کرنا ہے اجتباء کا معنیٰ کسی لغت میں بھیجنا نہیں ہے۔ حکیم نور دین نے مرزا کی موت پر یہی آیت پڑھ کر بیان کیا کہ یہ مومنوں کا امتحان اور جانچنا ہے اور یہ کہ اس آیت سے صرف ابتلاء مراد ہے جیسا کہ مرزا کی موت پر تم کو آزمائش میں ڈالا گیا۔ (ریویو آف ریلیجنز جون جولائی 1908 بحوالہ قادیانی شبہات کے جوابات، ج:1، ص:134)

حکیم نور دین نے اس آیت کو کسی نبی کے آنے پر نہیں پڑھا تھا کہ اجرائے نبوت ثابت ہو بلکہ مرزائیوں کے نبی کے جانے پر پڑھا تھا اور اس نے یہ ثابت کر دیا کہ اس آیت کو اجرائے نبوت کی دلیل بنانا حماقت ہے۔ یجتبی سے استمرار ثابت کرنا کہ قیامت تک نبی آتے رہیں گے غلط ہے۔

25۔ اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج:75/22)

''خدا فرشتوں میں سے بھی پیغام پہنچانے والے منتخب کر لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی بے شک خدا سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

مرزائی استدلال یہ ہے کہ یَصْطَفِی مضارع ہے۔ جو حال اور مستقبل اور استمرار کیلئے ہے۔ ان کے نزدیک ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول چنتا ہے اور چنتا رہے گا۔ چونکہ یہ آیت حضور a پر نازل ہوئی لہٰذا ثابت ہوا کہ حضور a کے بعد بھی نبی آئیں گے اور یہ بھی کہ حضور a واحد ہیں اور رسل جمع ہے، واحد پر جمع کا اطلاق نہیں ہوسکتا۔

سب سے پہلے تو آخری فقرہ کا جواب حاضر ہے سورہ الشعراء نمبر 26 میں فرمایا:

''قوم نوح نے مرسلین کو جھٹلایا'' (105)

''عاد نے بھی مرسلین کو جھٹلایا'' (123)

اور قوم ثمود نے بھی مرسلین کو جھٹلایا'' (141)

اور قوم لوط نے بھی مرسلین کو جھٹلایا'' (160)

یہ بات سب کو معلوم ہے کہ سیدنا نوح d ، سیدنا ہود d ، سیدنا صالح d اور سیدنا لوط d اپنی اپنی قوم کی طرف واحد رسول تھے مگر صیغہ جمع کا استعمال ہوا۔ مراد اس سے یہ ہے کہ ایک رسول یا نبی کو جھٹلانا سب کو جھٹلانا ہے کیونکہ سب کی دعوت ایک ہی ہے۔

دوسری بات یہ کہ ہر مضارع استمرار کیلئے نہیں ہوتا۔ اس آیت میں بھی مضارع صرف فعل کے اثبات کے لئے ہے نہ کہ استمرار اور تجدد کیلئے۔ جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا

هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ عَلٰی عَبْدِهٖۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ (الحدید:9/57)

وہی تو ہے جو اپنے بندے پر واضح المطالب آیات نازل کرتا ہے۔

اس آیت میں بھی مضارع ہے۔ کیا اس سے لازم آتا ہے کہ اس میں استمرار ہو اور ہمیشہ قیامت تک قرآن نازل ہوتا رہے؟

مرزا نے اپنا ایک الہام درج کیا ہے جس کو بابو الٰہی بخش لاہوری کی نسبت بیان کیا۔ اس کے الفاظ میں یہ بھی ہیں

یریدون ان یرو اطمثك یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا

کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے یہ ترجمہ مرزا کا اپنا لکھا ہوا ہے۔

(تتمہ حقیقت الوحی، ص:143۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:581)

یہاں بھی مضارع ہے کیا اس سے مراد یہ لیا جائے گا کہ مرزا کا حیض قیامت تک جاری رہے گا اور بابوالٰہی بخش اسے ہمیشہ دیکھتا رہے گا؟

اس آیت میں حکایتِ حالِ ماضیہ ہے ''ایک عام لفظ کسی خاص معنیٰ میں محدود کرنا صریح شرارت ہے۔'' (نورالقرآن، نمبر:2، ص:69۔ روحانی خزائن، ج:9، ص:444)

خود مرزا نے لکھا کہ اب رسولوں کی ضرورت نہیں اور وحی رسالت بہ جہتِ عدم ضرورت منقطع ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ اوّل، ص:215 کا حاشیہ۔ روحانی خزائن، ج:1، ص:238)

26۔ **فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا** (سورہ جن 26/72)

''وہی غیب کی بات جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا۔''

مرزائی استدلال یہ ہے کہ مرزا پر چونکہ اظہار غیب ہوا یعنی اس نے پیش گوئیاں کیں لہٰذا وہ نبی ہے اور نبوت جاری ہے۔

اس استدلال کا پہلا جواب یہ ہے کہ خود مرزا نے اسی آیت کی تشریح میں لکھا کہ رسولوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جاتے ہیں خواہ وہ نبی ہوں یا رسول یا محدث اور مجدد ہوں۔ (حاشیہ، ص:193۔ ایام الصلح۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:419)

ایک اور جگہ اس نے لکھا کہ اس آیت میں رسول کا لفظ عام ہے جس میں رسول اور نبی اور محدث داخل ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام، ص:322۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:322)

دوسرا جواب یہ ہے کہ خود مرزا ہی **الیوم اکملت لکم دینکم اور خاتم النبیین** والی آیت سے یہ نتیجہ نکال رہا ہے کہ ان آیات میں صریح نبوت کو آنحضرت پر خدا تعالیٰ ختم کر چکا۔ (تحفہ گولڑویہ، ص:51۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:174)

تیسرا جواب یہ ہے کہ مرزا کی کوئی اہم پیش گوئی درست ثابت نہیں ہوئی۔ حوالے

پیش گوئیوں سے متعلقہ باب میں گزر چکے۔ اس کی پیش گوئیوں کا حال نجومیوں کی پیش گوئیوں سے بھی گیا گزرا ہے۔

چوتھا جواب یہ ہے کہ سچے خواب، غیب کی خبر تو بقول مرزا فاسق فاجر لوگوں، فاحشہ عورتوں اور نجومیوں کے بھی بقول مرزا ثابت ہو چکے لہٰذا ضروری نہیں کہ جو غیب کی خبر دے وہ رسول ہو جائے۔

اب اس آیت اور آیت نمبر 27-28 کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں تاکہ آیات کا صحیح مفہوم واضح ہو جائے اور مرزائی استدلال کی غلطی واضح ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ رہے وہ جن کو وہ رسول کی حیثیت سے انتخاب فرماتا ہے تو وہ ان کے آگے اور پیچھے پہرہ رکھتا ہے کہ دیکھے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے اور وہ ان کے گرد و پیش کا احاطہ کئے اور ہر چیز کو شمار میں رکھے ہوتا ہے۔''

الا من ارتضٰی میں الا کو استثنائے منقطع کہتے ہیں۔ یعنی یہ سابق سے الگ بات ہوتی ہے جس کی وضاحت اس خبر سے ہوتی ہے جو اس کے بعد آتی ہے۔

(ترجمہ وتشریح ماخوذ از تدبر قرآن، ج:8، ص:628)

ان آیات میں اجرائے نبوت نہیں بلکہ وحی کے مکمل حفاظت میں نازل ہونے اور امت تک بحفاظت بغیر شیطانی دخل کے پہنچ جانے کا بیان ہے۔

27۔ **يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ** (المومن /غافر :15/40)

مرزائی استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے یعنی منصب نبوت بخشتا ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ نبی آتے رہیں گے۔

اس آیت کا سیاق وسباق اجرائے نبوت کے بارے میں نہیں روز قیامت کے بارے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنا رسول مقرر کر کے اس پر وحی بھیجتا ہے تاکہ وہ رسول امت کو روزِ قیامت سے ڈرائے۔ خدا تعالیٰ نے جب تک چاہا وحی نازل

فرمائی اور جب ختم نبوت کا اعلان فرما دیا تب وحی رسالت بند کر دی۔ مضارع استمرار کیلئے نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ وحی بھیج کر رسول مقرر کرتا رہے گا۔ اس کا مفصل جواب نمبر 25 کے تحت گزر چکا ہے۔

28۔ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا۔ (احزاب 53/33)

''ان کی بیویوں سے ان کے بعد کبھی بھی نکاح نہ کرو۔''

اجرائے نبوت کے حق میں سب سے مضحکہ خیز استدلال قادیانیوں نے اس آیت سے کیا ہے کہ اب آنحضرت a کے بعد سلسلہ نبوت ختم ہو گیا ہے تو کوئی نبی نہ آئے گا۔ نہ ان کی وفات کے بعد ان کی بیویاں زندہ رہیں گی اور نہ ہی ان کے نکاح کا سوال پیدا ہوگا۔ اب اگر اس آیت کو قرآن مجید سے نکال دیا جائے تو کون سا نقص لازم آتا ہے ورنہ ماننا پڑتا ہے کہ آنحضرت a کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے اور قیامت تک انبیاء کی ازواج مطہرات ان کی وفات کے بعد بیوگی ہی کی حالت میں رہیں گی کیونکر رسول اللہ نکرہ ہے جس میں ہر رسول داخل ہے۔

اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ معرفہ ہے اور اس آیت میں بھی وہی رسول اللہ a مراد ہیں جن کا ذکر اس سورہ میں کئی بار آ چکا مثلاً

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ (آیت :21) اور

قالو ھذا ماوعدنا اللہ ورسولۃ (آیت نمبر 22) اور

ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (آیت نمبر 40) اور

کنتن تردن اللہ ورسولہ (آیت نمبر 9)

اور وہی رسول اللہ a مراد ہیں جن کے متعلق کتب حدیث میں ہزار ہا مرتبہ یہ الفاظ آتے ہیں کہ قال رسول اللہ a کیا کوئی جاہل ان کو نکرہ کہہ سکتا ہے۔ سورہ احزاب میں بھی سارا ذکر حضور a کا ہی ہے۔

قادیانیوں کا یہ کہنا کہ اب اگر نبی نہیں آئیں گے تو اس آیت کی کیا ضرورت ہے

ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ آدم d یا عیسیٰ d کی طرح اب کوئی پیدا تو نہیں ہوگا لہٰذا قرآن سے ان کے متعلق آیات نکال دو۔

بقول مرزا ''ایسے محرفوں کا نام خنزیر اور بوزنہ رکھا ہے اور ان پر لعنت بھیجی ہے۔''

(اتمام حجت، ص:15۔ روحانی خزائن، ج:8، ص:291)

29۔ وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَO وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْن

(صافات :37/71-72)

''اور ان سے پہلے بہت سے لوگ بھی گمراہ ہو گئے تھے اور ہم نے ان میں متنبہ کرنے والے بھیجے۔''

قادیانی استدلال یہ ہے کہ جیسے پہلی گمراہیوں کے وقت نبی آتے رہے ویسے ہی اب بھی گمراہی کے وقت مرزا مبعوث ہوا۔ (نعوذ باللہ)

اس استدلال کا جواب نمبر 18 کے تحت گزر چکا ہے۔

30۔ وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ م بَعْدِى اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ۔ (الصف:61/6)

قادیانی اس آیت کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ اس سے مراد غلام احمد قادیانی ہے۔

مرزا اور مرزائی دونوں کے نزدیک تواتر حجت ہے چاہے غیر قوم کا ہو۔

(ازالہ اوہام، ص:299۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:399)

چودہ سو سال سے مسلمانوں کا اجماع ہے کہ احمد سے مراد رسول کریم a ہیں۔

خود مرزا کے مطابق بھی احمد اور فارقلیط سے مراد حضور a ہی ہیں۔

(الحکم قادیان، 17 نومبر 1902ء۔ بحوالہ احتساب قادیانیت، ج:3، ص:211)

پھر یہ بشارت حضرت عیسیٰ d نے **من بعدی** کے الفاظ کے ساتھ دی تھی اور ان کے بعد حضور a ہی تشریف لائے۔ آپ a کا اسم مبارک احمد آثار و احادیث میں کئی بار آیا ہے مرزا کا نام احمد نہیں غلام احمد تھا۔ اگر وہ اس لفظ احمد پر اصرار کرے تو پھر وہ عیسیٰ و مہدی کیسے بن گیا کیوں کہ ان دونوں میں سے کسی کا نام احمد نہیں ہے۔

مرتد ہونے سے پہلے حکیم نور دین بھی اسم احمد کا مصداق رسول کریم a کو مانتا

تھااوراسی کوبطور دلیل پیش کیا۔ (فضل الخطاب،حصہ دوم،ص:238 کا حاشیہ)

امت مسلمہ کے اجماع ،مرزا کے قول اورنور دین کی تحریر سے ثابت ہو چکا کہ اس پیش گوئی اوراس آیت کے مصداق صرف رسول کریم a ہیں ۔اگر پھر بھی قادیانی نہ مانیں توان پر مرزا کا فتویٰ ہی کافی ہے۔وہ لکھتا ہے۔

''کسی اجماعی عقیدے سے انکار کرنے والے پر خدا فرشتوں اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے۔''

(انجام آتھم،ص:144۔روحانی خزائن،ج:11،ص:144)

اور یہ کہ

''یوں ہی کسی آیت کا سر پیر کاٹ کراوراپنے مطلب کے موافق بنا کر پیش کر دینا یہ توان لوگوں کا کام ہے جوسخت شریراور بدمعاش اورگنڈے کہلاتے ہیں۔'' (چشمۂ معرفت حصہ دوم،ص:195۔روحانی خزائن،ج:23،ص:204)

احادیث

اب ان احادیث کا ذکر کیا جاتا ہے جن کوقادیانی اجرائے نبوت کی دلیل بنا کر پیش کرتے ہیں۔

1۔ **لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً** (ابن ماجہ حدیث نمبر1511)

اس روایت میں ابراہیم بن عثمان راوی ہے جومنکر الحدیث ہے۔اس کی وجہ سے محدثین نے اس روایت کوصحیح تسلیم نہیں کیا۔(علامہ وحیدالزمان m)

ابن حجر نے کہا ابوشیبہ ابراہم بن عثمان متروک الحدیث ہے۔امام ترمذی نے اسے منکرالحدیث کہا۔امام دارقطنی نے اسے ضعیف کہا۔امام نووی نے کہا یہ روایت باطل ہے۔

اس سے پہلی روایت میں ہے کہ عبداللہ بن ابی اوفی h سے اسماعیل بن خالد نے پوچھا کیا آپ نے حضرت ابراہیم d ابن رسول اللہ a کودیکھا ہے؟انہوں نے کہا وہ بچپن میں انتقال فرما گئے تھے۔اگر تقدیر میں یہ ہوتا کہ محمد a کے بعد کوئی نبی ہوتو

آپ a کا بیٹا زندہ رہتا لیکن آپ a کے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ابن ماجہ ابواب ماجاء فی الجنائز باب ماجاء فی الصلوٰۃ علی ابن رسول اللہ a وذکر وفاتہ حدیث نمبر 1510۔ بخاری کتاب الادب باب من سمی باسماء الانبیاء، حدیث نمبر 6194 باب نمبر 109۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ ،البانی، حدیث نمبر 220، ج:1،ص:255-256۔ فتح الباری، ج:10،ص:577)

اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلی روایت اگر چہ صحیح نہیں، میں بھی یہ الفاظ مضمر ہیں کہ اگر تقدیر میں یہ ہوتا کہ حضور a کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ a کا بیٹا صدیق اور نبی ہوتا۔

انس بن مالک h سے منقول ہے کہ ''اگر ابراہیم d ابن نبی a زندہ رہتے تو نبی ہوتے لیکن وہ زندہ نہ رہے کیونکہ تمہارے نبی آخری نبی ہیں۔

(بحوالہ حاوی للفتاویٰ، ج:2،ص:99 از امام سیوطی)

2۔ ولاتقولو لا نبی بعدی

تکملہ مجمع البحار میں خاتم النبیین کے یہ معنی لکھے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت منسوخ کر دے اور ایسا ہی ملا علی قاری نے موضوعات کبیر ،ص:58-59 پر تحریر کیا ہے۔

یہ بھی قادیانی مغالطوں میں سے ایک ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ کی دوبارہ آمد کے عقیدہ سے پیدا ہونیوالے کسی شبہ کو ختم کرنے کے لئے علماء کرام وصحابہ کرام j ساتھ ہی وضاحت فرما دیتے تھے کہ سیدنا عیسیٰ d دوبارہ ضرور آئیں گے مگر شریعت محمدی پر عمل فرمائیں گے۔ یہی معنی حضرت عائشہ k کی روایت کا ہے جس میں آتا ہے کہ حضور a کو خاتم الانبیاء کہو مگر یہ نہ کہو کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ مجمع البحار میں سیدہ عائشہ k کے اسی قول کی تشریح کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ حضرت عائشہ k کی نبی سے مراد شریعت والا نبی ہے۔ (مجمع البحار، ج:5،ص:502)

یہی مراد ملا علی قاری m کی بھی ہے۔ اسی لیے جلالین و جامع البیان میں خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ لا نبی بعدہ اسی لیے ہے کہ جب عیسیٰ d نازل

ہوں گے تو شریعت محمدی کے مطابق حکم دیں گے(جلالین زیر آیت خاتم النبیین) امام زمخشری m لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ d کی دوبارہ آمد کے باوجود حضور a آخری نبی اس طرح ہیں کہ ایک تو حضرت عیسیٰ d آپ a سے پہلے نبی بنائے گئے اور دوسرے یہ کہ وہ شریعت محمدی پر عمل کریں گے۔ (تفسیر کشاف، ج:3، ص:544-545)

اسی طرح بیضاوی، ج:2، ص:196 پر لکھا ہے۔

ایک بات ذہن میں رہے کہ شریعت محمدی کی اتباع کر کے نبوت حاصل کرنے کی بات کسی عالم نے نہیں لکھی جو کہ مرزا کا بہانہ ہے۔ مرزا نے تابع یا امتی نبی کی اصطلاح گھڑی ہے، یہ کسی عالم سے ثابت نہیں۔ تکملہ مجمع البحار، ص:85 پر اسی روایت کے ساتھ لکھا ہے کہ **هذا نا ظر الی نزول عیسیٰ** d جبکہ قادیانی لوگ حوالہ نقل کرتے وقت یہ فقرہ چھوڑ دیتے ہیں۔

3۔ **مسجدی آخر المساجد**

قادیانی استدلال یہ ہے کہ حضور a نے فرمایا **مسجدی آخر المساجد** کہ میری مسجد، مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔ جبکہ حضور a کی مسجد کے بعد دنیا میں لگاتار مساجد بن رہی ہیں تو یہی معنیٰ آخر النبیین کا ہوگا۔

احادیث میں آخر مساجد الانبیاء کے الفاظ بھی آتے ہیں یعنی انبیاء کرام f کی بنائی ہوئی مسجدوں میں سے آخری مسجد، مسجد نبوی ہے۔ یہ ختم نبوت کی دلیل ہے نہ کہ اجرائے نبوت کی۔

4۔ **انك خاتم المهاجرین**

قادیانی استدلال یہ ہے کہ حضور نے حضرت عباس h کو فرمایا اے میرے چچا مطمئن رہیں آپ مہاجرین میں سے آخری ہیں جیسا کہ میں نبیوں میں آخری نبی ہوں۔ قادیانی کہتے ہیں کہ اگر حضرت عباس h کے بعد ہجرت جاری ہے تو حضور a کے بعد نبوت بھی جاری ہے۔

اصل صورت حال یہ ہے کہ حضور a فتح مکہ کیلئے لشکر لے کر جارہے تھے کہ حضرت عباس h مکہ سے ہجرت کر کے آرہے تھے راستہ میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے افسوس کیا کہ میں ہجرت کی سعادت سے محروم رہا۔تب یہ فقرہ آپ a نے فرمایا۔

امام ابن حجر m لکھتے ہیں کہ حضرت عباس h نے فتح مکہ سے قدرے پہلے ہجرت کی تھی اور آپ فتح مکہ میں حاضر تھے۔ (اصابہ،ج:2،ص:271)

حضرت عباس h کے بعد کسی کو مہاجر ہونے کا لقب نہیں ملا۔

5۔ **ابو بکر خیر الناس بعدی**

قادیانی استدلال یہ ہے کہ ''ابوبکر تمام لوگوں سے افضل ہیں مگر یہ کہ کوئی نبی ہو'' سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت جاری ہے۔

یہ روایت کنز العمال،ج:12،ص:161(مطبوعہ دکن) کی ہے اور اس کے ساتھ ہی لکھا ہے کہ یہ روایت ان میں سے ہے جن کا انکار کیا گیا ہے۔ایسی منکر روایات سے عقیدہ ثابت کرنا قادیانی لوگوں کا ہی کام ہوسکتا ہے۔

ان الفاظ کا مفہوم اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ابوبکر افضل ہیں مگر یہ نبی نہیں ہیں۔ امام ذہبی m نے یہ مفہوم لکھ کر کہا ہے یہ روایات صحیح نہیں مگر معنیٰ صحیح ہے۔

(میزان الاعتدال،ج:1،ص:231،راوی نمبر885)

6۔ **انا الْمُقَفِّی**

(مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمآئه a ۔ ج6،ص:51حدیث نمبر 6108)

قادیانی استدلال یہ ہے کہ حضور a فرماتے ہیں کہ میں بعد میں آنے والوں کا مطاع ہوں۔لہٰذا نبوت جاری ہے۔حالانکہ مقفیٰ کا معنی العاقب یعنی سب سے آخر میں آنے والا ہے۔جیسا کہ امام نووی نے شرح میں لکھا ہے بعد میں آنے والوں کے تو آپ a مطاع ہیں ہی مگر یہ لفظ ترجمہ میں خود قادیانیوں نے گھسیڑا ہے۔

7۔ **اذا هلك كسرىٰ**

قادیانی استدلال یہ ہے کہ **لا نبی بعد ی** میں لانفی کمال کیلئے یعنی کامل تشریعی نبی آپ a کے بعد نہ ہوں گے بلکہ غیر تشریعی ہوں گے جیسے کہ **اذا ھلك کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ و اذا ھلك قیصر فلا قیصر بعدہ۔**

قادیانیوں کو انہی کے گرو کی تحریر سے پہلا جواب دیا جاتا ہے۔ مرزا لکھتا ہے'' حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔'' (ایام الصلح، ص:146۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:393)

امام نووی m اپنی شرح مسلم، ج:2، ص:396 پر لکھتے ہیں کہ امام شافعی m اور تمام علماء نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ کسریٰ عراق میں اور قیصر شام میں باقی نہ رہے گا جیسا کہ حضور a کے زمانہ میں تھے۔ پس حضور a نے ان کے انقطاع سلطنت کی خبر دی کہ دونوں اقلیموں میں ان کی سلطنت باقی نہ رہے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

8۔ **رویا المسلمین جزء من اجزاء النبوۃ**

قادیانی استدلال یہ ہے کہ نیک خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ جو امت محمدیہ میں باقی ہے۔ اس خبر کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور ایسے نبی آ سکتے ہیں۔

جواب یہ ہے کہ اگر ایک اینٹ کو مکان، ایک چاول کو پلاؤ کی دیگ، ایک دھاگہ کو تھان اور ایک رسی کو چارپائی نہیں کہہ سکتے تو نبوت کے 46 ویں حصہ کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے اور یہ ایک ظاہر امر ہے۔

9۔ **انا العاقب**

(مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمآءہ a حدیث نمبر 6105، ج:6، ص:51)

قادیانی استدلال یہ کہ حدیث **انا العاقب و العاقب الذی لیس بعدی نبی** میں نبوت کی نفی راوی کا اپنا خیال ہے حضور a نے یہ الفاظ نہیں فرمائے۔

قادیانیوں کا یہ خیال غلط ہے کہ راوی کے اپنے الفاظ ہیں۔ لفظ عاقب کے یہ معنیٰ

خودرسول اللہ a نے کئے ہیں جیسا کہ حافظ ابن حجر m فرماتے ہیں۔
(فتح الباری ،ج: 6۔ص: 557) (ترمذی ابواب الاستیذان والا دب باب ماجاء فی اسماء النبی ،ج:2،ص:308)

یہی ملا علی قاری m نے لکھا ہے ملاحظہ ہو جمع الوسائل (حصہ دوم،ص:183)

چوتھی صدی کے مشہور محدث حافظ ابن عبدالبر m نے پوری روایت یوں نقل کی ہے۔

قال ..... وانا خاتم ختم اللہ بی النبوۃ وانا العاقب فلیس بعدی نبی (الاستیعاب بر حاشیه اصابه مطبوعه مصر ، ج:1،ص:37)

قاضی عیاض m لکھتے ہیں **وفی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعد ینبی**
(کتاب الشفاء مطبوعہ استنبول، ج:1،ص:191)

امام ابن قیم m لکھتے ہیں کہ عاقب وہ ہے جو انبیاء کے عقب میں (پیچھے) آئے اور اس کے بعد کوئی نبی نہ ہو لہٰذا عاقب آخر کو کہتے ہیں (زادالمعاد، ج:1،ص:81اردو)

9۔قصر نبوت کی آخری اینٹ

قادیانی استدلال یہ ہے کہ نبی d کو محل کی ایک اینٹ قرار دینا آپ a کی توہین ہے دوسرے یہ کہ آپ a نے پہلی شریعتوں کو اور شریعت کے محل کو مکمل کر دیا ہے۔حدیث میں پہلے انبیاء f کا ذکر ہے۔بعد میں آنے والے کا ذکر نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کو قصر نبوت کی آخری اینٹ کسی راوی نے قرار نہیں دیا بلکہ خود حضور a نے یہ بات فرمائی ہے۔حضور a نے تو اس مثال کے ذریعے یہ بتایا کہ صرف ایک نبی کا آنا باقی تھا، وہ میں ہوں۔اس مثال سے تمام دجال وکذاب اشخاص کے دعویٰ کا راستہ بند کر دیا گیا۔چونکہ یہ مثال خود حضور a نے بیان فرمائی لہٰذا توہین نبوت کا یہاں کوئی شائبہ نہیں پایا جاتا۔ہر قسم کی نبوت حضور a کے بعد بند ہے جیسا کہ خود مرزا نے لکھا۔

ہست او خیر الرسل خیر الانام۔ ہر نبوت را بر و شد اختتام
(سراج منیر،ص:93۔روحانی خزائن، ج:12،ص:95)

اسی طرح مرزا نے خود حضور a کو قصر نبوت کی آخری اینٹ قرار دیا۔ اس نے لکھا:

''اور جو دیوار نبوت کی آخری اینٹ ہے وہ حضرت محمد a ہیں۔''

(سرمۂ چشم آریہ، ص:198 کا حاشیہ۔ روحانی خزائن، ج:2، ص:246)

اب قادیانیوں کو چاہئے کہ اپنے گرو پر بھی توہین رسالت کا الزام عائد کریں۔

قادیانی یہ اعتراض بھی کرتے ہیں کہ جب قصر نبوت میں کسی نبی کی گنجائش نہیں رہی تو پھر آخر زمانہ میں سیدنا عیسیٰ d کا تشریف لانا کس طرح ممکن ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خاتم الاولاد ہونے کا یہ معنیٰ نہیں کہ اس سے پہلے پیدا ہونے والی ساری اولاد وفات پا چکی ہے۔ اسی طرح خاتم النبیین سے یہ کیسے سمجھ لیا گیا کہ تمام پہلے انبیاء f وفات پا چکے ہیں۔ بلکہ معنیٰ یہ ہے کہ آپ a کے بعد کسی کو نبی کا عہدہ نہیں دیا جائے گا اور حضرت عیسیٰ d کو یہ عہدہ آپ a سے پہلے مل چکا ہے۔

10۔ ثلاثون کذابون والی حدیث

ترمذی میں حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ a نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت میں سے کئی قبائل مشرکین سے مل جائیں اور بتوں کی پوجا کریں اور قریب ہے کہ میری امت میں سے تیس دجال ہوں گے کہ ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

(ابو اب الفتن، باب لاتقوم الساعة حتی یخرج کذابون حدیث نمبر 2219۔ ج:1، ص:841)

قادیانی استدلال یہ ہے کہ 30 دجال کی تعیین بتاتی ہے کہ بعد میں کچھ سچے نبی بھی آئیں گے۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ 30 کی تعیین اس لئے ہے کہ کذاب و دجال صرف 30 ہی ہوں گے اور اس بات کا اقرار خود مرزا کو بھی ہے۔ اس نے لکھا:

''آنحضرت a فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجّال پیدا ہوں گے۔''

(ازالہ اوہام، ص:97۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:197)

باقی رہا یہ خیال کہ کچھ سچے نبی بھی ہوں گے تو خود رسول کریم a نے ساتھ ہی فرمادیا کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

اسی مضمون کی حدیث ترمذی میں بھی زیر بحث حدیث سے پہلے نمبر 2218 پر اور ابوداؤد کتاب الملاحم باب خبر ابن الصائد حدیث نمبر 4333 اور نمبر 4334 پر موجود ہے۔(ج:3،ص:370)

صاحبِ اکمال الاکمال کا یہ خیال درست نہیں کہ 30 دجال پورے ہو چکے کیونکہ مرزا کے دعویٰ نے وضاحت کردی کہ ابھی تعداد میں کسر باقی ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں ہر مدعی نبوت مراد نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جن دجالوں کی شوکت قائم ہوجائے۔ (ج:6،ص:255) صاحب حجج الکرامہ نواب سید صدیق حسن خاں صاحب کی تحقیق کے مطابق ابھی 27 دجال ہوئے ہیں۔(حجج الکرامہ ،ص:540)

جبکہ ان کا دور صاحب اکمال الاکمال سے 350 برس بعد ہے۔ اگر مرزا بھی ان میں ملالیں تو ابھی دو کی کسر باقی ہے۔

جن دو روایات میں 70 دجالوں کا ذکر ہے ان کو حافظ ابن حجر m نے فتح الباری میں ضعیف قرار دیا ہے۔ یہی رائے علامہ عینی حنفی m کی شرح بخاری میں ہے۔
(عینی، ج:11،ص:398)

11۔حدیث بنی اسرائیل

ابو ہریرہ h روایت کرتے ہیں کہ نبی a نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست (انتظام حکومت) ان کے انبیاء f کرتے تھے۔ جب بھی ایک نبی فوت ہوتا تو دوسرا نبی ان کی جگہ لے لیتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں بلکہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے لوگوں نے عرض کیا پھر آپ a ہم کو کیا حکم کرتے ہیں۔ آپ a نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرلو اسی کی بیعت پوری کرو اور ان کا حق ادا کرو اللہ تعالیٰ ان سے حساب لے لے گا جو اس نے ان کو دیا۔(مسلم کتاب الاماره ، باب وجوب الوفآء ببیعته الخلیفه الاول

فالاول، ج:5،ص:134-135،حدیث نمبر4773۔بخاری کتاب الانبیاء باب ماذکر عن بنی اسرائیل ،حدیث نمبر3455،ج:4،ص:508)

اس حدیث سے قادیانی یہ استدلال کرتے ہیں کہ امت میں خلافت اور نبوت جمع نہ ہوگی۔جو بادشاہ خلیفہ ہوگا وہ نبی نہ ہوگا اور جو نبی ہوگا وہ خلیفہ نہ ہوگا۔

یہ محض یہودیانہ تحریف ہے جب حضور a نے اس حدیث میں خود فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو پھر اجرائے نبوت کیسے ثابت ہوسکتا ہے؟

12۔روایت **لو لم ابعث لبعثت یا عمر**

''اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو اے عمر تو مبعوث ہوتا یعنی نبی ہوتا۔''

قادیانی استدلال یہ ہے کہ حضور a مبعوث ہوئے اس وجہ سے حضرت عمر h نبی نہ بن سکے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کا امکان ہے۔

جواب: ملاعلی قاری m نے مرقات،ج:5،ص:529 پر اسے درج کیا لیکن نہ راوی کا نام لیا نہ مخرج کا پتہ دیا۔البتہ حافظ مناوی m نے ''کنوز الحقائق'' میں اس کے ہم معنیٰ روایت دو طریق سے درج کی۔ایک تو ابن عدی کے حوالہ سے (ج:2،ص:1551) دوسری فردوس دیلمی کے حوالہ سے ۔ملاعلی قاری نے انہی کو بالمعنیٰ درج کردیا ہے۔محدثین کے نزدیک دونوں روایات جھوٹی اور من گھڑت (موضوع) ہیں۔ابن جوزی نے کہا زکریا بن یحییٰ کذاب ہے اور ابن واقد الحرانی متروک ہے۔امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ زکریا روایات گھڑتا تھا اور بڑے جھوٹوں میں سے ایک تھا۔

فردوس دیلمی کی سند میں اسحٰق بن **نجیح الملطی** بڑا جھوٹا اور روایات گھڑنے میں مشہور ہے۔یہی حال دوسرے راوی عطا بن مَیْسَرہ خراسانی کا ہے۔

عجالہ نافعہ،ص:5-6 پر شاہ عبدالعزیز طبقہ رابعہ کی کتابوں کا تعارف کرتے ہوئے دوسری کتابوں کے ساتھ ساتھ الکامل ابن عدی اور مسند فردوس از دیلمی کے تعارف

میں لکھتے ہیں کہ ان کی روایات کا قرون سابقہ میں نام ونشان بھی نہیں ملتا۔

لہٰذا ان دو روایات میں ان دو کتابوں کا حوالہ ہی ان کے بے بنیاد ہونے کیلئے کافی ہے۔

13۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر

''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔''

قادیانی استدلال یہ ہے کہ یہ روایت غریب ہے لہٰذا حجت نہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ محدثین نے اس روایت کو درست قرار دیا ہے۔ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ از البانی ،ج:2،ص:582، حدیث نمبر 327۔ صحیح الجامع الصغیر، ج:2،ص:935)

خود مرزا نے اسی حدیث کو درج کر کے اس کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔

(ازالہ اوہام،ص:119۔ روحانی خزائن، ج:3،ص:219)

یہ بھی یاد رہے کہ مرزا کا دعویٰ ہے۔

آں یکے جوید حدیث پاک تو از زید و عمر
وآں دگر خود از دہانت بشنود بے انتظار

(آئینہ کمالات اسلام،ص:25۔ روحانی خزائن، ج:5،ص:25)

ایک وہ ہیں جو آپ a کی حدیث پاک زید وعمر سے ڈھونڈتے ہیں اور ایک دوسرا ہے جو آپ a کے منہ سے خود بے انتظار سنتا ہے۔''

14۔ لانبی بعدی

قادیانی استدلال یہ ہے کہ لفظ بعد بھی مغائرت اور مخالفت کے معنوں میں مستعمل ہے اور ان الفاظ سے مراد یہ ہے کہ مجھ کو چھوڑ کر یا میرے خلاف رہ کر کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

جواب اس کا یہ ہے کہ حدیث لا نبی بعدی کے معنیٰ کی وضاحت دوسری حدیثیں کرتی ہیں مثلاً

لم یبق من النبوۃ الاالمبشرات اور انی آخر الانبیاء اور الرسالۃ والنبوۃ انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبوۃ۔

حدیث کے یہ الفاظ مطلق اور عام نص ہیں جن سے ہر مصداق نبوت کی نفی ہوتی

ہے۔ مرزا کا مزعومہ تشریعی اور ظلّی یا بروزی سب کے سب اس لا نبی کی نفی کے تحت میں داخل ہیں۔ اس طرح لاہوری گروپ کے خیال کے مطابق اگر کوئی لغوی معنوں میں نبی بننے کی کوشش کرے تو وہ بھی لا نبی بعدی کی نفی سے نہیں بچ سکتا۔

بخاری کی حدیث نمبر 3455 اور مسلم کی حدیث نمبر 4773 میں بیان کردہ انبیائے بنی اسرائیل جو بنی اسرائیل کا انتظام حکومت کرتے تھے، ان جیسے حضرات کو مرزا قادیانی نے غیر تشریعی نبی کہا ہے۔ لہٰذا ان دونوں احادیث میں ایسے انبیاء کا ذکر فرما کر حضور a نے صاف بتادیا کہ اس امت میں غیر تشریعی نبی بھی پیدا نہیں ہوں گے۔ اور سب سے زیادہ قابل لحاظ بات یہ ہے کہ ایسے انبیاء کے آنے کی نفی کر کے متبادل انتظام یعنی خلفاء کا ذکر بھی فرمادیا۔

درمنثور کی ایک روایت کا حوالہ دے کر مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ k نے کہا حضور کو خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو کہ آپ a کے بعد کوئی نبی نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ قول مجہول الاسناد ہے جبکہ اس کے مقابلہ میں بخاری و مسلم کی احادیث ہیں۔ اس قول کے بے سند ہونے کا اقرار مرزا کے خاص چیلے محمد علی لاہوری کو بھی ہے (جیسا کہ اس نے اپنی تفسیر قرآن میں لکھا ہے) حضرت عائشہ k خود ختم نبوت کی قائل ہیں اور **لا یبقیٰ بعدہ من النبوۃ شیئً الا المبشرات** والی روایت انہیں سے ہے۔ اگر **لاتقولو لانبی بعدہ** والی روایت کو صحیح مان بھی لیا جائے تب بھی اس سے حضرت مسیح کے نازل ہونے کا ثبوت ملتا ہے کہ آپ a کے بعد وہ تشریف لائیں گے یہی مغیرہ بن شعبہ h نے تشریح کی تھی۔
(درمنثور، ج:5،ص:204)

محاورات عرب سے آگے بڑھ کر اگر احادیث کے طرق اور ان کے الفاظ کو دیکھئے تو خود نصوص حدیث اور الفاظ روایت ہمارے بتائے ہوئے معنی کے لیے گواہ نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد ہم کہتے ہیں کہ لا نبی بعدی میں نفی بالکل عام ہے، اس سے کوئی نبوت مستثنیٰ نہیں مگر محاورہ عرب اور فن حدیث کے مطابق اسکے معنیٰ یہ ہیں کہ آنحضرت a کے بعد کسی

شخص کو عہدہ نبوت نہ دیا جائے گا۔ ہاں جن حضرات کو آپ a سے پہلے یہ عہدہ مل چکا ہے، اس کا سلب ہو جانا اور ان کا عہدہ نبوت سے معزول ہونا اس سے کسی طرح لازم نہیں آتا۔ لہٰذا عیسیٰ d کا آپ a کے بعد تشریف لانا ہرگز لا نبی بعدی کے خلاف نہیں۔

لا نبی بعدی میں نفی عام ہے کا اقرار خود مرزا کو بھی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ''**حدیث لانبی بعدی**'' میں بھی نفی عام ہے۔ (ایام الصلح، ص:146۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:393)

قادیانیوں نے اس حدیث کی تحریف کیلئے جو تدبیریں اختیار کی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لا نبی کی نفی کو نفی کمال قرار دیا جائے یعنی میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں ہو سکتا غیر مستقل اور غیر تشریعی نبی ہونے کی نفی نہیں جیسا کہ حدیث میں ہے۔ **لا ایمان لمن لا امانة له** (جس شخص میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں یعنی کامل ایمان نہیں)

قادیانیوں کا اگر یہی اجتہاد اور یہی قیاس ہے تو اگر کوئی بت پرست ہندو یہ کہے کہ لا الہ الا اللہ میں بھی نفی کمال ہے یعنی کامل معبود سوا اللہ کے کوئی نہیں اگرچہ غیر مستقل اور غیر شارع معبود ہو سکتے ہیں اور حقیقۃً یہی تمام بت پرست قوموں کا عقیدہ بھی ہے، تو قادیانی اس کو کیا جواب دیں گے؟ یا کوئی کہے کہ لا ریب فیہ میں بھی نفی کمال مراد ہے یعنی کامل ریب قرآن میں نہیں اگرچہ بعض اقسام ریب موجود ہیں تو کیا مرزائی امت اس کو تسلیم کرے گی؟

اگر حدیث مذکورہ میں نفی کمال تسلیم کر بھی لی جائے تو اس سے یہ کیسے لازم آتا ہے کہ لا نبی بعدی میں بھی نفی کمال ہی مراد ہے اور اگر ایسا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ لا الہ الا اللہ اور لا ریب فیہ وغیرہ میں نفی کمال مراد نہ لی جائے۔ اگر قادیانیوں کے پاس کوئی ایسی دلیل ہو جس سے لا الہ الا اللہ میں نفی کمال مراد لینے سے منع کیا جا سکتا ہے تو وہی دلیل ہماری اس طرف سے لا نبی بعدی میں نفی کمال مراد نہ ہونے پر سمجھ لی جائے۔

15۔ الخلافة فیکم و النبوة

اس سے قادیانی استدلال یہ ہے کہ **حجج الکرامة**، ص:197 پر ہے کہ آنحضرت a نے حضرت عباس h کو فرمایا تھا **الخلافه فیکم و النبوة** کہ تم میں

خلافت بھی ہے اور نبوت بھی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اس امت میں نبوت بھی جاری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس روایت کے ساتھ ہی اسی کتاب میں لکھا ہوا کہ اس روایت کو بزار m نے نکالا ہے اور اس کی سند میں محمد عامری ضعیف ہے۔

16۔سیدنا عیسیٰ d کی وحی اور قادیانی مغالطہ

قادیانی یہ کہتے ہیں کہ جب سیدنا عیسیٰ d دوبارہ تشریف لائیں گے تو ان پر وحی نازل ہوگی یا نہیں۔اگر وحی نازل ہوگی تو ثابت ہوا کہ حضور a کے بعد وحی ہوسکتی ہے۔ پس مسلمانوں کا عقیدہ غلط ثابت ہوا اور اگر وحی نہ ہوگی تو کیا حضرت عیسیٰ d سے نبوت چھن گئی۔اس کا جواب یہ ہے کہ انقطاع وحی سے مراد انقطاع وحی نبوت ہے۔کشف الہام و رؤیا جاری ہیں۔ ہر وقت ہر لمحہ وحی نازل ہونا بھی ضروری نہیں۔خود حضور a پر تین سال تک اور واقعہ افک میں ایک ماہ تک وحی نہ آئی لیکن منصب نبوت میں کوئی فرق نہ پڑا۔سیدنا عیسیٰ d بے شک تشریف لائیں گے مگر دین مکمل ہو چکا۔اب وحی کی حاجت نہیں اور یہ کہ ان کے ذمہ جو کام ہے وہ ان کو وہیں سے بتا کر بھیجا جائے گا۔

آپ کی آمد سے مہر نبوت نہیں ٹوٹے گی کیونکہ آپ d حضور a سے پہلے نبی بنائے جا چکے اور اب بحیثیت نبی نہیں بلکہ امت محمد یہ کے ایک فرد کے طور پر تشریف لائیں گے۔آپ نہ کوئی دعویٰ نہ اعلان نہ دعوت دیں گے کہ مجھ پر ایمان لاؤ۔

ختم نبوت کا معنیٰ یہ ہے کہ انبیاء f کی تعداد میں اضافہ حضور a کے بعد ناممکن ہے۔پیر مہر علی شاہ گولڑوی m لکھتے ہیں کہ ''اور نبوت و رسالت انبیاء سابقہ کا بطون گو کہ دائمی ہے مگر چونکہ آنحضرت a کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ان کو ملا ہے اور لہٰذا خاتم النبیین کی مہر کو اگر سارے انبیاء f دنیا میں آپ a کے بعد آ جائیں تو بھی نہیں توڑ سکتے۔'' (سیف چشتیائی،ص:23)

وحی نبوت کے بند ہونے پر مرزا کے حوالے پہلے گزر چکے ہیں۔

17۔مدعی نبوت کے متعلق استخارہ کا حکم

استخارہ سنت ہے۔آپ مرزا قادیانی کے متعلق استخارہ کرلیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ قادیانی یہ بھی کہتے ہیں کہ استخارہ ایسے امور میں ہوتا ہے جن کا کرنا نہ کرنا دونوں مباح ہوں۔مگر ایسے امر میں جس کا حلال یا حرام شریعت نے واضح کردیا، استخارہ کرنا جائز نہیں مثلاً ماں کے ساتھ بیٹے کا نکاح حرام ہے کوئی شخص یہ جرأت نہیں کرسکتا کہ ماں کے ساتھ نکاح کیلئے استخارہ کرتا پھرے۔اسی طرح ختم نبوت اسلام میں متواتر اور اجماعی امر ہے لہٰذا کسی مدعی نبوت کے بارے میں استخارہ کرنا یا اس سے اس کی نبوت کے دلائل طلب کرنا حرام ہے۔

18۔خیر امت کا تقاضا

پہلے انبیاء والی ڈیوٹی اس امت کے علماء انجام دیں گے اور دے رہے ہیں۔یہ اس امت کی فضیلت ہے کہ ادنیٰ درجہ کے لوگ یعنی علماء اعلیٰ ترین درجہ کے افراد یعنی انبیاء کرام f والی ڈیوٹی دے رہے ہیں یہ اس امت کی عزت ہے۔

19۔مرزائی جماعت سے چند سوال

1۔ مرزا نے پہلے تشریعی نبوت کا دعویٰ کو کفر قرار دیا پھر خود صراحتہً تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا۔کیا یہ صریح تعارض اور تناقض نہیں؟ کیا مرزا اپنے اقرار سے کافر نہ ہوا؟

2۔ جب مرزا قادیانی تشریعی نبوت اور مستقل رسالت کا مدعی ہے تو پھر اس کو خاتم النبیین میں تاویل کرنے اور غیر تشریعی نبی مراد لینے کا کیا فائدہ جیسا کہ اس نے اربعین میں لکھا ہے۔ (اربعین نمبر 4،ص:6۔روحانی خزائن، ج:17،ص:436)

3۔ نصوص قرآنیہ، صدہا احادیث نبویہ سے مطلقاً نبوت کا انقطاع اور اختتام معلوم ہوتا ہے۔اس کے برعکس کوئی ایک روایت بھی ایسی نہیں کہ جس میں بتایا گیا ہو کہ حضور a کے بعد نبوت غیر مستقلہ کا سلسلہ جاری رہے گا۔

4۔ نبوت غیر مستقلہ کے ملنے کا معیار اور ضابطہ کیا ہے؟

5۔ کیا وہ معیار صحابہ کرام j میں نہ تھا اور اگر تھا تو وہ نبی کیوں نہ بنے؟

اس چودہ سوسال کی مدت میں کیا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ گزرا جو قابلیت میں مرزا کا ہم پلہ ہوتا اور غیر تشریعی نبوت کا منصب پاتا؟

6۔ آنحضرت a کے بعد بہت سے لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا جبکہ مرزائی کہتے ہیں کہ صرف مرزا ہی نبی ہوا ہے۔ تو پھر ان لوگوں کے جھوٹا ہونے کی قادیانیوں کے پاس کیا دلیل ہے؟

7۔ اگر غیر تشریعی نبوت جاری ہے تو تشریعی نبوت کے بند ہونے کی دلیل کیا ہے؟

عقیدہ اجرائے نبوت لاہوری، مرزائی گروپ کی نظر میں

''ختم نبوت کا انکار کر دیا۔ تکمیل دین کو جواب دے دیا۔ مسلمانوں کی تکفیر کا دروازہ ایسا کھول دیا کہ کروڑ دو کروڑ بے خبر مسلمان جو نمازیں پڑھتے، روزے رکھتے، قرآن کریم کو اپنا ہادی اور رہنما اور خدا کا آخری پیغام مانتے ہیں۔ وہ سب کے سب دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منسوخ ہو گیا کیونکہ آج اس کو پڑھ کر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ نبوت کا دروازہ ایسا کھولا کہ زید و بکر ہر شخص نبی بن سکتا ہے اور نبوت موہبت نہ رہی بلکہ جس نے کوشش کی اسے نبوت مل گئی۔''

(قادیانی جماعت لاہور کا اخبار پیغام الصلح مورخہ 3 اگست 1936ء بحوالہ قادیانی مذہب ص:896-897)

تردیدِ صداقتِ مرزا قادیانی

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دامِ تزویر مکن چوں دگراں قرآن را
حافظ شیرازی

(اے حافظ شراب پی اور رندی کر اور خوش رہ لیکن دوسروں کی طرح قرآن کو مکاری کا جال نہ بنا)

مرزا اور مرزائی دونوں قرآن مجید کی تحریف کرنے اور اس کو اپنی مکاری کے جال کے طور پر استعمال کرنے سے نہ شرماتے ہیں نہ ذرا چوکتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی بزعم خود صداقت کے دلائل کے طور پر انہوں نے جن قرآنی آیات میں تحریف کی ہے۔ ان کا جائزہ پیش خدمت ہے۔

1۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ O لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ O ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ O (الحاقه 69/44تا46)

''اگر یہ پیغمبر ہماری نسبت کوئی بات جھوٹے بنالاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر ان کی رگِ گردن کاٹ ڈالتے۔''

مرزا نے خود اس آیت کو اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، ص:3 تا 6۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:39 تا42۔ اربعین نمبر 3، ص:3۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:388)

مرزا نے لکھا کہ ہرگز ممکن نہیں کوئی شخص جھوٹا ہو کر خدا پر افتراء کرے۔ تیئس برس تک مہلت پا سکے۔ ضرور ہلاک ہوگا۔

(اربعین نمبر 4، ص:5۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:434)

اس نے یہ بھی لکھا کہ یہی قانون خدا تعالیٰ کی قدیم سنت میں داخل ہے کہ وہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کو مہلت نہیں دیتا۔

(تحفہ قیصریہ،ص:6۔روحانی خزائن،ج:12،ص:258)

اس کے علاوہ مرزا نے تورات کی کتاب استثناء باب نمبر 20/18 کی تحریف کرتے ہوئے لکھا کہ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا مر جائے گا۔

(تتمہ اربعین،ص:8-9۔روحانی خزائن،ج:17،ص:474-475)

جبکہ تورات کی اصل عبارت یہ ہے

''لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اس کو حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کچھ کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔'' (استثناء باب نمبر 20:18)

مرزا قادیانی نے ایک اور چالاکی یہ کی کہ 23 برس کی مدت ابتداء ہی میں تجویز نہیں کی بلکہ جتنا زمانہ اس کے دعویٰ کو گزرتا گیا اتنی ہی مدت بڑھاتا چلا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے واضح ہے۔

1۔ قرآن شریف کی نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اس دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے۔(انجام آتھم،ص:49۔روحانی خزائن،ج:11،ص:49)

2۔ جلد مارا جاتا ہے۔(ایضاً،ص:50)

3۔ جلد تباہ ہوتا ہے۔ (ایضاً،ص:63)

4۔ جلد ہی مفتری پکڑ جاتا ہے جبکہ مجھے 11 سال ہو گئے۔

(نشان آسمانی،ص:37۔روحانی خزائن،ج:4،ص:397)

5۔ پھر آٹھ ماہ بعد اس مدت کو 12 برس لکھا۔

(آئینہ کمالات اسلام،ص:54۔روحانی خزائن،ج:5،ص:54)

6۔ ایک اور سال کے بعد پھر 12 برس لکھا۔

(انوار الاسلام،ص:50۔روحانی خزائن،ج:9،ص:51،مطبوعہ 27 اکتوبر 1894ء)

7۔ اس کے 5 ماہ بعد دعویٰ کی مدت کو 16 برس لکھ دیا۔

(ضیاء الحق، ص:60۔ روحانی خزائن، ج:9، ص:308، مطبوعہ 11 مئی 1895ء)

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ 12 برس میں 5 ماہ جمع کریں تو 16 برس بن جاتے ہیں۔

8۔ ڈیڑھ برس کے بعد 16 سال سے بڑھا کر مدت 20 سال کر دی اور لکھا کہ میرے دعویٰ الہام پر قریباً 20 برس گزر گئے۔

(انجام آتھم، ص:49-50۔ روحانی خزائن، ج:11، ص:49 اور صفحہ 50)

9۔ انجام آتھم 22 جنوری 1897ء کو شائع ہوئی اس میں مدت 20 برس لکھی۔ پھر سراج منیر بھی اسی برس یعنی مئی 1897ء میں شائع ہوئی مگر اس میں اپنے دعویٰ کی مدت 25 برس لکھ دی اور لکھا کہ ''کیا کسی کو یاد ہے کہ کاذب اور مفتری کو افتراؤں کے دن سے 25 برس تک مہلت دی گئی ہو، جیسا کہ اس بندہ کو۔''

(سراج منیر، ص:2۔ روحانی خزائن، ج:12، ص:4)

10۔ 25 مئی 1900ء میں دعویٰ کی مدت مرزا کے حساب سے 28 برس ہونا چاہیے تھی مگر 24 برس لکھ رہا ہے۔

(اشتہار معیار الاخیار مطبوعہ 1900ء مجموعہ اشتہارات، ج:2، ص:389)

11۔ پھر اربعین مطبوعہ 1900ء میں اسی مدت کو 24 سے بڑھا کر 30 سال لکھ دیا یعنی اسی سال میں مدت 6 سال بڑھ گئی۔

(اربعین نمبر 3، ص:6۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:392)

12۔ 1903ء میں یہی مدت کم ہو کر 23 برس رہ جاتی ہے۔

(تذکرہ الشہادتین، ص:63۔ روحانی خزائن، ج:20، ص:64)

مہلت کی مدت میں اختلاف بیانی اختیار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر پہلے ہی 23 برس کی مہلت کی شرط لگا دیتا تو لوگوں کی طرف سے قتل کا خطرہ بڑھ جاتا لہٰذا اس مہلت کا نام تک نہ لیا، اور جو وقت انگریز حکومت کی مہربانی سے انکے زیر سایہ گزرتا رہا، اسی کو معیار صداقت بتاتا رہا۔ کیا مرزائی جماعت عبداللہ تیماپوری کو نبی ماننے کیلئے تیار

ہے جس کے دعویٰ نبوت کو 1933ء میں 27 برس گزر چکے تھے؟ مزید تفصیل کیلئے کذبات نمبر 13 ملاحظہ فرمائیں۔

اصل صورت حال

کیا مرزا کو واقعی 23 برس کی مہلت ملی؟

ہرگز نہیں بقول مرزا محمود کے، اس نے دعویٰ نبوت 1902ء میں کیا اور 1908ء میں واصل جہنم ہو گیا۔ لہٰذا 6 برس کی مدت کو 23 برس کیسے کہا جا سکتا ہے۔ اگر اس کے دعویٰ کو دوسرے پہلو سے دیکھیں تو اس کو ایک ان کی مہلت بھی نہ ملی تھی۔ وہ اس طرح کہ مرزا نے جب بھی دعویٰ نبوت کیا، علماء کی طرف سے گرفت ہوئی، وہ اپنے دعویٰ سے مکر گیا اور یہاں تک لکھا کہ لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمالیں۔ (حوالے گزر چکے ہیں) اسی طرح کہہ مکرنیوں میں پوری زندگی گزاری۔ صرف ایک دن ڈٹ کر دعویٰ نبوت کیا اور لکھا کہ مرتے دم تک اس پر قائم رہوں گا۔ یہ اشتہار جس دن اخبار میں شائع ہوا اسی دن مرزا کی موت واقع ہوگئی یعنی 26 مئی 1908ء بروز منگل یہ اشتہار ہندو اخبار عام میں شائع ہوا اور اسی دن 10:15 بجے دن مرزا اپنی منہ مانگی موت ہیضہ کا شکار ہو کر واصل جہنم ہو گیا۔

آیت سے قادیانی استدلال

دراصل یہ آیت سچے انبیاء f کے بارہ میں ہے جیسا کہ الفاظ **بعض لاقاویل** سے ظاہر ہے۔ اگر سچا نبی سچی وحی میں اپنی طرف سے کچھ ملائے تو اس کے بارے میں فرمایا گیا کہ اس کو فوراً سخت سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی عظیم امانت یعنی وحی کی نگرانی بھی بہت کڑی کرتا ہے۔ مجال نہیں کہ نبی اپنی طرف سے کوئی کمی بیشی کر دے۔ کفار نے حضور a سے مطالبہ کیا تھا کہ قرآن میں ایسی ترمیم کر دیں جو ان کیلئے قابل قبول ہو سکے تو سورہ یونس 15/10: میں ان کے مطالبہ کا جواب یہ دیا:

''ان کو جواب دے دو کہ مجھے کیا حق ہے کہ میں اپنی مرضی سے اس میں کوئی

تبدیلی کردوں۔ میں تو بس اسی چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو ایک ہولناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔''

یہ امر ملحوظ رہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کی کڑی نگرانی صرف ان کی فرماتا ہے جن کو منصب رسالت پر مامور فرماتا ہے۔ اسی لئے کہ ان کی تحویل میں وحی کا خزانہ ہوتا ہے جس کی حفاظت ضروری ہے۔ اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ جو شخص بھی خدا پر جھوٹ بولے اس کی گردن فوراً توڑ دی جائے۔ جھوٹ بولنا تو درکنار جو بدبخت خدا کو گالی تک دیتے ہیں، اس دنیا میں ان کو بھی مہلت ملی ہوئی ہے۔ وہ اپنا انجام آخرت میں بھگتیں گے۔

بعض لاقاویل کی قید کا فائدہ صرف اسی صورت میں ظاہر ہوسکتا ہے جب اس آیت کو سچے نبی کے متعلق مانا جائے ورنہ جھوٹے کی بعض لاقاویل کیا تمام کی تمام باتیں جھوٹی ہوتی ہیں۔ بعض لاقاویل کی قید نے نہایت صفائی سے جھوٹے ملہم کو اس آیت سے نکال دیا۔ حالانکہ بہت سے سچے نبی شہید کئے گئے جیسا کہ سورہ بقرہ:2/61-87۔ اور آل عمران:3/181 سے معلوم ہوتا ہے۔

مرزا کی ہر پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی یہ بھی ایک معنی قطع وتین کا ہے۔

یہ قادیانی بہانہ بھی ہے کہ چونکہ مرزا قتل نہیں ہوا، جبکہ جھوٹا نبی قتل ہوجاتا ہے تو قادیانی مکر گئے کہ کوئی سچا نبی قتل نہیں ہوا۔ مرزا نے لکھا:

''اللہ تعالیٰ کی قدیم سنتوں اور عادتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب مخالف اس کے نبیوں اور ماموروں کو قتل کرنا چاہتے ہیں تو ان کو ان کے ہاتھ سے اس طرح بھی بچالیتا ہے کہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہم نے اس شخص کو ہلاک کردیا حالانکہ موت تک اس کی نوبت نہیں پہنچتی۔''

(تحفہ گولڑویہ، ص:142۔ روحانی خزائن، ج:17، ص:338)

حالانکہ خود مرزا نے سورہ البقرہ:2/87 کی آیت کا یہ ترجمہ کیا:

''یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہوگئی کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آیا تو تم نے بعض کی ان میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔''

(آئینہ کمالات اسلام، ص:34۔ روحانی خزائن، ج:5، ص:34)

مرزا کے حوالہ سے مرزا کے بیٹے بشیر احمد نے بھی سیرت المہدی میں ایسا ہی لکھا ہے۔ (ج:1، ص:761 روایت نمبر 855)

2۔ یاایھا الذین.....فتمنوا الموت (الجمعہ:6/62)

اس آیت سے قادیانی استدلال یہ ہے کہ جس شخص کے اعمال خراب ہوں وہ موت کی تمنا کبھی نہیں کرتا جبکہ مرزا قادیانی نے لکھا

گر تو می بینی مرا پر فسق و شر
گر تو دید استی کہ ہستم بد گہر
پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

(حقیقت المہدی، ص:8۔ روحانی خزائن، ج:14، ص:434)

اس کا جواب یہ ہے کہ آیت صرف یہود کے متعلق ہے کہ وہ کبھی موت کی تمنا نہ کریں گے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ سب انسانوں سے زیادہ زندگی کے حریص یہودی ہیں۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ ہر کافر سے موت کی تمنا کرنے کی نفی کی گئی ہے۔ اگر موت کی تمنا کرنا ہی سچائی کی نشانی ہے تو کافر پہلے سچے ہونے چاہئیں جنہوں نے حضرت لوط d کے مقابلہ میں کہا تھا:

''اگر تم سچے ہو تو ہم پر عذاب لے آؤ۔'' (عنکبوت:29/29)

کفارِ مکہ نے بھی موت کی تمنا کی (انفال:32/8) لہٰذا موت کی تمنا کرنا سچے ہونے کی نشانی نہیں۔

باقی رہی بات کہ مرزا نے موت کی آرزو کی تھی تو اس نے مولانا ثناءاللہ کے مقابلہ

میں بھی موت کی آرزو کی تھی اور اس کی واحد قبول ہونے والی دعا یہی تھی جس کا مفصل حال موتِ مرزا کے باب میں گزر چکا۔

3۔ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ (یونس 16/10)

4۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا O اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْ م بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا O (جن 72/26-27)

قادیانی استدلال یہ ہے کہ مرزا کی پیش گوئیاں سچی نکلتی تھیں اور غیب کی خبر دینے والا سچا نبی ہوسکتا ہے۔

اس کے جواب کیلئے مرزا کی پیش گوئیوں والا باب ملاحظہ فرمائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اس کی ایک بھی پیش گوئی سچی ثابت نہیں ہوئی اور اس بارے میں اس کو قطع و تین کا سامنا کرنا پڑا۔ مرزا نے انبیاء کرام f کی نقل کرتے ہوئے جتنی بھی پیش گوئیاں تحدی کے طور پر بیان کی تھیں، سب کی سب جھوٹی نکلیں۔

پھر غیب کی بات بتانے والا ہر شخص رسول نہیں ہوتا۔ خود مرزا نے لکھا کہ بعض فاسقوں، غایت درجہ کے بدکاروں، پرلے درجہ کے بدمعاشوں، شریر آدمیوں حتی کہ شراب کے نشہ میں اپنے آشنا کی بغل میں کنجریوں کی خوابیں سچی نکلیں اور ایسے لوگوں کے بعض مکاشفات سچے نکلے۔ (توضیح مرام، ص:84۔ روحانی خزائن، ج:3، ص:95)

5۔ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (انعام 21/6)

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ (مجادلہ 21/58)

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر 9/15)

ان آیات سے قادیانی استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بدکار اور گناہ گار کو کبھی کامیاب نہیں کرتا مگر قادیانی جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے اور اس کو اپنی سکیم میں بڑی کامیابی نصیب ہوئی اور دشمن پر ان کا غلبہ ہو رہا ہے۔

جبکہ اصل معنیٰ ان آیات کے یہ ہیں کہ بروں کو اگرچہ ابتداء میں کچھ کامیابی نظر آتی

ہے لیکن انجام کار وہ ذلیل ورسوا ہوتے ہیں اوران کا جھوٹ سب پر ظاہر ہوجاتا ہے۔اور آخرت میں ان کوعذاب دیا جاتا ہے۔

اگرعیش کی زندگی اور کثرت تعداد صداقت کی نشانی ہے تو دنیا کے تمام فرق باطلہ سچے ہونے چاہئیں کیونکہ ان کی تعداد ہر زمانہ میں مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ رہی اور وہ زیادہ دولت مند چلے آئیں ہیں۔اگران کی ترقی سے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ خدا تعالیٰ ان کی بھی حفاظت کرتا ہے تو پھران کو بھی قادیانی خدائی سلسلہ تسلیم کرلیں۔لاحول ولاقوۃ الا باللہ

6۔ مرزا قادیانی جو کچھ دشمنوں کیلئے کہتا رہا وہ بات پوری ہوتی رہی۔ یہ بھی قادیانی استدلال ہے کہ مرزا سچا تھا۔حالانکہ اصل صورت حال یہ ہے کہ اس کی ہر پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔جیسا کہ پیش گوئیوں والے باب میں باحوالہ گزر چکا۔

7۔ وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ م بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ۔ (الصف:6/61)

اس آیت سے قادیانی استدلال کا جواب پہلے گزر چکا۔

8۔ وَمَا یَاْتِیْھِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِہٖ یَسْتَھْزِءُوْنَ(الحجر:11/15)

قادیانی استدلال یہ ہے کہ مرزا سے چونکہ استہزاء کیا گیا لہٰذا وہ سچا نبی ہے۔حالانکہ اس آیت کا مفاد صرف اس قدر ہے کہ رسولوں سے استہزاء اور تمسخر کیا گیا۔اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ جس سے استہزاء کیا جائے وہ رسول بن گیا۔

9۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ (تکویر:4/81)

مرزائی استدلال یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیاں بے کار ہوجائیں گی اور اس آیت میں ریل گاڑی ایجاد ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

اس آیت سے قادیانی استدلال کا جواب تحریف قرآن والے باب میں نمبر1 پر گزر چکا ہے۔

11۔مسیح d کے دوحلیے

قادیانی استدلال یہ ہے کہ احادیث میں مسیح d کے دوحلیے بیان ہوئے ہیں لہٰذا

مسیح بھی دو ہونے چاہئیں۔

سیدنا مسیح d کے حلیہ کے متعلق تین طرح سے بیان احادیث میں ملتا ہے۔لہٰذا مسیح d بھی تین ہونے چاہئیں۔اصل صورت حال یہ ہے کہ حلیہ بیان کرنے والے نے حضرت مسیح d کے مختلف اوصاف میں سے کبھی کسی وصف کو اختیار کر لیا اور کبھی کسی وصف کو بیان کیا۔آپ d کے رنگ میں سرخی اور سفیدی غالب تھی لہٰذا کبھی آنحضرت a نے احمر فرمادیا اور کبھی سفید فرمادیا۔

آپ d کا اصل حلیہ مسند احمد، ج:2،ص:406 میں **رجل مربوع ابی الحمرة والبیاض** کے الفاظ میں بیان ہوا ہے۔یعنی ''درمیانہ قد کے سرخ وسفید بدن والے مرد۔'' یہ ایک ہی چیز کی مختلف تعبیریں ہے۔

مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو مسلم پاکٹ بک مشمولہ احتساب قادیانیت، ج:20،ص:138-139)

12۔لامہدی الاعیسیٰ

اس روایت سے مرزا کا استدلال بالکل غلط ہے۔کیونکہ مرزا نے خود لکھ چکا ہے کہ

''جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں، میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افتراء نہیں ہوا.....

اور ان حدیثوں کے مقابل پر یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ ''لامھدی الاعیسیٰ یعنی کوئی مہدی نہیں صرف عیسیٰ ہی مہدی ہے جو آنے والا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم،ص:185۔روحانی خزائن، ج:21،ص:356)

''ابن ماجہ کی حدیث نے ان سب روایات پر پانی پھیر دیا ہے کیونکہ اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ لامھدی الاعیسیٰ یعنی عیسیٰ d ہی مہدی ہے اس

کے سوا اور کوئی مہدی نہیں ۔ پھر مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح نہیں کہہ سکتے ۔''

(حقیقۃ الوحی، حاشیہ، ص:208۔ روحانی خزائن، ج:22، ص:217)

مرزا سے ایسا ہی ملفوظات، ج:4، ص:446 پر منقول ہے۔

سوت کات کر توڑ دینے والی عورت کی طرح، مرزا کا فتویٰ اس روایت کے بارے میں ملاحظہ کریں۔ اس نے لکھا:

''مہدی کی آمد کے بارے میں تمام روایات ضعیف اور مجروح ہیں۔ ایک دوسرے کے خلاف ہیں حتیٰ کہ ابن ماجہ کی روایت لا مہدی الاّ عیسیٰ بھی ان جیسی روایت ہے۔ ان روایات پر کیسے اعتماد کر لیا جائے۔ ان کے شدتِ اختلاف و تناقض اور ضعف کے باعث ان کے رجال میں سخت کلام ہے جیسا کہ محدثین پر مخفی نہیں۔

(حمامۃ البشریٰ، ص:148-149۔ روحانی خزائن، ج:7، ص:314-315)

13۔ سورج اور چاند گرہن

مرزائی استدلال یہ ہے کہ مرزا کے دور میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند گرہن ہوا لہٰذا وہ مہدی ہے۔

اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ دار قطنی میں صفحہ نمبر 1795 پر **کتاب العیدین باب صفة صلاة الخسوف والکسوف** میں عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علی سے روایت ہے کہ ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں۔ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں تب سے ایسا نہیں ہوا کہ رمضان کی پہلی رات چاند گرہن اور اسی رمضان کے نصف (15 رمضان) میں سورج گرہن ہوا اور جب سے زمین آسمان بنے ہیں ایسا کبھی نہیں ہوا۔

جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو ان سے پہلے چاند اور سورج کو اس طرح گرہن لگے گا۔ پہلی بات تو یہ کہ اس روایت میں عمرو بن شمر راوی ہے جس کے بارے میں میزان

الاعتدال میں بحوالہ ابن حبان لکھا ہے کہ وہ صحابہ j کو گالیاں دیتا تھا اور ثقہ لوگوں سے منسوب کر کے من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔ عباس یحییٰ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں ہے۔ جوزجانی نے اسے زائغ کذاب کہا راہ راست سے منحرف بہت جھوٹا۔ بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔ عمرو بن شمر کا پورا نام ابوعبداللہ عمرو بن شمر الجعفی الکوفی الشیعی تھا۔ (میزان الاعتدال حرف العین راوی نمبر 6384)

بے بنیاد نبوت کیلئے دلیل بھی ایسی بے بنیاد ہی درکار تھی۔

دوسری بات یہ کہ اس روایت میں رمضان کی پہلی رات چاند گرہن اور 15 رمضان کو سورج گرہن ہونے کا بیان ہے۔ ایسا گرہن آج تک نہیں ہوا، نہ مرزا کے دور میں نہ پہلے، نہ بعد میں ایسا ہوا۔

تیسری بات یہ ہے کہ پہلی رات کے چاند کو قمر نہیں کہہ سکتے، بالکل ضعیف ہے کیونکہ قرآن مجید میں چاند کیلئے قمر ہی کا لفظ استعمال ہوا ہے چاہے وہ کسی دن کا ہو۔ قمر کا لفظ قرآن میں 26 مرتبہ آیا ہے مگر بدر یا ہلال استعمال نہیں ہوا۔ اگر کوئی ہر بات میں احتمال پیدا کرنے شروع کر دے تو نصوص صلوٰۃ وزکوٰۃ میں بھی پیدا ہو سکتے ہیں جیسا کہ ملحدین کرتے رہتے ہیں۔ لفظ قمر عام ہے جو بدر اور ہلال دونوں پر بولا جا سکتا ہے۔

تاج العروس (عربی لغت) میں لکھا ہے **الهلال غُرَّه القمر وهی اوّل لیلة** یعنی ہلال قمر کی پہلی رات ہے۔ مرزا کے بیٹے بشیر الدین محمود نے بھی تسلیم کیا ہے کہ قمر کا لفظ ہلال پر بولا جاتا ہے اس نے کہا ''قمر بدر نہیں ہوتا لیکن بدر ضرور قمر ہوتا ہے۔ اسی طرح قمر ہلال نہیں ہوتا مگر ہلال ضرور قمر ہوتا ہے۔''

(درس قرآن تفسیر سورہ مدثر مندرجہ الفضل قادیان 7 جولائی 1928ء بحوالہ احتساب قادیانیت، ج:20، ص:345)

ہندوستان میں چاند سورج گرہن رمضان میں جمع ہوا جس کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ 13 جولائی 1851ء رمضان 1267ھ میں 13 رمضان کو چاند گرہن اور

28 جولائی 1851ء کو رمضان کی 28 تاریخ کو سورج گرہن ہوا۔ اس وقت مرزا کی عمر 11/12 سال تھی۔

2۔ اسی طرح کا دوسرا اجتماع 1894ء کو انہی تاریخوں میں امریکہ میں ہوا۔

3۔ اسی طرح کا تیسرا اجتماع رمضان کی انہی تاریخوں میں 11 مارچ 1895ء اور 26 مارچ 1895ء کو ہوا۔

جب 43 سال کی مدت میں تین دفعہ یہ اجتماع ہو چکا تو جب سے دنیا بنی ہے، نامعلوم کتنی دفعہ ایسا ہو چکا ہوگا۔ جبکہ روایت میں اگرچہ وہ بے بنیاد ہے، پہلی اور 15 رمضان کی شرط ہے جو آج تک کبھی نہیں ہوا۔

14۔ حدیث مجدّد

ابوداؤد کتاب الملاحم باب مایذکر فی قرنِ المائة میں حضرت ابو ہریرہ h سے روایت ہے کہ میرے علم و یقین میں رسول اللہ a نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے آخر میں ایک ایسا شخص پیدا کرے گا جو دین کو از سرِ نو قائم اور مضبوط کرے۔'' (ج:3،ص:351)

قادیانی استدلال یہ ہے کہ مرزا کا علمی کارنامہ اور خدمتِ دین اس امر کی شہادت ہے کہ وہ مجدد تھا۔

جواب: تجدید دین کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح کسی پتھر کی مٹی ہوئی تحریر پر قلم لگا کر اس کو واضح کر دیا جائے، اسی طرح دین کے مٹے ہوئے آثار کو از سرِ نو تازہ کر دے اور بدعت کو دور کر کے سنت پر لوگوں کو قائم کر دے۔

حضرت ملا علی قاری m لکھتے ہیں:

''مجدد وہ ہے جو دین کو بدعات سے پاک کر کے سنت کی ترویج و اشاعت کرے، بدعات کو اکھاڑے، دینداروں کی عزت کرے اور اہل بدعت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج:1،ص:302)

یہ بھی جائز ہے کہ جماعت کثیرہ اس کام پر لگی ہوئی ہو اور ان میں سے ہر فرد اپنے عہد کا مجدد ہو۔'' (مجمع البحار، ج:1،ص:328)

تجدید کے مذکورہ معانی مرزا قادیانی کو بھی مسلّم ہیں۔

(ملاحظہ ہو براہین احمدیہ حصہ چہارم،ص:311۔روحانی خزائن، ج:1،ص:362)

مرزا نے تجدید دین کا کون سا کارنامہ انجام دیا؟ یہ آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔اس نے تجدید دین کی بجائے پوری زندگی تخریب دین میں بسر کی

مثلاً وفات مسیح d کا عقیدہ ایجاد کیا،

نبوت کا دروازہ کھولا،

معجزات انبیاء f کا انکار کیا،

قرآن میں تفسیر بالرائے کا دروازہ کھولا،

معراج کا انکار کیا،

ابن اللہ وعین اللہ ہونے کا دعویٰ کیا،

باوجود استطاعت کے حج نہ کیا،

عیسائیوں کو خوش کرنے کے لئے جہاد کو حرام کیا،

لہٰذا ایسے مجدد کو دور ہی سے سلام!

سچے نبی کی پیش گوئی کبھی غلط ثابت نہیں ہوتی

''ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔''

(کشتی نوح،ص:5۔روحانی خزائن،ج:19،ص:5)

مرزا قادیانی نے اس بات کو بار بار دھرایا ہے کہ سچے نبیوں کی وحی میں بھی شیطان ملاوٹ کر دیتا ہے اور ان کی پیش گوئیاں بھی غلط ثابت ہوئیں۔انبیاء کرام f پر یہ الزام لگانے کی ضروت اسے اس لئے محسوس ہوئی کہ وہ جب بھی پیش گوئی کرتا تو وہ جھوٹی ثابت ہوتی جیسا کہ تفصیلاً آپ پیش گوئیوں والے باب میں پڑھ چکے۔لوگ اس سے پوچھتے کہ تمہاری پیش گوئی غلط ثابت ہوئی تو وہ کہہ دیتا کہ پہلے نبیوں کی پیش گوئیاں پوری کب ہوئیں جو تم مجھے الزام دے رہے ہو۔اس کی امت کا بھی آج تک یہی طریق کار ہے۔جب بھی مرزا پر کوئی الزام ثابت کر دیا جاتا ہے تو قادیانی فوراً پہلے انبیاء f پر جھوٹ الزام لگا دیں گے۔اس طریقہ واردات کو وہ الزامی جواب کہتے ہیں۔مرزا کا واحد کارنامہ یہ ہے کہ اپنی نبوت تو وہ ثابت نہ کر سکا مگر سچے انبیاء f کی نبوت مشکوک کرنے کی کوشش ضرور کی۔اس کام میں اسے جھوٹ بولنے اور جھوٹ لکھنے میں ذرا باک نہ تھی۔بنی اسرائیل کے نجومیوں اور بت کے پجاریوں تک کو بنی اسرائیل کے نبی لکھ دیا اور پھر کہا کہ 400 نبی کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔اگر میری پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو پھر کیا ہوا؟

مرزا اور مرزائیوں کو مرزا کی کتاب حقیقۃ الوحی پر بہت ناز ہے۔جو بھی ملے اسے یہی کتاب پڑھنے کا کہتے ہیں۔مولانا ثناءاللہ امرتسری m کو بھی مرزا نے کہا تھا کہ میں یہ کتاب لکھ رہا ہوں۔جب شائع ہو جائے تو اس کو بار بار پڑھ کے بھی امتحان دو۔پھر میں تم

سے بحث کروں گا۔اس کتاب کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں اپنی کمزوریوں کو پہلے انبیاء f کے نام لگا کر بہانے بنائے ہیں،جن کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ یا تو سرعتِ الہام کی وجہ سے وحی سمجھ میں نہیں آتی۔

2۔ یا شیطان ملاوٹ کر دیتا ہے اور نبی سمجھتے رہتے ہیں کہ فرشتہ آیا تھا۔

3۔ یا وحی سمجھنے میں غلطی ہو جاتی ہے اور نبی اس کے غلط معنی کر لیتے ہیں۔

4۔ اگر یہ سب باتیں نہ بھی ہوں تو خدا اپنے وعدے پورے کرنے کا پابند نہیں۔جبکہ یہ شخص پہلے کہہ چکا ہے کہ جس طرح نبی اور رسول کی وحی محفوظ ہوتی ہے اسی طرح محدث کی وحی بھی محفوظ ہوتی ہے۔(ملفوظات،ج:2،ص:449)

اور یہ کہ ایک ایک حرف خدا کی طرف سے آتا ہے۔(ایضاً،ج:2،ص:483)

اس کو کہتے ہیں من حرامی جتاں ڈھیر یعنی بدنیت آدمی سو بہانے بنالیتا ہے۔

خدا کے سچے نبی کی بات کبھی ٹل نہیں سکتی۔سیدنا عیسیٰ d فرماتے ہیں:

''آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔''

(متی باب:35/24)

سیدنا صالح d نے اپنی قوم سے فرمایا:

''اپنے گھروں میں تین دن اور فائدے اٹھالو۔ یہ وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا۔'' (ہود:65/11)

پھر ساری دنیا نے دیکھا کہ تین دن کے بعد قوم ثمود کا نام ونشان مٹ گیا۔

یاد رکھیں اس کائنات میں سب سے قیمتی خزانہ خدا تعالیٰ کی انبیاء کرام f پر وحی ہے۔اگر اسی میں شیطان ملاوٹ کر دے یا وحی سمجھ ہی نہ آئے،یا نبی d اس کے غلط معنی سمجھ لیں یا خدا ہی اپنے وعدے پورے نہ کرے تو امان کہاں باقی رہی؟

خدا تعالیٰ نے اپنے متعلق بار بار فرمایا کہ **لا یخلف المیعاد** (خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔)اور یہ کہ خدا سے بڑھ کر سچا کون ہے؟

وحی کی حفاظت کس طرح ہوتی ہے اس کے بارے میں قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ وحی کے زمانہ میں رسول کے آگے پیچھے نگہبان اور پہرے دار فرشتے مقرر کر دیتا ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ رسول نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ سورہ جن :8/72 کی آیت نمبر 8 اور 26 تا 28 یہ آیات پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ وحی کے زمانہ میں پہرہ کی نوعیت کیا ہوتی ہے اور یہ کہ آسمان سے زمین تک پہرہ لگا ہوتا ہے۔

مرزا کے انبیاء f پر الزامات

1۔ یونس d نے قوم پر عذاب کی پیش گوئی کی مگر عذاب نہ آیا۔

جواب: قرآن مجید اور صحیح احادیث میں قطعاً نہیں آیا کہ آپ d نے عذاب کی پیش گوئی فرمائی تھی۔ یاد رکھیں اسلام اللہ اور رسول اللہ a کے کلام و فرمان کا نام ہے۔ مسلمانوں کے اپنے خیالات اور اعمال کا اسلام ذمہ دار نہیں ہے۔ جن مفسرین نے یہ بے بنیاد بات اپنی تفاسیر میں لکھی کہ حضرت یونس d نے یہ پیش گوئی فرمائی تھی اور پوری نہ ہوئی، تو وہ اپنی قبروں میں حساب دے رہے ہوں گے۔ خدا اور رسول a ان کے لکھے سے بری الذمہ ہیں۔ سورہ صافات :140/37 میں لفظاً بَقَ ہے۔ اَباق عربی میں آقا کی اجازت کے بغیر چلے جانے کو کہتے ہیں۔ نہ حضرت یونس d نے کوئی پیش گوئی کی نہ عذاب کے کوئی آثار نظر آئے تھے۔ سورہ یونس (98/10) میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے ایمان لا کر عذاب سے بچ جانے کا ذکر فرمایا اور یہ کہ باقی قومیں بھی اگر ایمان لے آتیں تو عذاب سے بچ جاتیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رعایت صرف قوم یونس d کے لئے ہی نہیں تھی بلکہ ہر قوم کے بارے میں تھی۔ اگر وہ ایمان لے آئیں تو عذاب سے بچ جاتے۔ یہ یاد رکھو کہ عذاب آنے کے بعد ٹلتا نہیں ہے اور یہ قانون کسی قوم کیلئے اللہ تعالیٰ نے نہیں بدلا۔ اگر الٰہی قانون میں تبدیلی کی گنجائش

ہوتی تو جب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے قوم لوط کی پرزور سفارش کی تھی، عذاب ٹل جاتا۔ (سورہ ہود:74/11 تا76)

جب سیدنا یونس d ناراض ہوکر بلا اجازتِ خدا، ہجرت کر گئے تو ان کی قوم کو خود احساس ہوا کہ خدا کا نیک بندہ ہم سے ناراض ہوکر چلا گیا، تو وہ ایمان لے آئے۔ لہٰذا عذاب بھی نہ آیا۔ قومِ یونس d پر تین دن کے بعد عذاب آنے کی پیش گوئی نہ قرآن مجید میں نہ کسی صحیح حدیث میں ہے۔ البتہ جس قوم کے بارے میں تین دن کے بعد عذاب آنے کی پیش گوئی تھیں وہ عذاب سے بچ نہیں سکے جیسا کہ سیدنا صالح d کا حوالہ اوپر گزر چکا۔

یاد رکھیں! علم کا سب سے قابل اعتماد ذریعہ صرف نبی ہوتے ہیں۔ اگر ان پر بھی اعتماد نہ رہے اور ان کی باتیں بھی غلط ہونے لگیں، جیسا کہ مرزا نے الزام لگائے تو مرزا کی شکل میں ایک اور نبی ماننے کی بجائے پہلوں کا انکار کر دینا ہی زیادہ مناسب ہے۔ اپنے اوپر مرزا کا بوجھ لادنے کی کیا ضرورت ہے؟

2۔ صلح حدیبیہ والے سال کا عمرہ

قادیانی اعتراض یہ ہے کہ انبیائے کرام f کا خواب بھی وحی ہوتی ہے فتح مکہ سے پہلے عمرہ کرنے کیلئے حضور d نے خواب دیکھا۔ آپ d صحابہ j کو لے کر عمرہ کرنے کیلئے چلے گئے مگر عمرہ نہ کر سکے اور صلح کر کے واپس آ گئے لہٰذا (معاذ اللہ) خواب کی تعبیر سمجھنے میں آپ a سے غلطی ہوئی۔

جواب: جس خواب کا ذکر سورہ الفتح :27/48 میں ہے وہ خواب حضور a نے مدینہ میں نہیں بلکہ حدیبیہ میں دیکھا تھا۔ جب کفار نے عمرہ کرنے سے روک دیا تب اللہ تعالیٰ نے خواب دکھایا کہ ان شاء اللہ عمرہ کرو گے۔ مدینہ سے عمرہ کرنے کے لئے صرف شوق کی بنا پر چلے تھے کیونکہ بیت اللہ کی زیارت سے کسی دشمن کو بھی کوروکا نہیں جاتا تھا۔ جب قریش نے آپ a اور آپ a کے ساتھیوں کو

روکدیا تو خود قریش کے حلیفوں نے قریش کو مجبور کیا کہ آپ a سے صلح کریں۔انہوں نے کہا اس سال تم نے مسلمانوں کو روکا ہے،کل کلاں ہمیں بھی روک دو گے۔ان کے مجبور کرنے پر قریش صلح پر آمادہ ہوئے۔جب یہ صلح ہوگئی تب یہ خواب آپ a کو دکھایا گیا۔جب مدینہ سے چلے تھے تو کسی خواب یا وحی کی بنا پر نہیں چلے تھے۔یہ سفر آئندہ عمرہ کے لئے راستہ کھولنے کا سبب بنا اور صلح حدیبیہ فتح مکہ کا مقدمہ بنی۔جب حضرت عمر فاروق h سے حضور a سے عرض کیا کہ آپ a عمرہ کی بجائے صلح فرما رہے ہیں تو ان سے حضور a نے یہی فرمایا تھا کہ میں نے کب کہا تھا کہ عمرہ اس سال ہوگا۔

(بخاری کتاب الشروط باب الشرط فی الجهاد والمصالحه مع اهل الحرب وکتابة الشروط۔حدیث نمبر2731-2732،ج:3،ص:685 تا695)

حضرت عمر h نے جواباً تصدیق کی کہ حضور a نے اسی سال عمرہ ہونے کا نہیں فرمایا تھا۔ (ایضاً،ص:691)

بنی کنانہ نے کہا تھا کہ ان لوگوں کو کعبہ سے روکنا مناسب نہیں۔(ص:689ایضاً)

حضرت ابوبکر h نے بھی حضرت عمر h سے کہا کہ حضور a نے کب فرمایا تھا کہ اسی سال عمرہ ہوگا۔حضرت عمر h نے تصدیق کی ہاں ایسا نہیں فرمایا تھا۔ (ص:692)

3۔امہات المومنین l کے ہاتھ ماپنے والی حدیث

حضرت عائشہ k سے روایت ہے کہ آنحضرت a کی بعض بیویوں نے پوچھا کہ ہم میں سے سب سے پہلے کون آپ a سے ملے گی (یعنی فوت ہوگی)۔ آپ a نے فرمایا جس کے ہاتھ لمبے ہیں۔پھر وہ ایک چھڑی لے کر اپنے اپنے ہاتھ ماپنے لگیں تو سودہ k کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے۔بعد میں جب سب ازواج سے پہلے حضرت زینب k کا انتقال ہوا تو ہم سمجھے کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد خیرات کرنا تھا اور وہ

سب ازواج سے پہلے آپ a سے ملیں اور خیرات کرنا ان کو بہت پسند تھا۔
(بخاری کتاب الزکاۃ ، باب فضل صدقة الشحیح الصحیح حدیث نمبر 1420۔ ج:2،ص:362)

قادیانیوں نے اس کو دلیل بنایا کہ جب حضور a کی موجودگی میں ہاتھ ماپے گئے تو آپ a کو (نعوذ باللہ) سمجھ نہ آئی کہ اس سے مراد ہاتھوں کی لمبائی نہیں بلکہ سخاوت مراد ہے۔ لہٰذا مرزا کو بھی اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئی تو کیا ہوا؟

جواب: جب حدیث کو پوری طرح سمجھنا مطلوب ہو تو پھر متعلقہ حدیث کے طرق جمع کئے جاتے ہیں یعنی جتنی سندوں اور کتابوں میں وہ روایت آئی ہے ان سب کو جمع کر کے دیکھا جاتا ہے کہ پوری بات کیا تھی۔ جب کوئی راوی حدیث بیان کرتا ہے تو کبھی مختصراً بیان کر دیتا ہے اور کبھی تفصیلاً۔ لہٰذا جب سارے طرق جمع کر لئے جائیں گے تو اصل بات سامنے آئے گی۔

یہ روایت مستدرک حاکم میں بھی آئی ہے اور وہاں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ حضور a کی وفات کے بعد ازواج مطہرات l نے ہاتھ ماپے تھے نہ کہ حضور a کی موجودگی میں۔ لہٰذا تعبیر کی غلطی حضور کو نہیں لگی۔

(ملاحظہ ہو مستدرک حاکم، ج4،ص:25۔ کتاب معرفة الصحابه باب کانت زینب صناعة الیه)

قادیانیوں کا کام مرزا کے نقائص سچے نبیوں میں تلاش کرنا ہے۔

4۔ سیدنا نوح d کا بیٹے کے بارے میں سوال

سورۂ ہود (45/11 تا 47) میں سیدنا نوح d کا اپنے بیٹے کے بارے میں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال اور خدا تعالیٰ کا ناراضگی والا جواب نقل ہوا ہے۔ اس سے قادیانی یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ حضرت نوح d کو وحی سمجھ نہ آئی تھی اور اس بہانے سے مرزا قادیانی کو تحفظ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اگر اس کو وحی سمجھ نہ آئی تو کیا ہوا۔

جواب: ان آیات کے بارے میں چند باتیں سمجھ لیں۔

1۔ یہ سوال و جواب اس بیٹے کے غرق ہونے کے بعد کا ہے۔ آیت نمبر 43 میں اس کے غرق ہوجانے کا ذکر ہے اور آیت نمبر 44 میں طوفان تھم جانے، پانی خشک ہوجانے اور کشتی کے کوہِ جودی پر ٹھہر جانے کا ذکر ہے۔

2۔ سوال کا انداز شکایت کا سا ہے۔

3۔ آپ d کی بیوی کا کفر واضح تھا لہٰذا اس کو آپ نے کشتی میں سوار ہونے کا بھی نہیں کہا۔ مگر بیٹا منافق تھا جس کا نفاق آپ d کے علم میں نہیں تھا۔ اس کو آپ نے کشتی میں سوار ہونے کا کہا جیسا کہ آیت نمبر 42 میں ذکر ہے مگر اس نے کہا میں ابھی پہاڑ سے جا لگوں گا اور وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ (آیت نمبر 43)

4۔ جب عذاب ختم ہوگیا اور پانی خشک ہوگیا تو آپ d نے خدا تعالیٰ سے سوال کیا کہ میرا بیٹا تو میرے گھر والوں میں سے تھا۔ تب آپ d کو بتایا گیا کہ وہ ان گھر والوں میں سے نہیں تھا جن کو بچانے کا وعدہ تھا یعنی جو مسلمان تھے۔ وہ بیٹا مسلم نہیں تھا لہٰذا غرق کر دیا گیا۔

5۔ خدا تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار صرف اس لئے فرمایا کہ سوال شکایت کا انداز لئے ہوئے تھا۔ لہٰذا آپ d نے فوراً توبہ کی جیسا کہ آیت نمبر 47 میں فرمایا گیا۔ اور یہی نیکوں کی شان ہے کہ خدا تعالیٰ کے ٹوکنے کے بعد فوراً توبہ کر لیتے ہیں جیسا کہ سیدنا آدم d کے قصہ میں مذکور ہے۔

6۔ **ارض ذات النخله ۔**

(بخاری کتاب المناقب باب علاماتِ النبوة فی الاسلام حدیث نمبر 3622، ج:4،ص:615۔) مسلم کتاب الرویاء (حدیث نمبر 5934۔ ج:5،ص:426) میں آتا ہے کہ ہجرت سے پہلے آپ a کو کھجوروں والی سرزمین خواب میں دکھائی گئی جہاں آپ a کو ہجرت فرمانا تھی۔ آپ a فرماتے ہیں کہ میرا خیال یمامہ اور ہَجَر کی طرف گیا کہ شاید ہجرت اس سرزمین میں ہوگی۔ قادیانی اس کو مرزا

کی پردہ پوشی کیلئے استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہوسکتا ہے حضور a کو نزول عیسیٰ d کے بارے میں اسی طرح غلطی لگی ہو کہ آنا مرزا قادیانی نے ہو اور حضور a نزول عیسیٰ من السمآء سمجھتے رہے۔ (معاذ اللہ)

جواب: حضور a نے یہ خواب دیکھنے کے بعد کسی سے یمامہ کا نام لے کر پیش گوئی نہیں فرمائی۔ آپ a کا خیال ضرور یمامہ کی طرف گیا مگر وہ بھی قائم نہ رہا۔ اور نہ آپ a نے مرزا کی طرح اشتہارات دیئے کہ یہ تقدیر مبرم ہے جیسا کہ اس نے محمدی بیگم سے نکاح کے بارے میں کہا۔ یہ ممکن نہیں کہ حضور a ساری زندگی نزول عیسیٰ d کے بارے میں دھوکہ اور **خطاء فی التعبیر** پر قائم رہے ہوں اور بذریعہ وحی آپ a کو اطلاع نہ دی جائے۔

پاکٹ بک مصنفہ خادم گجراتی پر تبصرہ

خادم گجراتی نے قادیانیت کی تبلیغی پاکٹ بک لکھی جس کے اضافہ شدہ ایڈیشن پر مولف نے دیباچہ کے آخر میں 20 دسمبر 1952ء کی تاریخ درج کی ہے۔ اس کے کل صفحات 751 ہیں۔ اس میں مولف نے اپنے خیال میں دھریوں، ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں، بابی اور بہائیوں، شیعوں، احراریوں، لاہوری قادیانی گروپ اور علمائے اسلام کا ردّ کیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ d کی وفات، تردید دلائل حیات مسیح d، امکان نبوت، تردید انقطاع نبوت، اجرائے وحی بعد از حضور a، مرزا قادیانی کی صداقت، اس کے الہامات پر اعتراضات کے جوابات، پیش گوئیوں، تحریروں، مرزا کی ذات، تکفیر مرزا، نبوتِ مرزا پر قلم اٹھایا ہے۔ مرزا کی کتب سے اقتباسات پر بھی ایک باب لکھا ہے۔

اس ساری کتاب کو دیکھ کر ناواقف متاثر ہوسکتا ہے کہ ساڑھے سات سو صفحات لکھے ہیں تو کوئی بات تو ہوگی۔ جبکہ اصل صورت حال یہ ہے کہ:

1۔ اس نے ہر حوالہ کاٹ کر لکھا ہے۔ جتنی بات مفید مطلب تھی وہ لکھ دی اور اس کے ساتھ والی باقی عبارت چھوڑ دی۔ جن علماء اسلام نے اس پوری کتاب کے حوالے چیک کئے ہیں ان کا کہنا ہے کہ شاید ہی کوئی حوالہ صحیح ہو۔

2۔ اس نے مرزا پر بعض اعتراضات کے جوابات عمداً چھوڑ دیئے اور اس کا اقرار ص، ج پر کیا ہے مثلاً 1,000 دفعہ لعنت لکھنے کا کوئی جواب اس کتاب میں نہیں ہے۔ اور یہ کہ مرزا کو بارہ سال تک وحی سمجھ نہ آنا۔ طول بیانی میں مرزا کے پیروکار نے مرزا کی

منہ مانگی موت ہیضہ سے ہونے اور اس بارے میں مرزا کے سسر ناصر نواب کے اقرار مندرجہ حیات ناصر کے بارے میں کچھ نہیں لکھا۔

3۔ جہاں خادم گجراتی کو کوئی جواب نہ سوجھا وہاں کاتب کی غلطی لکھ کر جان چھڑانے کی کوشش کی مثلاً ص:392,424,527,628 ملاحظہ ہو۔ کسی جگہ سبقت قلم لکھ دیا (ص:94)

4۔ مرزا کے الہاموں، کشف اور خوابوں کی تاویل میں مولف نے 99% صوفیاء کے حوالوں سے کام چلایا ہے۔ جبکہ مرزا کا دعویٰ صوفی ہونے کا نہیں نبی ہونے کا تھا۔ مولف اس کی نبوت ثابت کر رہا ہے اور حوالے صوفیاء کے دے رہا ہے۔

5۔ اپنی بات کی تائید میں محدث اس کو دیلمی ملا ہے جس کا نام ہی بات کے بے بنیاد ہونے کی ضمانت ہے۔ حتیٰ کہ موضوعات کبیر کا حوالہ بھی تائید میں پیش کیا ہے۔ (ص:403) جس کا معنیٰ ہی بڑے جھوٹ ہے۔

6۔ تقریباً ہر بات کی اس نے تاویل کی مثلاً حج سے مراد درازی عمر لی اور بہانہ تعبیر الرویاء کی کتاب سے ڈھونڈ لیا۔

7۔ شرم وحیاء اور علمی دیانت کو وہ ایک فالتو چیز سمجھتا تھا۔ مرزا کے دفاع میں جو غلط بیانی بھی اس کو کرنا پڑی، اس نے ثواب سمجھ کے کی۔ مثال کے طور پر یہ محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی مرزا نے کی تھی۔ یہ پورے ہندوستان میں مشہور تھی اور اور اب بھی قادیانیوں کی کتابیں پڑھنے والا اس بات سے واقف ہے۔ مگر خادم گجراتی نے لکھا کہ نکاح کی پیش گوئی اصل پیش گوئی نہ تھی۔ (پاکٹ بک، ص:453) جبکہ مرزا اس خاتون سے نکاح کو تقدیر مبرم بتاتا تھا۔

(ملاحظہ ہو مجموعہ اشتہارات، ج:1، ص:399۔ انجام آتھم، ص:216,217,223۔ روحانی خزائن، ج:11، ص: ایضاً)

ایک اور چالاکی اس نے یہ کی ہے کہ محمدی بیگم سے نکاح کی بجائے متعلقہ باب کا نام

''پیش گوئی متعلقہ مرزا احمد بیگ وغیرہ'' رکھا ہے۔

8۔ خادم گجراتی گجرات کا وکیل تھا۔اس کا اخلاق بھی مرزا کے اخلاق کا نمونہ تھا۔محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونے پر اعتراض کرنے والے مخالفینِ مرزا کے بارے میں لکھتا ہے کہ ''کتے بھونکتے رہ جائیں گے۔'' (ص:453)

9۔ 'نبوت جاری ہے' کے بارے میں خادم نے جتنے دلائل دیئے ہیں ان سب کا جواب یہ ہے کہ تم خود مانتے ہو کہ 1,400 سال میں صرف مرزا نبی ہوا ہے اور اس کے بعد بھی کوئی نبی نہیں آئے گا کیونکہ مرزا نے خود کو خاتم الانبیاء لکھا ہے لہٰذا نبوت تو جاری نہ ہوئی البتہ مرزا نے سید المرسلین خاتم النبیین a کے تاجِ ختم نبوت پر قبضہ کرنے کی کوشش ضرور کی ہے۔

مجموعہ الہامات مرزا ''تذکرہ'' پر تبصرہ

مرزا کے الہامات کشوف و رویاء وغیرہ کا مجموعہ 694 صفحات پر مشتمل ہے۔اس مجموعہ کی تالیف محمد اسمٰعیل پروفیسر جامعہ احمدیہ اور شیخ عبدالقادر مبلغ قادیانیت نے مل کر کی۔

مشہور قادیانی مناظر جلال الدین شمس نے اس کے دوسرے ایڈیشن پر نظر ثانی کی۔

پہلی دفعہ 1935ء میں یہ مجموعہ شائع ہوا۔پھر بعد میں بقول مرزا بشیر الدین کے مرزا کی گم شدہ ڈائری 1938ء میں ملی جس کے مندرجات بھی اس مجموعہ میں شامل کر دیئے گئے۔

یہ مجموعہ نامکمل ہے کیونکہ بقول مرزا 50 ہزار الہامات تو صرف روپیہ کی آمد کے متعلق تھے۔ (حقیقۃ الوحی،ص:333۔روحانی خزائن،ج:22،ص:346)

قادیانیوں سے مناظرہ کن موضوعات پر کیا جائے

1۔ 400 نبی والی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ ان سے مطالبہ کیا جائے کہ بتاؤ بائبل میں یہ کہاں لکھا ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے نبی تھے۔

2۔ شیخ اکبر m ،ابن تیمیہ m ،ابن قیم m نے کہاں لکھا کہ حضرت عیسیٰ d فوت ہوگئے۔

3۔ آخری فیصلہ والا اشتہار، وبائی ہیضہ میں موت، حیات ناصر میں تحریف

4۔ مرزا کو 12 سال تک اور دوسرے قول کے مطابق 20 سال تک وحی کیوں سمجھ نہ آئی۔ کہ وہ نبی ہے جبکہ خدا اسے شدّ ومد سے سمجھا رہا تھا اور اس سے بلاواسطہ باتیں کرتا تھا۔

5۔ 1,000 دفعہ لعنۃ لعنۃ لکھنے کا حوالہ پیش کر کے مرزا کی دماغی حالت کے بارے میں استفسار کیا جائے۔

6۔ قادیانی، خصوصاً خادم گجراتی، ہر بات کی تاویل کرتا ہے۔ تمام اسمائے معرفہ کو بدل کر کسی اور پر چسپاں کرتا ہے۔ اگر کوئی نماز، روزہ وغیرہ کی بھی اس طرح تاویل کرے تو قادیانی اس سے کیسے ردّ کریں گے؟

7۔ محمدی بیگم سے نکاح تقدیر مبرم تھا تو کیوں نہ ہوا؟

8۔ مراق مرزا کا ثبوت مرزا کی تحریروں سے پیش کر کے ان سے مطالبہ کیا جائے کہ کیا نبی پاگل ہوسکتا ہے؟

9۔ مرزا کا اصل دعویٰ کیا تھا؟ کیونکہ اس نے بیسیوں دعوے کئے

10۔ صدق وکذبِ مرزا.....**تلك عشره كامله**

مآخذ ومراجع

کتب اہل اسلام

1۔ قرآن مجید بمعہ مختلف تفاسیر قرآن

2۔ کتب احادیث

3- احتساب قادیانیت جلد 1 تا 28

4۔ عقیدۃ الاسلام۔ مولانا سید انور شاہ کشمیری m

5- شمس الہدایہ۔ پیر مہر علی شاہ m ۔

6- سیف چشتیائی۔ ایضاً

7- ختم نبوت کامل تین حصے۔ مفتی محمد شفیع دیوبندی m

8- قادیانی شبہات کے جوابات۔ 2 جلد۔ مولانا اللہ وسایا۔

9- قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے۔ مرتبہ فیاض اختر ملک۔

10- احمدی دوستو! تمہیں اسلام بلاتا ہے۔ محمد متین خالد۔

11- قادیانیت سے اسلام تک۔

12- ثبوت حاضر ہیں۔

13- قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ۔ پروفیسر الیاس برنی m

14- ہائی کورٹ میں جواب۔ مولانا محمد علی جالندھری m

15- فیصلہ مرزا۔مولانا ثناءاللہ امرتسری m

16- اسلام اور قادیانیت۔علامہ اقبال m (حرف اقبال سے ماخوذ)

17- بطش قدیر۔مولانا ثناءاللہ امرتسری m

18- تعلیمات مرزا۔ مولانا ثناءاللہ امرتسری m

19- مباحثہ لدھیانہ۔ مولانا ثناءاللہ امرتسری m

20- شہادات مرزا۔مولانا ثناءاللہ امرتسری m

21- تاریخ مرزا۔مولانا ثناءاللہ امرتسری m

22- تائید الاسلام۔مولانا قاضی سلیمان منصور پوری m

23- شہادت القرآن۔مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

24- تضادات مرزا قادیانی۔مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

25- ملت اسلامیہ کا موقف (قومی اسمبلی کی قرارداد 1974ء)۔اراکین قومی اسمبلی۔

26- ردّ قادیانیت کے زریں اصول۔مولانا منظور احمد چنیوٹی

27- تاریخی قومی دستاویز۔قومی اسمبلی کی مکمل کارروائی۔مولانا اللہ وسایا۔

28- منصب نبوت اور اس کے عالی مقام حاملین۔مولانا ابوالحسن علی ندوی m ۔

29- قادیانیت مطالعہ و جائزہ۔مولانا ابوالحسن علی ندوی m

30- فسانۂ قادیان۔مولانا ابراہیم کمیر پوری m

31- فتنہ قادیانیت۔مولانا صفی الرحمٰن اعظمی

32- قادیانیوں کے بارے میں شرعی عدالت کا فیصلہ۔محمد بشیر ایم اے

33- علمائے اسلام کا اولین فتویٰ۔مولانا محمد حسین بٹالوی m

34- قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے۔مولانا اللہ وسایا

35- خاتم النبین ۔مولانا سید انور شاہ کشمیری m

36- اکفار الملحدین ۔مولانا سید انور شاہ کشمیری m

37- هدایته الممتری عن غوایة المفتری۔ مولانا عبدالغنی پٹیالوی m

38- محمدیہ پاکٹ بک ۔مولانا عبداللہ معمار امرتسری m

39- فیصلہ بہاولپور۔

40۔ مقالات ۔حافظ زبیر علی زئی

قادیانی کتب

1- روحانی خزائن 23 جلد مکمل

یہ مرزا قادیانی کی تقریباً 84 کتابوں کا مجموعہ ہے جو نظارت اشاعت ربوہ نے شائع کیا ہے۔

2- مکتوبات احمد۔2 جلد مکمل۔شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ۔

3- سیرت المہدی۔2 جلد مکمل۔مولفہ مرزا بشیر احمد ایم اے۔شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ۔

4- مجموعہ اشتہارات ۔2 جلد مکمل۔

5- تذکرہ۔مجموعہ الہامات قادیانی۔

6- ملفوظات مرزا قادیانی۔مکمل 5 جلد۔

7- مباحثہ راولپنڈی۔

8- فصل الخطاب ۔حکیم نور دین قادیانی۔

9- کلمۃ الفصل ۔مرزا بشیر احمد ایم اے۔

10- النبوۃ فی السلام ۔محمد علی لاہوری قادیانی۔

11- حیات ناصر۔ایڈیشن 1927ء اور جدید ایڈیشن

12- خطوط امام بنام غلام۔

13- الوصیۃ ۔مرزا قادیانی۔

14- پاکٹ بک ۔ملک عبدالرحمٰن خادم گجراتی قادیانی۔

عیسائی کتب

1۔ انجیل متی

2۔ انجیل مرقس

3۔ انجیل لوقا

4۔ انجیل یوحنا

5۔ قاموس الکتاب